

ردّ قادیانیت

رسائل

حضرت مولانا حبیب اللہ امرتسری

احتساب قادیانیت

سوم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

عضوری باغ روڈ، ملتان - فون: 4514122

الحساب قادیانیت

جلد سوم

مجموعہ رسائل

حضرت مولانا حبیب اللہ ترمذی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
514122

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نام کتاب	=	احساب قادیانیت (جلد سوئم)
مصنف	=	مولانا حبیب اللہ امرتسری
تعداد	=	ایک ہزار
کمپوزنگ	=	یوسف ہارون (ختم نبوت کمپوش)
قیمت	=	150 روپے
مطبع	=	شرعیہ پریس ہارون بوہڑ گیٹ ملتان
اشاعت اول	=	جون ۲۰۰۰ء
ناشر	=	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان
		ملنے کا پتہ :

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِي الْقُرْآنِ الْعَزِيزِ
مُحَمَّدٌ رَسُولِي

فَمَا كَانَ مِنْكُمْ مِنْ رَجُلٍ كَذِبٌ

سُورَةُ التَّوْبَةِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم . اما بعد !

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ”احساب
قادیانیت جلد اول“ کے نام سے رد قادیانیت پر مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ کے
مجموعہ رسائل کو شائع کیا۔ اور ”احساب قادیانیت جلد دوم“ میں محقق العصر شیخ
الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ کے رسائل کو شائع کیا گیا۔ حضرت
کاندھلویؒ کے رسائل کی ترتیب و تخریج کے دوران میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
کے نائب امیر حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم نے تحریراً
حکم فرمایا کہ اس کے بعد مولانا حبیب اللہ امرتسریؒ کے رسائل کو شائع کیا جائے۔
چنانچہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے مبلغ مولانا قاضی احسان احمد صاحب
کے ذمہ لگایا گیا کہ وہ ان رسائل کی تخریج و تحقیق کا کام کریں۔ انہوں نے بڑی جانفشانی
و تندہی سے ان رسائل پر کام کیا۔ قادیانی کتب کے جدید ایڈیشنوں کے صفحات لگائے،
سن اشاعت کے اعتبار سے ترتیب قائم کی، ان کا کام مکمل ہوا تو تفسیر و حدیث، تاریخ
و سیرت وغیرہ کے حوالہ جات کا کام مولانا اللہ و سایامہ خلع کے ذمہ لگایا گیا۔ عزیز محترم
ماسٹر عزیز الرحمن رحمانی نے بھی آپ کا ہاتھ بٹلایا۔ یوں تقریباً سال بھر کی محنت کے بعد
یہ مجموعہ رسائل مولانا حبیب اللہ امرتسریؒ ”احساب قادیانیت جلد سوئم“ کے نام
سے آپ حضرات کی خدمت میں پیش کرنے کا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اعزاز حاصل
کر رہی ہے۔

مولانا حبیب اللہ امرتسریؒ کا تعلق امرتسر سے تھا۔ انہوں نے دینی تعلیم

مولانا مفتی محمد حسن بانی جامعہ اشرفیہ سے حاصل کی اور انہی کے زیر اثر انہوں نے حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ (ماہنامہ شمس الاسلام بمہرج ۷۳ ش ۱۱ ص ۸) اور محکمہ نہر میں کلرک تھے۔ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کے ساتھ رد قادیانیت پر کام کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے قوت حافظہ کی نعمت سے نوازا تھا۔ آپ کو حافظ مرزا آیات کہا جاتا تھا۔ تحریر اور تقریر میں خاص ملکہ حاصل تھا اور صوبہ پنجاب میں ان کی تقاریر کو بڑی مقبولیت حاصل تھی۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور دوسرے قادیانی مصنفین کی کتابیں ان کو ازبر تھیں۔ قادیانیت کی تردید میں آپ نے بے شمار مضامین اخبار اہل حدیث امرتسر میں لکھے۔ اس کے علاوہ آپ نے آنجنابی مرزا غلام احمد قادیانی کے افکار و نظریات کے خلاف تقریباً ۸۱ کتابیں لکھیں۔ آپ کی یہ کتابیں حجم کے لحاظ سے گو مختصر ہیں۔ لیکن اپنے موضوع کے اعتبار سے بہت بھاری ہیں۔ ان کتب کی تفصیل یہ ہے :

۱..... مراق مرزا شوال ۱۳۴۷ھ اپریل ۱۹۲۹ء

۲..... مرزا انیت کی تردید بطرز جدید شعبان ۱۳۵۱ھ دسمبر ۱۹۳۲ء

۳..... حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں نہیں شوال ۱۳۵۱ھ فروری ۱۹۳۳ء

۴..... عمر مرزا صفر ۱۳۵۲ھ جون ۱۹۳۳ء

۵..... بھارت احمد علیؒ ربیع الثانی ۱۳۵۲ھ جولائی ۱۹۳۳ء

۶..... مرزا قادیانی نبی نہ شوال ۱۳۵۲ھ جنوری ۱۹۳۴ء

۷..... غول مسیح شوال ۱۳۵۲ھ فروری ۱۹۳۴ء

۸..... حلیہ مسیح مع رسالہ ایک غلطی کا ازالہ محرم ۱۳۵۳ھ اپریل ۱۹۳۴ء

۹..... مجبورہ اور مسکریزم میں فرق محرم ۱۳۵۳ھ اپریل ۱۹۳۴ء

۱۰..... حضرت مسیح کا حج اور مرزا قادیانی کا غیر حج کے مرتب ربیع الثانی ۱۳۵۳ھ اگست ۱۹۳۴ء

۱۱..... مرزا قادیانی قبل مسیح نہیں جمادی الاول ۱۳۵۳ھ ستمبر ۱۹۳۴ء

- ۱۲..... سنت اللہ کے معنی مع رسالہ واقعات دورہ: جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ جنوری ۱۹۳۳ء
- ۱۳..... مرزا قادیانی کی کمائی مرزا اور مرزا یوں کی زبانی: محرم ۱۳۵۳ھ اپریل ۱۹۳۵ء
- ۱۴..... مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی قرآن دانی: جمادی الاول ۱۳۵۶ھ اگست ۱۹۳۵ء
- ۱۵..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع لور آمد ثانی: رجب ۱۳۸۰ھ دسمبر ۱۹۶۰ء
- ۱۶..... مرزا غلام احمد رئیس قادیان اور اس کے بارہ نشان: مارچ اشاعت نہ معلوم
- ۱۷..... اختلاف مرزا
- ۱۸..... سلسلہ ہمایہ و فرقہ مرزائیہ

نوٹ: ان کے علاوہ ایک رسالہ کا ایک کتب میں نام ملا ”مرزا قادیانی کی کذب بیانی“ جو مل نہیں سکا۔ باقی حمدہ تعالیٰ تمام رسائل اس مجموعہ میں شامل ہیں۔ حضرت مرحوم کے اس زمانہ کے اخبارات و رسائل میں جو مضمون شائع ہوئے وہ اس میں شامل نہیں۔ تاہم جو کچھ ان رسائل کی شکل میں شائع ہو لوہ سب جمع کر دیا ہے۔ جو رسالہ نہیں مل سکا یہ بھی کوئی مضمون معلوم ہوتا ہے یا معلوم کتابی شکل میں شائع بھی ہوایا نہیں؟ حمدہ تعالیٰ یہ مجموعہ انتہائی جامع و مکمل ہے جو پیش خدمت ہے۔ اللہ رب العزت ”مجلس تحفظ ختم نبوت“ کی خدمات کو اپنی بدگاہ میں شرف قبولیت سے سرفراز فرمائیں۔

مطالعہ کرتے وقت خیال رہے کہ جہاں کہیں ایک کتابچہ کا دوسرے کتابچہ کے کسی مضمون سے تکرار تھا تو اسے ایک جگہ سے حذف کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مصنف مرحوم پر اپنی رحمتوں کی بارش نازل فرمائیں۔

آمین! بجاہ النبی الامی الکرم خاتم النبیین ﷺ

عزیز الرحمن جالندھری

خادم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

✽ دختر مرکز یہ ملتان پاکستان

۲۵ شوال ۱۴۲۰ھ

۲ فروری ۲۰۰۰ء

نوٹ: کتاب کی تیاری کے آخری مراحل میں دو مضامین ”انجیل برنباس“
اور ”مرزائیت میں یسودیت اور نصرانیت“ شائع شدہ در شمس الاسلام بمبرہ ستمبر
۱۹۳۲ء و دسمبر ۱۹۳۳ء کو ان کی اہمیت و افادیت کے پیش نظر مجموعہ ہذا میں شامل
کر دیا گیا ہے۔ کتاب کی کمپوزنگ کا تمام کام عزیز محترم یوسف ہارون اور طباعت
و اشاعت کا کام برہد اور محترم قادری محمد حفیظ اللہ نے نہایت ہی جانفشانی سے انجام دیا۔ اللہ
تعالیٰ اس کتاب کی اشاعت میں کسی بھی طرح حصہ لینے والے رفقاء کو دارین
میں جزائے خیر نصیب فرمائیں۔ آمین!

فہرست مضامین

۱۱

۱.....مراق مرزا

۳۰

۲.....مرزا نیت کی تردید بطرز جدید

۳۲

باب اول: کیا مسیح مصلوب ہوئے، مرہم عیسیٰ کی حقیقت

۳۸

باب دوم: حدیث ظہور مہدی

۴۳

باب سوم: قادیانی مغالطہ سے بچو

۴۷

باب چہارم: کنز العمال کی روایت اور قادیانی مطلب پرستی

۵۱

باب پنجم: مسیح کا ظہور ہند میں نہیں بلکہ شام میں

۵۸

باب ششم: حضرت مسیح کا مہد میں کلام کرنا

۶۳

باب ہفتم: معجزہ شق القمر

۷۴

۳.....حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں نہیں

۷۶

۱.....مسیح کی قبر سری نگر کشمیر کی تردید

۸۱

۲.....مسیح کے سفر کشمیر کی تاریخ کے حوالہ سے تردید

۸۶

۳.....نیپال کے راستے کشمیر کی تردید

۹۴

۴.....شہزادہ یوز آسف کے حالات

۱۰۳/۱۰۸

۵/۶.....یوز آسف ہی مسیح تھے کی تردید

۱۱۳/۱۱۷/۱۲۰

۸/۹.....یوز یسوع کا بچوا ہوا ہے کی تردید

۱۲۳

۱۰.....تاریخ طبری میں قبر کی تردید

۱۲۸

۱۱.....مسیح ہند میں کی تردید

۱۳۰

۱۲.....مسیح گلگت میں صلیب پر چڑھائے گئے کی تردید

۱۳۱

۱۳.....مسیح کی عمر ایک سو پچیس برس کی تردید

- ۱۳۵.....روضۃ الصفاء کے حوالہ میں قادیانی بددیانتی
 ۱۴۰.....حضرت مریم کی قبر
 ۱۴۱.....کوہ مری اصل میں کوہ مریم، قادیانی دلیل
 ۱۴۳.....ممکن ہے؟ ممکن ہے؟ ممکن ہے؟ کی تردید

۴.....عمر مرزا

- ۱۴۸.....فصل اول: الہامات مرزا
 ۱۵۰.....فصل دوم: پیدائش مرزا
 ۱۵۳.....فصل سوم: عمر مرزا
 ۱۵۹.....فصل چہارم: عمر مرزا اور مرزائیوں کی پریشانی
 ۱۶۱.....فصل پنجم: پیدائش
 ۱۶۲.....فصل ششم: مرزائیوں کی تحریروں کی تردید

۵.....بھارت احمد علیہ السلام

- ۱۷۷.....بھارت احمد علیہ السلام: قادیانی اقوال کی تردید
 ۲۱۳.....بھارت احمد علیہ السلام: اور اقوال صحابہ کرام
 ۲۱۶.....حکیم نور الدین دہلوی پر
 ۲۱۸.....آنحضرت علیہ السلام کا مرزاہیل نہیں
 ۲۲۳.....قادیانی مغالطوں کی تردید
 ۲۳۸.....شیخ مبارک مرزائی کا نام مبارک عقیدہ
 ۲۴۴.....کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے ہیل کی خبر دی تھی؟
 ۲۴۸.....مرزا قادیانی نہ نبی نہ رسول
 ۲۵۳.....نبی اور مرآت میں فرق

۲۵۷

۶..... مرزا قادیانی نبی نہ (ایک مناظرہ)

۲۶۹

۷..... نزول مسیح علیہ السلام

۲۷۱

ہسلا باب: وانه لعلم للمساعة کا معنی

۲۷۲

دوسرے باب: مرزا غلام احمد کی تفسیر

۲۷۵

تیسرے باب: سرور شاہ و احسن امروہی مرزائی کی تفسیر

۲۷۷

چوتھے باب: قرآن مجید کی تفسیر

۲۸۰

پانچواں باب: احادیث نبویہ ﷺ

۲۸۳

چھٹے باب: حضرات صحابہ کرامؓ کی تفسیر

۲۸۵

ساتواں باب: حضرات تابعینؓ کی تفسیر

۲۸۶

آٹھواں باب: حافظ لکن کثیرؒ کی تفسیر

۲۸۷

نواں باب: حضرات مفسرینؒ کے اقوال

۲۹۳

دسواں باب: مرزائیوں کے اعتراضات کے جوابات

۳۱۰

گیارہواں باب: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع و آمد جانی، عبدالوہاب شمرانیؒ

۳۱۷

۸..... علیہ مسیح مع رسالہ ایک غلطی کا ازالہ

۳۱۸

سج کے دو علیے

۳۲۶

لوکان موسیٰ و عیسیٰ حبیبین کی تحقیق

۳۳۱

اقوال مرزا قادیانیؒ خلاف آیات قرآنی

۳۳۷

۹..... معجزہ لور مسریم میں فرق

۳۳۸

حالات معجزات مسیح

۳۳۹

معجزات مسیح علیہ السلام سے مرزا قادیانیؒ کا انکار

۳۵۳

یسودی لور مرزائی

۳۶۰

تقدیس مسیح علیہ السلام پر مرزا قادیانی کا طعن

۱۰..... عیسیٰ علیہ السلام کا حج کرنا، مرزا قادیانی کا بغیر حج کے مرنا ۳۶۹

۳۷۵

مرزا یوں کا جواب نا صواب

۳۸۹

۱۱..... مرزا قادیانی ٹیل مسیح نہیں

۳۹۰

پہلا باب : مسیح کا نزول ہند میں نہیں بلکہ شام میں

۳۹۷

دوسرا باب : مرزا قادیانی ٹیل مسیح نہیں

۴۰۵

۱۲..... سنت اللہ کے معنی مع رسالہ واقعات مادرہ

۴۰۶

سنت اللہ اور آیت اللہ میں فرق

۴۱۴

خدا کی قدرت کے نشان اور مرزا غلام احمد رئیس قادیان

۴۲۹

۱۳..... مرزا قادیانی کی کہانی! مرزا اور مرزا یوں کی زبانی

۴۳۰

خاندان مرزا

۴۳۳

پیدائش مرزا

۴۳۷

جوانی مرزا

۴۳۹

بھاری ہائے مرزا

۴۴۳

۱۴..... مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی قرآن دانی

۴۶۱

۱۵..... حضرت عیسیٰ کا رفع اور آمد ثانی لکن تحیہ کی بنیابی مرزا کی کذب بیانی

۴۸۱

۱۶..... مرزا غلام احمد رئیس قادیان اور اس کے بارہ نشان

۴۸۹

۱۷..... اختلافات مرزا

۵۰۷

۱۸..... سلسلہ بھائیہ و فرقہ مرزائیہ

۵۲۱

۱۹..... انجیل نبی اور حیات مسیح

۵۴۹

۲۰..... مرزا یتیم میں یسودیت و نصرانیت

مراق مرزا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

قرآن مجید میں صاف صاف الفاظ میں ذکر ہے کہ کافر لوگ آنحضرت ﷺ کے حق میں مسکور و مجنون و غیرہ کے الفاظ لیتے تھے جن کو خدا تعالیٰ نے بڑی سختی سے رو فرمایا۔ چنانچہ ارشاد ہے :

”ن . والقلم . وما یسطرون . ما انت بنعمة ربك بمجنون . وان لك لاجرا غیر ممنون . وانك لعلی خلق عظیم . (سورة القلم آیت نمبر ۱، ۲، ۳، ۴)“ قسم ہے قلم کی اور جو کچھ قلم کے ساتھ لکھتے ہیں تو اے نبی اللہ کے فضل سے مجنون نہیں۔ تیرے لئے غیر منقطع اجر ہے اور تو خلق عظیم پر ہے۔ ﴿﴾ اس آیت نے مجنون اور نبی میں فرق بتایا ہے۔ وہ یہ کہ مجنون کی حرکات منظم اور باقاعدہ نہیں ہوتیں۔ ایک وقت اگر کسی پر خفا ہوتا ہے تو فوراً خوشی کا اظہار کرنے لگ جاتا ہے۔ ایک وقت گالیاں دیتا ہے تو معاً قرآن پڑھنے لگ جاتا ہے۔ اس لئے اس کی حرکات اور افعال کسی نتیجہ کا موجب نہیں ہوتے۔ حضور ﷺ کے حق میں فرمایا تیرے لئے بہت بڑا اجر ہے۔ یہ اسی طرف اشارہ ہے کہ تیری حرکات اور افعال منظم ہیں۔ اس لئے تو بہت بڑے بدلے کا مستحق ہے۔ ثابت ہوا کہ جنون اور نبوت میں بہت بڑا تضاد و مخالف ہے۔

مراق

لہذا میں معمولی تغیر کا نام ہے لیکن ترقی کر کے اس کا نام بالکل لیا مرقا ہو جاتا ہے۔ (طب اکبر) اس امر پر قادیانی جماعت کو بھی اتفاق ہے کہ : ”مرض مراق میں

مریض کو بد ہضمی اور تخیل (بد حواسی) ہو جاتی ہے۔“

چنانچہ قادیانی رسالہ ریویو میں ایک معتبر قادیانی ڈاکٹر شاہ نواز خان اسٹنٹ سرجن کی رائے یوں چھپی تھی :

”یونانی میں مراق اس پردے کا نام ہے جو احشاء الصدر کو احشاء البطن سے جدا کرتا ہے۔ اور معدے کے نیچے واقع ہوتا ہے اور فعل تنفس میں کام آتا ہے۔ پرانے سوء ہضم کی وجہ سے اس پردے میں تشخّص سا ہو جاتا ہے۔ بد ہضمی اور اسہال بھی اس مرض میں پائے جاتے ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس مرض میں تخیل بڑھ جاتا ہے اور مرگی اور ہسٹیریا والوں کی طرح مریض کو اپنے جذبات اور خیالات پر قابو نہیں رہتا۔“

(بالت اگست ۱۹۲۶ء ص ۲۵ ج ۶ نمبر ۸)

”مراق کی یہ تشریح از روئے طب قدیم ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف لکھتے

ہیں :

تشریح مراق از روئے طب جدید

مراق کا دوسرا نام عربی میں جمود ہے اور انگریزی میں اس علامت کو-CAT ALAPSY (قاتا لپسی) کہتے ہیں۔ یہ بعض علامات کو مجموعی طور پر پکارنے کے لئے بولا جاتا ہے اور اس میں بڑی متعین علامات پائی جاتی ہیں۔ یعنی بازو اچانک بالکل سن ہو جاتا ہے اور جہاں رکھا ہو وہیں پڑا رہتا ہے یعنی اس میں اپنے ارادہ سے حرکت دینے کی طاقت نہیں رہتی۔ بازو بعض دفعہ تشخّص ہو کر سخت ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ نرم رہتا ہے۔ دل کی حرکت کمزور ہو جاتی ہے۔ نبض سست ہو جاتی ہے سانس مدہم پڑ جاتا ہے اور سخت ضعف ہو جاتا ہے۔ بالعموم اس کا حملہ اچانک ہو جاتا ہے مگر بعض دفعہ سرور داور متلی وغیرہ پہلے شروع ہو جاتی ہے..... الخ۔

(رسالہ ریویو قادیان اگست ۱۹۰۶ء ج ۲۵ نمبر ۸ ص ۸)

مرض مراق کی تشریح کے بعد یہی ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں :

”یہ تو امر واقعہ ہے کہ حضرت (مرزا قادیانی) کو بد ہضمی، اسہال اور دوران

سر کی عموماً شکایت رہتی تھی۔“

(حوالہ مذکور ص ۶)

بس مطلع صاف ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ تھا کہ میں : ”بروز اور عکس محمد ہوں۔“

(چشمہ معرفت ص ۳۲۴، خزائن ص ۴۰، ج ۲۳ حاشیہ)

اس کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہئے تھا کہ مرزا قادیانی ان جملہ عوارض سے پاک

وصاف ہوتا جن سے حضور پیغمبر خدا ﷺ پاک و صاف تھے۔ کیونکہ جو عوارض اور

امراض صورت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ میں خدا کی طرف سے نبوت کے مطلقاً

متضاد قرار دیئے گئے ہیں وہ صورت مرزائیہ میں نبوت سے متحد کیسے ہو سکتے ہیں؟۔

پس شکل اول

کا کبریٰ تو مدلل اور فریقین میں مسلم ہے۔ اب صغریٰ کا ثبوت باقی ہے یعنی :

”مرزا صاحب مراقی تھے۔“

اس کا ثبوت اخبار ”اہل حدیث“ امر ترس میں بارہا دیا گیا۔ رسالہ ہذا میں

عزیزی مولوی حبیب اللہ سلمہ اللہ امر ترس نے جو حوالجات جمع کئے ہیں ناظرین سے

امید ہے کہ ان کو غور سے پڑھیں گے اور نبوت مرزائیہ کی حقیقت سے آگاہ ہوں

گے۔ ابو الوفاء ثناء اللہ کفاحہ اللہ امر ترس شوال ۱۳۳۷ھ

مراق مرزا

مرزا غلام احمد قادیانی کا مراقی اعتراف

(۱)..... ”دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی کی

تھی جو اسی طرح وقوع میں آئی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان پر سے جب اترے گا تو دوزر دچاوریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی۔ تو اسی طرح مجھ کو دو دساریاں ہیں ایک اوپر کے دھڑکی اور ایک نیچے کے دھڑکی۔ یعنی مراق اور کثرت یول۔“

(اخبار بر قادیان ۷ جون ۱۹۰۶ء ص ۵، ملفوظات ص ۴۵ ج ۸)

خانگی شہادت

(۲)..... جناب مرزا بشیر احمد (پسر دوم مرزا) لکھتے ہیں :

”میان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹریا کا دورہ بعیر اول..... کی وفات کے چند دن کے بعد ہوا تھا۔ رات کو سوتے ہوئے آپ کو اتھو آیا اور پھر اس کے بعد طبیعت خراب ہو گئی۔ مگر یہ دورہ خفیف تھا۔ پھر اس کے کچھ عرصہ بعد آپ ایک دفعہ نماز کے لئے باہر گئے اور جاتے ہوئے فرما گئے کہ آج کچھ طبیعت خراب ہے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ تھوڑی دیر کے بعد شیخ حامد علی..... نے دروازہ کھٹکھٹایا کہ جلدی پانی کی ایک گالگر گرم کر دو۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں سمجھ گئی کہ حضرت صاحب کی طبیعت خراب ہو گئی ہوگی۔ چنانچہ میں نے کسی ملازم عورت کو کہا کہ اس سے پوچھو میاں کی طبیعت کا کیا حال ہے؟ شیخ حامد علی نے کہا کہ کچھ خراب ہو گئی ہے۔ میں پردہ کرا کے مسجد میں چلی گئی تو آپ لیٹے ہوئے تھے۔ میں جب پاس گئی تو فرمایا کہ میری طبیعت بہت خراب ہو گئی تھی لیکن اب افاقہ ہے۔ میں نماز پڑھا رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کوئی کالی کالی چیز میرے سامنے سے اٹھی ہے اور آسمان تک چلی گئی ہے پھر میں چیخ مار کر زمین پر گر گیا اور غشی کی سی حالت ہو گئی۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد سے آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہو گئے خاکسار نے پوچھا دورہ میں کیا ہوتا تھا؟ والدہ صاحبہ نے کہا ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے تھے اور بدن کے پٹھے کھج جاتے تھے۔ بنصو صاگردن کے پٹھے اور

سر میں چکر ہوتا تھا اور اس حالت میں آپ اپنے بدن کو سہل نہیں سکتے تھے۔ شروع شروع میں یہ دورے بہت سخت ہوتے تھے پھر اس کے بعد کچھ تو دوروں کی ایسی سختی نہیں رہی اور کچھ طبیعت عادی ہو گئی۔ خاکسار نے پوچھا اس سے پہلے تو سر کی کوئی تکلیف نہیں تھی؟ والدہ صاحبہ نے فرمایا پہلے معمولی سردی کے دورے ہوا کرتے تھے۔ خاکسار نے پوچھا کیا پہلے حضرت صاحب خود نماز پڑھاتے تھے؟ والدہ صاحبہ نے کہا کہ ہاں مگر پھر دوروں کے بعد چھوڑ دی۔“

(سیرۃ السدی مصنفہ پسر مرزا حصہ اول ص ۷۷ روایت نمبر ۱۹)

(۳)..... ”حضرت اقدس (مرزا صاحب) نے فرمایا کہ مجھے مراقب کی

دھماری ہے۔“ (رسالہ ریویو قادیان بلیٹ ماہ اپریل ۱۹۲۵ء ص ۴۵ ج ۲۴ نمبر ۴)

(۴)..... ”میرا تو یہ حال ہے کہ باوجود اس کے کہ دو دھماریوں میں ہمیشہ سے

جتلا رہتا ہوں تاہم آج کل کی مصروفیت کا یہ حال ہے کہ رات کو مکان کے دروازے بند کر کے بڑی بڑی رات تک بیٹھا اس کام کو کرتا رہتا ہوں۔ حالانکہ زیادہ جاگنے سے مراقب کی بیماری ترقی کرتی ہے اور دوران سر کا دورہ زیادہ ہو جاتا ہے۔ تاہم میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا اور اس کام کو کئے جاتا ہوں۔“ (کتاب منظور الہی ص ۳۴۸ ملفوظات ص ۷۶ ج ۲)

(۵)..... ”حضرت (مرزا) صاحب نے اپنی بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ مجھ

کو مراقب ہے۔“ (رسالہ ریویو آف ریلیجز قادیان بلیٹ ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص ۶۶ ج ۲۵ نمبر ۸)

(۶)..... ”مراقب کا مرض حضرت (مرزا قادیانی) صاحب میں موروثی نہ تھا

بلکہ یہ خارجی اثرات کے ماتحت پیدا ہوا۔ اور اس کا باعث سخت دماغی محنت، تفکرات، غم اور سوء ہضم تھا جس کا نتیجہ دماغی ضعف تھا اور جس کا اظہار مراقب اور دیگر ضعف کی علامات مثلاً دوران سر کے ذریعہ ہوتا تھا۔“

(رسالہ ریویو آف ریلیجز بلیٹ ماہ اگست ۱۹۲۶ء ج ۲۵ نمبر ۸ ص ۱۰)

(۷)..... ”حضرت صاحب کی تمام تکالیف مثلاً دوران سر، درد سر، کمی

خواب، تشنج دل اور بد ہضمی، اسہال، کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ کا صرف ایک ہی باعث تھا اور وہ عصبی کمزوری تھا۔“ (رسالہ ریویو قادیان بلیٹ ماہ مئی ۱۹۲۷ء ص ۲۶ ج ۲۶ نمبر ۵)

(۸)..... مرزا قادیانی کو مراق کیوں ہوا؟

مرض مراق حضرت (مرزا قادیانی) صاحب کو ورثہ میں نہیں ملا۔ پس حضرت صاحب کی زندگی کے حالات کے مطالعہ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ان میں مراقی علامات کے دوہرے سبب تھے۔ اول کثرت دماغی محنت، تفکرات، قوم کا غم اور اس کی اصلاح کی فکر۔ دوسرے غذا کی بے قاعدہ گی کی وجہ سے سوء ہضم اور اسہال کی شکایت۔“ (رسالہ ریویو قادیان اگست ۱۹۲۶ء ص ۲۵ ج ۲۵ نمبر ۸)

(۹)..... مرزا قادیانی کی بیوی کو مراق (یک نہ شد و شد)

خوب گزرے گی جب مل بیٹھیں گے میراتی دو
مرزا قادیانی خود لکھتا ہے :

”میری بیوی کو مراق کی مصاری ہے۔ کبھی کبھی وہ میرے ساتھ ہوتی ہے
کیونکہ طبی اصول کے مطابق اس کے لئے چل قدمی مفید ہے۔“

(اخبار الحکم مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۰۱ء ص ۱۳ کتاب منظر اٹلی ص ۲۳۳)

(۱۰)..... مرزا قادیانی کے بیٹے خلیفہ قادیان کو مراق

يك نه شد دو شد بلکه سه شد
اين خانه همه آفتاب است

”حضرت خلیفۃ المسیح ثانی (میاں محمود قادیانی) نے فرمایا کہ مجھ کو بھی کبھی کبھی

مراق کا دورہ ہوتا ہے۔“

(ریویو قادیان اگست ۱۹۲۶ء ص ۱۱ ج ۲۵ نمبر ۸)

(۱۱).....نبی اور مراقی میں فرق عظیم

”نبی میں اجتماع توجہ بالا راہ ہوتا ہے۔ جذبات پر قابو ہوتا ہے۔“

(ریویو ماہ مئی ۱۹۲۷ء ص ۳۰، ج ۲۶ نمبر ۵)

مریض مراق

”اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس مرض (یعنی مراق) میں تخیل بڑھ جاتا ہے اور مرگی اور ہسٹیریا والوں کی طرح مریض کو اپنے جذبات اور خیالات پر قابو نہیں رہتا۔“

(ریویو ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص ۶۶، ج ۲۵ نمبر ۸)

(۱۲).....مراق ایک بڑا مرض ہے

”پیہ اخبار کے کسی پچھلے پرچہ میں قاضی عبدالعزیز تھانیسری نے اس امر کا اعلان کیا ہے کہ میں خلیفہ وقت ہوں۔ جب میں نے اس شخص کا یہ مضمون دیکھا تو ہنس کر ٹال دیا تھا کہ ایسے مراقی اور کمزور طبع آدمی کی بے ربط اور بے سروپا باتوں کا کیا نوٹس لیا جائے۔“

(منشی احمد حسین قادریانی فرید آبادی کے الفاظ مندرجہ اخبار بد ر مورخہ ۶ دسمبر ۱۹۰۶ء ص ۴، کالم ۱ نمبر ۴۹ ج ۶)

لاہوری شہادت

”بد قسمتی سے ہمارے قادریانی بھائی اس حد تک مرض بحث مباحثہ میں مبتلا ہو چکے ہیں کہ میں کہوں گا کہ MONOMONIA (مونومونیا) تک حد پہنچ چکی ہے۔ یہ وہ عارضہ ہے جسے غالباً مراق کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے اور اس کا خاصہ یہ ہے کہ جب ایک بات نے دل و دماغ پر قبضہ جمالیا تو باقی تمام دنیا جہان کی چیزیں اسی رنگ میں رنگین نظر آتی ہیں۔“

(پیغام صلح مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۲۵ء ص ۴)

(۱۳).....پشاور کی شہادت

قاضی یوسف پشاور کی لاہوری مرزائی کو مخاطب کر کے بطور حقارت لکھتے ہیں :

بگوش ہوش بشنوائے مراقی
بہ میخانہ نخواستہی جام ساقی

(اخبار الفضل ۲۰ اپریل ۱۹۲۸ء ص ۷)

(۱۴).....مراقی شخص نبی یا ملہم نہیں ہو سکتا

ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب اسٹنٹ سر جن قادیانی لکھتے ہیں :

”ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس کو ہسٹیریا ملے تو لیا“
مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعویٰ کی تردید کے لئے پھر کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں
رہتی۔ کیونکہ یہ ایسی چوٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو بچھ وین سے اکھڑ دیتی
ہے۔“

(رسالہ ریویو قادیان ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص ۶، ج ۲۵ نمبر ۸)

مرزا قادیانی کو اپنے خیالات پر قابو نہیں تھا

مثال نمبر ۱

مرزا قادیانی لکھتا ہے :

”ایلی ایلی لما سبقتنی ایلی اوس اے میرے خدا! اے
میرے خدا! تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ آخری فقرہ اس الہام کا یعنی ایلی اوس باعث
سرعت ورود مشتبہ رہا ہے اور نہ اس کے کچھ معنی کھلے۔ واللہ اعلم بالصواب۔“

(مدایین احمدیہ ص ۵۱۳ حاشیہ خزائن ص ۶۱۳ ج ۱)

”پھر اس کے بعد (خدا نے) فرمایا: ”ہو شمعنا نعسا“ یہ دونوں فقرے

شاید عبرانی ہیں اور ان کے معنی ابھی تک اس عاجز پر نہیں کھلے۔“

(براہین احمدیہ ص ۵۵۶ حاشیہ خزائن ص ۱۶۲ ج ۱)

”بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی

واقفیت نہیں۔ جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ جیسا کہ براہین احمدیہ میں کچھ

نمونہ ان کا لکھا گیا ہے۔“ (نزل المسح ص ۵۷ خزائن ص ۳۵ ج ۱۸)

اس کے متضاد

”یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور

الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا کیونکہ اس میں تکلیف

ملا لایطاق ہے اور ایسے الہام سے فائدہ کیا ہو ا جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہے۔“

(چشمہ معرفت ص ۲۰۹ خزائن ص ۲۱۸ ج ۲۳)

تضاد کا نتیجہ

”ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نکل نہیں سکتیں کیونکہ ایسے

طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔“ (ست جن ص ۳۱ خزائن ص ۱۴۳ ج ۱۰)

”ہر ایک کو سوچنا چاہئے کہ اس شخص کی حالت ایک مضبوط الحواس انسان کی

حالت ہے کہ ایک کھلا کھلاتا قضا اپنے کلام میں رکھتا ہے۔“

(حقیقت الوحی ص ۱۸۳ خزائن ص ۱۹۱ ج ۲۲)

مثال نمبر ۲

مرزا قادیانی کی تحریر

آیت: ”فلما توفیقنی“ سے پہلے یہ آیت ہے: ”وان قال اللہ یا

عیسیٰ أنت قلت للناس..... الخ“ اور ظاہر ہے کہ قال کا صیغہ ماضی کا ہے

اور اس کے اول ”اذ“ موجود ہے جو خاص واسطے ماضی کے آتا ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ قصہ وقت نزول آیت زمانہ ماضی کا ایک قصہ تھانہ زمانہ استقبال کا۔“

(ازالہ اوہام حصہ ۲ ص ۶۰۲ خزائن ص ۴۲۵ ج ۳)

”یہ سوال حضرت مسیح سے عالم برزخ میں ان کی وفات کے بعد کیا گیا تھا۔ نہ یہ کہ قیامت میں کیا جائے گا۔“ (ازالہ اوہام حصہ ۲ ص ۷۳۷ ۷۳۸ خزائن ص ۵۰۳ ج ۳) یعنی واقعہ ماضی کا ہے۔

اس کے متضاد

اس تمام آیت: ”اذ قال اللہ“ کے اول و آخر کی آیتوں کے ساتھ یہ معنی ہیں کہ خدا قیامت کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کھے گا کہ کیا تو نے ہی لوگوں کو کہا تھا۔“ (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۳۰ خزائن ص ۵۱ ج ۲) یعنی واقعہ مستقبل کا ہے۔

دوسرا متضاد

”جس شخص نے کافیہ یا ہدایت الخو بھی پڑھی ہو گی وہ خوب جانتا ہے کہ ماضی مضارع کے معنوں پر بھی آجاتی ہے بلکہ ایسے مقامات میں جبکہ آنے والا واقعہ متکلم کی نگاہ میں یقین الوقوع ہو مضارع کو ماضی کے صیغہ پر لاتے ہیں..... جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَتَفْخُ فِي الصُّورِ فَإِنَّهُمْ مِنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنْسِلُونَ“ اور جیسا کہ فرماتا ہے: ”وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَىٰ ابْنُ مَرْيَمَ أَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ آلِهَيْنِ مِنْ دُونِ اللَّهِ. قَالَ اللَّهُ هَذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصَّادِقِينَ صِدْقُهُمْ“ (نہیمہ براہین احمدیہ حصہ ۵ ص ۶۰ خزائن ص ۱۵۹ ج ۲)

مثال نمبر ۳

مرزا قادیانی کی تحریر

”آخر انجام یہ ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر چڑھائے جانے کے بعد خدا نے مرنے سے بچالیا اور ان کی وہ دعا منظور کر لی جو انہوں نے درودِ دل سے باغ میں کی تھی۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ جب مسیح کو یقین ہو گیا کہ یہ خبیث یہودی میری جان کے دشمن ہیں اور مجھے نہیں چھوڑتے تب وہ ایک باغ میں رات کے وقت جا کر زار زار رویا۔ اور دعا کی کہ یا اللہ اگر یہ پیالہ مجھ سے ٹال دے تو تجھ سے بعید نہیں تو جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اس جگہ عربی انجیل میں یہ عبارت لکھی ہے: ”ذیکی بد موع جاریة وعبرات متحدرة فسمع لفقواہ“ یعنی یسوع مسیح اس قدر رویا کہ دعا کرتے کرتے اس کے منہ پر آنسو رواں ہو گئے اور وہ آنسو پانی کی طرح اس کے رخساروں پر بہنے لگے اور وہ سخت رویا اور سخت دردناک ہوا۔ تب اس کے تقویٰ کی وجہ سے اس کی دعا سنی گئی۔

اس کے خلاف

”حضرت مسیح علیہ السلام نے امتلا کی رات میں جس قدر تضرعات کئے وہ انجیل سے ظاہر ہیں۔ تمام رات حضرت مسیح جاگتے رہے اور جیسے کسی کی جان ٹوٹتی ہے غم و اندوہ سے ایسی حالت ان پر طاری تھی۔ وہ ساری رات درود کے دعا کرتے رہے تاکہ وہ بلا کا پیالہ جو ان کے لئے مقدر تھا ٹال جائے۔ پر باوجود اس قدر گریہ زاری کے پھر بھی دعا منظور نہ ہوئی۔ کیونکہ امتلا کے وقت کی دعا منظور نہیں ہوا کرتی۔“

(تبلیغ رسالت ج ۱ ص ۱۳۲، ۱۳۳، مجموعہ اشتہارات ص ۵۷، حاشیہ ج ۱)

مثال نمبر ۴

مرزا قادیانی کی تحریر

”اللہ جل شانہ نے آنحضرت ﷺ کو صاحب خاتم ہمایا یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مردی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشیتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔ یہی معنی اس حدیث کے ہیں کہ: ”علماء امتی کا انبیاء بنی اسرائیل“ یعنی میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہوں گے اور بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے مگر ان کی نبوت موسیٰ کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا بلکہ وہ نبوتیں براہ راست خدا کی موہبت تھیں۔ حضرت موسیٰ کی پیروی کا اس میں ایک ذرہ کچھ دخل نہ تھا۔ اس وجہ سے میری طرح ان کا یہ نام نہ ہوا کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔ بلکہ وہ انبیاء مستقل نبی کہلائے اور براہ راست ان کو منصب نبوت ملا۔“

(حقیقت الوحی ص ۷۷ حاشیہ خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۰)

اس کے خلاف

مرزا قادیانی کا قول ہے :

”حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کی اتباع سے ان کی امت میں ہزاروں نبی

(الحکم موریہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء ص ۵ کالم ۲)

ہوئے۔“

نتیجہ

قول اول میں حضرت موسیٰ کے اتباع سے نبی بننے کا انکار ہے۔ قول دوم میں

اقرار: ”ضندان مفترقان ای تفرق“

شرعی نصاب شہادت دو ہے۔ صرف ایک معاملہ میں چار گواہوں کی ضرورت ہے کیونکہ اس کی سزا بہت سخت ہے اور بدنامی بھی بہت زیادہ۔ یعنی جرم زنا، ہم نے شرعی نصاب کی اعلیٰ حد اختیار کر کے مرزا قادیانی کی مراقبت پر چار گواہ پیش کئے ہیں۔ لہذا ہمارا دعویٰ ثابت ہونے میں کسی کو مجال سخن نہیں۔

قرآن شریف میں مجنونوں اور مراقیوں کا جیسے محل نبوت ہونے انکار کیا گیا ہے۔ مختلف القول اشخاص کے حق میں بھی یہی فیصلہ ہے کہ وہ مورد الہام اور محل نزول وحی اور مخاطب الہی نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ ارشاد ہے :

”لو كان من عند غير الله لوجدوا فيه اختلافاً كثيراً (سورة النساء آیت ۸۲)“ یعنی قرآن اگر غیر خدا کی طرف سے ہوتا تو لوگ اس میں بہت اختلاف پاتے۔ ﴿

نتیجہ

ان سارے حوالجات کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی نہ نبی تھے نہ رسول نہ مجدد نہ مسیح نہ ملہم نہ محدث۔ ہاں کچھ تھے تو مراقی تھے۔ جس کا انہیں خود اعتراف ہے۔

مرزا قادیانی کی وحی پر مراق کا اثر

پنجاب کی سرزمین بھی عجیب ہے۔ یہ زمین زر خیز ہونے کے علاوہ ایسی ہے کہ اس کے مختلف ضلعوں میں اس زمانہ میں بعض لوگ نبوت و رسالت کے مدعی گزرے ہیں۔ ان مدعیان میں سے مرزا غلام احمد قادیانی کا نمبر سب سے بڑھا ہوا تھا۔ آپ نے مسیح موعود، مہدی مسعود، نبی، رسول، مجدد، کرشن اور تار وغیرہ ہونے کے دعویٰ کئے۔ آپ نے ۱۸۸۰ء سے ۱۹۰۸ء تک کے عرصہ میں تیس سے زیادہ دعاوی

کئے۔ (اس سے بھی کہیں زیادہ مرتب) آپ کا یہ بھی دعویٰ تھا کہ مجھ پر خدا کی وحی نازل ہوتی ہے۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کے مریدوں میں سے ایک مرید محمد منظور الہی قادیانی نے آپ کی وحی کو اکٹھا کیا اور ”البشریٰ“ نامی کتاب میں اس کو شائع کیا۔ اس میں سے کچھ وحی ذیل میں لکھی جاتی ہیں :

(۱)..... ”ایلی ایلی لما سبقتنی ایلی اوس.....“ اے میرے خدا!
اے میرے خدا! تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ آخری فقرہ اس الہام کا یعنی ایلی اوس باعث سرعت و رد و مشتبه رہا ہے اور نہ اس کے کچھ معنی کھلے۔ واللہ اعلم بالصواب۔“

(براین احمدیہ ص ۵۱۳، خزائن ص ۶۱۳ ج ۱۲ البشریٰ ج ۱ ص ۳۶)

(۲)..... ”ربنا عاج“ ﴿ہمار رب عاجی ہے﴾ اس کے معنی ابھی تک

معلوم نہیں ہوئے۔ (براین احمدیہ ص ۵۵۵، ۵۵۶، خزائن ص ۶۶۲، ۶۶۳ ج ۱۲ البشریٰ ج ۱ ص ۴۳)

(۳)..... ”کرمہائے تو مارا کرد گستاخ“ ﴿تیری بخششوں نے ہم کو

گستاخ کر دیا۔﴾ (براین احمدیہ ص ۵۵۵، ۵۵۶، خزائن ص ۶۶۲ ج ۱۲ البشریٰ ج ۱ ص ۴۳)

مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا محمود احمد کہتے ہیں : نادان ہے وہ شخص جس نے کہا : ”کرمہائے تو مارا کرد گستاخ“ کیونکہ خدا کے فضل انسان کو گستاخ نہیں بنایا کرتے اور سرکش نہیں کر دیا کرتے۔
(الفضل ۲۳ جنوری ۱۹۱۷ء ص ۱۳)

احمدیو ! باپ نادان یا بیٹا؟ سچ کہتے ہوئے جھجھکنا نہیں۔

(۴)..... ”پھر بعد اس کے (خدا نے) فرمایا : ”ہو شمعنا نعسا“ یہ دونوں

فقرے شاید عبرانی ہیں اور ان کے معنی ابھی تک اس عاجز پر نہیں کھلے۔“

(براین احمدیہ ص ۵۵۶، خزائن ص ۶۶۳ ج ۱۲)

(۵)..... ”شخصے پائے من بوسید من گفتم کہ سنگ

اسود منم“ (البشریٰ ج ۱ ص ۴۸، تذکرہ ص ۳۶)

(۶)..... ”پریشن۔ عمر بر اطوس یا پلاطوس۔ (نوٹ) آخری لفظ پر اطوس ہے یا

پلاطوس ہے۔ باعث سرعت الہام دریافت نہیں ہوا۔ اور نمبر ۲ میں عمر عربی لفظ ہے۔ اس جگہ برطاس اور پریشن کے معنی دریافت کرنے ہیں کہ کیا ہیں اور کس زبان کے یہ لفظ ہیں؟۔ (از کتابت احمدیج لول م ۶۸ تاریخ نزول الہام ہفتہ مصلحتہ ۱۲ سبر ۱۸۸۳ء تذکرہ ص ۱۱۵)

(۷)..... ”آریوں کا بادشاہ آیا“ (الحکم ۶ مارچ ۱۹۰۸ء) ”ہے کرشن جی ردور گوپال“ (پرانا الہام ہے)

(البدر ۲۹ اکتوبر ۸ نومبر ۱۹۰۳ء کشف نمبر ۵۴ البشریج لول م ۵۶ تذکرہ ص ۳۸۱)

(۸)..... ”خدا قادیان میں نازل ہوگا“ (پرانا الہام ہے۔ البدر ۳ نومبر ۱۹۰۲ء الحکم مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۲ء ص ۱ تذکرہ ص ۴۳ البشریج لول م ۵۶)

(۹)..... ”بعد “۱۱“ انشاء اللہ۔“ اس کی تفہیم نہیں ہوئی کہ ”۱۱“ سے کیا مراد ہے۔ گیارہ دن یا گیارہ ہفتے یا کیا؟ یہی ہندسہ ”۱۱“ کا دکھایا گیا۔

(البشریج ۲ ص ۶۵، ۶۶ الحکم ج ۴ نمبر ۴۵ تذکرہ ص ۴۰۱)

(۱۰)..... ”نتیجہ خلاف مراد ہوا یا نکلا“ آخر کا لفظ ٹھیک یاد نہیں اور یہ بھی پختہ پتہ نہیں کہ یہ الہام کس امر کے متعلق ہے۔ (البشریج ۲ ص ۷۴، ۷۵ تذکرہ ص ۴۳)

(۱۱)..... ”ینادی مناد من السماء“ آسمان سے ایک پکارنے والے نے پکارا۔ (البدر ۱۲ دسمبر ۱۹۰۲ء جمعہ قبل از عمر) (نوٹ) حضرت اقدس نے فرمایا کہ اس کے ساتھ ایک اور عجیب اور مبشر فقرہ تھا وہ یاد نہیں رہا۔“ (البشریج ۲ ص ۷۶ تذکرہ ص ۴۴)

(۱۲)..... ”انی انا الصاعقة“ میں ہی صاعقہ ہوں۔ (نوٹ) یہ اللہ تعالیٰ کا نیا نام ہے۔ (البشریج ۲ ص ۷۶ تذکرہ ص ۴۴)

(۱۳)..... ”انی مع الرسول اقوم واصلى واصوم“ میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا اور نماز پڑھوں گا اور روزہ رکھوں گا۔“

(البشریج ۲ ص ۷۸، ۷۹)

(۱۴)..... ”اصلى واصوم واشهر وانا م“ میں نماز پڑھوں گا اور

روزہ رکھوں گا جانتا ہوں اور سوتا ہوں۔“ (البشری ج ۲ ص ۷۹، تذکرہ ص ۴۶۰)

نوٹ: قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ کی شان میں آیا ہے: ”لَا تَأْخُذْهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ“ اور مرزا قادیانی کے الہام میں خدا اکتا ہے۔ میں سوؤں گا۔ چہ عجب؟۔

(۱۵)..... ”۲۷ مئی ۱۹۰۳ء بلا نازل یا حادث یا.....“ تشریح: فرمایا کہ یہ الفاظ الہام ہوئے ہیں مگر معلوم نہیں کہ کس کی طرف اشارہ ہے۔ یاد نہیں رہا کہ یا کے آگے کیا تھا؟۔ (الہدٰی البشری ج ۲ ص ۸۲، تذکرہ ص ۷۳)

(۱۶)..... ”۲۰، ۱۹ فروری ۱۹۰۵ء: ”انما امرک اذا اردت شیء ان تقول له کن فیکون“ تحقیق تیرا ہی یہ حکم ہے جب تو کسی شے کا ارادہ کرے تو اسے کہہ دیتا ہے کہ ہو جا۔ پس وہ ہو جاتی ہے۔ (الہدٰی ج ۲ نمبر ۷، البشری ج ۲ ص ۹۴، حقیقت الوحی ص ۱۰۵، خزائن ص ۱۰۸، ج ۲۲، نعرۃ الحق ص ۹۵، خزائن ص ۱۲۲، ج ۲۱، تذکرہ ص ۵۲)

(۱۷)..... ہفتہ مختتمہ ۲۴ فروری ۱۹۰۵ء: ”خاکسار پیپر منٹ“ (البشری ج ۲ ص ۹۴، تذکرہ ص ۵۲)

(۱۸)..... ایک عربی الہام تھا۔ الفاظ مجھے یاد نہیں رہے حاصل مطلب یہ ہے: ”مکذیوں کو نشان دکھایا جائے گا۔“ (الحکم ج ۹ نمبر ۱۰، البشری ج ۲ ص ۹۴)

(۱۹)..... ”لنگرا شادود“ (بدیع ج ۱ نمبر ۷، البشری ج ۲ ص ۷۷، تذکرہ ص ۵۵۰)

(۲۰)..... ۱۲ ستمبر ۱۹۰۵ء دوشہتیر ٹوٹ گئے۔ (البشری ج ۲ ص ۱۰۰، تذکرہ ص ۵۶۶)

(۲۱)..... ایک دانہ کس کس نے کھانا۔ (البشری ج ۲ ص ۱۰۷، تذکرہ ص ۵۹۵)

(۲۲)..... ۷ مئی ۱۹۰۶ء کلیسیا کی طاقت کا نسخہ۔

(البشری ج ۲ ص ۱۱۳، تذکرہ ص ۶۱۵)

(۲۳)..... ”ایک دم میں دم رخصت ہوا۔ (نوٹ از حضرت مسیح موعود)

فرمایا کہ آج رات مجھے ایک (مندرجہ بالا) الہام ہوا۔ اس کے پورے الفاظ یاد نہیں رہے اور جس قدر یاد رہا وہ یقینی ہے مگر معلوم نہیں کہ کس کے حق میں ہے لیکن خطرناک ہے۔ یہ الہام ایک موزوں عبارت میں ہے مگر ایک لفظ درمیان میں سے بھول گیا ہے۔“
(بدرج ۲ نمبر ۳۱ ص ۲، البشری ج ۲ ص ۱۱۷، تذکرہ ص ۶۶۶)

(۲۴)..... ”پیٹ پھٹ گیا۔“ دن کے وقت کا الہام ہے معلوم نہیں کہ یہ کس کے متعلق ہے۔
(البشری ج ۲ ص ۱۱۹، تذکرہ ص ۶۷۲)

(۲۵)..... ”خدا اس کو بیخ بار ہلاکت سے بچائے گا۔“ نہ معلوم کس کے حق میں یہ الہام ہے۔ (البشری ج ۲ ص ۱۱۹، تذکرہ ص ۶۷۲)

(۲۶)..... ۲۳ ستمبر ۱۹۰۶ء مطابق ۵ شعبان ۱۳۲۴ھ بروز پیر: ”موت تیرہ ماہ حال کو“ (نوٹ) قطعی طور پر معلوم نہیں کہ کس کے متعلق ہے۔

(بدرج ۲ نمبر ۳۹ ص ۳، البشری ج ۲ ص ۱۲۰، تذکرہ ص ۶۷۵)
(۲۷)..... وہ کام جو تم نے کیا خدا کی مرضی کے موافق نہیں ہوگا۔

(حقیقت الوحی ص ۱۰۵، خزائن ص ۱۰۸، البشری ج ۲ ص ۱۲۳، تذکرہ ص ۶۶۲)
(۲۸)..... ”بہتر ہوگا کہ اور شادی کر لیں۔“ معلوم نہیں کہ کس کی نسبت

یہ الہام ہے۔
(البشری ج ۲ ص ۱۲۳، تذکرہ ص ۶۹۷)

(۲۹)..... ”لاہور میں ایک بے شرم ہے۔“ (البشری ج ۲ ص ۱۲۶، تذکرہ ص ۷۰۳)
لاہوری مرزا یو! یہ کون ہے؟

(۳۰)..... ”بلغت قدم الرسول“ میں رسول کے قدم پر پہنچ گیا ہوں۔
(البشری ج ۲ ص ۱۲۷، تذکرہ ص ۷۰۹)

(۳۱)..... ”ایسوسی ایشن“ (بدرج ۶ نمبر ۳۰ ص ۳، البشری ج ۲ ص ۱۳۲، تذکرہ ص ۷۲۳)

(۳۲)..... ”آسمان ایک مٹھی بھر رہ گیا۔“ (البشری ج ۲ ص ۱۳۹، تذکرہ ص ۷۵۱)

فیصلہ

واقعات اور اقوال مرزا غلام احمد قادیانی پیش کر کے فیصلہ ناظرین پر ہم
چھوڑتے ہیں کہ مرزا قادیانی کون تھا؟ :

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
مردہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

مرزا نیت کی تردید
بطرز جدید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و صلوٰۃ کے بعد واضح ہو کہ آج کل مرزائی تعلیم پر مختلف اقسام کی کتابیں لکھی جا چکی ہیں مگر جن چند مضامین کو راقم پیش کرنا چاہتا ہے وہ اپنی نوعیت میں اپنی نظیر آپ ہی ہیں۔ کیونکہ ان مضامین پر اہل قلم مصنفین نے بہت کم توجہ دی ہے اور یا ان کو نظر انداز کیا ہوا ہے۔ مگر چونکہ آج کل ایسے مضامین کی اہمیت بڑھ گئی ہے اس لئے راقم نے اپنی تمام طاقت علمی خرچ کر کے یہ رسالہ لکھا ہے جس کا نام ہے ”مرزائیت کی تردید بطرز جدید“ امید ہے کہ ناظرین اس سے مستفید ہو کر تردید مشن قادیانی میں پہلے سے زیادہ جدوجہد کرنے کی جرات کر سکیں گے اور مؤلف کے حق میں دعائے خیر فرمایں گے کہ خدا تعالیٰ اس کتاب کو باقیات صالحات میں داخل فرما کر کفارہ گناہ بنائے۔ آمین!

خداوند تعالیٰ مسلمانان مگاوئی (کینیا کالونی برٹش ایسٹ افریقہ) کو جزائے خیر عطا کرے کیونکہ انہوں نے ایک کثیر رقم سے اس کار خیر میں عاجز کی مدد کی ہے۔

خادم دین رسول اللہ ﷺ

عاجز حبیب اللہ امرتسری

باب اول

کیا حضرت مسیح علیہ السلام مصلوب ہوئے؟

اور ان کے زخموں کو مرہم عیسیٰ سے اچھا کیا گیا؟

مرہم عیسیٰ کی حقیقت

مرزا غلام احمد قادیانی کے جہاں اور بہت سے حیرت انگیز دعاوی ہیں۔ ان میں یہ بھی کوئی کم حیثیت نہیں رکھتا جس پر آج ہم سرسری نظر ڈال رہے ہیں۔ مرزا قادیانی نے اپنے دعویٰ مسیحیت کی بنیاد اس پر رکھی ہے کہ حضرت مسیح ناصری فوت ہو گئے اور ان کی قبر کشمیر میں ہے۔ آج ہم اسی سلسلہ میں مرزا قادیانی کے اس دعویٰ پر روشنی ڈالنا چاہتے ہیں کہ :

”حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ ان پر غشی کی حالت طاری ہو گئی۔ بعد میں دو تین روز کے بعد غشی دور ہو گئی اور ہوش میں آ گئے اور ان کے زخم مرہم عیسیٰ سے اچھے ہو گئے۔“

امید ہے ناظرین مرہم عیسیٰ کی حقیقت کا دلچسپی کے ساتھ مطالعہ کریں گے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا مذہب

(۱)..... ”حضرت مسیح علیہ السلام ہی گرفتار کئے گئے اور وہی صلیب پر کھینچے گئے تھے۔ یہود اور نصاریٰ دونوں اس بات پر یک زبان متفق ہیں کہ مسیح ناصری ہی پکڑا گیا اور اسی کو صلیب پر چڑھایا گیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۳۳ برس کی عمر میں مصلوب کئے گئے۔“ (ازالہ اوہام ص ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳،

۱۸ ج ۵۲۹ کتاب مسیح ہندوستان میں ص ۴۹ خزائن ص ۱۵ اخبار روموریہ ۲ جون ۱۹۰۸ء ص ۷ کتاب البریہ ص ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ حاشیہ خزائن ص ۷ ج ۱۳ اخبار الحکم موریہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۲ء ص ۶ الحکم موریہ ۲۸ مئی ۱۹۲۵ء ص ۶ کتاب ایام الصلح ص ۱۴۵ خزائن ص ۹۱ ج ۱۳ راز حقیقت ص ۳ حاشیہ خزائن ص ۱۵۵ ج ۱۳ تختہ الندوہ ص ۱۰ خزائن ص ۱۰۴ ج ۱۹ تختہ گولڈویہ ص ۲۱۰ خزائن ص ۲۹۵ ج ۱۷

(۲)..... ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے مگر غشی کی حالت ان پر طاری ہو گئی تھی احد میں دو تین روز تک ہوش میں آگئے اور مرہم عیسیٰ کے استعمال سے ان کے زخم بھی اچھے ہو گئے۔“ (حقیقت الوحی ص ۳۶ خزائن ص ۳۹ ج ۲۲ ضمیر براہین احمدیہ ج ۵ ص ۱۰۰ حاشیہ خزائن ص ۲۶۲ ج ۲۱ اور ایسے ہی ایام الصلح راز حقیقت ص ۳ ج ۱ مسیح ہندوستان میں سراج منیر تریاق القلوب، پیکچریا لکھو، تختہ گولڈویہ، مواہب الرحمن، کشف الغطاء، چشمہ مسیحی اور کتاب البریہ)

(۳)..... ”ایک اعلیٰ درجہ کی شہادت جو حضرت مسیح کے صلیب سے چنے پر

ہم کو ملی ہے اور جو ایسی شہادت ہے کہ جزمانے کے کچھ بن نہیں پڑتا وہ ایک نسخہ ہے جس کا نام مرہم عیسیٰ ہے جو طب کی صد ہا کتبوں میں لکھا ہوا پایا جاتا ہے..... اور یہ خدا کی عجیب قدرت ہے کہ ہر ایک مذہب کے فاضل طبیب نے کیا عیسائی اور کیا یہودی اور کیا مجوسی اور کیا مسلمان سب نے اس نسخہ کو اپنی کتبوں میں لکھا ہے اور سب نے اس نسخہ کے بارے میں یہی میان کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ کے لئے ان کے حواریوں نے تیار کیا تھا..... بہر حال اس دوا کے استعمال سے حضرت مسیح کے زخم چند روز ہی میں اچھے ہو گئے اور اس قدر طاقت آگئی کہ آپ تین روز میں یروشلیم سے جلیل کی طرف ستر کوس تک پیادہ چلے گئے۔“ (کتاب مسیح ہندوستان میں ص ۵۴ ۵۵ ۵۶ خزائن ص ۵۶ ج ۱۵ رسالہ ریویو آف ریلیجز بابت ماہ اکتوبر ۱۹۰۳ء ص ۳۹۶ ۳۹۷ پر جو کچھ لکھا گیا ہے اس کا خلاصہ)

جواب :..... حق بات یہ ہے کہ قرآن مجید کی آیات مقدسہ، احادیث

صحیحہ نبویہ ﷺ، روایات صحابہؓ، اقوال تابعینؒ دائرہ اسلام، اسلامی تاریخوں اور اسلامی تفسیروں میں مرہم عیسیٰ کا کوئی ذکر نہیں ہے اور نہ ہی حضرت مسیح علیہ السلام کے

صلیب پر چڑھائے جانے اور مرہم عیسیٰ سے ان کا علاج ہونے کا کوئی ذکر ہے۔

۲..... علامہ شیخ الرئیس فی الطب ابو علی سینا کی کتاب (قانون) (مطبوعہ ۱۲۹۳ھ چھاپہ

مصری) ج سوم فصل مرہموں کے بیان ص ۳۰۵) پر الفاظ یوں ہیں :

”مرہم الرسل وهو شلیحا ای مرہم الحواریین و يعرف بمرہم الزہرة و مرہم مندیہ و هو مرہم یصلح بالرفق النواصیر الصعبة والخنازیر الصعبة لیس شئی مثله وینقی الجراہات من اللحم المیت والقیح ویدمل یقال انه اثنا عشر دواء لاثنی عشر حواریا“

مرہم رسل اس مرہم کو مرہم شلیحا کہتے ہیں۔ یعنی مرہم حواریین کا اور مرہم زہرہ اور مرہم مندیہ کے نام سے مشہور ہے۔ یہ ایسا مرہم ہے کہ بآسانی نواصیر سخت اور خنازیر سخت کی اصلاح کرتا ہے اور کوئی دوا مثل اس کے نہیں ہے اور پھوڑوں کے مردار گوشت اور پیپ کو نکال ڈالتا ہے اور اندامال کرتا ہے لوگ کہتے ہیں کہ یہ بارہ دوائیں بارہ حواریوں کی طرف منسوب ہیں۔

نوٹ : شیخ ابو علی سینا نے اس مرہم کو ”مرہم عیسیٰ“ کے نام سے یاد نہیں کیا۔ نہ ہی اس نے یہ کہا کہ اسے حواریوں نے حضرت مسیح کے لئے یعنی آپ کے زخموں کے لئے بنایا۔ بلکہ اس نے یہ لکھا ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ بارہ دوائیں بارہ حواریوں کی طرف منسوب ہیں۔ اس کو شیخ کا اپنا مذہب لکھنا سر اسر دھوکہ دینا ہے۔ پس مرزا قادیانی کا یہ لکھنا کہ :

”ہر ایک مذہب کے فاضل طبیب نے کیا عیسائی اور کیا یہودی اور کیا مجوسی اور کیا مسلمان سب نے اس نسخہ کو اپنی کتابوں میں لکھا ہے اور سب نے اس نسخہ کے بارہ میں یہی بیان کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ کے لئے ان کے حواریوں نے تیار کیا تھا۔“ (مسح

ہندوستان میں م ۵۵ خزان م ۱۵ ج ۵) سر اسر غلط ہے۔

مرزا قادیانی نے کتاب (صح ہندوستان میں م ۵۶ خزان م ۱۵ ج ۵) ریویو آف ریلیجز بلیٹ ماہ اکتوبر ۱۹۰۳ء م ۳۹۷) پر بعنوان فرست ان طبی کتبوں کی جن میں مرہم عیسیٰ کا ذکر ہے کہ وہ مرہم حضرت عیسیٰ کے لئے ان کے بدن کے زخموں کے لئے بنائی گئی تھی۔ سب سے پہلے کتاب ”قانون“ شیخ الرئیس بو علی سینا کا نام لکھا ہے۔ حالانکہ اس کتاب میں شیخ الرئیس بو علی سینا نے یہ کہیں نہیں لکھا ہے کہ یہ مرہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے یعنی ان کے بدن کے زخموں کے لئے بنائی گئی تھی۔

(۳)..... مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب (صح ہندوستان میں م ۵۷ خزان م ۱۵ ج ۵) پر کتاب: ”محتاج الدکان بدستورا لایان فی اعمال و ترکیب النافعه للابدان تالیف افلاطون زمانہ ابوالمنان ابن ابی نصر العطاء الاسرائیلی الہارونی“ (یعنی یہودی) کا حوالہ بھی دیا ہے۔ حالانکہ اس کتاب (محتاج اللہ کان (مطبوعہ مصر) م ۸۳) پر یوں لکھا ہے:

”مرہم الرسل وهو مرہم الحواریین و مرہم الشلاحین ومعنی هذا للفظۃ بالعبرانی الرسل“ (یعنی مرہم رسل کو مرہم حواریین اور مرہم شلاحین بھی کہتے ہیں اور لفظ شلاحین کے معنی عبرانی میں رسل کے ہیں۔)

نوٹ: اس اسرائیلی طبیب نے اس مرہم کا نام ”مرہم عیسیٰ“ نہیں لکھا اور نہ ہی یہ لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ کے لئے ان کے حواریوں نے تیار کیا تھا۔ بلکہ اس بات کا ذکر بھی نہیں کیا کہ مرہم عیسیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بدن کے زخموں کے لئے بنائی گئی تھی۔ چونکہ یہ طبیب اسرائیلی تھا زبان عبرانی کا عالم۔ اس نے لفظ شلاحین کے صحیح معنی رسل بتلادیئے۔ پس مرزا قادیانی کا یہ لکھنا کہ یہ عبرانی یا یونانی لفظ ہے جس کے معنی بارہ کے ہیں۔ (ست جن حاشیہ متعلقہ م ۱۶۴ خزان م ۱۰ ج ۳۰۴) تبلیغ رسالت ج ۳ م ۸۵)

اور یہ کہ شلیٹا کا لفظ جو یونانی ہے جو بارہ کو کہتے ہیں ان کتابوں میں اب تک موجود ہے۔
(سج ہندوستان م ۶۰، خزائن م ۶۲ ج ۱۵، ریویو بات ماہ اکتوبر ۱۹۰۳ء م ۳۰۰) سر اسر غلط ہے۔ چنانچہ
جناب منشی خادم حسین قادیانی ساکن بھیرہ نے اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ شلیٹا عبرانی لفظ
ہے جس کے معنی رسل کے ہیں۔ (دیکھو اخبار الحکم ۷ نومبر ۱۸۹۹ء م ۵)

(۴)..... ”مریم حواری این مریم را مریم رسل نیزنا مند
و ترجمہ کردہ شد در قرابادین رومی بمریم سیلخا و معروف بہ
مریم زہرہ گفتہ کہ این مریم دوازده دواست از دوازده حواری
حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کہ ہر یک یک دوارا
اختیار کردہ ترکیب نمودند و این مریم بہترین مریم ہاست“
(کتاب قربادین کبیر ج ۲ ص ۵۰۸، ۵۰۹)

اس کے بعد کتاب میں یہ بھی لکھا ہے :

”وگفتہ کہ این مریم را مریم بخار و اثنا عشری نیز نامند“

نوٹ : اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مرہم کا کوئی نام نہیں بلکہ متعدد نام
ہیں۔ شلیٹا سیلخا، رسل، حواریین، مندیا، اثنا عشری، زہرہ، خار، سب سے کم مشہور نام
مرہم عیسیٰ ہے جس کو نہ شیخ نے ذکر کیا، نہ رومی نے، اور نہ اسرائیلی نے، اور نہ صاحب
قربادین کبیر نے اور سب سے قدیم اور مشہور نام شلیٹا سیلخا اور رسل ہے اور یہ تو بالکل
غلط ہے کہ یہ نسخہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے بنایا گیا۔

(۵)..... جس زمانہ میں فرنگستان میں طب جالینوس رائج تھا صدا ہر کبات
کے ایسے ہی شاعرانہ نام وہاں بھی مشہور تھے۔ ایک تریاق تھا جس کا یونانی نام
”ڈوویکا تھیون“ ہے بمعنی بارہ دیوتا اس میں بھی بارہ اجزاء تھے جو یونان کے بارہ دیوتاؤں
سے منسوب ہوئے۔ مرہم رسل جس کا بھی یونانی نام ”ڈوویکا فار میکم“ یعنی بارہ دوائیں

ہے عیسائی اطباء نے یونانیوں کے تریاق ”بارہ دیوتا“ کے مد مقابل اس کو بارہ رسول کے نام سے منسوب کر کے ”انگوٹھم پاسٹولورم“ زبان لاطینی کہنا شروع کر دیا (دیکھو اکثر ہوپر کی میڈیکل ڈسٹری) جس کے معنی ہیں ”مرہم رسل“ اور اس نام میں محض ۱۲ عدد کی رعایت منظور تھی۔ مسلمان اطباء نے اسی بارہ عدد کی رعایت سے اس کو ”اثنا عشری“ کہا اور مجوسیوں نے اس کا نام مرہم زہرہ رکھا اور اب مسلمانوں کو بھی حق ہو گیا کہ وہ اس کو بارہ اماموں سے منسوب کریں۔ مگر نہ قرص کو کب (قربادین کیرج ۲ ص ۳۶) زحل کا دیا ہوا نسخہ تھا اور نہ عطیہ اللہ نامی دوائی (قربادین کیرج ۲ ص ۳۶) خدا نے الہام کی تھی اور نہ مرہم عیسیٰ، مرہم رسل، مرہم اثنا عشری حضرت مسیح یا حواریوں یا اماموں کا دیا ہوا ہے۔

(۶)..... ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سب سے قدیم نام اس کا اسم باسمے ”دوڈیکا فاریمکم“ ہی تھا یعنی بارہ دوائیں (موم سفید، راتنج، زنگار، جاؤ شیر اشق، زراوند طویل، کندر، مرکی، بیروزہ، مقل، مراوسنگ، روغن زیت) جس کا ترجمہ اثنا عشری ہوا مگر یونانیوں کے تریاق کی ایس میں مجوسیوں نے جو منجم ہوتے تھے اپنے عقیدے کی رعایت سے اس کو مرہم زہرہ کہا۔ یہودیوں نے اس کو مرہم شلیحا کہا۔ عیسائیوں نے مرہم حواریین یا مرہم رسل اور مسلمانوں نے اثنا عشری۔ غرض جتنے منہ اتنی باتیں۔ حالانکہ دوائیوں میں معجون مسیحی مشہور ہے اور مفرح مسیحی بھی (قربادین خفائی ص ۱۷۳، ۱۸۳) اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ یہ دوائیں بھی مسیح نے یا حواریوں نے تیار کی تھیں۔

باب دوم

حدیث ظہور مہدی

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے کہ :

”پس رسول اللہ ﷺ نے خبر دی کہ سورج گرہن مہدی کے ظہور کے وقت ایام کسوف کے نصف میں ہوگا۔ یعنی اٹھائیسویں تاریخ میں دوپہر سے پہلے اور اسی طرح پر ظاہر ہوا جیسا کہ آنکھوں والوں پر پوشیدہ نہیں۔ پس دیکھو کہ ہمارے نبی ﷺ کی بات کیسی ٹھیک ٹھیک پوری ہو گئی۔“ (نور الحق ص ۱۹ حصہ دوم، خزائن ص ۲۰۹ ج ۸)

ماسٹر عبد الرحمن قادیانی اپنے رسالہ (اسلام کی پہلی کتاب ص ۲۴ اور رسالہ ”حضرت مسیح موعود و علماء زمانہ“ حصہ اول ص ۳۰) پر لکھتے ہیں :

”حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب امام مہدی کا ظہور ہوگا تو اس زمانہ میں ایک ہی رمضان میں نشان کے طور پر چاند گرہن اور سورج گرہن ہوگا اور ایسا گرہن جب سے زمین و آسمان پیدا کئے گئے کبھی کسی مدعی کے وقت میں ظہور میں نہیں آئے گا۔ چنانچہ فرمایا: ”ان لمہدینا ایقین لم تکنونا منذ خلق السموات والارض ینکسف القمر لاول لیلۃ من رمضان وتکسف الشمس فی النصف“ فرمایا رسول ﷺ نے کہ ہمارے مہدی کی سچائی اور ثبوت کے لئے دو نشانیاں مقرر ہیں کہ اس کے زمانہ میں گرہن کی راتوں میں سے چاند کو پہلی رات میں گرہن ہوگا اور سورج کو دوسری تاریخ میں گرہن لگے گا۔“

مولوی محمد دلپذیر مرزائی اپنے رسالہ (نیزہ احمدی مطبوعہ ۱۳۴۰ھ روز بازار پریس

اسرتر ص ۱۲، ۱۳) کے حاشیے پر لکھتے ہیں :

”یہ حدیث دارقطنی میں موجود ہے: ”عن محمد بن الباقربین زین

العابدين قال قال رسول الله ﷺ ان لمهدينآ آيتين لم تكونا منذ خلق السموات والا رض ينكسف القمر لا ول ليلة من رمضان وتنكسف الشمس في النصف منه واخرج مثله البيهقي وغيره المحدثين "روايت ہے محمد باقر کے پڑے زین العابدینؑ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہیں جو کبھی نہیں ہوئے جب سے کہ زمین و آسمان پیدا ہوئے ہیں (یعنی وہ کبھی کسی دوسرے نبی یا امام کے لئے نہیں ہوئے اور نہ ہوں گے اور وہ یہ ہیں) چاند گرہن ہو گا اول رات میں (یعنی جن راتوں میں چاند گرہن ہوتا ہے ان کی اول رات میں) رمضان سے اور سورج گرہن ہو گا نصف میں (یعنی اس مدت کے نصف میں جس میں سورج گرہن ہوتا ہے) اسی ماہ رمضان میں اور اسی کی مانند یہ بھی "اپنی کتاب میں ایک حدیث لایا ہے اور ایسا ہی بعض دوسرے محدث بھی۔"

اقول

(۱)..... "حدثنا ابو سعید الاصطخری ثنا محمد بن عبد الله بن نوفل ثنا عیید بن بعیش ثنا یونس بن بکیر عن عمرو بن شمر عن جابر عن محمد بن علی قال ان لمهدينآ آيتين لم تكونا منذ خلق السموات والارض تنكسف القمر لا ول ليلة من رمضان وتنكسف الشمس في النصف منه ولم تكونا منذ خلق الله السموات والارض" (سنن دارقطنی ج اول (مطبع انصاری دہلی) باب مفعلة الخسوف والكسوف وهیثماس ۱۸۸)

کہا امام محمد باقر لکن امام علی زین العابدین نے کہ تحقیق واسطے مہدی ہمارے کے دو نشان ہیں نہیں ہوئے یہ دونوں جب سے آسمان اور زمین پیدا ہوئے۔ گرہن لگے گا چاند کو واسطے پہلی رات کے رمضان سے اور گرہن لگے گا سورج کو رمضان کے نصف میں اور نہیں ہوئے یہ جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین پیدا

(۲)..... مندرجہ بالا الفاظ امام محمد باقر ابن امام علی زین العابدین ابن امام حسین شہید کربلا ابن علیؑ کے ہیں نہ کہ رسول خدا ﷺ کے ہیں۔ دراصل یہ روایت موضوع ہے کسی صورت میں صحیح نہیں۔ اس میں ایک راوی عمرو بن شمر ہے جس کی نسبت یحییٰ نے کہا ہے کہ وہ کچھ شے نہیں ہے۔ جو زبانی نے کہا وہ بہت جھوٹا ہے۔ ابن حبان نے کہا رافضی تھا، صحابہ کو گالیاں دیا کرتا تھا۔ موضوع روایتیں بیان کرتا ہے۔ غیر ثقات سے، امام بخاری نے فرمایا منکر الحدیث ہے۔ یحییٰ نے کہا نہ لکھ اس کی حدیث کو۔ نسائی و دارقطنی نے اس کو متروک الحدیث کہا ہے۔ (دیکھو میزان الاعتدال ج دوم ص ۲۶۲) اس روایت کی سند میں دوسرا راوی جابر بن یزید جعفی ہے۔ کہا امام ابو حنیفہؒ نے کہ نہیں دیکھا میں نے جابر جعفی سے بڑھ کر کسی کو جھوٹا۔ کہا یحییٰ بن یعلیٰ سے کہا گیا کہ تم کیوں نہیں روایت کرتے ان تین آدمیوں سے کہ جو ابن مائی لیلیٰ و جابر جعفی و کلبی ہیں۔ کہا اس نے اللہ کی قسم جابر جھوٹا تھا۔ رجعت کے ساتھ ایمان رکھتا تھا۔ کہا احمد نے چھوڑ دیا جابر کو عبد الرحمن بن ممدی نے۔ نسائی نے کہا متروک الحدیث ہے اور کہا وہ ثقہ نہیں ہے۔ (اور نہ لکھی جاوے حدیث اس کی) حاکم نے کہا وہ بھول جانے والا ہے حدیث کا۔ کہا جریر بن عبد الحمید بن ثعلبہ نے میں نے اس کا ارادہ کیا۔ پس کہا لیث بن ابی سلیم نے نہ آتا پاس اس کے۔ پس وہ کذاب ہے۔ کہا جریر نے نہیں ہے جائز یہ کہ اس سے روایت کی جاوے۔ تھا ایمان رکھتا ساتھ رجعت کے۔ کہا ابو داؤد نے نہیں ہے نزدیک میرے وہ قوی پچ حدیث کے۔ کہا یحییٰ بن یعلیٰ نے سنا میں نے زائدہ سے کہ کتا تھا کہ جلد جعفی رافضی تھا اور صحابہ کو گالیاں دیا کرتا تھا۔ کہا ابن سعد نے کہ وہ مدلس تھا اور ضعیف تھا اپنی رائے اور روایت میں۔ جھوٹا کہا اس کو سعید بن جبیر نے۔ کہا عیسیٰ نے غالی شیعہ تھا اور مدلس تھا۔ جھوٹا کہا اس کو ابن عیینہ نے۔ ابن جان نے کہا وہ سیائی تھا۔

عبداللہ بن سبا کے یاروں میں سے تھا۔ (تہذیب المتذیب ج ۲ ص ۵۰۲۳۶)
پس حق بات یہ ہے کہ یہ روایت موضوع ہے۔ اس سے استدلال کرنا سراسر
غلط ہے۔

(۳)..... اس مندرجہ بالا روایت کے الفاظ سے یہ تین باتیں معلوم ہوتی
ہیں :

نمبر ۱..... رمضان کے مہینہ میں رمضان کی پہلی تاریخ کو چاند گرہن لگے گا۔
نمبر ۲..... رمضان کے نصف میں سورج کو گرہن لگے گا۔
نمبر ۳..... جب سے زمین و آسمان پیدا کئے گئے ہیں ایسے دو نشان کبھی نہیں
ہوئے۔

مرزا قادیانی کے وقت ۱۳۱۱ھ میں ۱۳ رمضان کو چاند گرہن اور ۲۸ رمضان
کو سورج گرہن ہوئے تھے۔ اس لئے مرزا جی نے ان ہر دو واقعات کو مد نظر رکھ کر
لوگوں کو دھوکہ دیتے ہوئے (چشمہ معرفت ص ۲۱۳، خزائن ص ۳۲۹ ج ۲۳ پر) مندرجہ بالا
روایت کا ترجمہ یوں کیا ہے :

”چاند اپنی مقررہ راتوں میں سے (جو اس کے خسوف کے لئے خدا نے
راتیں مقرر کر رکھی ہیں یعنی تیرہویں، چودھویں، پندرہویں) پہلی رات میں گرہن
پذیر ہو گا اور سورج اپنے مقررہ دنوں میں سے (جو اس کے کسوف کے لئے خدا نے دن
مقرر کر رکھے ہیں یعنی ۲۷، ۲۸، ۲۹) اور میانہ دن میں کسوف پذیر ہو گا اور یہ دونوں
خسوف و کسوف رمضان میں ہوں گے۔“

اس لئے اب میں ذیل میں دو مسلمہ بزرگوں کے ترجمہ کو درج کرتا ہوں۔
ذرا غور سے سنئے :

(۱)..... حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانیؒ اپنے مکتوبات میں لکھتے ہیں

”نور ظہور سلطنت او در چہار دہم شہر رمضان کسوف
شمس خواہد شد و در اول آن ماہ خسوف قمر بر خلاف عادت زمان
و بر خلاف حساب منجمان“

(دفتر دوم کے مکتوب شمس و ہفتہ ۶۷ (مطبع روز بازار امرتسر) ص ۵۰، ۵۱)

(۲)..... نواب سید محمد صدیق حسن خان مرحوم لکھتے ہیں :

”و محمد بن علی گفتہ مہدی رادو آیت است کہ نبودہ از
روزیکہ خدا آسمانہا وزمین آفرید کسوف گیر ماہتاب در شب اول
از ماہ رمضان و آفتاب در نصف رمضان واجتماع این پردو کسوف
در ماہے گا بہ نبودہ“ (جنگ انکار ص ۳۴۴)

(۳)..... مرزا قادیانی کے وقت ۱۳۱۱ھ میں ۱۳ رمضان کو چاند گرہن اور
۲۸ رمضان کو سورج گرہن ہوا اور بعد اس کے ۱۳۱۲ھ میں ۱۳ رمضان کو چاند گرہن
اور ۲۸ رمضان کو گرہن پھر دوبارہ ہوا۔ اس پر مرزا قادیانی لکھتا ہے :

”اور ایک حدیث میں ہے کہ مہدی کے وقت میں یہ دو مرتبہ واقع ہوں
گے۔ چنانچہ یہ دونوں دو مرتبہ میرے زمانہ میں رمضان میں واقع ہو گئے۔ ایک مرتبہ
ہمارے اس ملک میں دوسری مرتبہ امریکہ میں۔“

(حقیقت الوحی ص ۱۹۵، خزائن ص ۲۰۲، ۲۰۳ اور چشمہ معرفت ص ۳۱۴، حاشیہ خزائن ص ۳۲۹ ج ۲۳)

عرض حبیب

مرزائی علماء حدیث کی کسی کتاب سے صحیح مرفوع روایت نکال کر دکھائیں
جس میں لکھا ہو کہ سورج گرہن مہدی کے ظہور کے وقت اٹھائیسویں تاریخ کو ماہ
رمضان میں ہوگا۔ جیسا کہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے :

”دوسری عرض یہ ہے کہ حدیث کی کسی کتاب سے صحیح مرفوع یا موقوف

روایت نکال کر دکھائیں جس میں آیا ہو کہ مہدی کے وقت یہ دو مرتبہ ماہ رمضان میں ہوں گے۔“
(نور الحق حصہ ۲ ص ۱۹، خزائن ص ۸۷۲۰۹)

باب سوئم

قادیانی مغالطے سے بچو

(الف)..... مرزا قادیانی لکھتا ہے :

”شیخ علی حمزہ بن علی ملک الطوسی اپنی کتاب جواہر الاسرار میں جو ۸۲۰ھ میں تالیف ہوئی تھی مہدی موعود کے بارے میں مندرجہ ذیل عبارت لکھتے ہیں :

”دراربعین آمدہ است کہ خروج مہدی از قریہ کدعہ باشد
قال النبی ﷺ یرج المہدی من قریہ یقال لها کدعہ ویصدقہ اللہ
تعالیٰ ویجمع اصحابہ من اقصى البلاد علیٰ عدۃ اہل بدر بثلاث مائۃ
وثلاثۃ عشر رجلا ومعه صحیفۃ مختومۃ (ای مطبوعہ) فیہا عدد
اصحابہ باسمائہم وبلادہم وخالئہم“ یعنی مہدی اس گاؤں سے نکلے گا جس
کا نام کدہ ہے (یہ نام دراصل قادیان کے نام معرب کیا ہوا ہے) اور پھر فرمایا کہ خدا اس
مہدی کی تصدیق کرے گا اور دور دور سے اس کے دوست جمع کرے گا جن کا شمار اہل بدر
کے شمار سے برابر ہو گا یعنی تین سو تیرہ ہوں گے اور ان کے نام بقید مسکن و خصلت
چھپی ہوئی کتاب میں درج ہوں گے۔“

(ضمیمہ انہام آئتم ص ۴۰، خزائن ص ۸۷۲۲۴ ج ۱۱)

(ب)..... ”ایسا ہی احادیث میں یہ بھی بیان فرمایا گیا ہے کہ وہ مہدی موعود
ایسے قصبہ کار بننے والا ہو گا جس کا نام کدہ یا کدہ یہ ہو گا۔ اب ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ
یہ لفظ کدہ دراصل قادیان کے لفظ کا مخفف ہے۔“

(کتاب البریہ ص ۲۲۵، ۲۲۶ حاشیہ، خزائن ص ۲۶۱، ۲۶۲ ج ۱۴ حاشیہ)

(ج)..... ”اور حدیثوں میں کدعہ کے لفظ سے میرے گاؤں کا نام موجود

ہے۔“ (رسالہ ریویو آف ریلیجنز ج ۲ نمبر ۱۲، ۱۱ بابت ماہ نومبر دسمبر ۱۹۰۳ء ص ۷۷۷)

(د)..... ”احادیث میں کدعہ لفظ سے میرے گاؤں کا نام موجود ہے۔“

(رسالہ تذکرۃ الشہادتین ص ۳۸ خزائن ص ۲۰ ج ۲۰)

(۲)..... مولوی جلال الدین سیکھوانی قادیانی لکھتے ہیں :

”اور جواہر الاسرار میں ایک حدیث ہے کہ : ”يُخْرِجُ الْمَهْدِي مِنْ قَرْيَةٍ يُقَالُ لَهَا قَدَه“ مہدی قادیان گاؤں میں خروج کرے گا۔“

(المصريح الصحيح لحدیث نزول المسيح تحفۃ الاذہان بابت ماہ اگست ۱۹۲۰ء ص ۲۴)

(ب)..... ”شیخ علی بن حمزہ بن علی ملک الطوسی نے اپنی کتاب جواہر الاسرار

میں لکھا ہے : ”دراربعین آمدہ است کہ خروج مہدی از قریہ کدہ باشد قال النبی ﷺ یخرج المہدی من قریہ یقال لها کدہ“ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مہدی ایک ایسی بستی میں ظاہر ہوگا جس کو لوگ کدہ کہیں گے لفظ کدہ متا رہا ہے کہ اس کا نزول قادیان میں ہوگا۔“

(رسالہ ریویو بابت ماہ مئی ۱۹۲۲ء ص ۱۵۱)

اقول : واضح ہو کہ مرزا قادیانی نے ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۱، خزائن

ص ۳۲۵ ج ۱۱ اور ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ نومبر دسمبر ۱۹۰۳ء ص ۷۷۷ پر لفظ

”کدعہ“ لکھا ہے۔ کتاب البریہ ص ۲۲۵، ۲۲۶ حاشیہ، خزائن ص ۲۶۱، ۲۶۰ ج ۱۳

حاشیہ پر لفظ ”کدہ“ لکھا ہے۔ تذکرۃ الشہادتین فارسی ص ۳۸، خزائن ص ۴۰

ج ۲۰ پر لفظ ”کدعہ“ لکھا ہے۔ مجھے سیکھوانی صاحب کی حالت پر بھی تعجب آتا ہے کہ

اس نے لفظ ”قدہ“ اپنے رسالہ التشريع الصحيح لحدیث نزول المسيح ص

۶۳ پر اور لفظ ”کدہ“ رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ مئی ۱۹۲۲ء ص ۱۵۱ پر لکھا ہے۔

حالانکہ حوالہ ایک ہی کتاب ”جواہر الاسرار“ کا دیتے ہیں۔ اب میں بتلاتا ہوں کہ حدیث میں لفظ ”کرعہ“ ہے نہ کہ ”کدعہ“ یا ”قدہ“ اور درحقیقت یہ روایت موضوع ہے :

(۱)..... ”یخرج المہدی من قرية باليمن يقال لها کرعہ (میزان اعتدال ج ۲ ص ۱۶۱ پر حوالہ کتاب کامل لائن عدی)“ ﴿یعنی مہدی یمن کے ایک گاؤں سے نکلے گا جس کا نام کرعہ ہوگا﴾

نوٹ: اس روایت کے ایک راوی عبد الوہاب بن الضحاک کی نسبت لکھا ہے ”کذبہ ابو حاتم وقال النسائی وغيره متروک وقال الدارقطنی منکر الحدیث“ (میزان الاعتدال ج ۲ ص ۱۶۰) ﴿یعنی اس کے ایک راوی عبد الوہاب کو امام ابو حاتم وغیرہ نے جھوٹا، نسائی نے متروک اور دارقطنی نے منکر الحدیث کہا ہے﴾

(۲)..... ”واخرج ابونعیم وغيره انه قال يخرج المہدی من قرية يقال لها کرعہ“ (توکل حدیث لائن ج ۲ ص ۲۳)

(۳)..... ”درارشاد المسلمین گفہ مولد وے درد ہے باشد کہ آن را کرعہ گویند امام مستغفری در دلائل النبوة باسناد خود مثل آن از ابن عمر آورده و ابوبکر مقری گفہ برآید از قریہ کہ آن را کرعہ خوانند“

(تج الکرامہ فی آثار القیامہ ص ۳۵۸)

(۴)..... ”عن ابن عمر قال يخرج المہدی من قرية باليمن يقال لها کرعہ“

(ینابيع المودة ص ۳۶۴)

(۵)..... ”ابن عمر سے روایت ہے کہ کہا فرمایا نبی کریم ﷺ نے خروج

کرے گا مہدی ایک قصبہ سے کہ کہا جاتا ہے کرعہ“

(فرائد المسلمین کے حوالہ سے منابع المودۃ ص ۳۷۵)

(۶)..... گنجی شافعی نے مطالب السوؤل میں ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے

کہ : قال النبی ﷺ يخرج المهدی عن قرية يقال لها کرعہ“

(۷)..... ”خروج آں حضرت از قریہ است کہ آں را کرعہ

مے گویند“ (مجموعہ کتاب ص ۲۸۳، ۲۸۵)

(۸)..... حافظ محمد مرحوم ساکن کنھو کے کے لکھتے ہیں :

”کرعہ یمن میں ایک بستی ہے وہاں امام مہدی پیدا ہوں گے۔“

(احوال الآخرت (مطبوعہ ۱۹۲۰ء کی ککسٹن پریس لاہور) ص ۲۳)

(۹)..... علامہ جلال الدین سیوطی (العرف الورودی فی اخبار المہدی) میں

فرماتے ہیں :

”أخرج ابونعیم عن ابن عمر قال قال النبی ﷺ يخرج

المهدی من قرية يقال لها کرعہ“ (کتاب الملوی للفتاوی ص ۲۶۶)

نتیجہ یہ نکلا کہ روایت میں لفظ ”کرعہ“ ہے اور ساتھ ہی یہ بھی بتلایا گیا ہے

کہ ”کرعہ“ ملک یمن کا ایک گاؤں ہے۔

مگر دراصل یہ روایت صحیح نہیں ہے جیسا کہ اوپر ثابت کیا گیا ہے۔ حدیث

میں نہ تو لفظ ”کدعہ“ ہے نہ ”قدہ“ اور نہ لفظ ”کدہ“ ہے نہ ”کرہ“۔ یہ سب

الفاظ قادیانی امت کی ایجاد ہیں جو خود غرضی پر مبنی ہیں۔

باب چہارم

کتاب کنز العمال میں ایک غلطی

اور مرزا قادیانی اور مرزا سیوں کی مطلب پرستی

حدیث نبوی: ”روایت ہے حضرت عمران بن حصینؓ سے فرمایا کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے۔ نہیں درمیان پیدا آتش آدم کے اور روز قیامت کے کوئی امر بڑا دجال سے۔“

(مشکوٰۃ باب العلامات بین یدی الساعة وذكر الدجال ص ۷۲ ۷۳ حوالہ مسلم روایت)

مرزا قادیانی کا مذہب

(دعویٰ مرزا) نصاریٰ کے علماء ہی بے شک دجال معبود ہیں۔

(حملہ البشری ص ۲۲ حاشیہ خزائن ص ۷۲ ج ۷)

دجال ایک گروہ..... و ایک جماعت کا نام ہے۔

(تحدہ کو لڑویہ ص ۱۳۱ خزائن ص ۷۲ ج ۱)

دلیل مرزا

”وہ احادیث واضحہ جو قرآن کے فشاء کے موافق دجال کی حقیقت ظاہر کرتی ہیں وہ اگرچہ بہت ہیں مگر ہم اس جگہ بطور نمونہ ایک ان میں سے درج کرتے ہیں وہ حدیث یہ ہے: ”یخرج فی آخر الزمان دجال یختلون الدنیا بالدين یلبسون للناس جلود الضان من الدین السنتهم احلی من العسل وقلوبهم قلوب الزیاب یقول اللہ عزوجل الی یفترون ام علی یخترون حتی حلفت لابعثین علی اولئک منهم فتنة..... الخ“ (کنز العمال

۷۶ ص ۱۷۴) ”یعنی آخری زمانہ میں دجال ظاہر ہوگا۔ وہ ایک مذہبی گروہ ہوگا جو زمین پر جا بجا خروج کرے گا اور وہ لوگ دنیا کے طالبوں کو دین کے ساتھ فریب دیں گے۔ یعنی ان کو اپنے دین میں داخل کرنے کے لئے بہت سامان پیش کریں گے اور ہر قسم کے آرام اور لذات و نیوی کی طمع دیں گے اور اس غرض سے کہ کوئی ان کے دین میں داخل ہو جائے۔ بھیڑوں کی پوستیں پس کر آئیں گے ان کی زبانیں شمد سے زیادہ میٹھی ہوں گی اور ان کے دل بھیڑیوں کے دل ہوں گے اور خدائے عزوجل فرمائے گا کہ کیا یہ لوگ میرے علم پر مغرور ہو رہے ہیں۔ کہ میں ان کو جلد تر نہیں پکڑتا اور کیا یہ لوگ میرے پر افترا کرنے میں دلیری کر رہے ہیں۔ یعنی میری کتبوں کی تحریف کرنے میں کیوں اس قدر مشغول ہیں۔ میں نے قسم کھائی ہے کہ میں انہی میں سے اور انہی کی قوم میں سے ان پر ایک فتنہ برپا کروں گا۔ (دیکھو کنز العمال ج ۷ ص ۱۷۴) اب بتاؤ کہ کیا اس حدیث سے دجال ایک شخص معلوم ہوتا ہے اور کیا یہ تمام اوصاف جو دجال کے لکھے گئے ہیں۔ یہ آج کل کسی قوم پر صادق آرہے ہیں یا نہیں اور ہم پہلے اس سے قرآن شریف سے بھی ثابت کر چکے ہیں۔ کہ دجال ایک گروہ کا نام ہے۔ نہ یہ کہ کوئی ایک شخص اور اس حدیث مذکورہ بالا میں جو دجال کے لئے جمع کے صیغے استعمال کئے گئے ہیں۔ جیسے یخطلون اور یلبسون اور یفترون اور یخترؤن اور اولئک اور منهم یہ بھی بہ آواز بلند پکارا ہے ہیں کہ دجال ایک جماعت ہے نہ ایک انسان۔

(تحدہ گولڈیہ ص ۱۴۰ ۱۴۱ خزائن ص ۲۳۵ ۲۳۶ ج ۱۷)

نوٹ: یہی روایت (عمل ص ۷۷ دوئم ص ۲۷۲ اور خزینۃ المعارف ج اول ص

۲۰۱ ۲۰۲) پر درج ہے:

اقول: ”حدثنا سويدنا ابن المبارك نا يحيى بن عبيد الله قال

سمعت ابی يقول سمعت اباہريرة يقول قال رسول اللہ ﷺ يخرج في آخر الزمان رجال يخلطون الدنيا بالدين يلبسون للناس جلود الضان من الين السنتهم احلى من السكر وقلوبهم قلوب الذياب يقول اللہ ابي تفترون ام على تجترؤن فبی حلفت لا بعثن علی اولئك منهم فتنة تدع الحليم منهم حيراناً“

(سنن ترمذی ابواب الزید باب ما جاء فی ذهاب البصر ص ۲۶۶ ج ۲)

﴿کہتے تھے حضرت ابو ہریرہؓ کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے نکلیں گے آخری زمانہ میں کتنے اشخاص، طلب کریں گے دنیا کو ساتھ دین کے پھنس گے واسطے لوگوں کے چمڑے دہنے کے، واسطے اظہار نرمی کے، زبانیں ان کی شیریں زیادہ شکر سے ہونگی اور ان کے دل بھیڑیوں کے سے ہوں گے۔ فرماتا ہے اللہ کیا بسبب مہلت دینے میرے کو ان کو مغرور ہوتے ہیں یا اوپر میرے جرات کرتے ہیں پس اپنی قسم کھاتا ہوں کہ البتہ مسلط کروں گا ان لوگوں پر انہیں میں سے ایک فتنہ کہ چھوڑے گا مرد عاقل کو ان میں سے حیران۔﴾

نوٹ: یہی روایت ان الفاظ کے ساتھ (جائزۃ الشعودی ج ۲ ص ۱۵۶) مشکوٰۃ مترجم ج

۴ ص ۵۰، مرقاۃ ج ۵ ص ۱۰۱، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴

يجترون حتى حلفت لابعثن على اولئك منهم فتنة قدع الحليم منهم
حيران ن عن ابى هريره“

غرض یہ کہ (کنز العمال ج ۷ ص ۷۴ پر) مندرجہ بالا عبارت لکھنے میں مطبع والوں
سے چھ غلطیاں ہوئی ہیں۔ مرزا قادیانی اور ان کے مریدوں نے تحقیق سے کام نہیں لیا
بلکہ اپنا مطلب سیدھا کرنے کی غرض سے یہی غلط چھپی ہوئی عبارت اپنی کتابوں میں
نقل کر دی ہے۔

غلطی نمبر ۱: سنن ترمذی ص ۳۴۶ پر لفظ (رجال بالراء) ہے مگر
کنز العمال ج ۷ ص ۷۴ پر غلطی سے (رجال بلال) چھپ گیا ہے۔ دیکھئے جائزۃ
الشعوزی ج ۲ ص ۱۵۶ منتخب کنز العمال علی مسند احمد ج ۶ ص ۱۱، مشکوٰۃ مترجم ج ۴
ص ۵۰، مرقاة ج ۵ ص ۱۰۰، اشعة اللمعات ج ۴ ص ۲۶۸، مظاہر حق ج ۴ ص ۷۷،
کتاب الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۱۸ اور کتاب تیسرا الوصول ج ۲ ص ۵۵ پر لفظ
(رجال بالراء) ہی موجود ہے۔

غلطی نمبر ۲: سنن ترمذی ص ۳۴۶ پر لفظ (اللیلین) ہے۔ مگر کنز العمال
ج ۷ ص ۷۴ پر لفظ (الدین) چھپ گیا ہے۔

غلطی نمبر ۳: سنن ترمذی ص ۳۴۶ پر لفظ (السكر) ہے۔ مگر
کنز العمال ج ۷ ص ۷۴ پر لفظ (العسل) چھپ گیا ہے۔

غلطی نمبر ۴: سنن ترمذی ص ۳۴۶ پر لفظ (فبی) ہے۔ مگر کنز العمال
ج ۷ ص ۷۴ پر لفظ (حتى) چھپ گیا ہے۔

غلطی نمبر ۵: سنن ترمذی ص ۳۴۶ پر لفظ (يقول الله) ہیں۔ مگر

کنز العمال ج ۷ ص ۷۴ پر الفاظ (يقول الله عزوجل) ہیں۔

غلطی نمبر ۶: کنز العمال ج ۷ ص ۷۴ پر لکھا ہے (ن عن ابی ہریرہ) یعنی نسائی نے روایت کیا ہے حضرت ابو ہریرہؓ سے۔ حالانکہ یہ روایت سنن نسائی میں نہیں ہے بلکہ سنن ترمذی میں ہے۔ دیکھئے منتخب کنز العمال ج ۶ ص ۱۱ پر صحیح کر کے لکھا گیا ہے کہ (ت عن ابی ہریرہ)

افسوس صد افسوس مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے مریدوں پر ہے کہ انہوں نے تحقیق سے کام نہیں لیا بلکہ اپنا مطلب سیدھا کرنے کی غرض سے کنز العمال ج ۷ ص ۷۴ پر غلط عبارت نقل کی ہے اور کسی نے عقل و فکر سے کام نہیں لیا۔

باب پنجم

مسیح کا ظہور ہند میں نہیں بلکہ شام میں

گرمی کا موسم ہے۔ جون کا مہینہ ہے۔ موسم گرما اپنے عالم شباب پر ہے۔ گرمی کی بڑی شدت ہے۔ شر امر تر کے مشرقی حصہ دروازہ مہماں سنگھ کے قریب ایک کوپے میں صبح کے قریب دس بجے اتوار کے دن ایک مکان میں چند دوستوں کا مجمع ہے۔ ان میں مذہبی گفتگو ہو رہی ہے۔ ایک مرزائی اس کا مد مقابل ایک اہل سنت ہے۔ چند احباب اور بھی تشریف فرما ہیں۔ گفتگو میں سختی اور درشتی نہیں ہے بلکہ سنجیدگی اور متانت ہے زیر بحث یہ مسئلہ ہے کہ آیا مسیح موعود ملک ہند میں ہوں گے یا شام میں؟۔ مرزائی کا اس پر اصرار ہے کہ مسیح موعود ملک ہندوستان میں ہوا ہے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی مہدی مسعود و مسیح موعود ہیں۔ اہل سنت کا یہ عقیدہ ہے کہ مسیح موعود ملک شام میں نازل ہو گا۔ مرزائی نے جو دلائل دعویٰ کے اثبات میں پیش کئے اور اہل سنت نے جو جوابات دیئے ان کو ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:

مرزائی (۱).....: اس مہدی کے لئے جو مسیح بھی ہے مشرقی جانب

مخصوص ہے ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم عیسیٰ کو آدم سے تشبیہ دی گئی ہے اور آدم کا نزول ہند میں ہوا۔ پس عیسیٰ بھی ہند میں نازل ہوگا۔ (۲)..... کنز العمال ج ۷ ص ۲ باب غزوة الهند میں امام نسائی نے دو گروہوں کا ذکر کیا ہے۔ ایک وہ جو ہند میں جہاد کرے گا وعصابة معه عیسیٰ ابن مریم اور ایک وہ جو ہند میں مسیح موعود کے ساتھ ہوگا۔ (۳)..... تمام مفسرین کا اس پر اجماع ہے کہ پیشگوئی: ”لیظہرہ علی الدین کلہ“ کا ظہور امام مہدی مسیح موعود کے ہاتھ پر ہوگا۔ پس اس کے ظہور کے لئے وہ ملک مناسب ہے جس میں ہر مذہب نمونہ موجود ہو اور سب کو آزادی بھی ہو اور یہ خصوصیت محض ہند کو ہے اور ایک صاحب نے مہدی پنجاب ہند کے اعداد یکساں بیان کئے ہیں تاکہ مناسبت ظاہر ہو۔ (۴)..... دجال کے ظہور کا مقام بھی مشرق ہے پس اس فتنہ کا دور کرنے والا بھی مشرق ہی میں چاہئے۔ (۵)..... پھر ایک حدیث میں جو جو اہر الاسرار محررہ ۸۴۰ھ میں ہے اس میں صاف لکھا ہے: ”یخرج المہدی من قریۃ یقال لہ قدہ“ یعنی قادیاں اور یہ دمشق کی مشرق میں بھی ہے۔“

نوٹ: مذکورہ بالا مضمون قادیان کے رسالہ (تشیع الاذان ج ۷ نمبر ۷ ص ۲۹۹

۳۰۰ اور تشیع الاذان بابت بلاگت ۱۹۳۰ء ص ۶۴) پر ہے :

جواب از اہل سنت

مرزائی کے پیش کردہ پانچ دلائل کی تردید کرنے سے پیشتر میں چند دلائل اپنے عقیدہ کی تائید میں عرض کرتا ہوں اور میرا یہ عقیدہ ہے کہ مسیح موعود عیسیٰ بن مریم ملک شام میں ہوں گے۔ ان مندرجہ ذیل احادیث نبویہ کو غور سے سنئے :

دلیل نمبر ۱: (الف)..... ”حضرت مجمع بن جاریہؓ صحابی روایت کرتے

ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ فرماتے تھے کہ ابن مریم دجال کو باب لد پر قتل کرے گا۔“ (سنن ترمذی شریف ص ۴۹ ج ۲ باب ماجاء فی قتل عیسیٰ بن مریم الدجال اور کتاب جائزہ الشوزی شرح سنن ترمذی ج ۲ ص ۱۱۱)

(ب)..... حضرت نواس بن سمعان سے ایک حدیث نبوی آئی ہے جس کا

ایک حصہ یوں ہے :

”مسیح دجال کو تلاش کریں گے۔ اس کو پاویں گے باب لد پر۔ پس اس کو قتل

کر ڈالیں گے۔“ (صحیح مسلم شریف ج ۲ ص ۴۰۱، سنن ابن ماجہ ص ۳۰۶ ترمذی ص ۴۸ ج ۲ باب ماجاء فی قتله الدجال)

نوٹ نمبر ۱: ”لد علاقہ فلسطین میں ایک گاؤں ہے۔“ (نوی شرح صحیح مسلم ج

۲ ص ۴۰۱، جائزہ الشوزی ج ۲ ص ۱۱۰ ارفع الحاجۃ عن سنن ابن ماجہ ج ۳ ص ۳۲۸، مرقاة المفاتیح ج ۵ ص ۱۸، ۱۸۸ اشعۃ المفاتیح ج ۴ ص ۵۱، ظاہر حق ج ۴ ص ۳۵، مجمع البحار ج ۴ ص ۴۹۰، (طبع مدینہ ۱۹۹۳) قاموس ج ۱ ص ۳۴۸، تاج العروس ج ۲ ص ۴۹۳، مفتی الارباب ج ۴ ص ۸۰، لسان العرب ج ۴ ص ۳۹۶)

نوٹ نمبر ۲: ”حضرت ابن مریم دجال کی تلاش میں لگیں گے اور لد

کے دروازہ پر جو بیت المقدس کے دیہات میں سے ایک گاؤں ہے اس کو جا پکڑیں گے اور قتل کر ڈالیں گے۔“ (ازالہ اوہام ص ۲۲۰، خزائن ص ۲۰۹ ج ۳)

دلیل نمبر ۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے کہ روایت کی حضرت

رسول خدا ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا کہ مسیح الدجال جانب مشرق سے نکلے گا اور قصد اس کا مدینہ مطہرہ میں آنے کا ہوگا۔ یہاں تک کہ کوہ احد کے پیچھے ٹھہرے گا۔ پھر فرشتے اس کا منہ (ملک) شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہاں ہی وہ بلیاک ہوگا۔ (مشکوٰۃ

شریف ص ۵۷۵ باب العلامات بین یدی الساعة وذكر الدجال، فصل اول مرقاة المفاتیح ج ۵ ص ۲۰۴، اشعۃ المفاتیح ج ۴ ص ۳۵، ظاہر حق ج ۴ ص ۳۶۲)

دلیل نمبر ۳: حضرت علیؑ سے ایک روایت ہے جس کا ایک حصہ یہ ہے

”يقتله الله تعالى بالشام على عقبة يقال لها عقبة افيق ثلاث

ساعات يمضين من النهار على يدي عيسى ابن مريم“

(کنز العمال ج ۷ ص ۲۶۷)

ﷺ اللہ تعالیٰ دجال کو ملک شام میں ایک ٹیلے پر جس کو افیق کہتے ہیں دن کے

تین ساعت میں عیسیٰ ابن مریم کے ہاتھ سے قتل کرائے گا۔ (عسل مع حصہ دوم ص ۷۶)

دلیل نمبر ۴: ”عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ

وذكر الهند يغزو الهند بكم جيش يفتح الله عليه حتى ياتوا بملوكهم

مغللين بالسلاسل يغفر الله ذنوبهم فينصرون حين ينصرفون

فيجدون ابن مريم بن بالشام . نعيم بن حماد“

(کنز العمال ج ۷ ص ۲۶۷ تبخیر اکرامہ ص ۳۳۳)

دلیل نمبر ۵: ”حدثنا عبد الله حدثني ابی ثنا سليمان بن

داؤد قال ثنا حرب بن شداد عن يحيى بن ابی كثير قال حدثني

الحضر می بن لاحق ان زکوان اباصالح اخبره ان عائشة اخبرته

قالت دخل على رسول الله ﷺ وانا ابكى فقال لى مايبكىك قلت

يارسول الله ذكرت الدجال فبكيت فقال رسول الله ﷺ ان يخرج

الدجال وانا حى كفيتكموه وان يخرج الدجال بعدى فان ربكم

عزوجل ليس باعور انه يخرج فى يهودية اصبهان حتى يأتى المدينة

ينزل ناحيتها ولها يومئذ سبعة ابواب على كل نقب منها مكان

فيخرج اليه شرار اهلها حتى الشام مدينة بفسطين بباب لد قال

ابوداؤد مرة حتى يأتى بفلسطين باب لد فينزل عيسى عليه السلام
فيقتله ثم يمكث عيسى عليه السلام فى الارض اربعين سنة
اماماعدلا وحكما مقسطا“ (مسند احمد مطبوع بيروت ج ٦ ص ٤٥)

﴿ مختصر ترجمہ : دجال مدینے سے شام میں چلا جائے گا وہاں حضرت عیسیٰ
اتریں گے تو اس کو قتل کر ڈالیں گے..... الخ ﴾

دلیل نمبر ۶ : حضرت ابوالامۃ الباہلیؒ سے ایک لمبی روایت مرفوعاً آئی ہے

جس کا ایک حصہ یوں ہے :

”عرب میں سے اکثر لوگ بیت المقدس میں ہوں گے ان کا امام ایک نیک
شخص ہو گا ایک روز ان کا امام آگے بڑھ کر صبح کی نماز پڑھانا چاہے گا اتنے میں حضرت
عیسیٰ صبح کے وقت اتریں گے تو یہ امام ان کو دیکھ کر اٹنے پاؤں پیچھے ہٹے گا تاکہ حضرت
عیسیٰ آگے ہو کر نماز پڑھاویں لیکن حضرت عیسیٰ اپنا ہاتھ اس کے دونوں مونڈھوں
کے درمیان رکھ دیں گے۔ پھر اس سے فرمائیں گے تو ہی آگے بڑھ اور نماز پڑھا۔ اس
لئے کہ یہ نماز تیرے ہی لئے قائم ہوئی تھی۔ خیر وہ امام لوگوں کو نماز پڑھاوے گا جب
نماز سے فارغ ہو گا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے دروازہ کھول دو۔ دروازہ
کھول دیا جائے گا۔ وہاں پر دجال ہو گا ستر ہزار یہودیوں کے ساتھ جن میں سے ہر ایک
کے پاس تلوار ہوگی۔ جب دجال حضرت عیسیٰ کو دیکھے گا تو ایسا گھل جاوے گا جیسے نمک
پانی میں گھل جاتا ہے اور دجال بھاگے گا اور حضرت عیسیٰ فرمائیں گے میرا ایک وار تجھ
کو کھاتا ہے تو اس سے بچ نہ سکے گا۔ آخر باب لد کے پاس اس کو پاویں گے اور اس کو قتل
کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ یہودیوں کو شکست دے گا۔“ (سنن ابن ماجہ ص ۲۹۸ باب فتح

الدجال و خروج عیسیٰ بن مریم و خروج یاجوج ماجوج اور رفع الحجاب عن سنن ابن ماجہ ج سوم ص ۳۳۸)

نوٹ: اس حدیث نبوی نے تو مرزا قادیانی کی مسیحیت اور باطلہ تاویلات پر پانی پھیر دیا ہے۔

دلیل نمبر ۷: حضرت قتادہؓ تاہی نے بھی فرمایا ہے کہ ملک شام ارض محشر ہے اس جگہ لوگ جمع ہوں گے اور اس جگہ عیسیٰ نازل ہوگا اور اس جگہ اللہ گمراہ جھوٹے دجال کو ہلاک کرے گا۔
(لن جریرج ۷ ص ۳۱)

عرض حبیب

- (۱)..... حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا رفع ملک شام ہی سے ہوا تھا ملک شام ہی میں آپ کا نزول ہوگا۔
- (۲)..... پہلی دفعہ یہودنا مسعود نے آپ کو قتل کرنا چاہا دوبارہ تشریف لا کر یہود اور دجال کو قتل کریں گے۔
- (۳)..... پہلی دفعہ حضرت مسیح علیہ السلام نے تلوار نہیں اٹھائی۔ اب آن کر تلوار اٹھائیں گے۔ دجال کے قتل کے بعد جنگ بند ہو جائے گی۔ (سنن ابن ماجہ)
- (۴)..... پہلی دفعہ مسیح علیہ السلام نے شادی نہیں کی۔ اب آن کر شادی کریں گے۔
- (۵)..... پہلی دفعہ مسیح علیہ السلام کی اولاد نہ تھی۔ اب اولاد ہوگی۔
- (۶)..... پہلی بار حکومت و سلطنت نہ کی تھی۔ اب حکومت کریں گے۔ (طبقات ابن سعد ج ۱ ص ۲۶)
- (۷)..... پہلی بار انجیل پر عمل کیا تھا۔ جب دوسری بار تشریف لائیں گے تو آنحضرت ﷺ کے دین پر ہوں گے۔
- (۸)..... دین اسلام پھیلائیں گے۔

(۹)..... پولوس کے پھیلائے ہوئے دین (موجودہ مسیحیت) کو مٹادیں گے

(۱۰)..... بیت اللہ شریف کا حج کریں گے۔ (صحیح مسلم و مسند احمد)

(۱۱)..... حضرت ﷺ کی قبر مبارک پر حاضر ہو کر سلام کریں گے۔

(رسالہ انتہاء الاذکیا ص ۳۵، حج انکرامہ ص ۴۲۹)

(۱۲)..... آنحضرت ﷺ کے مقبرہ شریف میں دفن کئے جائیں گے اور

ان کی قبر چوتھی ہوگی۔ (حج انکرامہ ص ۴۲۹، ۴۳۰)

مرزائی کے دلائل کا جواب

(الف)..... سورہ آل عمران کی آیت مقدسہ: ”ان مثل عیسیٰ عند اللہ

کمثل آدم خلقه من تراب ثم قال له کن فیکون“ میں حضرت مسیح ماری کی

مثال حضرت آدم سے پیش کی گئی ہے۔ یعنی آپ بن باپ پیدا ہوئے اور حضرت آدم بن

باپ بن ماں۔

اس آیت میں کسی ”خیل مسیح“ کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

(ب)..... سنن نسائی کتاب الجہاد باب غزوہ ہند ص ۵۲ ج ۲ اور کنز العمال

ج ۷ ص ۲۰۲ کے حوالہ سے جو روایت پیش کی گئی ہے اس میں لفظاً یا اشارتاً اس بات کا

کوئی ذکر نہیں ہے کہ مسیح موعود ہند میں ہوگا۔ البتہ کنز العمال ج ۷ ص ۲۶ اور حج

انکرامہ ص ۲۴۳ کے حوالہ سے جو روایت میں نے بطور دلیل چہارم لکھی ہے اس کے

الفاظ: ”فیجدون ابن مریم بالشام“ صاف ظاہر کرتے ہیں کہ ابن مریم ملک

شام میں ہوں گے۔

(ج)..... شہر لندن میں بھی ہر فرقے، ہر ملک، ہر قوم کے لوگ پائے جاتے

ہیں اور وہاں مذہبی آزادی بھی ہے۔

(د)..... حضرت ابو بکرؓ سے ایک مرفوع روایت آئی ہے کہ دجال مشرق کی

جانب سے ملک خراسان سے خروج کرے گا۔ مگر نصاریٰ یورپ (پاوری اور فلاسفر) تو مغرب سے آئے ہیں اور یورپ ایشیاء کے مغرب میں ہے۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم ص ۷۷ باب العلامات بین یدی الساعة و ذکر الدجال)

(۵)..... کتاب ”جواہر الاسرار“ حدیث کی مستند کتاب نہیں ہے۔ البتہ محدث ابن عدی نے ”کامل“ میں یہ روایت لکھی ہے :

”يُخْرِجُ الْمَهْدِيَّ مِنْ قَرْيَةٍ بِالْيَمَنِ يُقَالُ لَهَا كَرْعَةٌ“

مگر اس روایت میں ایک راوی عبد الوہاب بن ضحاک ہے جس کو ابو حاتم نے جھوٹا کہا۔ نسائی وغیرہ نے متروک کہا۔ دارقطنی نے منکر الحدیث کہا ہے۔

(میزان الاعتدال ج ۲ ص ۱۶۰، ۱۶۱)

کتاب فصل الخطاب قلمی، غایت المقصود ج ۱ ص ۱۶۳، ۱۶۵، حج الکرامہ

ص ۳۵۸ پر حوالہ دلائل النبوت لفظ ”کرعہ“ لکھا ہے۔ لفظ قدہ، کدہ، کدیہ، کدعہ، صحیح نہیں ہے۔ بلکہ لفظ ”کرعہ“ ہے۔ (نیز دیکھو احوال الآخرت حافظ محمد صاحب ص ۲۳)

باب ششم

حضرت مسیح ناصری کا مہد میں کلام کرنا

آیات قرآنی:

(۱)..... ”اذْقَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يَمْرِيْمَ اِنَّ اللّٰهَ يَبْشُرُكَ بِكَلِمَةٍ مِنْهُ

اسمہ المسیح عیسیٰ ابن مریم وجیہاً فی الدنیا والآخرۃ ومن المقربین ویکلم الناس فی المہد وکھلا ومن الصالحین“

(سورۃ آل عمران آیت ۴۵، ۴۶)

جس وقت فرشتوں نے کہا اے مریم تحقیق اللہ تعالیٰ تجھ کو اپنی طرف

سے ایک کلمہ کی خوشخبری دیتا ہے کہ اس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہوگا اور دنیا اور آخرت

میں آمد والا اور خدا کے مقرب بندوں میں سے اور لوگوں سے باتیں کرے گا جھولے میں اور ادھیڑ عمر میں اور صالح بندوں میں سے ہوگا۔ ﴿

(۲)..... ”اذ قال اللہ یا عیسیٰ ابن مریم اذکر نعمتی علیک

وعلی والدتك اذ ایدتك بروح القدس تکلم الناس فی المهد وکھلا“
(سورۃ المائدہ آیت ۱۱۰)

﴿قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے عیسیٰ! کن مریم یا دکر میری نعمت تجھ پر اور تیری ماں پر جس وقت کہ میں نے تیری روح القدس (جبرائیل علیہ السلام) کے ساتھ مدد کی تھی اور توبائیں کرتا تھا جھولے میں اور ادھیڑ عمر میں۔ ﴿

(۳)..... ”فأتت به قومها تحمله قالوا یا مریم لقد جننت شیئاً

فریا یا خت ہارون ماکان ابوک امرء سوء وماکانت امک بغیا فاشارت
الیہ قالوا کیف نکلم من کان فی المهد صبیا قال انی عبد اللہ..... الخ“
(سورۃ مریم آیت ۳۰ تا ۳۲)

﴿پس حضرت مریم صدیقہ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی گود میں اٹھائے ہوئے اپنی قوم میں آئی لوگوں نے کہا اے مریم! تو ایک عجیب چیز لائی۔ اے ہارون کی بہن! تیرا باپ بر آدمی نہ تھا اور تیری ماں بدکار نہ تھی۔ پس حضرت مسیح علیہ السلام کی طرف حضرت مریم نے اشارہ کیا۔ انہوں نے کہا ہم اس سے کیونکر کلام کریں جو مدد میں ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تحقیق میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں خدا مجھے کتاب عطا فرمائے گا اور مجھے نبی کرے گا۔ اور کرے گا مجھ کو برکت والا جہاں میں ہوں اور مجھ کو حکم کرے گا نماز کا اور پاکیزہ زندگی بسر کرنے کا جب تک میں زندہ رہوں اور اپنی ماں کے ساتھ خوش سلوک۔ اور مجھ کو سرکش بدخت نہ کرے گا اور مجھ پر سلام ہے جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں گا اور جس دن میں زندہ ہو کر اٹھوں گا۔ ﴿

حدیث رسول ﷺ: "عن ابی ہریرۃ عن النبی ﷺ قال

لم يتكلم فی المهد الا ثلاثة عيسى وكان فی بنی اسرائیل رجل يقال له جریج (الی آخر)" (صحیح بخاری شریف باب الذکر فی کتاب مریم کتاب الانبیاء ج ۱ ص ۸۸) ۸۸۹ فتح الباری ج ۶ ص ۳۳۳ ۳۳۸ عمدة القاری ج ۷ ص ۴۴۲ ارشاد الساری ج ۵ ص ۴۱۱ ۴۱۲ کتاب تہذیب الاخیر ترجمہ مشارق الانوار ص ۲۵۳ ۲۵۵

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا تین بچوں کے سوا کسی نے ماں کی گود میں شیر خواری کی حالت میں کلام نہیں کیا۔ ایک حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دوسرا بنی اسرائیل میں ایک مرد تھا اس کو لوگ جریج کہتے ہیں۔ ایک دفعہ جریج نماز پڑھتا تھا کہ اس کی ماں آئی اور اس نے جریج کو بلایا۔ جریج نے کہا کہ میں ماں کو جواب دوں یا نماز پڑھوں سو وہ اپنی نماز میں متوجہ رہا۔ اس کی ماں ناراض ہوئی اور اس نے بددعا کی کہ الہی اس کو مت ماریو جب تک کہ اس کو بدکار عورتوں کا منہ نہ دکھالجن۔ اور جریج اپنے عبادت خانے میں تھا۔ سوا ایک عورت اس کے سامنے آئی اور اس سے کلام کیا تو جریج نے نہ مانا۔ اس کے بعد وہ عورت ریوڑ چرانے والے کے پاس آئی۔ سو اس عورت نے اس کو اپنی ذات پر قادر کیا۔ سو وہ لڑکا جنی۔ کسی نے اس کو کہا کہ یہ لڑکا کس کے نطفے سے ہے۔ اس نے کہا جریج کے نطفے سے۔ لوگ اس کے پاس آئے۔ اس کے عبادت خانے کو توڑ ڈالا۔ اور اس کو عبادت خانے سے اتار ڈالا اور بد کہا اس پر جریج نے وضو کیا اور نماز پڑھی پھر لڑکے کے پاس آیا اور کہا کہ اے لڑکے تیرا باپ کون ہے؟ لڑکے نے کہا فلاں ریوڑ چرانے والا۔ لوگوں نے کہا کہ ہم تیرے واسطے سونے کا عبادت خانہ بنا دیتے ہیں۔ جریج نے جواب دیا نہیں مگر مٹی کا۔ اور تیسرا یہ کہ بنی اسرائیل میں ایک عورت اپنے بچے کو دودھ پلاتی تھی تو ایک مرد اوھر سے گزر اسنہری پوشاک والا۔ سو اس کی ماں نے کہا کہ الہی میرے بچے کو اس مرد کے برابر

کردمجنو۔ تو لڑکے نے اس کی چھاتی چھوڑ دی اور سوار کی طرف متوجہ ہوا سو کہا الہی مجھ کو ایسا نہ کیجیو۔ پھر اپنی ماں کی چھاتی پر جھک کر پھر دودھ پینے لگا۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا گویا میں دیکھتا ہوں کہ نبی کریم ﷺ کی طرف کہ اپنی انگلی مبارک چوستے تھے۔ پھر لوگ ایک لونڈی کو لے کر نکلے تو اس لڑکے کی ماں نے کہا الہی میرے بیٹے کو اس لونڈی کی طرح نہ کیجیو۔ تو اس لڑکے نے دودھ پینا چھوڑا اور اس لونڈی کی طرف دیکھا۔ سو کہا الہی مجھ کو ایسا ہی کیجیو تو اس لڑکے کی ماں نے کہا کہ تو نے یہ کیوں کہا؟ تو لڑکے نے کہا کہ سوار ایک ظالم تھا ظالموں سے اور اس لونڈی کو کہتے ہیں تو نے زنا کیا تو نے چوری کی اور حالانکہ اس نے حرام کاری اور چوری نہیں کی تھی۔ ﴿

نوٹ: ایک دوسری روایت میں چار بچوں کے ماں کی گود میں کلام کرنے کا ذکر ہے۔ تین یہ جو اوپر ذکر ہوئے۔ چوتھے جس نے یوسف علیہ السلام کی برات پر گواہی دی۔ (مرتب)

تفسیر از ابن عباسؓ

”عن ابن جریج قال قال ابن عباسؓ (ویکلم الناس فی المهد)

قال مضجع الصبی فی رضاعہ“ (تفسیر ابن جریر طبری ج ۳ ص ۷۱، ۷۲، در معراج ص ۲۵)

نوٹ: ”واما المهد فانه یعنی بہ مضجع الصبی فی رضاعہ“

(حافظ ابو جعفر محمد بن جریر طبری کی تفسیر جامع البیان ج ۳ ص ۷۱، ۷۲)

تحریر مرزا قادیانی

”اور یہ عجیب بات ہے کہ حضرت مسیحؑ نے تو صرف مد میں ہی باتیں کیں

مگر اس (مرزا کے) لڑکے نے پیٹ میں دو مرتبہ باتیں کیں۔“

(تراتیق القلوب ص ۱۷۱، خزائن ص ۷۲ ج ۱۵)

محمد علی لاہوری کا مذہب

”فاتت به قومها تحملہ“ لازماً حضرت عیسیٰ کے زمانہ نبوت سے تعلق رکھتا ہے اور حضرت عیسیٰ اس وقت حضرت مریم کی گود میں نہ تھے بلکہ سوار ہو کر یروشلم میں داخل ہوئے تھے اور سوار ہو کر داخل ہونا کسی خاص غرض سے تھا جیسا کہ انجیل میں ہے۔“

(بیان القرآن ص ۸۵ سورہ مریم)

”حضرت عیسیٰ تیس سال کے نوجوان تھے پرانے بزرگوں کے سامنے وہ چہ ہی تھے۔ اس لئے انہوں نے کہا کہ جو ہمارے سامنے کا چہ ہے ہم اس سے کیا خطاب کریں۔ اس کے سوائے: ”من کان فی المہد“ کے کچھ معنی نہیں بنتے۔“

(بیان القرآن ص ۸۵۸ سورہ مریم)

”یہ زمانہ نبوت کا کلام ہے نہ پیدائش کے فوراً بعد کا۔“

(بیان القرآن ص ۸۵۸ سورہ مریم)

سر سید احمد خان کا عقیدہ

”قرآن مجید سے صاف پایا جاتا ہے کہ یہ واقعہ ایسے وقت میں واقع ہوا تھا جب حضرت عیسیٰ نبی ہو چکے تھے۔ کیونکہ آپ نے فرمایا ہے کہ: ”انی عبد اللہ آتانی الکتاب وجعلنی نبیاً“ تاریخ پر اور انجیلوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ کی بارہ برس کی عمر تھی۔“

(تفسیر القرآن ج ۲ ص ۳۱)

”غرض اس قدر تو جملہ علمائے مفسرین تسلیم کرتے ہیں کہ یہ واقعہ ولادت کے زمانہ کے متصل واقع نہیں ہوا تھا اس کے بعد ہوا۔ کوئی مدت مابعد کے زمانہ کی چالیس دن اور کوئی قریب عمر مراثق یعنی بارہ برس کے قرار دیتا ہے اور ہم باستدلال قرآن مجید زمانہ نبوت قرار دیتے ہیں۔“

(تفسیر القرآن ج ۲ ص ۳۱)

نوٹ: حضرت مسیح علیہ السلام کا والدہ کی گود میں حالت صغریٰ باتیں کرنا قرآن و سنت سے ثابت ہے جیسا کہ آپ نے مطالعہ کیا۔ محمد علی لاہوری مرزائی اور سر سید نیچری کا عقیدہ اسلام اور اہل اسلام کی تصریحات کے خلاف ہے۔ (مرتب)

باب ہفتم

شق القمر للمعجزہ سید البشر شق القمر کے معجزہ پر مرزا قادیانی اور اس کی امت کے مختلف خیالات

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”اقتربت الساعة وانشق القمر وان يروا آية يعرضوا
ويقولوا سحر مستمر وكذبوا واتبعوا أهواءهم وكل امر مستقر“
(سورۃ القمر آیت ۳۱)

﴿قیامت نزدیک آگئی اور چاند پھٹ گیا اور مشرک و کافر جب کوئی نشان
دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ تو ہمیشہ کا قوی جادو ہے اور مخالفوں نے جھٹلایا اور اپنی
خواہشوں کی پیروی کی اور ہر بات قرار پکڑنے والی ہے۔﴾

اقوال مرزا قادیانی

(۱)..... ”له خسف القمر المنير وان لي غسا القمر ان
المشرقان اتنكر“ ﴿اس (آپ ﷺ) کے لئے چاند کے خوف کا نشان ظاہر ہوا
اور میرے (مرزا قادیانی) لئے چاند اور سورج دونوں کا۔ اب کیا تو انکار کرے گا۔﴾
(کتاب اعجاز احمدی ص ۱۷۱، خزائن ص ۱۸۳ ج ۱۹)

(۲)..... ”یہ آیت یعنی: ”وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر

مستمّر“ یہ آیت سورۃ قمر کی آیت ہے شق القمر کے معجزہ کے بیان میں اس وقت کافروں نے شق القمر کے نشان کو ملاحظہ کر کے جو ایک قسم کا خسوف تھا۔ یہی کہا تھا کہ اس میں کیا انوکھی بات ہے۔ قدیم سے ایسا ہی ہوتا آیا ہے کوئی خارق عادت امر نہیں۔“
(کتاب نزول المسیح ص ۱۲۸ خزائن ص ۵۰۶ ج ۱۸)

(۳)..... ”کیا ممکن نہیں کہ اس میں حکیم مطلق نے اشتقاق و اتصال کی

دونوں خاصیتیں رکھی ہوں۔ جن کا ظہور اوقات مقررہ سے وابستہ ہو اور ازلی ارادہ سے وہی وقت ظہور مقرر ہو جبکہ ایک نبی سے ایسا ہی معجزہ مانگا گیا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ نبی کی قوت قدسیہ کے اثر سے دیکھنے والوں کو کشفی آنکھیں عطا کی گئی ہوں اور جو اشتقاق قرب قیامت میں پیش آنے والا ہے اس کی صورت ان کی آنکھوں کے سامنے لائی گئی ہو کیونکہ یہ بات محقق ہے کہ مقررین کی کشفی قوتیں اپنی شدت جدت کی وجہ سے دوسروں پر بھی اثر ڈال دیتی ہیں اس کے نمونے ارباب مکاشفات کے قصوں میں بہت پائے جاتے ہیں۔ بعض اکابر نے اپنے وجود کو ایک وقت اور ایک آن میں مختلف ملکوں اور مکانوں میں دکھلادیا ہے باذن اللہ تعالیٰ۔“

(کتاب سرمد چشم آریہ ص ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸ خزائن ص ۲۳۰، ۲۳۱ ج ۲)

نوٹ: معلوم ہونا چاہیے کہ ایک امر کا ممکن ہونا اور چیز ہے اور فی الواقع اس

امر کا واقع ہونا اور چیز ہے؟۔ (ریویو پبلٹ ماہ ستمبر ۱۹۱۰ء ص ۳۸ ج ۹ نمبر ۹)

(۴)..... ”اب ظاہر ہے کہ اگر شق القمر ظہور میں نہ آیا ہو تا تو ان کا حق تھا

کہ وہ کہتے کہ ہم نے تو کوئی نشان نہیں دیکھا اور نہ اس کو جادو کہا۔ اس سے ظاہر ہے کہ کوئی امر ضرور ظہور میں آیا تھا جس کا نام شق القمر رکھا گیا۔ بعض نے یہ بھی لکھا ہے کہ وہ ایک عجیب قسم کا خسوف تھا۔ جس کی قرآن شریف نے پہلے خبر دی تھی اور یہ آیتیں

بطور پیشگوئیوں کے ہیں۔ اس صورت میں شق کا لحاظ محض استعارہ کے رنگ میں ہو گا۔ کیونکہ خسوف کسوف میں جو حصہ پوشیدہ ہوتا ہے گویا وہ پھٹ کر علیحدہ ہو جاتا ہے۔ ایک استعارہ ہے۔“ (کتاب چشمہ معرفت ص ۲۲۳، خزائن ص ۲۳۲ ج ۲۲)

(۵)..... ”اس پر ایک صاحب نے پوچھا شق القمر کی نسبت حضور (مرزا قادیانی) کیا فرماتے ہیں۔ فرمایا ہماری رائے میں یہی ہے کہ وہ ایک قسم کا خسوف تھا۔ ہم نے اس کے متعلق اپنی کتاب چشمہ معرفت میں لکھ دیا ہے۔“

(اخبار قادیان مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۸ء ج ۷، نمبر ۱۹ ص ۲۰، ۵ کالم ۳، ملفوظات ج ۱۰ ص ۷۵، ۷۶ ج ۳)

(۶)..... ”اور بعض محدثین کا مذہب یہ بھی ہے کہ شق القمر بھی ایک قسم خسوف کا تھا۔ مولوی سید محمد احسن صاحب امر وہی (قادیانی) نے جواب دیا کہ عبد اللہ بن عباس کا بھی یہی مذہب ہے اور ہمارا مذہب بھی یہی ہے کہ از قسم خسوف تھا۔ کیونکہ بڑے بڑے علماء اس طرف گئے ہیں۔“

(اخبار الکلم مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۳ء ص ۱۳، اخبار بدر مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۰۳ء ص ۲۶، ملفوظات ص ۳۹۱ ج ۴)

مذہب مرزا محمود احمد قادیانی

سوال: ”کیا شق القمر کا معجزہ کفار کی خواہش پر دکھایا گیا؟۔ فرمایا اس میں ایک پیشگوئی تھی کہ عرب کی حکومت مٹا دی جائے گی۔ چاند فی الواقع دو ٹکڑے نہیں ہوا تھا۔ بلکہ کشف میں ایسا دکھایا گیا تھا اور کشف ایسے ہو سکتے ہیں کہ دوسرے بھی ان میں شامل ہوں۔ چنانچہ اس مجلس والوں نے چاند کو دو ٹکڑے ہوتے دیکھا اور ہندوستان کے ایک راجہ نے بھی اس کو دیکھا تا کہ آئندہ کے لئے گواہی ہو۔ یہ خیال کہ فی الواقع چاند دو ٹکڑے ہو گیا تھا صحیح نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو علم نجوم والے جو صد گاہوں میں بیٹھے تھے وہ ضرور دیکھتے۔ لیکن انہوں نے اس کو ریکارڈ نہیں کیا۔“

(اخبار الفضل قادیان مورخہ ۷ جولائی ۱۹۲۲ء ص ۷ کالم ۳ ج ۱۰ نمبر ۵)

جواب

چاند گرہن نہیں بلکہ الشقاق قمر

مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ: ”اس کے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا۔“
(اعجاز احمدی ص ۱۷، خزائن ۱۸۳ ج ۱۹)

مرزا قادیانی کا یہ موقف کہ الشقاق قمر دراصل خسوف تھا۔ سو یہ صحیح نہیں ہے..... اس لئے کہ قرآن مجید کی آیات مقدسہ اور صحیح حدیثوں سے یہ بات ثابت نہیں ہے کہ آپ ﷺ کے لئے چاند کے گرہن کا نشان ہوا تھا۔ بلکہ فرقان حمید کی آیت مبارکہ اور صحیح حدیثوں سے آپ کے لئے چاند کے ٹکڑے ہونے کا نشان ظاہر ہونا ثابت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

”يسئل ايان يوم القيامة فاذا برق البصر وخسف القمر“ ﴿پوچھتا ہے کہ کب ہو گا قیامت کا دن پس جبکہ آنکھیں پتھر اجاویں گی اور چاند گرہن جاوے گا۔﴾
(سورۃ القیامہ آیت ۸۶)

اللہ تعالیٰ نے سورۃ القمر کے رکوع اول میں الفاظ: ”اقتربت الساعة وانشق القمر“ بیان فرمائے ہیں اور الفاظ: ”اقتربت الساعة وخسف القمر“ نہیں فرمائے۔

غرض ثابت ہوا کہ چاند گرہن اور چیز ہے اور چاند کا شق ہونا اور چیز ہے۔

لفظ شق کا استعمال

(۱)..... ”اذ السماء انشقت“ ﴿جس وقت کہ آسمان پھٹ جاوے۔﴾

(سورۃ الانشقاق آیت نمبر ۱)

(۲)..... ”ثم شققنا الارض شقا“ ﴿پھر پھاڑا ہم نے زمین کو

(سورۃ یحییٰ آیت نمبر ۲۶)

پھاڑنا۔﴾

(۳)..... ”وان من الحجارة لما يتفجر منه الانهار وان منها

لما يشقق فيخرج منه الماء“ ﴿اور تحقیق بعض پتھروں میں سے وہ ہیں کہ پھٹ جاتی ہیں اس سے نہریں اور تحقیق بعض ان میں وہ ہیں کہ پھٹ جاتا ہے۔ پس اس میں سے پانی نکلتا ہے۔﴾

(سورۃ البقرہ آیت نمبر ۷۴)

شق القمر کشفی واقعہ نہیں تھا

سورہ القمر کی آیت مبارکہ: ”اقتربت الساعة وانشق القمر“ صاف ظاہر کر رہی ہے کہ چاند فی الواقع دو ٹکڑے ہو گیا تھا۔ اس آیت مبارکہ سے اور کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہوتا کہ یہ ایک کشف تھا۔ قرینہ صارفہ کے بغیر آیت کو ظاہر سے پھیرنا جائز نہیں ہے۔

پادری عماد الدین کا مغالطہ

پادری عماد الدین مشرک نے لکھا ہے:

”مفسروں نے لکھا ہے کہ اکثروں کے نزدیک شق القمر ہو گیا۔ مگر بعضوں کے نزدیک نہیں ہوا۔ چنانچہ علامہ زمخشری نے تفسیر کشاف میں لکھا ہے: وعن بعض الناس ان معناه ينشق يوم القيامة“ یعنی بعض آدمیوں نے یوں کہا ہے کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ قیامت کو شق القمر ہو گا اور بیضاوی نے کہا: ”وقيل معناه سينشق يوم القيامة“ (تحقیق الایمان باب اول فصل اول ص ۳۲)

مسیحی کے مغالطے کا جواب

سورۃ القمر کی آیت مقدسہ لمحاظ الفاظ و معانی کے بالکل صاف اور واضح ہے

منکرین کو جز اس کے کوئی موقع ہاتھ پاؤں مارنے کا نہیں ملا کہ انشق کو جو صیغہ ماضی ہے اور جس کا ترجمہ ”پھٹ گیا“ ہے۔ صیغہ مستقبل کے معنی میں لیتے ہیں اور اس کا ترجمہ کرتے ہیں ”پھٹ جائے گا“ مگر اس کی تردید خود آیت شریفہ کے الفاظ کر رہے ہیں۔

اول لفظ اقتربت جو صیغہ ماضی ہے حقیقتہً ماضی کے معنوں میں ہے اگر صیغہ انشق کو مستقبل میں لیا جائے تو اقتربت کو بھی مستقبل کے معنی میں لینا چاہیے ورنہ ترجمہ بالکل غلط ہو جائے گا کیونکہ اقتربت کو بصیغہ ماضی اور انشق کو بمعنی مستقبل لینے سے یہ مطلب حاصل ہوگا کہ قیامت قریب آگئی اور چاند پھٹ جائے گا۔ مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ ترجمہ بلاغت قرآن شریف کے بالکل منافی ہے اور اسلوب آیات قرآنیہ ہرگز اس کا مقتضی نہیں بلکہ اسلوب صحیح کے مطابق جو جاہل قرآن مجید کی آیات میں خصوصاً سورۃ تکویر اور سورۃ انفطار میں ملحوظ رکھا گیا ہے یوں چاہیے تھا: ”اذا اقتربت الساعة وانشق القمر“ یعنی جب قیامت نزدیک آئے گی تو چاند پھٹ جائے گا۔ مگر یہ تو بالکل بے معنی بات ہے کہ قیامت آگئی اور چاند پھٹ جائے گا۔ کیونکہ قیامت کے نزدیک آنے کا تو حقیقتہً بزمانہ ماضی دعویٰ کیا گیا ہے اور چاند کے پھٹ جانے کا بزمانہ استقبال۔ ہاں اگر لفظ یوں ہوتے: ”وقعت الساعة وانشق القمر“ یعنی قیامت ہو گئی اور چاند پھٹ گیا تو بے شک یہ تو جیسہ ہو سکتی تھی کہ چونکہ قیامت کا وقوع اور چاند کا پھٹنا ہر دو یقینی امر ہیں۔ اس لئے ہر دو کے وقوع کو جو بزمانہ استقبال ہوگا۔ صیغہ ماضی کے ساتھ تعبیر کر دیا ہے مگر لفظ اقتربت کی صورت میں وہ تو جیسہ صحیح نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ گواہی قیامت نزدیک نہیں ہوئی اور آئندہ کبھی نزدیک ہوگی مگر اس کے یقینی ہونے کی وجہ سے کہہ دیا گیا کہ نزدیک آئی۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ نزدیک آنے کی زمانہ مستقل میں خبر دینا بالکل فضول

امر ہے کیونکہ قرآن مجید میں بار بار نفس قیامت کے وقوع کو بصیغہ ماضی ذکر کیا گیا ہے نہ اس کے نزدیک آجانے کے وقوع کو مثلاً: ”اتنی امر اللہ فلا تستعجلوه“ یا: ”اقترب للناس حسابهم“ کیونکہ: ”اقترب“ بمعنی نزدیک آجانا تو بزمانہ مبارک نبوی واقع ہو چکا تھا۔ چنانچہ احادیث صحیحہ اس امر پر دال ہیں یہ بات ذرا غور طلب ہے کیونکہ وقوع کی خبر صیغہ ماضی کے ساتھ دینا اور معنی مستقبل کے مراد رکھنا اور قرب وقوع کی خبر بصیغہ ماضی دینا اور معنی مستقبل کے مراد لینا ہر دو ایک امر نہیں۔ پہلی صورت جو آیت مذکورہ بالا میں موجود نہیں صحیح ہے اور عین بلاغت اور دوسری بالکل غلط اور منافی بلاغت جو بزرگ علم منکرین یہاں موجود ہے۔ ذرا غور کرو اور انصاف سے کام لو کہ آیا مقام تحذیر اور تہدید اس امر کا مقتضی ہے کہ منکرین کو یوں کہا جائے کہ قیامت آگئی اور چاند پھٹ گیا۔ یا اس امر کا مقتضی ہے کہ انہیں یوں سنایا جائے کہ قیامت قریب آجاوے گی اور چاند پھٹ جاوے گا؟۔ اس کچھلی لغو اور بے معنی تقریر کو تو کوئی وہی شخص مانے گا کہ جس کا دماغ قانون قدرت نے مختل کر رکھا ہو۔ ورنہ عقل و ہوش کا آدمی تو ایسی بے سرو پاہات منہ سے نہ نکالے گا۔

ثانیاً سورۃ القمر کے الفاظ: ”وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستحمر“ منکر کی کسی کٹ جتنی کو چلنے نہیں دیتے۔ کیونکہ یہ الفاظ صاف صاف اس امر کی شہادت دے رہے ہیں کہ منکرین نے کسی خرق عادت کو دیکھا ہے اور ضد اور ہٹ سے اس کو سحر سے تعبیر کر دیا۔ تعجب ہے کہ منکرین ایسے اندھے ہو گئے ہیں کہ انہیں ان الفاظ پر مطلقاً توجہ نہیں۔ کیونکہ اگر بزرگ علم منکر یہ تسلیم کیا جاوے کہ قرب قیامت میں بزمانہ مستقبل چاند پھٹے گا تو اسے سحر کہنے کا کیا مطلب ہے؟۔

احادیث صحیحہ

صحیح بخاری شریف ج ۲ ص ۲۱، ۲۲، کتاب البصیر باب قوله واشتق القمر فتح الباری ص ۴۴، ۴۵، ۴۶، ارشاد الساری ج ۷ ص ۳۶۳، ۳۶۵، عمدہ القاری ج ۹ ص ۱۸۳، اعظم الشفایر ج ۲ ص ۶۹، ۷۰ پر ہے :

(۱)..... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ کے زمانے میں چاند پھٹ کے دو ٹکڑے ہو گیا۔ ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر اور ایک ٹکڑا نیچے تو حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ گواہی دو۔

(۲)..... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ چاند پھٹ گیا اور حالانکہ ہم حضرت نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے سو ہو گیا چاند دو ٹکڑے تو حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا گواہی دو گواہی دو۔

(۳)..... حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ چاند پھٹ گیا۔ حضرت نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں۔

(۴)..... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ مکہ شریف والوں نے سوال کیا کہ ان کو کوئی نشانی دکھلا دیں۔ سو حضرت نبی کریم ﷺ نے ان کو چاند کا پھٹنا دکھلایا۔

(۵)..... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ چاند پھٹ کے دو ٹکڑے ہو گیا۔

نوٹ : تفسیر ابن جریر ج ۱۱ ص ۸۴، ۸۸، کنز کثیر ص ۱۲۶، ۱۳۰، فتح البیان ج ۹ ص ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، در بحر ج ۶ ص ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، خصائص الکبریٰ ج ۱ ص ۳۱۲، ۳۱۳، کتاب الشفای ج ۱ ص ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۵، شرح الشفای ج ۱ ص ۵۸۴، ۵۸۵، مواہب اللدیہ ج ۱ ص ۳۵۶، ۳۵۷، شرح مواہب للزرقانی ص ۱۰۶، ۱۱۳، ۱۱۴ میں بھی معجزہ شق القمر کا بیان موجود ہے۔

مرزا قادیانی کا دوسرا عقیدہ

(الف)..... مرزا قادیانی نے لکھا ہے :

”اور اس جگہ یہ بھی واضح رہے کہ مسئلہ شق القمر ایک تاریخی واقعہ ہے جو قرآن شریف میں درج ہے اور ظاہر ہے کہ قرآن شریف ایک ایسی کتاب ہے جو آیت آیت اس کی بروقت نزول ہزاروں مسلمانوں اور منکروں کو سنائی جاتی تھی اور اس کی تبلیغ ہوتی تھی اور صد ہا اس کے حافظ تھے۔ مسلمان لوگ نماز اور خارج نماز میں اس کو پڑھتے تھے۔ پس جس حالت میں صریح قرآن شریف میں وارد ہوا کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور جب کافروں نے یہ نشان دیکھا تو کہا کہ جادو ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : ”اقتربت الساعة وانشق القمر وان يروا آية يعرضوا ويقولوا سحر مستمر“ تو اس صورت میں اس کے منکرین پر لازم تھا کہ آنحضرت ﷺ کے مکان پر جاتے اور کہتے کہ آپ نے کب اور کس وقت چاند کو دو ٹکڑے کیا اور کب اس کو ہم نے دیکھا۔ لیکن جس حالت میں بعد مشہور اور شائع ہونے اس آیت کے سب مخالفین چپ رہے اور کسی نے بھی دم نہ مارا۔ تو صاف ظاہر ہے کہ انہوں نے چاند کو دو ٹکڑے ہوتے ضرور دیکھا تھا۔ تب ہی تو ان کو چون و چرا کرنے کی گنجائش نہ رہی۔“

(کتب سرمد چشم آریہ ص ۳۸، ۳۹، خزائن ص ۶۲ ج ۲)

(ب)..... مرزا قادیانی لکھتا ہے :

”قرآن شریف میں مذکور ہے کہ آنحضرت ﷺ کی انگلی کے اشارہ سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور کفار نے اس معجزہ کو دیکھا اس کے جواب میں یہ کہنا کہ ایسا وقوع میں آنا خلاف علم ہیئت ہے۔ یہ سراسر فضول باتیں ہیں کیونکہ قرآن شریف تو فرماتا ہے کہ : ”اقتربت الساعة وانشق القمر وان يروا آية يعرضوا ويقولوا سحر مستمر“ یعنی قیامت نزدیک آگئی اور چاند پھٹ گیا اور کافروں نے یہ معجزہ دیکھا اور کہا کہ یہ پکا جادو ہے۔ جس کا آسمان تک اثر چلا گیا۔ اب ظاہر ہے کہ یہ زرا دعویٰ نہیں بلکہ قرآن شریف تو اس کے ساتھ ان کافروں کو گواہ قرار دیتا ہے جو سخت

دشمن تھے اور کفر پر مرے تھے۔ اب ظاہر ہے کہ اگر شق القمر وقوع میں نہ آیا ہوتا تو مکہ کے مخالف لوگ اور جانی دشمن کیونکر خاموش بیٹھ سکتے تھے۔ وہ بلاشبہ شور مچاتے کہ ہم پر یہ تہمت لگائی ہے۔ ہم نے تو چاند کو دو ٹکڑے ہوتے نہیں دیکھا اور عقل تجویز نہیں کر سکتی کہ وہ لوگ اس معجزہ کو سراسر جھوٹ اور افتراء خیال کر کے پھر بھی چپ رہے۔ بالخصوص جبکہ ان کو آنحضرت ﷺ نے اس واقعہ کا گواہ قرار دیا تھا۔ تو اس حالت میں ان کا فرض تھا کہ اگر یہ واقعہ صحیح نہیں تھا تو اس کا رد کرتے نہ یہ کہ خاموش رہ کر اس واقعہ کی صحت پر مہر لگا دیتے۔ پس یقینی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ ظہور میں آیا تھا اور اس کے مقابل پر یہ کہنا کہ یہ قواعد ہیئت کے مطابق نہیں یہ عذرات بالکل فضول ہیں۔ معجزات ہمیشہ خارق عادت ہی ہوا کرتے ہیں ورنہ وہ معجزے کیوں کہلائیں اگر وہ صرف ایک معمولی بات ہو اور علاوہ اس کے علم ہیئت کی کسی نے اتنی حد ہمت کر لی ہے؟۔“

(کتاب چشمہ معرفت ضمیمہ ص ۴۱، ۴۲، خزائن ص ۴۱۱ ج ۲۳)

اعترض

”خود شق القمر کے متعلق روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک قسم کا چاند گرہن تھا۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ چاند کے دونوں ٹکڑوں میں سے ایک نظر آتا تھا اور دوسرا غائب تھا۔ جس سے پتہ لگتا ہے کہ یہ چاند گرہن تھا۔“

(اخبار پیغام صلح لاہور مورخہ ۷ اشوال ۱۳۴۰ھ ص ۶)

جواب

(صحیح بخاری شریف ج ۲ ص ۲۳۱، ۲۳۲ پر) روایت یوں آئی ہے: ”عن ابن عباسؓ قال انشق القمر فی زمان النبی ﷺ“ یعنی حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں چاند پھٹ گیا۔

نوٹ: اس صحیح روایت سے صاف ظاہر ہے کہ چاند پھٹ گیا تھا۔

محمد علی ایم اے امیر جماعت مرزا سیہ لاہور کا قول

محمد علی لاہوری نے لکھا ہے:

”ان تمام روایات سے جس نتیجہ پر ہم پہنچتے ہیں وہ اس حد تک یقینی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں انشقاق قمر دیکھا گیا۔ یعنی چاند کا پھٹنا دیکھا گیا..... لیکن جہاں تک اصل واقعہ کا تعلق ہے ایک طرف احادیث اس بارہ میں تواثر کو پہنچ گئی ہیں اور دوسری طرف قرآن کریم کے صریح الفاظ بھی اس پر دال ہیں کہ انشقاق قمر وقوع میں آیا۔“ (تفسیر بیان القرآن ص ۱۳۲۱ (سورہ القمر))

حضرت مسیح کی قبر
کشمیر میں نہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرقہ مرزائیہ کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی ۱۸۳۹ء مطابق ۱۲۵۵ھ میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ نے شروع میں تین استادوں سے علم حاصل کیا۔ ۱۸۸۰ء سے ۱۸۸۴ء تک ”براہین احمدیہ“ نامی ضخیم کتاب لکھی۔ آپ نے مسیح موعود، مہدی مسعود، محدث، امام الزماں، مجدد، ملہم، مامور، نبی، رسول، کرشن، اوتار وغیرہ ہونے کے تمس سے زیادہ دعاوی کئے۔ آپ نے اپنی اکثر کتابوں میں حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات پر زیادہ زور دیا ہے اور دعویٰ مسیحیت کی جیاد اسے ٹھہر لیا ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

”یاد رہے کہ ہمارے اور ہمارے مخالفین کے صدق و کذب آزمانے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات و حیات ہے۔ اگر حضرت عیسیٰ در حقیقت زندہ ہیں تو ہمارے سب دعوے جھوٹے اور سب دلائل بیچ ہیں اور اگر وہ در حقیقت قرآن کی رو سے فوت شدہ ہیں تو ہمارے مخالف باطل پر ہیں۔ اب قرآن درمیان میں ہے اس کو سوچو۔“

(تحد کو لڑیہ ص ۶۶ احاشیہ، خزائن ص ۲۶۳ ج ۱۷)

اس وقت ناظرین کی توجہ ایک اور امر کی طرف مبذول کرتا ہوں اور وہ یہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتابوں (مثلاً ایام الصلح، کشتی نوح، اعجاز احمدی، تذکرہ علماء تین، حقیقت الوحی، ضمیمہ براہین احمدیہ، حصہ پنجم، مواہب الرحمن، کتاب البریہ، ست عن راز حقیقت، کشف الظطاء، تحد کو لڑیہ، مسیح ہندوستان میں، الہدیٰ، تحد غزنویہ اور نور القرآن) میں لکھا ہے کہ:

”جو سری نگر میں محلہ خانیار میں یوز آسف کے نام سے قبر موجود ہے وہ در حقیقت بلا شک و شبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے۔“

(راز حقیقت ص ۲۰، خزائن ص ۱۷۲ ج ۱۳)

اس عقیدے اور دعویٰ پر جو دلائل مرزا قادیانی اور ان کے مریدوں کی طرف سے پیش کئے جاتے ہیں ان کو نمبر وار درج کر کے ساتھ ہی ان کا جواب لکھا جاتا ہے: ”وماتوفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔“

قادیانی دلیل نمبر ۱

”خدا کا کلام قرآن شریف گواہی دیتا ہے کہ وہ (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام) مر گیا اور اس کی قبر سری نگر کشمیر میں ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”واویناهما الی ربوة ذات قرار ومعین“ یعنی ہم نے عیسیٰ اور اس کی ماں کو یہودیوں کے ہاتھوں سے چاکر ایک ایسے پہاڑ میں پہنچا دیا جو آرام اور خوشحالی کی جگہ تھی اور مصطفیٰ پانی کے چشمے اس میں جاری تھے۔ سو وہی کشمیر ہے اسی وجہ سے حضرت مریم کی قبر زمین شام میں کسی کو معلوم نہیں اور کہتے ہیں کہ وہ بھی حضرت عیسیٰ کی طرح مفقود ہے۔“ (کتاب کشتی نوح ص ۱۶ احاشیہ ص ۶۹ اعجاز احمدی ص ۱۹ تذکرۃ اشہاد تین ص ۲، ضمیمہ برائین احمدیہ حصہ پنجم ص ۲۲۸، ۲۲۹ حقیقت الوحی ص ۱۰۱ احاشیہ ص ۲۳۲ رسالہ ریویو آف ریلیجز بائبل ماہ نومبر ۱۹۰۳ء ص ۲۲۹ ریویو بائبل ماہ نومبر ۱۹۰۲ء ص ۳۳۶ ریویو بائبل ماہ دسمبر ۱۹۰۲ء ص ۴۹۱ اخبار الحکم مورخہ ۲۱، ۲۸ مئی ۱۹۱۱ء ص ۱۰ اخبار الحکم مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۱۵ء ص ۱۱ الحکم مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۹۰۲ء ص ۸ الحکم مورخہ ۷ اکتوبر ۱۹۰۲ء ص ۵ اخبار بدر مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۰۲ء ص ۵۶ الحکم مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۳ء ص ۴ خلاصہ مطلب حقیقت الوحی ص ۱۰۱ احاشیہ خزائن ص ۱۰۴ ج ۲۲)

قادیانی دلیل کی تردید

الزامی جواب: مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ کیا لکھ دیا کہ حضرت مریم علیہا السلام کی قبر زمین شام میں کسی کو معلوم نہیں۔ حالانکہ مرزا قادیانی کے ایک مرید سید محمد السید طرابلسی نے ان (مرزا قادیانی) کی طرف ایک خط لکھا تھا جس کا خلاصہ مطلب یہ تھا:

”جو کچھ آپ نے عیسیٰ علیہ السلام کی قبر اور دوسرے حالات کے متعلق

سوال کیا ہے سو میں آپ کی خدمت میں مفصل بیان کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیت اللحم میں پیدا ہوئے اور بیت اللحم اور بلدہ قدس میں تین کوس کا فاصلہ ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر بلدہ قدس میں ہے اور اب تک موجود ہے اور اس پر ایک گر جاہنا ہوا ہے اور وہ گر جا تمام گر جاؤں سے بڑا ہے اور اس کے اندر حضرت عیسیٰ کی قبر ہے اور اسی گر جا میں حضرت مریم صدیقہ کی قبر ہے اور دونوں قبریں علیحدہ علیحدہ ہیں اور بنی اسرائیل کے عہد میں بلدہ قدس کا نام یروشلم تھا اور اس کو اور شلم بھی کہتے ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فوت ہونے کے بعد اس شہر کا نام ایلیار کھا گیا اور پھر فتوح الامیہ کے بعد اس وقت تک اس شہر کا نام قدس کے نام سے مشہور ہے اور عجمی لوگ اس کو بیت المقدس کے نام سے بولتے ہیں۔“

(اتمام الحجۃ ص ۲۲۲ حاشیہ خزائن ص ۲۹۹-۳۰۰ ج ۸)

نوٹ نمبر ۱.....: سید محمد سعید مرزائی کے خط سے معلوم ہوا کہ حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام کی قبر شہر یروشلم کے بڑے گرجے میں ہے اور حضرت مسیح ناصری بیت اللحم نامی قصبہ میں پیدا ہوئے تھے۔ اس سے ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی کا (حقیقت الوحی ص ۱۰۱، خزائن ص ۱۰۴ ج ۲ حاشیہ پر) یہ لکھنا کہ: ”حضرت مریم کی قبر زمین شام میں کسی کو معلوم نہیں۔“ سراسر غلط ہے۔ اس طرح مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہ مسیح ابن مریم اسرائیلی ناصرہ کی بستی میں پیدا ہوا تھا۔ (کتاب منظورات ص ۲۴۹-۲۵۲) صحیح نہیں ہے۔

نوٹ نمبر ۲.....: اس سے پیشتر مرزا قادیانی نے لکھا تھا کہ :

”یہ توح ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہو گیا۔ لیکن یہ ہر گز صحیح نہیں کہ وہی جسم جو دفن ہو چکا تھا پھر زندہ ہو گیا۔“

(ازالہ ابہام ص ۳-۴، خزائن ص ۳۵۳ ج ۳)

سو میں ذیل میں مرزا غلام احمد قادیانی کا ایک قول درج کرتا ہوں :

”ہاں ہم نے کسی کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت مسیح کی بلاؤں میں قبر ہے مگر اب صحیح تحقیق ہمیں اس بات کے لکھنے کے لئے مجبور کرتی ہے کہ واقعی قبر وہی ہے جو کشمیر میں ہے اور ملک شام کی قبر زندہ و رگور کا نمونہ تھا جس سے وہ نکل آئے۔“
(ست ہجرت حاشیہ ص ۷۰ خزائن ص ۱۰ ج ۳۰)

تحقیقی جواب

(۱)..... مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی اکثر کتابوں میں اور ان کے مریدوں میں سے حکیم خدا بخش مرزائی نے کتاب ”عسل مصطفیٰ“ قاضی ظہور الدین اکمل نے اپنی کتاب ”ظہور المسیح“ اور ”ظہور المہدی“ سید صادق حسین مرزائی مختار عدالت اٹاوا نے رسالہ کشف الاسرار مولوی غلام رسول فاضل راجپور نے رسالہ ”التعقید“ اور ان کے علاوہ (رسالہ ریویو آف ریلیجیونز ۱۹۰۳ء، ۱۹۰۴ء، ۱۹۰۶ء، ۱۹۰۷ء، اخبار الحکم بدر قندوق نور الفضل کے) متعدد پرچوں میں اس امر پر زور دیا ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ کی قبر ملک کشمیر کے شہر سری نگر کے محلہ خانیار میں ہے۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ دل کھول کر دلائل قویہ کے ساتھ قادیانی مذہب کا باطل ہونا لکھوں۔ اب قادیانی دلیل کی تردید کی جاتی ہے۔ ذرا غور سے سنئے :

(۲)..... قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

”وجعلنا ابن مریم وامه آية وآوينا هما الى ربوة ذات قرار ومعين“ ﴿اور ہم نے حضرت ابن مریم علیہ السلام (یعنی مسیح علیہ السلام) اور اس کی ماں کو نشانی کیا۔ اور ہم نے ان دونوں کو ایسی بلند زمین کی طرف پناہ دی جو رہنے کی جگہ تھی اور جہاں پانی جاری تھا۔﴾
(سورۃ المؤمنون آیت نمبر ۵۰)

(۳)..... حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب (ماں) سے پیدا ہوئے اس وقت کے بادشاہ نے نجومیوں سے سنا کہ بنی اسرائیل کا بادشاہ پیدا ہوا۔ وہ دشمن ہوا۔

ان کو بھارت ہوئی کہ اس ملک سے نکل جاؤ۔ نکل کر مصر کے ملک میں گئے ایک گاؤں کے زمیندار نے حضرت مریم علیہا السلام کو اپنی بیٹی کر رکھا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام جوان ہوئے اس وطن کا بادشاہ مرچکاتب پھر آئے اپنے وطن کو وہ گاؤں تھیلے پر اور پانی وہاں کا خوب تھا۔
(موضع القرآن سورۃ مومنون آیت ۵۰)

(۴)..... ”عیسیٰ بن مریم ولادت اوبعد ماضی سہ صدوسہ سال از سکندراست و قتل یحییٰ قبل از رفع اوبہ سہ سال شد و نصاریٰ یحییٰ را یوحنا‘نا مند و قصئہ ولادت عیسیٰ منصوص قرآن است و وہ روح و کلمہ و عبد خدا است و نبی مرسل صاحب انجیل است و مریم عیسیٰ را اول بمصر برو و بعد دوازده سال بشام آورد در قریہ ناصره نزول کرد و بہا سمیت النصاریٰ چون عیسیٰ دریں جا‘سی سالہ شد اور اوحی آمدن گرفت“

(کتاب حج الکرامہ فی آثار القیامہ (مطبوعہ ۱۲۹۰ھ مطبع شایعہ جہانی بھوپال) ص ۲۹)

(۵)..... حضرت امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری کی کتاب (تاریخ الامم والملوک ج ۲ ص ۲۱۲۰ تاریخ کامل لن اثیر ج ۱ ص ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷ عماد الدین ابوالفداء کی تاریخ ج ۱ ص ۳۵، تاریخ لن غلدون ج ۲ ص ۱۳۶) پر بھی حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے بعد ان کے ہمراہ ملک شام کو چھوڑ کر ملک مصر کی طرف جانا اور پھر وہاں سے واپس آکر شہر ناصرہ میں قیام پذیر ہونا لکھا ہے۔

(۶)..... ”اصل میں بات یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام ملک شام کے ایک قصبہ بیت اللحم نامی میں پیدا ہوئے تھے۔“

(اتمام الحجہ ص ۱۹، ۲۱۲۰، ۲۱۲۱ حاشیہ خزائن ص ۲۹۹ ج ۸، رسالہ تنقید ص ۴۲، ۴۳)

آپ کی پیدائش کے وقت ہیرودیس ایک ظالم بادشاہ حکمران تھا وہ حضرت مسیح کے قتل کرنے کے درپے ہوا۔ حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام اور حضرت مسیح

علیہ السلام ملک شام کو چھوڑ کر ملک مصر کو چلے گئے۔ وہاں بارہ سال تک رہے بادشاہ ہیرودیس کے مرنے کے بعد دونوں اپنے وطن واپس آئے چونکہ ان دونوں یروشلیم وغیرہ پر ہیرودیس کے بیٹے ارخلاؤس کی حکومت تھی۔ اس لئے حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام اور حضرت عیسیٰ دونوں صوبہ یسودہ میں کوہ کارمل کے ایک فرحت افزا مقام ”ناصرہ“ نامی کی طرف تشریف لے گئے وہاں اٹھارہ سال تک رہے۔

(طبقات الکبریٰ لابن سعد ص ۱۷۲ ج ۶)

حضرت مسیح تیس سال کی عمر میں ان قوموں کی تبلیغ کے لئے مامور ہوئے تھے۔ (عمل ص ۷۷ حصہ اول ص ۵۷۰) اسی واسطے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مسیح ناصری بھی کہتے ہیں۔

(۷)..... مرزا قادیانی لکھتا ہے :

”انجیل متی میں لکھا ہے کہ خداوند کے ایک فرشتہ نے یوسف کو خواب میں دکھائی دے کے کہا۔ اٹھ اس لڑکے اور اس کی ماں کو ساتھ لے کر مصر کو بھاگ جا اور وہاں جب تک میں تجھے خبر نہ دوں ٹھہرا رہ۔ کیونکہ ہیرودیس اس لڑکے کو ڈھونڈے گا کہ مار ڈالے۔“

(رسالہ ریویوبت ماہ جنوری ۱۹۰۳ء ص ۱۴ مسیح ہندوستان میں ص ۲۱ خزائن ص ۱۵ ج ۲۳)

(۸)..... ”گلیل کے علاقہ میں ایک شہر ناصرہ نام تھا۔ جو دراصل ایک

پہاڑی پر بستا تھا۔ لوقا ۴/۲۹ اس جگہ کو مریم مقدسہ نے مصر سے واپس آکر اپنا جائے قرار بنایا تھا۔ ناصرہ بستی کا نام ناصرہ اس لئے ہوا کہ یہ لفظ تنصر سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں چھوٹا پودا۔ چنانچہ یسعیاہ ۱۱/۱ میں بعینہ یہ لفظ عبرانی میں موجود ہے۔

چونکہ مسیح اور اس کی والدہ مقدسہ مریم ایک مدت تک اس بستی میں رہے تھے۔ اس

لئے مسیح بھی مسیح ناصری کہوایا۔ (یوحنا ۴۰)“ (رسالہ ریویوبت ماہ اگست ۱۹۱۶ء ص ۲۹۲)

قادیانی دلیل نمبر ۲

(۱)..... مرزا قادیانی لکھتا ہے :

”حضرت عیسیٰ علیہ السلام افغانستان سے ہوتے ہوئے پنجاب کی طرف آئے اس ارادہ سے کہ پنجاب اور ہندوستان دیکھتے ہوئے پھر کشمیر کی طرف قدم اٹھادیں یہ تو ظاہر ہے کہ افغانستان اور کشمیر کی حد فاصل چترال کا علاقہ اور کچھ حصہ پنجاب کا ہے۔ اگر افغانستان سے کشمیر میں پنجاب کے رستے سے آویں تو قریباً اسی کوس یعنی ۱۳۰ میل کا فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے اور چترال کی راہ سے سو کوس کا فاصلہ ہے لیکن حضرت مسیح نے بڑی عقلمندی سے افغانستان کا راہ اختیار کیا تا اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھڑیں جو افغان تھے فیض یاب ہو جائیں اور کشمیر کی مشرقی حد ملک تبت سے متصل ہے اس لئے کشمیر میں اگر باسانی تبت میں جاسکتے تھے اور پنجاب میں داخل ہو کر ان کے لئے کچھ مشکل نہ تھا کہ قبل اس کے جو کشمیر اور تبت کی طرف آویں۔ ہندوستان کے مختلف مقامات کی سیر کریں۔ سو جیسا کہ اس ملک کی پرانی تاریخیں بتلاتی ہیں کہ یہ بات بالکل قرین قیاس ہے کہ حضرت مسیح نے نیپال اور بنارس وغیرہ مقامات کا سیر کیا ہو گا اور پھر جموں سے یاراولپنڈی کی راہ سے کشمیر کی طرف گئے ہوں گے چونکہ وہ ایک سرد ملک کے آدمی تھے اس لئے یہ یقینی امر ہے کہ ان ملکوں میں غالباً وہ صرف جاڑے تک ہی ٹھہرے ہوں گے اور اخیر مارچ یا اپریل کے ابتداء میں کشمیر کی طرف کوچ کیا ہو گا اور چونکہ وہ ملک بلاد شام سے بالکل مشابہ ہے اس لئے یہ بھی یقینی ہے کہ اس ملک میں سکونت مستقل اختیار کر لی ہو گی اور ساتھ اس کے یہ بھی خیال ہے کہ کچھ حصہ اپنی عمر کا افغانستان میں بھی رہے ہوں گے اور کچھ بعید نہیں کہ وہاں شادی بھی کی ہو۔ افغانوں میں ایک قوم عیسیٰ خیل کہلاتی ہے کیا تعجب ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ کی ہی اولاد ہوں۔“

(۲)..... ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صلیب کی موت سے چنے کے متعلق ایک پیشگوئی یسعیاہ باب ۵۳ میں اس طرح پر ہے اور اس کے بتائے عمر کی جو بات ہے سو کون سفر کر کے جائے گا۔ کیونکہ وہ علیحدہ کیا گیا ہے قبائل کی زمین سے اور کی گئی شریوں کے درمیان اس کی قبر پر وہ دو لہتمندوں کے ساتھ ہوا اپنے مرنے میں جبکہ تو گناہ کے بدلے میں اس کی جان کو دے گا (تو وہ بچ جائے گا) اور صاحب اولاد ہوگا۔ اس کی عمر لمبی کی جائے گی۔ وہ اپنی جان کی نہایت سخت تکلیف دیکھے گا۔“ (یعنی صلیب پر بے ہوشی پر وہ پوری عمر پائے گا۔)

(کتاب تھہ گولڈیہ م ۲۱۳، ۲۱۴ خزائن م ۳۱۳، ۳۱۵ ج ۱۷)

(۲ الف)..... ”اس آیت کا مطلب ہے کہ صلیب سے اتار کر مسیح کو سزا یافتہ مردوں کی طرح قبر میں رکھا جائے گا مگر چونکہ وہ حقیقی طور پر مردہ نہیں ہوگا اس لئے اس قبر میں سے نکل آئے گا اور آخر عزیز اور صاحب شرف لوگوں میں اس کی قبر ہوگی اور یہی بات ظہور میں آئی۔ کیونکہ سری نگر محلہ خانیار میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس موقع پر قبر ہے۔ جہاں بعض سادات کرام اور اولیاء اللہ مدفون ہیں۔“

(تھہ گولڈیہ م ۲۱۳ حاشیہ خزائن م ۳۱۳ ج ۱۷)

(۳)..... حکیم خدا بخش مرزا لکھتا ہے :

”ہمت و حکیم۔ اکیسواں۔ یہ کہ مسیح صاحب اولاد ہوگا۔ جس کی تصدیق توریت سے یوں ہوتی ہے۔ جب کہ تو گناہ کے بدلے میں اس کی جان کو دے گا تو وہ بچ جائے گا اور صاحب اولاد ہوگا اس کی عمر لمبی کی جائے گی۔ وہ اپنی جان کی نہایت سخت تکلیف دیکھے گا۔ دیکھو کتاب یسعیاہ باب ۵۳ در س ۱۰ جس سے صاف ظاہر ہے کہ کسی لغزش کی وجہ سے مسیح پر ایک جانکاه دکھ آئے گا۔ بہ منطوق آیت : ”ما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم“ مگر وہ بفضل خدا اس مصیبت سے بچ جائے گا اور اس کی عمر دراز ہوگی۔

بست و دوم۔ یسعیہ باب ۵۱ ورس ۱۵ میں ہے جھکایا ہوا، ہند ہوا، کہاں سے آزاد کیا جائے گا وہ غار میں نہ مرے گا اور اس کی روٹی کم نہ ہوگی۔ چنانچہ احادیث ذیل سے ظاہر ہے کہ اس واقعہ صلیب کے بعد ۷۸ برس اور زندہ رہا اور صاحب اولاد بھی ہوا۔ چنانچہ افغانستان میں اب تک عیسیٰ خیل قوم موجود ہے۔
(کتاب غسل معنی (طبع ثانی) حصہ اول ص ۴۵۱، ۴۵۲)

قادیانی دلیل کی تردید

(الف)..... مرزا قادیانی نے اپنی کتاب (صبح ہندوستان میں ص ۶۸، خزائن ص ۷۰ ج ۱۵) میں یہ تو لکھ دیا کہ: ”اس ملک کی پرانی تاریخیں بتلاتی ہیں۔“ مگر یہ نہ بتایا کہ پرانی تاریخیں کس زبان میں ہیں۔ ان کے مصنف کون ہیں اور کس زمانے میں ہوئے ہیں اور کہاں ہوئے ہیں؟۔ خالی زبانی باتیں کون مان سکتا ہے۔ ذرا ان پرانی تاریخوں کی اصلی عبارتیں تو نقل کر دیتے جو بتلاتی ہیں کہ (بقول آپ کے) حضرت مسیحؑ نے نیپال اور بنارس وغیرہ مقامات کا سیر کیا ہوگا۔

(ب)..... مرزا قادیانی کے الفاظ بھی قابل غور ہیں۔ مرزا قادیانی کہتا ہے: ”سیر کیا ہوگا“ گئے ہوں گے، ٹھہرے ہوں گے، کوچ کیا ہوگا، کرلی ہوگی، رہے ہوں گے۔“ وہ صاحبِ دواہ! کیسے زبردست دلائل مرزا قادیانی پیش کر رہے ہیں۔ ساتھ یہ بھی ملاحظہ ہو کہ: ”اور کچھ بعید نہیں کہ وہاں شاہی کی ہو۔ افغانوں میں ایک قوم عیسیٰ خیل کہلاتی ہے کیا تعجب ہے کہ وہ حضرت عیسیٰؑ ہی کی اولاد ہوں۔“ (تحد کوڑیہ ص ۲۱۴، خزائن ص ۱۵ ج ۱۷) قربان جائیے ایسے استدلال پر۔ افغانوں میں تو محمد زئی، عمر زئی اور یوسف زئی قومیں بھی تو ہیں۔ واضح ہو کہ: ”ایک امر کا ممکن ہونا اور چیز ہے اور فی الواقع اس امر کا واقع ہونا اور چیز ہے۔“ (دیکھو سالہ ریویو بلیٹ ماہ ستمبر ۱۹۱۰ء ج ۹ ص ۳۳۸)

(ج)..... واضح ہو کہ پرانے عہد نامے میں سے یسعیہ نبی کے صحیفہ کا

باب ۵۳ حضرت مسیح ناصری کے حق میں نہیں ہے جیسا کہ مرزا قادیانی اور ان کے مرید حکیم خدا بخش مصنف ”عسل مصنیٰ“ نے لکھا ہے بلکہ اگر بغور دیکھا جائے تو سارا باب ۵۳ یسعیاہ کی کتاب کا سیدنا محمد ﷺ کے حق میں ہے۔ (دیکھو رسالہ تنبیہ الاذہان بابت ماہ دسمبر ۱۹۱۹ء ص ۲۰) آج سے کئی سال پیشتر جناب امام فن مناظرہ اہل کتاب سیدنا صر الدین محمد ابوالمنصور نے اپنی مشہور و معروف کتاب (میزان المیزان در جواب میزان الحق ص ۱۸۱) پر دلائل سے ثابت کیا تھا کہ یسعیاہ ۵۳ باب میں کہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر نہیں ہے۔ بلکہ وہ حضرت پیغمبر اسلام ﷺ کے حق میں ایک پیشگوئی ہے۔

(د)..... حضرت مسیح نے نہ شادی کی اور نہ آپ کی اولاد ہوئی۔ اب ذیل میں خود مرزا قادیانی اور ان کے مریدوں کی تحریروں سے اس امر کو ثابت کیا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نہ کوئی بیوی تھی اور نہ آپ کی کوئی اولاد تھی۔

(۱)..... ”اور کوئی اس (یعنی مسیح) کی بیوی بھی نہیں تھی۔“

(ریویو ج ۱ نمبر ۳ ص ۱۲۳)

(۲)..... ”اور ظاہر ہے کہ دنیوی رشتوں کے لحاظ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کوئی آل نہیں تھی۔“

(ترقی القلوب ص ۹۹ حاشیہ خزائن ص ۶۳ ج ۱۵)

(۳)..... ”سیدنا حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی تحقیق یہی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کوئی ظاہری اولاد نہ تھی۔“ (الفضل مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۲۵ء ص ۶)

(۴)..... ”کیا مریم کا بیٹا مسیح جس کا کوئی باپ نہ تھا نہ بیوی اور نہ چچ تھا۔ اس

دنیا کے ایک عام آدمی کے لئے کامل نمونہ ہو سکتا ہے۔“ (ریویو بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص ۳۱)

(۵)..... ”یہ وہی بات ہے جو ہم رسول اللہ ﷺ کی شان میں بیان کرتے

ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے شادی نہیں کی۔ پھر کس طرح معلوم ہو کہ وہ اپنی

بیوی بچوں سے اچھا سلوک کر سکتے تھے۔“ (الفضل فیبر ۸ مئی ۱۹۲۸ء نمبر ۹۴)

(۶)..... ”عام خیال حضرت مسیح کے متعلق یہی تھا کہ انہوں نے نکاح

نہیں کیا۔“ (ریویو ج ۴ نمبر ۶ ص ۷۷۳)

(۷)..... ”دیکھو مسیح نے ایک بھی بیوی نہیں کی۔“

(۸)..... ”یسوع فرقہ صوفیاہام اسیر میں داخل تھا جو شادی نہ کرتے

تھے۔“

(اخبار بدر ۲۰ جولائی ۱۹۱۱ء ص ۴)

(۹)..... ”حضرت عیسیٰ بلا باپ تھے۔ صاحب اولاد ہونا معلوم نہیں۔ غالباً

نہ تھے۔“ (الفضل مورخ ۷ جولائی ۱۹۱۷ء ص ۵)

(۱۰)..... ”اگر کوئی عیسائی شادی کرے اور حضرت عیسیٰ سے پوچھے کہ

حضرت میں نے شادی کی ہے۔ بیوی بچوں سے کیا سلوک کروں تو وہ کیا جواب دے

سکتے ہیں۔ جبکہ خود انہوں نے شادی نہیں کی۔“ (الفضل مورخ ۱۰ جنوری ۱۹۲۸ء ص ۴)

(۱۱)..... ”مسیح کا شادی نہ کرنا دلالت کرتا ہے کہ آپ کی تعلیم ناقص ہے

وجہ یہ کہ انبیاء اور مرسلین دوسروں کے لئے نمونہ بن کر آتے ہیں۔“

(تعمید الاذہان ج ۱۶ نمبر ۱۱ ص ۴)

(۱۲)..... حضرت مسیح نے نہ صرف تجرد کو تاہل پر ترجیح دی بلکہ اسے آسمانی

بادشاہت میں داخل ہونے کا ذریعہ بتایا ہے اور خود بھی انہوں نے شادی نہیں کی۔“

(الفضل مورخ ۱۲ جون ۱۹۲۸ء ص ۵۲)

(۱۳)..... ”اصیل مسیح نے نکاح نہیں کیا تھا اور نہ اس کی کوئی اولاد ہوئی۔“

(اعلام الناس حصہ ۱ ص ۵۹)

(۱۴)..... ”دلیلی اور ابن النجار نے حضرت جابر سے روایت کی ہے کہ عیسیٰ

علیہ السلام سفر کرتے تھے جب شام پڑ جاتی تو جنگل کا ساگ پات کھا لیتے اور چشموں کا

پانی پی لیتے اور مٹی کا تکیہ بناتے (یعنی زمین پر ہی بلا ستر کے لیٹ رہتے) پھر کہتے کہ نہ تو

میرا گھر ہے کہ جس کے خراب ہونے کا اندیشہ ہو اور نہ کوئی اولاد ہے کہ جن کے مرنے کا کوئی غم ہو۔“ (مسل ص ۷۷ حصہ اول ص ۱۹۱ ۵۸۳ معنفہ خدا بخش مرزائی موالہ کنز العمال ج ۲ ص ۷۱) نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم نے نہ شادی کی اور نہ ان کی کوئی بیوی تھی اور کتاب (مجلد مجمع البحار ص ۸۵ درمورج ص ۲۹۹ حیات القلوب ص ۶۱ ج ۱ تاریخ روضۃ الصفا ج ۱ ص ۱۳۲) کے مطالعہ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ پس افغانوں کی قوم عیسیٰ خیل کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اولاد قرار دینا سراسر غلط ہے۔

قادیانی دلیل نمبر ۳

(الف)..... مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے :

- (۱)..... ”حال ہی میں جو روسی سیاح نے ایک انجیل لکھی ہے جس کو لندن سے میں نے منگوا یا ہے وہ بھی اس رائے میں ہم سے متفق ہے کہ ضرور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس ملک میں آئے تھے۔“ (مخلص از حقیقت ص ۷۷ حاشیہ خزائن ص ۱۶۱ ج ۱۳)
- (۲)..... ”تحقیقات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے صلیبی واقعہ سے نجات پا کر ضرور ہندوستان کا سفر اختیار کیا ہے اور نیپال سے ہوتے ہوئے آخر تبت تک پہنچے اور پھر کشمیر میں ایک مدت تک ٹھہرے اور وہ بنی اسرائیل جو کشمیر میں بابل کے تفرقہ کے وقت میں سکونت پذیر ہوئے تھے ان کو ہدایت کی اور آخر ایک سو بیس برس کی عمر میں سری نگر میں انتقال فرمایا اور محلّہ خانیاں میں مدفون ہوئے اور عوام کی غلط بیانی سے یوز آسف نبی کے نام سے مشہور ہو گئے۔ اس واقعہ کی تائید وہ انجیل بھی کرتی ہے جو حال ہی میں تبت سے برآمد ہوئی ہے یہ انجیل بڑی کوشش سے لندن سے ملی ہے۔ ہمارے مخلص دوست شیخ رحمت اللہ تاجر قریباً تین ماہ تک لندن میں رہے اور اس انجیل کو تلاش کرتے رہے۔ آخر ایک جگہ سے میسر آگئی۔ یہ انجیل بدھ مذہب کی ایک پرانی کتاب کا گویا ایک حصہ ہے۔ بدھ مذہب کی کتابوں سے

یہ شہادت ملتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ملک ہند میں آئے۔“

(راز حقیقت ص ۹ حاشیہ خزائن ص ۱۶۱ ج ۱۳)

(۳)..... ”حال میں ایک انجیل ثبت سے دفن کی ہوئی نکلی ہے جیسا کہ وہ

شائع بھی ہو چکی ہے۔ بلکہ حضرت مسیح کے کشمیر میں آنے کا یہ ایک دوسرا قرینہ ہے۔

ہاں یہ ممکن ہے کہ اس انجیل کا لکھنے والا بھی بعض واقعات کے لکھنے میں غلطی کرتا ہو۔

جیسا کہ پہلی چار انجیلیں بھی غلطیوں سے بھری ہوئی ہیں مگر ہمیں اس نادر اور عجیب

ثبوت سے نکلی منہ نہیں پھیرنا چاہیے جو بہت سی غلطیوں کو صاف کر کے دنیا کو صحیح

سوانح کا چہرہ دکھلاتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب“ (ست جن ص ۱۶۳ حاشیہ خزائن ص ۱۰۷ ج ۱۰)

(۴)..... ”حال میں جو ثبت سے ایک انجیل کسی غار میں سے برآمد ہوئی ہے

جس کو ایک روسی فاضل نے کمال جدوجہد سے چھپو کر شائع کر دیا ہے۔ جس کے شائع

کرنے سے پادری صاحبان بہت ناراض پائے جاتے ہیں یہ واقعہ بھی کشمیر کی قبر کے

واقعہ پر ایک گواہ ہے۔“ (ایام الصلح ص ۱۱۸ حاشیہ خزائن ص ۵۶ ج ۱۳)

(۵)..... ”اور پھر دوسرا مآخذ اس تحقیق کا مختلف قوموں کی وہ تاریخی کتابیں

ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ضرور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہندوستان اور تبت اور

کشمیر میں آئے تھے اور حال میں جو ایک روسی سیاح نے بدھ مذہب کی کتابوں کے حوالہ

سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اس ملک میں آنا ثابت کیا ہے وہ کتاب میں نے بھی

دیکھی ہے اور میرے پاس ہے وہ کتاب بھی اس رائے کی مؤید ہے۔“

(کشف الغلاص ۲۵ خزائن ص ۲۱۱ ج ۱۳)

(ب)..... حکیم خدا بخش مرزائی لکھتا ہے :

(۱)..... ”ناٹوڈج روسی سیاح اپنی کتاب میں جو مسیح کی نامعلوم زندگی کی

نسبت لکھ کر شائع کی ہے اس میں وہ بھی تسلیم کرتا ہے کہ ۳۶ سال کی عمر میں حضرت

مسیح نیپال میں تھے تبت و کشمیر و ہندوستان آئے تھے۔“

(کتاب عمل معنی حصہ اول ص ۵۸۵ نیز دیکھو سالہ احمدی بابت ۱۹۱۹ء ص ۲۵)

(۲)..... ”ناٹوچ روسی سیاح لکھتا ہے کہ ہندوستان کے برہمنوں سے بھی

مسیح علیہ السلام کے مباحثے ہوئے اور جب نیپال میں تھے تو اس وقت ان کی عمر ۳۶ برس کی تھی۔“
(عمل معنی حصہ اول ص ۱۹۲، ۱۹۳)

قادیانی دلیل کی تردید

مرزا غلام احمد قادیانی کا حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے بارے میں یہ عقیدہ ہے کہ :

(۱)..... حضرت مسیح علیہ السلام بن باپ پیدا ہوئے تھے۔

(۲)..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۳۳ سال کی عمر میں ملک شام میں صلیب پر چڑھائے گئے تھے۔

(۳)..... حضرت ابن مریم صلیب پر نہ مرے تھے بلکہ بے ہوش ہو گئے تھے۔

(۴)..... حضرت یسوع مسیح کے زخموں پر مرہم عیسے سے علاج کیا گیا۔

(۵)..... حضرت مسیح ابن مریم نے اس واقعہ صلیب کے بعد ملک شام سے ہجرت کی۔

(۶)..... آپ ملک عراق، ایران، افغانستان، پنجاب، ہندوستان، تبت وغیرہ کی طرف صلیبی واقعہ کے بعد تشریف لائے۔

(۷)..... بعد ازیں ۱۲۰ سال کی عمر پا کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ملک کشمیر میں وفات پائی۔

(۸)..... آپ کی قبر شہر سری نگر کے محلہ خانیار میں ہے۔

یہ ہے مرزا قادیانی کا مذہب۔ اب روسی سیاح مسٹر نکوسن نوڈوچ کی سنو۔ اس

میں کچھ شک نہیں کہ مسٹر نکوس نوڈوچ روسی سیاح نے ”یسوع مسیح کی نامعلوم زندگی کے حالات“ بود ہوں مٹھ واقع مقام لیہ دار الخلافہ سے دریافت کر کے فرانسیسی اور انگریزی زبان میں شائع کئے تھے۔ اس کا ترجمہ اردو زبان میں لالہ جے چند سابق منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے کیا۔ مطبع ست دھرم پرچاک جالندھر شہر میں ۱۸۹۹ء میں یہ اردو ترجمہ چھپا تھا۔ مسٹر ناٹوچ روسی سیاح لکھتا ہے کہ یسوع مسیح کے یہ حالات ۱۸۸۷ء میں بودھوں کے مٹھ واقعہ مقام لیہ کے بدھ لامہ نے مجھے بتائے تھے۔ اب ذیل میں اس کتاب ”یسوع مسیح کی نامعلوم زندگی کے حالات“ کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے :

اس کتاب میں ۴ ابواب ہیں۔ باب اول شامی تہجد کی زبانی مسیح علیہ السلام کے صلیب دیئے جانے کی خبر۔ باب دوم بنی اسرائیل کے حالات۔ باب سوم بنی اسرائیل کے جاہ و جلال کے واقعات۔ اس کے بعد یوں لکھا ہے :

باب چہارم

(۸)..... یہ خدائی چہ جس کا نام عیسیٰ رکھا گیا۔ چنن سے ہی گراہوں کو توبہ کے ذریعہ گناہوں سے نجات حاصل کرنے کی ترغیب دے کر ایک خدا کا وعظ کرنے لگا۔

(۹)..... چاروں طرف سے لوگ اس کا وعظ سننے آیا کرتے اور اس چہ کے وعظ کو سن کر حیران ہوا کرتے۔ قوم اسرائیل کے تمام لوگ اس بات میں متفق الرائے تھے کہ روح لبدی اس چہ میں موجود ہے۔

(۱۰)..... جب عیسیٰ تیرہ برس کی عمر کو پہنچا کہ جس عمر میں اسرائیلی لوگ شادی کیا کرتے تھے۔

(۱۱)..... تو دولت مند اور امیر لوگ عیسیٰ کے والدین کی جائے سکونت میں

جہاں وہ اپنے گزارہ کے لئے بیوپار کرتے تھے۔ آکر جمع ہونے لگے تاکہ وہ نوجوان عیسیٰ کو جو قادر مطلق خدا کے نام کا وعظ کرنے میں مشہور ہو چکا تھا اپنا داماد دیں۔

(۱۲)..... یہ وہ وقت تھا جب کہ عیسیٰ چپ چاپ والدین کا گھر چھوڑ کر یروشلم سے نکل گیا۔ اور سوداگروں کے ساتھ سندھ کی طرف روانہ ہوا۔

(۱۳)..... تاکہ وہ تعلیم الہی میں کمالیت حاصل کرے اور بدھ دیو کے قوانین کا مطالعہ کرے۔
(س ۴۱، ۴۰ یسوع مسیح کی نامعلوم زندگی کے حالات)

باب پنجم

(۱)..... نوجوان عیسیٰ جس کو خدا نے برکت دی تھی۔ چودہ برس کی عمر میں سندھ کے اس پار آیا اور الیشور کی پیاری سر زمین میں آریوں کے درمیان رہنے لگا۔
(۲)..... اس عجوبہ چہ کی شہرت سارے شمالی ہند میں پھیل گئی اور جب وہ پنجاب اور راجپوتانہ میں سے گذرا تو جین دیو کے پیروں نے اس سے درخواست دی کہ وہ ان کے پاس رہے۔

(۳)..... لیکن وہ جین کے گمراہ پوجاریوں کے پاس نہ رہا اور جگن ناتھ واقع ملک اڑیسہ کو چلا گیا۔ جہاں ویاس کرشن کے پھول (استخوان) مدفون تھے یہاں کے برہمنوں نے اس کا بہت آور ستکار کیا۔

(۴)..... برہمنوں نے عیسیٰ کو دید پڑھائے اور ان کا مطلب سمجھایا اور دعا کے ذریعے شفا بخشا، لوگوں کو دید اور شاستروں کا پڑھانا اور سمجھانا اور آدمیوں سے بھوت پریت نکال کر ان کو تندرست کرنا سکھلایا۔

(۵)..... جگن ناتھ راجگڑھ ہارس اور دیگر متبرک شہروں میں وہ چھ برس

باب ششم

(۱)..... برہمنوں اور شستریوں نے عیسیٰ کے ان اپدیشوں کو جو وہ شودروں کو دیا کرتا تھا سن کر عیسیٰ کے قتل کی ٹھانی۔ چنانچہ انہوں نے اس مطلب کے لئے اپنے نوکروں کو نوجوان پیغمبر کی تلاش میں بھیجا۔

(۲)..... مگر عیسیٰ کو شودروں نے اس منصوبے سے مطلع کر دیا تھا۔ پس وہ رات کو ہی جگن ناتھ سے نکل گیا اور گوتم کے پیروؤں کو کوہستانی ملک میں جہاں کہ سا کی منی بدھ دیو پیدا ہوئے تھے اور جہاں کہ لوگ آپ کو مانتے تھے جلاسا اور ان لوگوں کے درمیان رہنے لگا۔ (ص ۴۴)

(۳)..... میں کمالیت حاصل کر کے مصنف مزاج عیسیٰ سوتروں کے متبرک خرطوم کو پڑھنے لگا۔

(۴)..... چھ برس کے بعد عیسیٰ نے جس کو بدھ دیو نے اپنے شاستر پھیلانے کے لئے منتخب کر رکھا تھا ان متبرک خرطوموں کی تشریح کرنے میں کامل مہارت حاصل کر لی تھی۔

(۵)..... اس وقت عیسیٰ نیپال اور ہمالہ کے پہاڑوں کو چھوڑ کر راجپوتانہ میں آ نکلا اور مختلف قوموں کو اس بات کا وعظ کرتا ہوا کہ انسان کمالیت حاصل کرنے کی قابلیت رکھتا ہے مغرب کی طرف چلا گیا۔ (ص ۴۵)

باب ہشتم

(۱)..... عیسیٰ کے اپدیشوں کی شہرت گردنواح کے ملکوں میں پھیل گئی اور جب وہ ملک فارس میں داخل ہوا تو پجاریوں نے ڈر کر لوگوں کو اس کا اپدیش سننے سے منع کر دیا۔ (ص ۴۸، ۴۹)

باب نہم

(۱)..... عیسیٰ جس کو خالق نے گمراہوں کو سچے خدا کا راستہ بتانے کے لئے پیدا کیا تھا ۲۹ برس کی عمر میں ملک اسرائیل میں واپس آیا۔ (س ۵۱)

باب دہم

(۱)..... حضرت عیسیٰ اسرائیلیوں کا حوصلہ جو ناامیدی کے چاہ میں گرنے والے تھے خدا کے کلام سے مضبوط کرتا ہوا گاؤں پہ گاؤں پھر اور ہزاروں آدمی اس کا اپدیش (یعنی وعظ) سننے کے لئے اس کے پیچھے ہوئے۔

باب سیزدہم

(۱)..... حضرت عیسیٰ اس طرح تین برس تک قوم اسرائیل کو ہر قصبہ اور ہر شہر میں سڑکوں پر اور میدانوں میں ہدایت کرتا رہا اور جو کچھ اس نے کہا وہی وقوع میں آیا۔ (س ۶۱)

باب چہار دہم

(۱)..... حاکم کے حکم سے سپاہیوں نے عیسیٰ اور ان دو چوروں کو پکڑ لیا اور ان کو پھانسی کی جگہ پر لے گئے اور ان صلیبوں پر جو زمین میں گاڑی گئی تھیں چڑھا دیا۔

(۲)..... عیسیٰ اور دو چوروں کے جسم دن بھر لٹکتے رہے جو ایک خوفناک نظارہ تھا اور سپاہیوں کا ان پر بدمذہبہ رہا۔ لوگ چاروں طرف کھڑے رہے۔ پھانسی یافتوں کے رشتہ دار دعا مانگتے رہے اور روتے رہے۔

(۳)..... آفتاب غروب ہونے کے وقت عیسیٰ کا دم نکلا اور اس نیک مرد کی روح جسم سے علیحدہ ہو کر خدا میں جا ملی۔ (س ۶۵)

نوٹ : اخبار (الفضل قادیان مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۲۶ء ص ۸) پر مذکورہ بالا کتاب کا خلاصہ مطلب یوں لکھا ہے :

”اس کتاب میں چودہ باب ہیں۔ باب اول شامی تجارت کی زبانی مسیح کے صلیب دیئے جانے کی خبر۔ باب دوم بنی اسرائیل کے حالات۔ باب سوم بنی اسرائیل کے جاہ و جلال کے واقعات۔ باب چہارم مسیح کی پیدائش۔ باب پنجم مسیح کا ہندوستان کے ملک سندھ میں چودہ سال کی عمر میں آنا اور پھر سیاحت ہند۔ باب ششم ہرمیوں کی مسیح پر خفگی۔ باب ہفتم بت پرستوں کا بت پرستی چھوڑ کر مسیح کے پیرو بننا اور ہرمیوں سے مباحثات نہ ہی۔ باب ہشتم مسیح کا ہندوستان سے ایران جانا۔ باب نہم مسیح کا ۲۹ سالہ عمر میں شام پہنچنا اور تین سال تک تبلیغ کرنا۔ باب دہم مسیح کے تبلیغی حالات اور یہودیوں کا مسیح کو دکھ دینا۔ باب یازدہم یہودیوں کا حاکم وقت کے پاس فریاد کرنا اور مسیح کو عدالت میں جو لبد ہی کے لئے مجبور کرنا۔ باب دوازدہم مسیح کے پیچھے جاسوسوں کا پھرنا۔ باب سیزدہم تین سال مختلف ممالک شام کے شہروں میں مسیح کے تبلیغی حالات۔ باب چہار دہم ۳۳ سالہ عمر میں مسیح کا صلیب دیا جانا اور پھر خاتمہ۔ نہ تین دن قبر میں رہنے کا ذکر نہ آسمان پر جانے کا ذکر۔“

بھلا انصاف سے بتاؤ کہ مرزا قادیانی کے مذہب و عقیدہ کو اس سے کیا تعلق ہے۔ مرزا قادیانی کا مذہب تو یہ ہے کہ واقعہ صلیبی کے بعد یعنی ۳۳ سال کے بعد مسیح نے مشرقی ملکوں کی سیاحت کی مگر اس افسانہ میں لکھا ہے کہ صلیبی واقعہ سے تیس سال پہلے عیسیٰ ہندوستان وغیرہ میں آیا۔

مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ :

”یہ بات ہرگز صحیح نہیں ہے کہ حضرت مسیح صلیب کے واقعہ سے پہلے

ہندوستان کی طرف آئے تھے۔“ (کتاب مسیح ہندوستان میں ص ۳۲، خزائن ص ۷۵ ج ۱)

قادیانی دلیل نمبر ۴

مرزا قادیانی اور اس کی کذب بیانی

شہزادہ یوز آسف کے حالات

کتاب اکمال الدین کے حوالے : واضح ہو کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی بعض کتابوں مثلاً کتاب البریۃ، راز حقیقت، ایام الصلح، نور القرآن، ست چمن، کشف الغطا، ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، مسیح ہندوستان میں، حقیقت الوحی، تحفہ قیصریہ، تذکرۃ الشہادتین، الہدی، تحفہ گولڑویہ، کشتی نوح، اعجاز احمدی وغیرہ میں اس بات پر بہت زور دیا ہے کہ :

”جو سری نگر میں محلہ خانیاد میں یوز آسف کے نام سے قبر موجود ہے وہ در حقیقت بلا شک و شبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے۔“

(راز حقیقت ص ۲۰، خزائن ص ۷۲، ج ۱۳)

اپنے اس دعوے کے ثبوت کے لئے مرزا قادیانی نے تحریر کیا ہے :

”وتوا تر علی لسان اہلہا انہ قبر نبی کان ابن ملک وکان من بنی اسرائیل وکان اسمہ یوز آسف فلیستلہم من یطلب الدلیل واشتہر بین عامتہم ان اسمہ الاصل عیسیٰ صاحب وکان من الانبیاء وهاجر الی کشمیر فی زمان مضی علیہ من نحو ۱۹۰۰ سنۃ واتفقوا علی ہذہ الانبیاء بل عندهم کتب قدیمۃ توجد فیہا ہذہ القصص فی العربیۃ والفارسیۃ ومنہا کتاب سمی اکمال الدین وکتب اخری کثیرۃ الشہرۃ..... ثم معذک کان یوز آسف سمی کتاب الانجیل وماکان صاحب الانجیل الاعیسیٰ فخذ ما حصصی

جھوٹ بولا ہے۔ اب میں اسی کتاب ”اکمال الدین“ اور اس کے اردو ترجمے کتاب ”شہزادہ یوز آسف اور حکیم بلوہر“ مطبوعہ ۱۸۹۶ء مفید عام پریس آگرہ (جس کا حوالہ کتاب رتہ حقیقت ص ۲۰ پر بھی دیا گیا ہے) کے حوالے سے شہزادہ یوز آسف اور اس کے باپ کے حالات مختصر طور پر ذیل میں لکھتا ہوں: ”وماتوفیقی الا باللہ علیہ توکللت والیہ انیب“

یوز آسف کے باپ کا حال

”ان ملکا من ملوک الهندکان کثیر الجند واسع المملکة مهیبا فی النفس مظفرا علی الاعداء وكان مع ذالك عظیم النعمة فی شهوات الدینا ولذاتها وملاعیها موثر الهواه مطیعاله وكان اکرم الناس علیہ وانصمهم له فی نفسه من ذین له وحسن لائه وابغض الناس الیه واغشهم له فی نفسه من امره بغير پاوترک امره فیها وقد کان اصاب الملك فیها فی حدائة سنة وعنفوان شبابه“

(اکمال الدین ص ۳۱۷-۳۱۸)

”اگلے زمانہ میں ایک بادشاہ صاحب لشکر جرار و مالک ملک وسیع ہندوستان میں گذرا ہے۔ بزارعب اس کا رعایا پر چھایا ہوا تھا اور ہمیشہ دشمنوں پر ظفریاب رہتا تھا۔ اس پر بھی اس کی طبیعت میں حرص بہت تھی۔ دنیوی لذتیں حاصل کرنے میں اور مزے اڑانے میں اور کھیل کود میں اور اپنی خواہشیں پوری کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھانہ رکھتا تھا اور اس کا بڑا خیر خواہ اور دوست صادق وہ شخص تھا جو اس کی بد افعالیوں کی تعریف کرتا رہے اور اس کی بد کاریوں کو اچھا ظاہر کرے اور بڑا بد خواہ اور دشمن اس کے نزدیک وہ شخص تھا جو اسے ایسی حرکتیں ترک کرنے کو کہے اور یہ بادشاہ ابتدائے جوانی اور کمسنی میں تخت نشین ہو گیا تھا اور بہت صاحب فہم اور خوش بیان تھا اور تدبیر ملک اور

مندوبست رعایا سے خوب ماہر تھا اور سب لوگ اس کے ان اوصاف کو جانتے تھے۔ اس سبب سے اس کے فرمانبردار تھے اور بڑے بڑے سرکش اور اہل رائے اس کے تابع حکم و مدہ فرمان تھے اور کچھ جوانی کی بے ہوشی میں کچھ بادشاہی و حکمرانی کے نشہ میں کچھ شہوت و خود بینی کی مستی میں وہ سرشار تو تھا ہی۔ دشمنوں پر فتیاب ہونے سے اور رعایا کے مطیع اور فرمانبردار رہنے سے یہ سب نشہ اور بھی چوگنا ہو گیا تھا اور بہت غرور و تکبر کیا کرتا تھا اور سب کو حقیر سمجھتا تھا اور لوگوں کی تعریف اور خوشامد سے اس کو اپنے کمال عقل و خوبی رائے پر بھروسہ بڑھتا ہی جاتا تھا اور تحصیل دنیا کے سوا اس کی کوئی آرزو اور مقصد نہ تھا اور دنیا کو جس طرح سے وہ چاہتا تھا۔ اسی طرح بآسانی اسے حاصل ہو جاتی تھی لیکن اس کے یہاں کوئی لڑکا نہیں ہوا تھا لڑکیاں ہی تھیں اور اس کے بادشاہ ہونے سے پیشتر اس کے ملک میں دینداری بہت پھیلی ہوئی تھی اور بہت سے دیندار لوگ تھے۔ شیطان نے اس کے دل میں دین سے عداوت اور دینداروں سے دشمنی پیدا کر دی اور اہل دین کو ایذا رسانی کرنے لگا اور اپنے زوال سلطنت کے ڈر سے ان لوگوں کو اپنے ملک سے نکال دیا اور مت پرستوں کو اپنا مقرب کیا اور ان کے لئے چاندی سونے کے بت بنوائے اور ان کو اور سب پر بزرگی دی اور ان بتوں کو سجدہ کیا۔ جب لوگوں نے یہ حال دیکھا تو وہ بھی بتوں کو پوجنے لگے اور دینداروں کی توہین کرنے لگے۔“

(شہزادہ یوز آسف اور حکیم بلوہر ص ۲۳۳)

شہزادہ یوز آسف کی پیدائش

”فولد للملك فى تلك الايام بعد اماسه من الذكور غلام لم ير الناس مولودا مثله قط حسنا وجمالا وضياء فبلغ السر ورمز الملك مبلغا كاد ان يشرف منه على هلاك نفسه من الفرح وزعم ان الاوثان التى كان يعبدها التى وهبت له الغلام فقسم عامة ماكان فى

بیوت امواله علی بیوت اوٹانہ وائم الناس بالاکل والشرب سنۃ
وسمی الغلام یوز آسف..... الخ“ (اکمال الدین ص ۳۲۱-۳۲۲)

”اور اسی زمانہ میں جبکہ بادشاہ کو کوئی امید لڑکا ہونے کی باقی نہ رہی تھی اس کے یہاں ایک ایسا خوش جمال لڑکا پیدا ہوا جس کا تانی چشم روزگار نے نہ دیکھا ہوگا۔ اس لڑکے کے پیدا ہونے سے اتنی خوشی بادشاہ کو ہوئی کہ قریب تھا کہ شادی مرگ ہو جائے اور اس نے یہ گمان کیا کہ جن بیویوں کی ان دنوں میں پرستش کیا کرتا ہے انہوں نے یہ فرزند اسے عنایت کیا ہے۔ اسی خیال سے اس نے تمام خزانہ اپنا مت خانوں پر تقسیم کر دیا اور رعایا کو حکم دیا کہ سال بھر تک خوشی کریں اور اس لڑکے کا نام یوز آسف رکھا اور اس کے طالع دیکھنے کے لئے منجموں کو اور اہل علم کو جمع کیا۔ ان سب نے غور و تامل کے بعد عرض کیا کہ اس کے طالع سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ اس قدر شرف و بزرگی اسے حاصل ہوگی کہ ہندوستان میں کبھی کسی کو حاصل نہ ہوگی اور جتنے منجم تھے سب نے ہمزبان ہو کر یہی بات کہی لیکن ان میں سے ایک منجم نے یہ کہا کہ میرا ایسا گمان ہے کہ اس لڑکے کے طالع میں جو شرف و بزرگی معلوم ہوتی ہے وہ شرف آخرت ہے اور مجھے یہ گمان ہے کہ یہ لڑکا عابدوں کا اور اہل دین کا پیشوا ہونے والا ہے اور عقبی کے مرتبوں میں سے مرتبہ بلند پر یہ فائز ہونے کو ہے۔ اس لئے کہ جو بزرگی اس کے طالع میں مجھے معلوم ہوتی ہے بزرگی دنیا کو اس سے کوئی نسبت نہیں ہے۔“

(شہزادہ یوز آسف و حکیم بلوہر ص ۱۳)

بلوہر کا لڑکا سے یوز آسف کے پاس آتا

”و شاع خبرہ فی آفاق الارض و شہریت فکرہ و جمالہ و کما
لہ و فہمہ و عقلہ و زہادتہ فی الدنیا و ہوا منہا علیہ فبلغ ذلک
رجلا من الناس یقال لہ بلوہر بارض یقال لہ سراندیپ و کان

رجلانا سکا حکیم فرکب البحر حتی اتی ارض سولابط ثم عمدالی
باب ابن الملك فلزمه وطرح عنه ذی النساك ولبس ذی التجار وتردد
الی باب ابن الملك حتی عرف الاهل والاحیاء“ (اکمال الدین ص ۳۲۵)

”اس لڑکے کی عقل و علم و کمال و فکر و تدبیر و فہم و زہد و ترک دنیا کا شہرہ دور دور پھیل گیا اور ایک شخص نے جو کہ اہل دین و اہل عبادت میں سے تھا اور اس کا نام بلوہر تھا یہ خبر لڑکا میں سنی اور یہ شخص بڑا عابد اور حکیم و انا تھا۔ اس نے دریا کا سفر کیا اور سولابط کی زمین کی طرف آیا اور شہزادہ کی ڈیوڑھی کا ارادہ ٹھان لیا اور عابدوں کا لباس اتار ڈالا تاجروں کی سی وضع بنائی اور اس لڑکے کی ڈیوڑھی پر آمدورفت شروع کی۔ یہاں تک کہ بہت سے ایسے لوگوں سے جو بادشاہ کے لڑکے کے دوست و رفیق تھے اور اس کے پاس آیا جلیا کرتے تھے اس سے جان پچھان ہو گئی۔“ (شہزادہ یوز آسف و حکیم بلوہر ص ۲۶، ۲۷)

کتاب (اکمال الدین ص ۳۵۵، ۳۲۶) اور کتاب شہزادہ یوز آسف و حکیم بلوہر ص (۱۲۲، ۱۲۸) میں بلوہر کی ملاقات اور گفتگو کا مفصل حال لکھا ہے۔ اس کے آگے جو کچھ درج ہے اس کا خلاصہ ذیل میں لکھا جاتا ہے :

حکیم بلوہر کا رخصت ہونا

”جب بلوہر کی گفتگو یہاں پہنچی تو یوز آسف سے رخصت ہو اور اپنے گھر کی طرف پلٹ گیا اور چند روز اور اس کی خدمت میں آمدورفت کرتا رہا۔ یہاں تک کہ اسے معلوم ہو گیا کہ بہتری و فلاح اور ہدایت و صلاح کے دروازے اس کے کھل گئے اور راہ حق اور دین روشن کی ہدایت اسے ہو گئی پھر اس سے بالکل ہی رخصت ہو اور اس شہر سے چلا گیا اور یوز آسف غمگین و دل گیر و تنہا رہ گیا یہاں تک کہ وہ دقت آگیا کہ وہ دینداروں اور عابدوں میں مل جائے اور تمام خلق کو ہدایت کرے۔“

(اکمال الدین ص ۳۵۶) شہزادہ یوز آسف و حکیم بلوہر ص (۱۲۳)

ص ۳۵۷ پر لکھا ہے کہ یوز آسف کے پاس خدا کی طرف سے ایک فرشتہ آیا۔ ص ۳۵۸ پر لکھا ہے کہ یوز آسف نے شاہانہ پوشاک گلے سے اتار ڈالی اور وزیر کو دیدی۔ اسی صفحہ پر یہ بھی لکھا ہے کہ وزیر شہر کی طرف پلٹ گیا اور یوز آسف نے اپنی راہ لی۔

یوز آسف کا پھر ارض سولابط میں آنا

”فمكث في تلك البلاد حين ثم اتى ارض سولا بط فلما بلغ والده قد ومه خرج يسير هو والاشراف فاكر موه ووقروه واجمع اليه اهل بلده مع ذوى قرابته وحشمه وقعدوا بين يديه وسلموا عليه وكلمهم الكلام الكئيب“
(اکمال الدین ص ۳۵۸)

اور ایک مدت تک اس ملک میں یوز آسف رہا اور لوگوں کو دین حق کی ہدایت کی اس کے بعد پھر سرزمین سولابط پر آیا جو کہ اس کے باپ کا ملک تھا جب اس کے باپ نے اس کے آنے کی خبر سنی۔ رؤساء و امراء و بزرگان ملک کو لئے ہوئے استقبال کے لئے آیا اور سب نے اس کی عزت و توقیر کی اور سب عزیز و آشنا و اہل فوج و اہل شہر اس کی خدمت میں آئے۔ بعد اس کے ان لوگوں سے یوز آسف نے بہت باتیں کیں اور سب لوگوں سے مہربانی و لطف سے پیش آیا۔
(شہزادہ یوز آسف و حکیم بلوہر ص ۱۲۸)

یوز آسف کا ملک کشمیر میں آنا

”ثم انتقل من ارض سولا بط و سار في بلاد مدائن كثيرة حتى اتى ارضاً تسمى قشمير فسار فيها واحيا منها ومكث حتى اتاه الاجل الى خلع الجسد وارتفع الى النور وقبل موته دعا تلميذا له اسمه يابد الذي كان يخدمه ويقدم عليه وكان رجلاً كاملاً في الأمور

كلها فاوحى اليه فقال له قدرنا ارتفاعى عن الديننا فاحفظوا بفر
ائضكم ولا تزيغوا عن الحق وخذوا بالنسك ثم امرى ابدان يبنى له
مكانا وبسط هو رجليه وهيئا راسه الى الغرب وجهه الى الشرق ثم
قضى نحبہ“ (اکمال الدین ص ۳۵۹)

”پھر یوز آسف نے ارض سولایط سے انتقال کیا اور بہت سے شہروں میں گیا
اور لوگوں کو ہدایت کی۔ آخر ایک ایسی زمین میں آیا جس کا نام کشمیر ہے اور اس ملک کے
لوگوں کو ہدایت کی اور وہیں رہا یہاں تک کہ اس کا وقت مرگ آپہنچا۔ تو پہلے ایک مرید
کو اپنے پاس بلایا کہ اے لوگ یاد کما کرتے تھے اور وہ اس بزرگوار کی خدمت و ملازمت
میں برابر رہا کرتا تھا اور علم و عمل میں صاحب کمال ہو گیا تھا۔ اس سے وصیت کی اور کہا
کہ میری روح کا عالم قدس کی طرف پرواز کرنا قریب ہے۔ چاہیے کہ آپس میں فرائض
الہی کا خیال رکھو اور حق کو چھوڑ کر باطل کی طرف توجہ نہ کرو اور عبادت و بندگی الہی کو
ہاتھ سے نہ چھوڑو۔ یہ کہہ کر اس بزرگ نے عالم ہقا کی طرف رحلت کی۔“

(شہزادہ یوز آسف و حکیم پلوہر ص ۱۳۳)

نوٹ: اسی شہزادہ یوز آسف کی قبر شہر سری نگر کے محلہ خانیار میں پیر
سید نصیر الدین صاحب کی قبر کے پاس ہے۔ (تاریخ کشمیر اعظمی ص ۸۲)

یوز آسف کے متعلق یہ کہیں نہیں لکھا کہ وہ بن باب کے پیدا ہوا تھا۔ نہ یہ
لکھا ہے کہ اس کی ماں کا نام مریم تھا اور نہ ہی یہ الفاظ آئے ہیں کہ اس کو خدا نے انجیل
دی تھی۔ یہ بھی نہیں لکھا کہ وہ ملک شام کی طرف سے آیا تھا۔ جبکہ یہ چاروں باتیں اس
میں نہیں پائی جاتیں۔ تو یوز آسف کی قبر کو حضرت مسیح ناصری کی قبر قرار دینا
سراسر جھوٹ بولنا ہے۔

حضرت مسیح از روئے لڑپچر مرزائیہ

- (۱)..... حضرت مسیح کا کوئی باپ نہ تھا۔
- (۲)..... حضرت مسیح کی ماں کا نام مریم تھا۔
- (۳)..... حضرت مسیح کو انجیل ملی تھی۔
- (۴)..... حضرت مسیح عیسن میں مصر گئے تھے۔
- (۵)..... مصر سے واپس آکر ناصرہ کو گئے۔
- (۶)..... حضرت مسیح کے بارہ حواری تھے۔
- (۷)..... حضرت مسیح ملک شام کے رہنے والے تھے۔
- (۸)..... حضرت مسیح ۳۳ برس میں صلیب پر چڑھائے گئے تھے۔
- (۹)..... مسیح کے زخموں کا علاج مرہم عیسیٰ سے کیا گیا۔
- (۱۰)..... حضرت مسیح نے صلیبی واقعہ کے بعد عراق، عرب، ایران، افغانستان، پنجاب، ہندوستان وغیرہ کا سفر کیا۔

شہزادہ یوز آسف

- (۱)..... یوز آسف کا باپ تھا۔
- (۲)..... یوز آسف کی ماں کا نام مریم نہ تھا۔
- (۳)..... اس کو انجیل نہ ملی تھی۔
- (۴)..... آپ مصر نہ گئے تھے۔
- (۵)..... آپ ناصرہ نہ گئے تھے۔
- (۶)..... آپ کے بارہ حواری نہ تھے۔
- (۷)..... آپ ملک ہندار ض سولابٹ کے رہنے والے تھے۔

(۸).....آپ کے ساتھ صلیب کا واقعہ پیش نہ آیا۔

(۹).....آپ کا مرہم عیسیٰ کے ساتھ علاج کا واقعہ پیش نہ آیا۔

(۱۰).....آپ کو عراق و عرب ہندوستان کے سفر کا واقعہ پیش نہ آیا۔

قادیانی دلیل نمبر ۵

(۱).....مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے کہ :

”اور یہ کہ وہ مسیح مختلف ملکوں کی سیر کرتا ہوا آخر کشمیر میں چلا گیا اور تمام عمر وہاں سیر کر کے آخر سری نگر کے محلہ خانیار میں بعد وفات مدفون ہوا۔ اس کا ثبوت اس طرح پر ملتا ہے کہ عیسائی اور مسلمان اس بات پر اتفاق رکھتے ہیں کہ یوز آسف نام ایک نبی جس کا زمانہ وہی زمانہ ہے جو مسیح کا زمانہ تھا دور و راز سفر کر کے کشمیر میں پہنچا اور وہ نہ صرف نبی بلکہ شہزادہ بھی کہلاتا ہے اور جس ملک میں یسوع مسیح رہتا تھا اس ملک کا وہ باشندہ تھا اور اس کی تعلیم بہت سی باتوں میں مسیح کی تعلیم سے ملتی تھی بلکہ بعض مثالیں اور بعض فقرے اس کی تعلیم کے بغینہ مسیح کے ان تعلیمی فقرات سے ملتے ہیں جو اب تک انجیلوں میں پائے جاتے ہیں۔ (ریویبلت، ماہ ستمبر ۱۹۰۳ء، ص ۲۵۳۸ نمبر ۹)

(۲).....”اور جو مزار حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کشمیر میں ہے جس کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ وہ قریباً انیس سو برس سے ہے یہ اس امر کے لئے نہایت اعلیٰ درجہ کا ثبوت ہے۔“ (کتاب راز حقیقت ص ۱۱، خزائن ص ۱۶۳ ج ۱۴ احاشیہ)

(۳).....مرزا قادیانی لکھتا ہے :

”حال میں مسلمانوں کی تالیف بھی چند پرانی کتابیں دستیاب ہوئی ہیں جن میں صریح یہ بیان موجود ہے کہ یوز آسف ایک پیغمبر تھا جو کسی ملک سے آیا تھا اور شہزادہ بھی تھا اور کشمیر میں اس نے انتقال کیا اور بیان کیا گیا ہے کہ وہ نبی چھ سو برس پہلے ہمارے نبی ﷺ سے گزرا ہے۔“ (کتاب راز حقیقت ص ۱۲ احاشیہ، خزائن ص ۱۶۳ ج ۱۴)

قادیانی دلیل کی تردید

(۱)..... مرزا قادیانی کا یہ لکھنا کہ عیسائی اور مسلمان اس بات پر اتفاق رکھتے ہیں کہ یوز آسف نام کا ایک نبی جس کا زمانہ وہی زمانہ ہے جو مسیح کا زمانہ تھا۔ دور دراز سے سفر کر کے کشمیر میں پہنچا اور وہ نہ صرف نبی بلکہ شہزادہ بھی کہلاتا تھا اور جس ملک میں یسوع مسیح رہتا تھا اس ملک کا وہ باشندہ تھا۔ صحیح نہیں ہے کیونکہ عیسائی اور مسلمان ہرگز اس بات پر اتفاق نہیں رکھتے کہ :

(الف)..... یوز آسف کا زمانہ وہی زمانہ ہے جو مسیح کا زمانہ ہے۔

(ب)..... جس ملک میں یسوع مسیح رہتا تھا اس ملک کا یوز آسف باشندہ تھا۔ یہ دنوں باتیں مرزا قادیانی نے اپنے دل سے ہمالی ہیں تاکہ ثابت کرے کہ یوز آسف کی قبر یسوع مسیح کی قبر ہے۔

(۲)..... مرزا قادیانی کے الفاظ :

”یہ بات بھی ثابت شدہ ہے کہ ضرور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہندوستان میں آئے تھے اور حضرت عیسیٰ کی قبر سری نگر کشمیر میں موجود ہے..... ایک اور امر تعجب انگیز ہے کہ یوز آسف کی قدیم کتاب (جس کی نسبت اکثر محقق انگریزوں کے یہ بھی خیالات ہیں کہ وہ حضرت عیسیٰ کی پیدائش سے بھی پہلے شائع ہو چکی ہے) جس کے ترجمے تمام ممالک یورپ میں ہو چکے ہیں انجیل کو اس کے اکثر مقامات سے ایسا توارد ہے کہ بہت سی عبارتیں باہم ملتی ہیں۔ مگر ہماری رائے تو یہ ہے کہ خود حضرت عیسیٰ کی یہ انجیل ہے جو ہندوستان کے سفر میں لکھی گئی۔“ (کتاب چشمہ سحیح ص ۲ خزائن ص ۳۳۹، ۳۴۰)

ج ۲۰ اخبار بد ر مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۰۶ء ص ۲ اخبار الحکم مورخہ ۷ مارچ ۱۹۰۶ء ص ۴

جناب! آپ کی رائے کیا حیثیت رکھتی ہے؟ آپ کی یہ رائے کہ خود حضرت عیسیٰ کی یہ انجیل ہے جو ہندوستان کے سفر میں لکھی گئی بے دلیل ہے واقعات

کا ثبوت دلائل سے ہوتا ہے نہ کہ قیاسات سے اگر عیسیٰ نے ہندوستان کے سفر میں یہ انجیل لکھی تھی تو آپ نے یہ نہ بتایا کہ کس مقام پر لکھی تھی اور کس زبان میں لکھی تھی بہر حال اس عبارت سے یہ تو معلوم ہو گیا کہ یوز آسف کی قدیم کتاب کی نسبت اکثر محقق انگریزوں کے یہ بھی خیالات ہیں کہ وہ حضرت عیسیٰ کی پیدائش سے بھی پہلے شائع ہو چکی ہے۔ پس ثابت ہوا کہ شہزادہ یوز آسف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے بہت پہلے ہوا ہے۔

(۳)..... کتاب یوز آسف وبلوہر (مطبع شمس دہلی کی چھپی ہوئی) کے ص ۳ پر لکھا ہے کہ: ”کتاب سوانح یوز آسف حضرت عیسیٰ کے زمانہ سے کچھ ہی پہلے لکھی گئی تھی۔“ اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ شہزادہ یوز آسف حضرت مسیح سے پہلے ہوا ہے۔ اس کتاب یوز آسف وبلوہر کے اسی ص ۳ پر لکھا ہے کہ:

”پھون جب یوز آسف پر ایمان لایا تھا تو اس وقت تین سو برس بدھ کو ہو چکے تھے۔ مہاتما گوتھم رشی بدھ ۵۵۰ سال قبل مسیح پیدا ہوئے تھے اور ۴۸۷ قبل مسیح فوت ہوئے تھے۔“ (تاریخ ہند مؤلفہ لہمرج ص ۳۰)

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ شہزادہ یوز آسف حضرت یسوع مسیح سے کئی سو سال پیشتر گزرا ہے۔

(۴)..... سید صادق حسین مرزائی مختار عدالت اثاودہ کی کتاب (کشف الاسرار (مطبوعہ ۱۹۱۱ء مطبعہ رقادیاں) ص ۲) پر یہی الفاظ لکھے ہیں کہ:

”پھون جب یوز آسف پر ایمان لایا ہے تو اس وقت تین سو برس بدھ کو ہو چکے تھے۔ یوز آسف کے زمانہ کے دو سو برس کے بعد یہ کتاب لکھی گئی ہے اور چونکہ بدھ حضرت عیسیٰ سے قریب پانچ سو برس پہلے گزرا ہے اس لئے کہا جاسکتا ہے کہ کتاب غالباً حضرت عیسیٰ کے زمانہ سے کچھ ہی پہلے لکھی گئی تھی۔“

اس سے بھی اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ یوز آسف شہزادہ سے کئی سو سال بعد حضرت یسوع ہوئے ہیں :

(۵)..... ”اور بموجب شہادت کشمیر کے معمر لوگوں کے عرصہ انیس سو برس کے قریب سے یہ مزار سری نگر محلہ خانیار میں ہے۔“
(کتاب راز حقیقت ص ۱۱، ۱۵، ۱۹، خزائن ص ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴)

اور اسی کتاب پر ہے :

”اور پھر انیس سو سال تک اس کے مزار کی مدت بیان کئے جاتا۔“

(راز حقیقت ص ۱۸، ۱۹، ۲۰، خزائن ص ۷۰، ۷۱، ۷۲)

حضرت مسیح ابن مریم کی نسبت مرزا قادیانی نے یہ لکھا ہے کہ ان کی عمر ۱۲۰ برس کی ہوئی ہے۔ (راز حقیقت ص ۲، ۹، ۱۰، خزائن ص ۱۵۳، ۱۵۴) اور کتاب راز حقیقت نومبر ۱۸۹۸ء میں لکھی گئی تھی اگر سری نگر کشمیر کے محلہ خانیار والی قبر حضرت مسیح کی قبر ہوتی اور حضرت مسیح نے ۱۲۰ برس عمر پائی ہوتی تو اس مزار کی مدت ۷۷۸ سال ہوتی نہ کہ انیس سو سال۔ انیس صدیاں تو مسیح کی پیدائش پر ہوئیں۔ اب مرزا قادیانی کے پیش کردہ گواہوں کی اور گواہی سنئے۔ مرزا قادیانی کہتے ہیں :

”یہ مقام جہاں یسوع مسیح کی قبر ہے خطہ کشمیر ہے یعنی سری نگر محلہ خانیار ہے۔ اس بارے میں پرانی کتابیں دستیاب ہوئی ہیں جو اس قبر کا حال بیان کرتی ہیں۔ پرانی کتبہ کے دیکھنے والے بھی شہادت دیتے ہیں کہ یہ یسوع مسیح کی قبر ہے۔ علاوہ ازیں سری نگر اور اس کے نواح کے کئی لاکھ آدمی ہر ایک فرقہ کے بالاتفاق گواہی دیتے ہیں کہ صاحب قبر کو عرصہ انیس سو سال کا ہوا ہے کہ ملک شام کی طرف سے اس ملک میں آیا تھا اور اسرائیلی نبی اور شہزادہ نبی کے نام سے شہرت رکھتا تھا۔ قوم نے قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ اس لئے بھاگ آیا تھا۔“ (ریویو آف ریلیجز، ج ۱، نمبر ۱۰، ۱۹، ۲۰، اکتوبر ۱۹۰۲ء)

یہاں مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ سری نگر اور اس کے نواح کے کئی لاکھ آدمی

ہر ایک فرقہ کے بالاتفاق گواہی دیتے ہیں کہ صاحب قبر انیس سو سال کا عرصہ ہوا ہے کہ ملک شام کی طرف سے اس ملک میں آیا تھا۔ مرزا قادیانی کے پیش کردہ گواہوں کے بیانات میں سخت اختلاف ہے۔ کچھ انیس سو سال تک اس کے مزار کی مدت بیان کئے جانا کجایہ بیان کہ صاحب قبر عرصہ انیس سو سال کا ہوا ہے کہ ملک شام کی طرف سے اس ملک میں آیا تھا۔ پس ثابت ہوا کہ حضرت مسیح کی قبر سری نگر محلہ خانیار میں بتلانا سراسر جھوٹا قصہ ہے۔

(۶)..... مرزا قادیانی لکھتا ہے :

”اور کشمیر کی تاریخی کتابیں جو ہم نے بڑی محنت سے جمع کی ہیں جو ہمارے پاس موجود ہیں ان سے بھی مفصلاً یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک زمانہ میں جو اس وقت شمار کی رو سے دو ہزار برس کے قریب گزر گیا ہے۔ ایک اسرائیلی نبی کشمیر میں آیا تھا جو بنی اسرائیل میں سے تھا اور شہزادہ نبی کہلاتا تھا۔ اسی کی قبر محلہ خانیار میں ہے جو یوز آسف کی قبر کے مشہور ہے۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۲۲۷ خزائن ص ۲۱۳ ج ۲)

دعویٰ تو اتنا بڑا ہے کہ : ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کشمیر کی طرف سفر کرنا ایسا امر نہیں ہے کہ جو بے دلیل ہو بلکہ بڑے بڑے دلائل سے یہ امر ثابت کیا گیا ہے۔“ (حوالہ بالا ص ۲۲۶) مگر دلائل قوی اس پر پیش نہیں کرتے ہیں اور نہ ہی یہ بتلاتے ہیں کہ کشمیر کی تاریخی کتابیں کس زبان میں ہیں ان کے مصنف کون ہیں اور کس زمانے میں ہوئے ہیں؟۔ مرزا قادیانی نے کشمیر کی تاریخی کتابیں کے الفاظ لکھ کر حوالہ تو خوب دیا ہے مگر نہ تو صفحہ لکھا ہے اور نہ ان کی اصل عبارتیں لکھی ہیں معلوم نہیں کہ اس قدر اخفا کیوں کیا گیا ہے؟۔ صرف یہ الفاظ لکھنے سے کہ کشمیر کی تاریخی کتابیں جو ہم نے بڑی محنت سے جمع کی ہیں جو ہمارے پاس موجود ہیں۔ مخالف مان نہیں سکتا ہے جب تک اصل عبارت مع حوالہ و صفحہ درج نہ کی جائے۔

قادیانی دلیل نمبر ۶

(۱)..... مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے :

”کتاب سوانح یوز آسف جس کی تالیف کو ہزار سال سے زیادہ ہو گیا ہے اس میں صاف لکھا ہے کہ ایک نبی یوز آسف کے نام سے مشہور تھا اور اس کی کتاب کا نام انجیل تھا اور پھر اسی کتاب میں اس نبی کی تعلیم لکھی ہے اور وہ تعلیم مسئلہ تثلیث کو الگ رکھ کر بعینہ انجیل کی تعلیم ہے۔ انجیل کی مثالیں اور بہت سی عبارتیں اس میں بعینہ درج ہیں۔ چنانچہ پڑھنے والے کو کچھ بھی اس میں شک نہیں رہ سکتا کہ انجیل اور اس کتاب کا مؤلف ایک ہی ہے اور طرفہ تریہ کہ اس کتاب کا نام بھی انجیل ہی ہے اور استعارہ کے رنگ میں یہودیوں کو ایک ظالم باپ قرار دے کر ایک لطیف قصہ بیان کیا ہے جو عمدہ نصائح سے پر ہے۔“

(تحدہ گولڈیہ ص ۱۳۱۳ خزائن ص ۱۰۰ ج ۱۷)

(۲)..... مرزا قادیانی لکھتا ہے :

”اور یوز آسف کی کتاب میں صریح لکھا ہے کہ یوز آسف پر خدا تعالیٰ کی طرف سے انجیل اتری تھی۔“

(ضمیمہ برابن احمد یہ حصہ پنجم ص ۲۲۸ خزائن ص ۴۰۴ ج ۲۱)

(۳)..... مرزا قادیانی کے الفاظ :

”اور یوز آسف کے حالات کے بیان کرنے کے بارے میں مسلمانوں کی کتابوں میں بعض ہزار برس سے زیادہ زمانہ کی تالیف ہیں جیسا کہ کتاب اکمال الدین جس میں یہ تمام باتیں درج ہیں اور اس کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ یوز آسف نے جو شہزادہ نبی تھا اپنی کتاب کا نام انجیل رکھا تھا۔ ماسوا اس کتاب کے خاص سری نگر میں جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے ایسے پرانے نوشتے اور تاریخی کتابیں پائی گئی ہیں جن میں لکھا ہے کہ یہ نبی جس کا نام یوز آسف ہے اور اسے عیسیٰ نبی بھی کہتے ہیں اور شہزادہ نبی کے نام سے بھی موسوم کرتے ہیں۔ یہ بنی اسرائیل کے نبیوں میں سے ایک نبی

ہے جو اس پرانے زمانہ میں کشمیر میں آیا تھا جس کو ان کتابوں کی تالیف کے وقت قریباً سولہ سو برس گزر گئے تھے یعنی اس موجودہ زمانہ تک انیس سو برس گزرا ہے۔“

(ریویو آف ریلیجز بمات ماہ جنوری ۱۹۰۳ء ص ۳۲۹)

(۴)..... حکیم خدا بخش مرزائی لکھتا ہے :

”اکمال الدین نام کتاب میں جو گیارہ سو برس کی ہے لکھا ہے کہ یسوع جب کشمیر وغیرہ کی طرف آیا تو اس کے پاس کتاب انجیل تھی جس کا اصل نام بشوری ہے۔“
(کتاب عمل ص ۷۷ حصہ اول ص ۵۸۵ رسالہ اعتقاد ص ۲۷)

(۵)..... ”کتاب اکمال الدین کا مصنف ایک عجیب واقعہ بیان کرتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ شہزادہ نبی جو غیر ملک سے آیا اور کشمیر میں وفات پائی حضرت مسیح علیہ السلام ہی تھے اور کوئی نہیں تھا..... مذکورہ بالا بیان میں لفظ بشری قابل توجہ ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت یوز آسف یسوع مسیح ہی تھے عبرانی میں انجیل کو بشوری کہتے ہیں اور انگریزی میں گاسپل اور تینوں لفظوں کے معنی ایک ہی ہیں۔ یعنی خوشخبری اصل عبرانی نام بشوری ہے اور چونکہ عبرانی عربی سے پیدا ہوئی ہے اس لئے بشوری وہی لفظ ہے جس کو عربی میں بشری کہتے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ حضرت یوز آسف علیہ السلام انجیل کی طرف لوگوں کو بلاتے تھے اور جو کتاب ان پر اتاری گئی تھی اس کا نام بشری تھا جو انجیل کا عبرانی نام ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت یوز آسف حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کا ہی دوسرا نام ہے اور دونوں نام ایک ہی شخص کے ہیں جس پر بشری یعنی انجیل اتاری گئی تھی۔“

نوٹ : یہی دلیل (رسالہ ریویولت ماہ مئی ۱۹۰۳ء ص ۱۸۴ رسالہ ریویولت ماہ مئی ۱۹۰۱ء

ص ۷۷ رسالہ ریویولت ماہ جنوری ۱۹۰۷ء ص ۳۳ رسالہ کشف الاسرار ص ۱۴) پر پیش کی گئی ہے۔

قادیانی دلیل کی تردید

(۱)..... واضح ہوا کہ شہزادہ یوز آسف کے حالات کتاب اکمال الدین و اتمام المعمرۃ، کتاب شہزادہ یوز آسف و حکیم بلوہر اور کتاب یوز آسف و بلوہر میں لکھے ہوئے ہیں مگر ان کتابوں میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ یوز آسف پر انجیل اتری تھی۔ پہلی کتاب کے ص ۳۱۷ تا ۳۵۹ کو بخور پڑھا گیا۔ ان صفحات میں نہ تو لفظ یسوع کہیں آیا ہے اور نہ ہی کہیں لفظ انجیل لکھا ہوا ہے۔ مرزا قادیانی اور ان کے مرید حکیم خدا بخش مصنف کتاب عمل مصطفیٰ خدا کے ہمدوں کو سخت دھوکہ دے رہے ہیں۔

(۲)..... جس عبارت کا حوالہ دیا جاتا ہے اس کے الفاظ یوں ہیں :

”وتقدم یوز آسف امامہ حتی بلغ فضاء واسعاً فرفع رأسه فرأى شجرة عظيمة على عين ماء احسن ما يكون من الشجر واكثرها فرعاو غصنا واملاها ثم وقد اجتمع اليه من الطير ما لا يعد كثرة ففسر بذلك المنظر وفرح به وتقدم اليه حتى دنى منه وجعل يعبر في نفسه ويفسره الشجرة بالبشرى التي دعا اليه وعين الماء بالحكمة والعلم والطير بالناس الذين يجتمعون اليه ويقبلون منه الدين“

”پھر شہزادہ یوز آسف نے اپنی راہ لی یہاں تک کہ ایک صحرائے وسیع میں پہنچا پس اس نے اپنا سر اٹھایا اور وہاں ایک بڑا سادرخت دیکھا کہ ایک چشمہ کے کنارہ پر لگا ہوا ہے جب قریب پہنچا تو دیکھا کہ نہایت ہی پاکیزہ شفاف چشمہ ہے اور نہایت ہی خوبصورت و شاداب درخت ہے کہ کبھی ایسا درخت خوبصورت اس نے نہیں دیکھا تھا اور اس درخت میں شاخیں بہت تھیں اور جب اس درخت کے میوہ کو چکھا تو دنیا بھر کے میوؤں سے زیادہ شیریں پایا اور یہ دیکھا کہ درخت پر بے حد دبے شمار پرندے بیٹھے“

ہوئے ہیں ان باتوں کے دیکھنے سے یہ بہت ہی خوش ہوا اور اس درخت کے نیچے کھڑا ہو گیا اور اپنے دل میں ان باتوں کا مطلب سوچا تو درخت کو اس نے مثال دی خوشخبری ہدایت سے جو اسے پہنچی تھی اور پانی کے چشمہ کو علم و حکمت سے اور پرندوں کو ان لوگوں سے جو اس کے پاس جمع ہوں گے اور اس سے عقل و حکمت سیکھیں گے اور اس سے ہدایت پائیں گے۔“

(شہزادہ یوز آسف و حکیم ہلو ہر ص ۱۲۷)

کتاب ”اکمال الدین و اتمام العمرۃ“ ص ۳۵۸ پر جو لفظ بھڑی آیا ہے۔ اس سے یہ لوگ (مرزائی) یہ سمجھے کہ یوز آسف پر انجیل اتری تھی حالانکہ ایسا استدلال سراسر غلط ہے۔ کتاب اکمال الدین عبرانی زبان میں نہیں ہے بلکہ عربی زبان میں ہے۔ پس یہاں لفظ بھڑی سے مراد کتاب انجیل نہیں ہے بلکہ اس کے معنی خوشخبری کے ہیں۔ مثال کے طور پر دیکھ لیجئے کہ اس کتاب (اکمال الدین ص ۳۵۷) پر لکھا ہے کہ فرشتے نے شہزادہ یوز آسف کے پاس آکر کہا کہ :

”درگاہ الہی کی طرف سے خیر و سلامتی تجھے نصیب ہو۔ تو انسان ہے اور ایسے جانوروں اور حیوانوں میں تو پھنسا ہوا ہے جو سب کے سب بدکاری و گنہگاری و نادانی میں پھنسے ہوئے ہیں۔ میں تیرے پاس اس لئے آیا ہوں کہ رحمت الہی کی تجھے مبارک باد دوں اور امور دنیا و آخرت کی چند باتیں جو تجھے معلوم نہیں ہیں وہ تعلیم کروں۔ (فاقبل بشارتی) تو میری خوشخبری کو یقین کر اور میرے مشورہ کو اختیار کر اور میرے کہنے سے باہر نہ ہو..... الخ۔“

(کتاب شہزادہ یوز آسف و حکیم ہلو ہر ص ۱۲۳، ۱۲۴)

اس جگہ اردو الفاظ تو میری خوشخبری کو یقین کر عربی الفاظ (فاقبل بشارتی) کا ترجمہ ہیں۔ دیکھیے بشارت کا معنی خوشخبری کے ہیں نہ کہ کتاب انجیل۔

(۳)..... قرآن مجید کی سورۃ البقرہ، آل عمران، نساء، مائدہ، مریم، انبیاء، مؤمنون، زخرف، حدید، صف، میں حضرت عیسیٰ ابن مریم کا ذکر خیر آیا ہے اور سورۃ

ماندہ آیت نمبر ۴۶ اور سورۃ حدید آیت نمبر ۲ میں صاف اور کھلے طور پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”وَآتَيْنَهُ الْانجِيلَ“ اور ہم نے عیسیٰ کو انجیل دی کہ غرض یہ کہ قرآن مجید میں انجیل کا لفظ آیا ہے۔ اور کئی بار آیا ہے لیکن انجیل کے لئے لفظ بعثیٰ فرقان حمید میں کہیں نہیں آیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ قرآن مجید میں لفظ بعثیٰ استعمال ہوا ہے مگر اس کے معنی اس جگہ خوشخبری ہے نہ کہ کتاب انجیل۔

سورۃ البقرہ آیت نمبر ۹۷ میں ہے: ”وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ“ اسی طرح سورۃ النحل آیت نمبر ۸۹، ۱۰۲ میں قرآن شریف کے بارہ میں ہے: ”وَبَشِّرِ الْمُسْلِمِينَ“ سورۃ یونس آیت نمبر ۶۴ میں اولیاء اللہ کا ذکر کرتے ہوئے اللہ فرماتا ہے: ”لَهُمُ الْبَشْرَىٰ فِي الْحَيٰوةِ الدِّينِ وَفِي الْآخِرَةِ“ ان کے واسطے خوشخبری ہے دنیا کی زندگانی میں اور آخرت میں کہ سورۃ الانفال آیت نمبر ۱۰ میں ملائکہ کا ذکر خیر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بَشْرَىٰ“ اور نہیں کیا ہم نے اس کو مگر خوشخبری کہ غرض یہ کہ قرآن مجید میں لفظ بعثیٰ کتاب انجیل کے معنوں میں نہیں آیا ہے البتہ اس کے معنی ان مقامات میں خوشخبری کے ہیں۔

(۴)..... الزامی جواب: خود مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۳۱۱ھ میں عربی میں ایک کتاب لکھی تھی جس کا نام انہوں نے ”حملۃ البشریٰ“ رکھا تھا۔ اس کے معنی ہیں ”خوشخبری کا کبوتر“ نہ کہ ”انجیل کا کبوتر“ مرزا قادیانی کے مرنے کے بعد نور الدین قادیانی بھیروی کے زمانے میں محمد منظور الہی مرزائی نے مرزا غلام احمد قادیانی کے الہامات کو ایک کتاب میں اکٹھا کر کے شائع کیا تھا اور اس کا نام رکھا تھا ”البشریٰ“ یہ کتاب دو حصوں میں ہے۔

پھر اور سنئے اسی کتاب (البشریٰ حصہ دوم ص ۱۳۴) پر مرزا قادیانی کا ایک الہام یوں لکھا ہے: ”لَكُمْ الْبَشْرَىٰ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا“ تمہارے لئے اس دنیا کے زندگی

میں خوشخبری ہے کہ نیز دیکھو البشری حصہ دوم ص ۶۱ بشری لك خوشخبری ہووے۔
نتیجہ یہ نکلا کہ کتاب (اکمال الدین ص ۳۵۸) پر جو لفظ بشری آیا ہے اس سے کتاب
انجیل مراد لینا غلط ہے۔

قادیانی دلیل نمبر ۷

(۱)..... مرزا قادیانی لکھتا ہے :

”اور جب میں نے اس قصہ کی تصدیق کے لئے ایک معتبر مرید اپنا جو خلیفہ
نور الدین کے نام سے مشہور ہیں کشمیر سری نگر میں بھیجا تو انہوں نے کئی مہینے رہ کر بڑی
آہستگی اور تدبیر سے تحقیقات کیں۔ آخر ثابت ہو گیا کہ فی الواقع صاحب قبر حضرت
عیسیٰ علیہ السلام ہی ہیں۔ جو یوز آسف کے نام سے مشہور ہوئے یوز کا لفظ یسوع کا ججوا
ہوایا اس کا مخفف ہے اور آسف حضرت مسیح کا نام تھا۔ جیسا کہ انجیل سے ظاہر ہے جس
کے معنی ہیں یسودیوں کے متفرق فرقوں کو تلاش کرنے ولایا کٹھے کرنے والا اور یہ بھی
معلوم ہوا کہ کشمیر کے بعض باشندے اس قبر کا نام عیسیٰ صاحب کی قبر بھی کہتے ہیں اور
ان کی پرانی تاریخوں میں لکھا ہے کہ یہ ایک نبی شہزادہ ہے جو بلاد شام کی طرف سے آیا
تھا جس کو قریباً انیس سو برس آئے ہوئے گزر گئے اور ساتھ اس کے بعض شاگرد تھے اور
وہ کوہ سلیمان پر عبادت کرتا رہا اور اس کی عبادت گاہ پر ایک کتبہ تھا جس کے یہ لفظ تھے
کہ یہ ایک شہزادہ نبی ہے جو بلاد شام کی طرف سے آیا تھا۔ نام اس کا یوز ہے پھر وہ کتبہ
سکھوں کے عہد میں محض تعصب اور عناد سے مٹایا گیا اب وہ الفاظ اچھی طرح پڑھے
نہیں جاتے اور وہ قبر بنی اسرائیل کی قبروں کی طرح ہے اور بیت المقدس کی طرف
منہ ہے اور قریباً سری نگر کے پانسو آدمی نے اس محضر نامہ پر بدیں مضمون دستخط اور
مہر لگائیں کہ کشمیر کی پرانی تاریخوں سے ثابت ہے کہ صاحب قبر ایک اسرائیلی نبی
تھا اور شہزادہ کہلاتا تھا۔ کسی بادشاہ کے ظلم کی وجہ سے کشمیر میں آگیا تھا اور بہت بڑھا

ہو کر فوت ہوا اور اس کو عیسیٰ صاحب بھی کہتے ہیں اور شہزادہ نبی بھی اور یوز آسف بھی۔
اب بتاؤ کہ اس قدر تحقیقات کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مرنے میں کس کیا
رہ گئی۔“ (تحدہ کو لڑویہ ص ۱۴، خزائن ص ۱۰۰، ج ۷، انیزو یکھواخبار قاروق مورخہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۲۶ء ص ۶)

قادیانی دلیل کی تردید

(۱)..... اس جگہ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے پیش کردہ گواہوں نے
پیٹ بھر کر جھوٹ بولا ہے۔ مرزا قادیانی کا لکھنا کہ ان کی پرانی تاریخوں میں لکھا ہے کہ
یہ ایک نبی شہزادہ ہے جو بلاد شام کی طرف سے آیا تھا سر اسر غلط اور جھوٹ ہے۔ مرزا
قادیانی دعویٰ تو کر دیتے ہیں مگر اس پر دلیل پیش نہیں کرتے۔ ان کا فرض تھا کہ اہل
کشمیر کی پرانی تاریخوں کا نام لکھتے اور یہ بتاتے کہ ان کے مصنف کون تھے اور کس زمانے
میں ہوئے ہیں اور اہل کشمیر کی یہ پرانی تاریخیں کس زبان میں ہیں اور اصل عبارت معہ
حوالہ لکھتے۔ تب آپ کی تحقیقات کا پتہ چلتا اور اگر سری نگر کے قریب پانسو آدمی نے یہ
بیان دیا ہے کہ کشمیر کی پرانی تاریخ سے ثابت ہے کہ صاحب قبر ایک اسرائیلی نبی تھا تو یہ
بیان بھی بے دلیل ہے۔ ذرا کشمیر کی پرانی تاریخ کا نام، صفحہ، اصل عبارت تو لکھ دی
ہوتی۔ آپ کی وہی مثل ہوئی، جھوٹ اوڑھنا، جھوٹ بچھونا، جھوٹ ہی ان کا سر ہانا ہے۔
خود مرزا قادیانی نہ کبھی سری نگر (کشمیر) تشریف لے گئے جو کچھ مریدوں وغیرہ نے لکھا
اور کہا آپ نے اس کو سچ مان لیا۔ میں کہتا ہوں کہ اگر مرزا قادیانی اور ان کے مریدوں کو
کہا جاتا کہ پچھلی صدیوں میں قریباً سب دنیا کے مسلمانوں میں مسیح کے زندہ ہونے پر
ایمان رکھا جاتا تھا اور بڑے بڑے بزرگ اسی عقیدہ پر فوت ہوئے۔ (حقیقت الہوت ص
۱۴۲) تو کیا مرزا قادیانی اور ان کے مرید حضرت مسیح کے زندہ ہونے پر ایمان لے آتے۔
وہ جائے ماننے کے یہ سوال کرتے کہ قرآن مجید اور حدیث شریف سے حیات مسیح کا
ثبوت دو ہم تب مانیں گے۔ ٹھیک اسی طرح میں کہتا ہوں کہ مرزا قادیانی اور سری نگر

کے قریباً سو آدمی کے بے دلیل دعویٰ کو کون مان سکتا ہے۔

(۲)..... میں نے ۲۲ ستمبر ۱۹۲۶ء اخبار اہل سنت والجماعت امرتسر اور ۲۴

ستمبر ۱۹۲۶ء کے اخبار اہل حدیث امرتسر میں علماء مرزا سیہ کو چیلنج دیا تھا کہ اہل کشمیر کی پرانی تاریخوں سے یہ الفاظ مجھے دکھا دو کہ :

”یوز آسف بلاد شام کی طرف سے آیا تھا۔“

میرا یہ مطالبہ تھا جس کا صحیح جواب آج تک مرزائی علماء نہ دے سکے اور انشاء اللہ نہ دے سکیں گے۔ البتہ غلام احمد مرزائی مولوی فاضل ساکن بدوہلی نے یہ جواب ناصواب لکھا کہ حضرت صاحب نے یہ پانچ سو آدمیوں کی روایت بیان کی ہے اور کشمیریوں میں جو بات مشہور ہے یا خود کشمیریوں نے جس بات کو اپنی پرانی تاریخوں کی طرف منسوب کر کے بیان کیا ہے اس کو حضور نے بیان کیا ہے۔ جبکہ ان لوگوں کا دستخطی محضر نامہ بھی حضور کے پاس پہنچا۔“
(فاروق مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۲۶ء ص ۶)

اس جواب کے لکھنے سے یہ بہتر تھا کہ مولوی فاضل غلام احمد مرزائی اس بارے میں قلم نہ اٹھاتے یہ میرے مطالبے کا جواب نہیں ہے میرا سوال صرف اس قدر ہے کہ اہل کشمیر کی پرانی تاریخوں سے یہ الفاظ دکھاؤ کہ یوز آسف بلاد شام کی طرف سے آیا تھا۔ پانچ سو کشمیریوں نے اگر یہ بیان دیا ہے تو جھوٹ بولا ہے جھوٹ کی تائید کرنے والا جھوٹا ہوتا ہے۔ پھر یہی مولوی فاضل اس اخبار کے ص ۶ پر تاریخ طبری مکتب اکمال الدین اور کتاب کنز العمال کا ذکر کرتا ہے۔ حالانکہ یہ کتابیں اہل کشمیر کی پرانی تاریخوں میں سے نہیں ہیں۔ تاریخ طبری اور کنز العمال میں لفظ ”یوز آسف“ کہیں نہیں آیا ہے اور نہ یہ الفاظ آئے ہیں۔ کہ یوز آسف بلاد شام سے آیا تھا۔ کتاب اکمال الدین ص ۳۵۹ تا ۳۱۷ میں شہزادہ یوز آسف کے حالات بے شک درج ہیں مگر یہ الفاظ کہیں نہیں کہ یوز آسف بلاد شام کی طرف سے آیا تھا۔ بہر حال میرا مطالبہ قائم

ہے اور اس کا صحیح جواب دینے سے مرزائی علماء قاصر ہیں۔

(۳)..... واضح ہو کہ خواجہ محمد اعظم مرحوم کی تاریخ کشمیر اعظمی (مطبوعہ

۱۳۰۳ھ مطبع محمدی لاہور) ص ۸۲ پر حضرت سید نصیر الدین کا ذکر خیر کرتے ہوئے لکھا ہے:

”درجوار ایشاں سنگ قبرے واقع شدہ در عوام مشہورہ است کہ آنجا پیغمبرے آسودہ است کہ در زمان سابقہ در کشمیر مبعوث شدہ بود۔ این مکان بمقام پیغمبر مصروف است در کتابے از تواریخ دیدہ شدہ کہ بعد قضیہ درود راز حکایتے مے نویسند کہ یکے از سلاطین زادہا براہ زہد وتقویٰ آمدہ ریاضت و عبادت بسیار کرد ہر سالت مردم کشمیر مبعوث شدہ در کشمیر آمدہ بدعوت خلائیق اشتغال نمود و بعد رحلت در محلہ انزہ مرہ آسودہ در ان کتاب نام آن پیغمبر را یوز آسف نوشت الخ (نیز دیکھو تاریخ کبیر کشمیر ص ۲۴)

مرزا قادیانی کی کتاب (راز حقیقت ص ۲۰، خزائن ص ۱۷۲ ج ۱۳، رسالہ کشف الاسرار ص ۱۳، رسالہ ریویولت ماہ نومبر، دسمبر ۱۹۰۳ء ص ۷۰، رسالہ ریویولت ۳ نمبر ۵ ص ۱۸، رسالہ ریویولت مئی ۱۹۰۶ء ص ۱۷۶) پر مندرجہ بالا عبارت کا خلاصہ مطلب اردو میں یوں لکھا ہے:

”سید نصیر الدین کی قبر کے ساتھ ایک نبی کی قبر مشہور ہے وہ ایک شہزادہ تھا جو غیر ملک سے کشمیر میں آیا وہ زہد، تقویٰ اور عبادت میں کامل تھا۔ خدا کی طرف سے نبی بنایا گیا اور اہل کشمیر کی دعوت میں مشغول ہوا اس کا نام یوز آسف تھا۔ بہت سے اہل کشف اور خصوصاً میرے مرشد نے شہادت دی ہے کہ اس قبر سے برکات نبوت ظاہر ہوتے ہیں۔“

دیکھئے یہاں یہ نہیں لکھا کہ یوز آسف شہزادہ مغرب سے آیا نہ یہ لکھا ہے کہ

وہ اسرائیلی نبی تھا۔ یہ بھی نہیں لکھا ہے کہ وہ بلاد شام کی طرف سے آیا تھا۔ صرف اس قدر درج ہے کہ یوز آسف شہزادہ تھانی تھا غیر ملک سے کشمیر میں آیا۔

قادانی دلیل نمبر ۸

(۱)..... مرزا قادیانی لکھتا ہے :

”فی الواقع صاحب قبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی ہیں جو یوز آسف کے نام سے مشہور ہوئے۔ یوز آسف کا لفظ یسوع کا جگڑا ہوا لیا اس کا مخفف ہے اور آسف حضرت مسیح کا نام تھا جیسا کہ انجیل سے ظاہر ہے جس کے معنی ہیں یہودیوں کے متفرق فرقوں کو تلاش کرنے والا لایا اکٹھا کرنے والا۔“ (تحدہ گولڈیہ ص ۱۴ خزائن ص ۱۰۰ ج ۱۷)

(۲)..... مرزا قادیانی لکھتا ہے :

”ماسوا اس کے وہ لوگ شہزادہ نبی کا نام یوز آسف بیان کرتے ہیں یہ لفظ صریح معلوم ہوتا ہے کہ یسوع آسف کا جگڑا ہوا ہے۔ آسف عبرانی زبان میں اس شخص کو کہتے ہیں جو قوم کو تلاش کرنے والا ہو۔ چونکہ حضرت عیسیٰ اپنی اس قوم کو تلاش کرتے کرتے جو بعض فرقے یہودیوں میں سے گم تھے کشمیر میں پہنچے تھے۔ اس لئے انہوں نے اپنا نام یسوع آسف رکھا تھا۔“ (ضمیمہ راہنہ احمدیہ ج ۲۲۸ خزائن ص ۲۱ ج ۲۱)

(۳)..... ”اور یوز آسف کے نام پر کوئی تعجب نہیں ہے کیونکہ یہ نام یسوع آسف کا جگڑا ہوا ہے۔ آسف بھی حضرت مسیح کا عبرانی میں ایک نام ہے جس کا ذکر انجیل میں بھی ہے اور اس کے معنی ہیں متفرق قوموں کو اکٹھا کرنے والا۔“

(تخلیف رسالت ج ۹ ص ۱۹ مجموعہ اشعار ص ۲۶ ج ۳)

(۴)..... نظام الدین مرزائی کہتا ہے :

”ہاں اس کتاب (یعنی کتاب اکمال الدین) میں جائے یسوع کے یا عیسیٰ کے یوز آسف ہے۔ جو مخفف اور مرکب ہے دو ناموں سے یعنی یسوع بن یوسف۔“

(دیکھو رسالہ ریویو آف ریلیجز، مارت ماہ اگست ۱۹۲۵ء ص ۳۲)

”یوز آسف کا وجہ تسمیہ یوز کی ”ز“ حرف ”س“ سے تبدیل شدہ ہے اور ”س“ کے آگے ”و“ حذف ہو چکی ہے۔ پس اصل میں ”یوسو“ تھا جو سریانی میں عیسیٰ کو کہتے ہیں اور آج کل ”یسو“ کہتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ عیسیٰ کا اصل نام عبرانی میں ”یوسح“ ہو کیونکہ عبرانی میں اس وقت یہ نام عام مروج تھا اور بائبل میں ایسے نام آج بھی ہم کو نظر پڑتے ہیں۔ پس ”یوسح“ کا ”یوز“ بن جانا آسان ہے اور یوز آ‘ سے یوسا بنا ہے اور صف یا آصف سے سف اور آسف مخفف ہے یوسف کا۔ پس سارا نام یوز آسف مخفف ہے ”یوسو یوسف“ کا جس کا مطلب یہ ہے کہ یسوع بن یوسف چونکہ یوسف اس شخص کا نام تھا جس کے ساتھ حضرت مریم صدیقہ کا نکاح ہوا تھا اور حضرت عیسیٰ یوسف کے ربیب تھے۔ اس لئے حضرت عیسیٰ کو بیٹا ہی کہتے تھے۔ چنانچہ انجیل اس بات کی شہادت دیتی ہے۔“

(رسالہ ریویو آف ریلیجز، مارت ماہ دسمبر ۱۹۲۵ء ص ۳۲)

قادیانی دلیل کی تردید

جو کچھ مرزا غلام احمد قادیانی نے (تحفہ گولڈیہ ص ۱۴، خزائن ص ۱۰۰ ج ۱۷، ضمیر براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۲۲۸، خزائن ص ۲۱ ج ۲۰) یوز آسف کے معنوں پر لکھا ہے اس کی تردید میں میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا بلکہ مرزا قادیانی کی چند ایک دوسری تحریریں ذیل میں درج کئے دیتا ہوں۔ ناظرین ذرا غور سے پڑھیں :

(الف)..... ”اصل بات یہ ہے کہ کشمیر میں ایک مشہور و معروف قبر ہے جس کو یوز آسف نبی کی قبر کہتے ہیں۔ اس نام پر ایک سرسری نظر کر کے ہر ایک شخص کا ذہن ضرور اس طرف منتقل ہو گا کہ یہ قبر کسی اسرائیلی نبی کی ہے کیونکہ یہ لفظ عبرانی زبان سے مشابہ ہے مگر ایک عمیق نظر کے بعد نہایت تسلی بخش طریق کے ساتھ کھل جائے گا کہ دراصل یہ لفظ یسوع آسف ہے یعنی یسوع غمگین، آسف اندودہ اور غم کو کہتے

ہیں چونکہ مسیح نہایت غمگین ہو کر اپنے وطن سے نکلے تھے اس لئے اپنے نام کے ساتھ آسف ملا لیا مگر بعض کا بیان ہے کہ دراصل یہ لفظ یسوع صاحب ہے پھر اجنبی زبان میں بھڑت استعمال ہو کر یوز آسف بن گیا۔ مگر میرے نزدیک یسوع اسم باسکیٰ ہے اور ایسے نام جو واقعات پر دلالت کریں عبرانی نبیوں اور دوسرے اسرائیلی راستبازوں میں پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ یوسف جو حضرت یعقوب کا بیٹا تھا۔ اس کی وجہ تسمیہ بھی یہی ہے کہ اس کی جدائی پر اندوہ اور غم کیا گیا جیسا کہ اللہ جل شانہ نے اس بات کی طرف اشارہ فرما کر کہا: ”یا اسفا علی یوسف“ پس اس سے صاف نکلتا ہے کہ یوسف پر اسف یعنی اندوہ کیا گیا اس لئے اس کا نام یوسف ہوا۔“ (سن جن ص ۱۶۴ حاشیہ خزائن ص ۱۰۳۰۶)

(ب)..... ”جیسا کہ تحقیق سے ظاہر ہوتا ہے وہ (مسیح) کشمیر میں آکر فوت ہوئے اور اب تک نبی شہزادہ کے نام پر کشمیر میں ان کی قبر موجود ہے اور لوگ بہت تعظیم سے اس کی زیارت کرتے ہیں اور عام خیال ہے کہ وہ ایک شہزادہ نبی تھا جو اسلامی ملکوں کی طرف سے اسلام سے پہلے کشمیر میں آیا تھا اور اسی شہزادہ کا نام غلطی سے بجائے یسوع کے کشمیر میں یوز آسف کر کے مشہور ہوئے جس کے معنی ہیں یسوع غمناک۔“
(کتاب البریہ مقدمہ ص ۲ خزائن ص ۲۱۰۲۱ ج ۱۳)

(ج)..... ”فرجع موسیٰ غضبان اسفا“ ﴿پس موسیٰ علیہ السلام غضب اور تاسف کی حالت میں واپس ہوا۔﴾ (حدیث البیہ ص ۹۹)

(د)..... ”یا اسفا علیہم انہم اتفقوا علی الضلالة جمیعاً“ ﴿برائشیاں افسوس کہ این مردم ہمگناں طریق ضلالت اختیار نمودند﴾ (انجام آقہم ص ۸۳ خزائن ص ۸۳ ج ۱۱)

(س)..... لغت کی مشہور و معروف کتاب (مجمع البحار ج اول ص ۳۱۲۳۲ قاموس ج ۳ ص ۱۲۱ لسان العرب ج ۱ ص ۳۴۶ صراح ص ۴۳۴۰ تاج العروس ج ۶ ص ۴۰۰ فتی الارب ج اول ص ۳۶

مفردات امام راغب ص ۱۵، المصباح المیزج، ج اول ص ۱۰) پر لفظ آسف کے معنی اندوہ، غم، حزن اور غصے کے آئے ہیں۔“

(ش)..... نظام الدین مرزائی کا یہ لکھنا کہ سارا نام یوز آسف مخفف ہے یوسو یوسف کا جس کا مطلب یہ ہے کہ یسوع بن یوسف۔ ایک مضحکہ آمیز بات ہے اور کوئی دانا اسے قبول نہ کرے گا۔ کتاب اکمال الدین و اتمام العمرۃ عربی زبان میں ہے اور اس میں یہ کہیں نہیں لکھا ہے کہ یوز آسف کی ماں کا نام مریم تھا اور نہ ہی اس میں کہیں اس یوسف کا ذکر آیا ہے۔ نظام الدین مرزائی کی اس توجیہ سے بڑھ کر مفتی محمد صادق مرزائی کی توجیہ سنئے :

”پنجابی میں قدیم سے ایک ضرب المثل مشہور چلی آتی ہے: ”ایسو گول تے کچھ نہ پھول“ غالباً مرد و زمانہ سے اور اصلیت مثل کے بھولنے سے گول کا لفظ بدل کر گول بن گیا۔ اور اصل یوں تھا کہ ایسو گول یعنی یسوع ہمارے پاس ہی ہے پنجاب کے متصل کشمیر میں مدفون ہے لیکن کچھ اس کی بابت کھول کر دریافت نہ کرو۔ کیونکہ یہ امر پردے میں رکھنے کے لائق ہے کہ یسوع اہل پنجاب کے پاس ہی ہے۔“

(دیکھو اخبار فاروق سورجہ ۱۱، ۱۸، ۲۵ مئی ۱۹۱۶ء ص ۱۱)

واہ صاحب کیا کہنے مفتی صاحب نے تو کمال کر دیا۔ جو بات آپ کے پیر و مرشد کو نہ سوجھی وہ آپ کو سوجی اب ناظرین خود ہی انصاف سے فرمائیں کہ ایسی بے دلیل اور من گھڑت باتوں کا جواب ہم کیا دیں۔

قادیانی دلیل نمبر ۹

مرزا قادیانی کہتا ہے :

”یوز آسف حضرت مسیح ہی تھے جو صلیب سے نجات پا کر پنجاب کی طرف گئے اور پھر کشمیر میں پہنچے اور ایک سو پچیس برس کی عمر میں وفات پائی۔ اس پر بڑی دلیل یہ

ہے کہ یوز آسف کی تعلیم اور انجیل کی تعلیم ایک ہے اور دوسرے یہ قرینہ کہ یوز آسف اپنی کتاب کا نام انجیل میان کرتا ہے تیسرا قرینہ یہ کہ اپنے تئیں شنراوہ نبی کہتا ہے چوتھا قرینہ یہ کہ یوز آسف کا زمانہ اور مسیح کا زمانہ ایک ہی ہے۔ بعض انجیل کی مثالیں اس کتاب میں بعینہ موجود ہیں جیسا کہ ایک کسان کی مثال۔“

(تبلیغ رسالت ج ۹ ص ۱۹۱۸، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۶۶)

”اور اس کی (یعنی یوز آسف کی) تعلیم بہت سی باتوں میں مسیح کی تعلیم سے ملتی تھی۔ بلکہ بعض مثالیں اور بعض فقرے اس کی تعلیم کے بعینہ مسیح کے ان تعلیمی فقرات سے ملتے ہیں جو اب تک انجیلوں میں پائے جاتے ہیں۔“

(ریویو بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۳ء ص ۳۳۸)

نوٹ: ”یوز آسف کی تعلیم یسوع کی تعلیم سے بہت ملتی جلتی ہے۔“ (رسالہ

ریویو بابت ماہ نومبر دسمبر ۱۹۰۳ء ص ۲۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ریویو بابت ماہ مئی ۱۹۰۶ء ص ۷۷، ۷۸، ریویو بابت ماہ جنوری ۱۹۰۷ء ص ۳۳ کا خلاصہ مطلب)

قادیانی دلیل کی تردید

مرزا قادیانی اور ان کے مریدوں کا یہ مذہب ہے کہ: ”جو سری نگر محلہ خانیاں میں یوز آسف کے نام سے قبر موجود ہے وہ درحقیقت بلا شک و شبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے۔“

(راز حقیقت ص ۲۰، خزائن ص ۷۲ ج ۱۴)

”اور اس پر دلیل یہ پیش کی ہے کہ یوز آسف کی تعلیم بہت سی باتوں میں مسیح کی تعلیم سے ملتی تھی۔“

(ریویو ج ۲ نمبر ۱۲ ص ۳۳۸)

حالانکہ یہ دلیل بھی کمزور ہے کیونکہ مرزا قادیانی اس امر کو لکھ چکے ہیں کہ:

”حضرت مسیح کی تعلیم اور بدھ کی تعلیم میں نہایت شدید مشابہت ہے۔“

(کتاب مسیح ہندوستان میں ص ۸۲، خزائن ص ۸۶ ج ۱۵)

تو اس سے معلوم ہوا کہ حضرت یوز آسف کی تعلیم بدھ کی تعلیم میں نہایت

شدید مشابہت ہے۔ مثلاً خط الف ب خط ج د کے متوازی ہے اور خط ر س خط ج د کے متوازی ہے تو ثابت ہوا کہ خط الف ب اور خط ر س آپس میں متوازی ہیں :

الف	ج	ر
ب	د	س

باوجود اس بات کے حضرت یوز آسف کو بدھ نہیں کہہ سکتے ذرا غور سے سنو۔ یورپ کے بعض مصنفوں نے جوزفٹ اور گوتم بدھ کو ایک ہی شخص ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ (دیکھو ریویو آف ریلیجز بلیٹ ماہ نومبر دسمبر ۱۹۰۳ء ص ۷۴-۷۵)

اور چونکہ اس قصہ کے بعض واقعات گوتم بدھ کی زندگی کے واقعات سے مشابہت رکھتے ہیں اس لئے اکثر عیسائی صاحبان کا ہمیشہ یہ خیال رہا ہے کہ شہزادہ یوز آسف گوتم بدھ کا ہی دوسرا نام ہے۔ (ریویو بلیٹ ماہ جون ۱۹۱۰ء ص ۲۳۸-۲۳۹)

ان باتوں کا جواب مرزا یوں کی طرف سے یوں دیا گیا کہ :

”اگر یوز آسف کے قصہ کے بعض واقعات گوتم بدھ کے حالات سے ملتے ہوں تو اس سے ثابت نہیں ہو سکتا کہ دونوں ایک ہی شخص کے نام ہیں۔

(ریویو ج ۲ نمبر ۱۱ ص ۷۴-۷۵)

”اگر سری نگر کی قبر بدھ کی قبر ہوتی تو وہ دنیا کے کل بدھ مذہب کے پیروں

کا مرجع ہونی چاہیے تھی۔“ (ریویو بلیٹ ماہ جون ۱۹۱۰ء ص ۲۳۹)

ٹھیک اسی طرح میں عرض کرتا ہوں کہ اگر یوز آسف کے قصہ کے بعض واقعات یسوع مسیح کے حالات سے ملتے ہیں تو اس سے ثابت نہیں ہو سکتا کہ دونوں ایک ہی شخص کے نام ہیں۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ اگر سری نگر کی قبر یسوع مسیح کی قبر ہوتی تو وہ دنیا کے کل مسیحی مذہب کے پیروں کا مرجع ہونا چاہیے تھی۔ بقول مرزا قادیانی حضرت مسیح کی تعلیم اور بدھ کی تعلیم میں نہایت شدید مشابہت ہے۔ اس بات

کو دیکھ کر یہ نہیں کہہ سکتے کہ دونوں ایک ہی شخص کے نام ہیں اور لطف یہ ہے کہ: ”وہ خطاب جو بدھ کو دیئے گئے مسیح کے خطاؤں سے مشابہ ہیں اور ایسا ہی وہ واقعات جو بدھ کو پیش آئے مسیح کی زندگی کے واقعات سے ملتے ہیں۔ (مسیح ہندوستان میں ص ۷۰، خزائن ص ۷۲ ج ۱۵) پھر بھی یہ دونوں الگ الگ ہستیاں ہیں۔ دونوں ایک ہی شخص کے نام نہیں ہیں۔“

قادیانی دلیل نمبر ۱۰

”واضح ہو کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو ان کے فرض رسالت کی رو سے ملک پنجاب اور اس کے نواح کی طرف سفر کرنا نہایت ضروری تھا۔ کیونکہ بنی اسرائیل کے دس فرقے جن کا نام انجیل میں اسرائیل کی گم شدہ بھڑیس رکھا گیا ہے۔ ان ملکوں میں آگئے تھے جن کے آنے سے کسی مؤرخ کو انکار نہیں ہے۔ اس لئے ضروری تھا کہ حضرت مسیح علیہ السلام اس ملک کی طرف سفر کرتے اور ان گم شدہ بھڑیوں کا پتہ لگا کر خدا تعالیٰ کا پیغام ان کو پہنچاتے اور جب تک وہ ایسا نہ کرتے تب تک ان کی رسالت کی غرض بے نتیجہ اور نامکمل تھی۔“

(مسیح ہندوستان میں ص ۹۱، خزائن ص ۱۵ ج ۹۳)

قادیانی دلیل کی تردید

مانا کہ بنی اسرائیل کے دس فرقے ان مشرقی ملکوں میں آگئے تھے اور یہ بھی تسلیم کیا کہ افغان اور کشمیری لوگ بنی اسرائیل ہیں۔ (مسیح ہندوستان میں ص ۹۲، خزائن ص ۱۵ ج ۹۳) مگر یہ لکھنا کہ ضروری ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام ایران، افغانستان، ہندوستان اور کشمیر میں آئے ہوں۔ دلائل قویہ اور تاریخوں سے ثابت نہیں ہے۔ واقعات کا ثبوت دلائل سے ہوتا ہے نہ کہ قیاسات سے دیکھو یہ بات بھی تسلیم کی گئی ہے کہ یہودی لوگ تاتار، بخارا، مرو اور خیوا کے متعدد علاقوں میں بڑی تعداد میں موجود تھے۔ یہودی لوگ چین، ایران، تبت میں آباد ہیں۔ بنی اسرائیل ملک عرب

میں بھی تھے۔ (سج ہندوستان میں م ۱۰۰۲۹۴) اس کے علاوہ بعض یسود یونان میں جا کر آباد ہو گئے تھے۔ (ریویج اول م ۱۰۴ نمبر ۳ م ۱۰۰۹۸) تو کیا حضرت مسیح علیہ السلام یونان، عرب، تاتار اور چین میں بھی تشریف لے گئے تھے؟

قادیانی مغالطے کا جواب

مرزا قادیانی لکھتا ہے :

”اور ایک کتاب تاریخ طبری کے ص ۳۹ میں ایک بزرگ کی روایت سے حضرت عیسیٰ کی قبر کا بھی حوالہ دیا ہے جو ایک جگہ دیکھی گئی یعنی ایک قبر پر پتھر پایا جس پر یہ لکھا ہوا تھا کہ یہ عیسیٰ کی قبر ہے یہ قصہ ابن جریر نے اپنی کتاب میں لکھا ہے جو نہایت معتبر اور ائمہ حدیث میں سے ہے۔“ (چشمہ معرفت م ۲۵۰ خزائن م ۲۶۱ ج ۲۳ حاشیہ)

(۲)..... حکیم خدا بخش مرزائی لکھتا ہے :

”ہمارے پاس ابن حمید نے ان کے پاس مسلمہ نے محمد بن اسحاق سے ان کے پاس عمر بن عبد اللہ بن عروہ بن زبیر نے ان کے پاس ابن سلیم انصاری زرقی نے بیان کیا کہ ہم میں سے ایک عورت نے منت مانی تھی کہ اس الجماء پر جو مدینہ کے نواحی میں ایک پہاڑ عقیف میں ہے جا کر نذر ادا کرے گی۔ راوی کہتا ہے کہ میں بھی اس عورت کے ساتھ گیا جب ہم پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ گئے تو کیا دیکھا کہ ایک بڑی قبر ہے جس پر دو بھاری پتھر پڑے ہیں ایک پتھر تو سر ہانے ہے اور ایک پتھر اس کی پائیں کی طرف ہے جن پر کچھ لکھا ہے لیکن میں نہیں جانتا کہ وہ کیا لکھا ہوا ہے۔ میں دونوں پتھروں کو اپنے ہمراہ اٹھا لیا جب میں بعض حصہ پہاڑ پر سے نیچے اترنے لگا تو وہ جھ سگین کی وجہ سے ایک پتھر کو میں نے پھینک دیا اور دوسرے کو لے کر نیچے اتر اور پھر میں نے سریانی لوگوں کے آگے اس کو پیش کیا کہ کیا وہ اس کو پڑھ سکتے ہیں؟۔ مگر وہ اس کی تحریر کو نہ سمجھ سکے۔ پھر میں نے زبیر کے زبان دانوں کے آگے اس کو پیش کیا جو یمن میں رہتے تھے اور جو

لکھنا جانتے تھے۔ مگر وہ بھی اس کی تحریر کو نہ پہچان سکے۔ تو جب مجھے کوئی شخص بھی اس کو پہچاننے والا نہ ملا تو میں نے اس کو ایک صندوق کے نیچے رکھ دیا اور کئی سال تک وہ وہاں پڑا رہا۔ پھر کچھ مدت کے بعد فارسیوں میں سے اہل ماہ ہمارے ہاں آئے جو موتی خریدنے آئے تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ تمہارے ہاں بھی کوئی لکھائی ہوتی ہے تو انہوں نے کہا ہاں ہوتی ہے۔ تو میں نے وہ پتھر نکالا ان کے آگے پیش کیا تو اس کو دیکھ کر پڑھنے لگے اور اس پر لکھا ہوا تھا۔ رسول اللہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی یہ قبر ہے جو ان بلاد کے لوگوں کی طرف بھیجا گیا تھا اور جب وہ لوگ اس زمانہ میں اس کے پیر ہو گئے تو ان میں رہتا تھا اور ان کے ہاں فوت ہو گیا اور اس کی وفات پر انہوں نے اس کو پہاڑ کی چوٹی پر دفن کر دیا۔ اس روایت سے صرف اس قدر ثابت ہوتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام مر گیا خواہ کہیں مرا۔

(کتب عمل ص ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۳۶۶، ۳۶۷ پر حوالہ تاریخ اہل اسلام و ملوک ص ۳۸، ۳۹، ۴۰)

نوٹ: اخبار الحکم مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۰۷ء ص ۱۸ اخبار بیدار مورخہ ۲۱ نومبر ۱۹۰۷ء ص ۶ فاروق مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۲۶ء ص ۶ رسالہ تحفۃ الاذہان ج ۱۵ نمبر ۳ ص ۲۲ رسالہ تحفۃ الاذہان بابت ماہ دسمبر ۱۹۱۳ء ص ۳۴، ۳۵ مکتب محقق ص ۱۱۸ مکتب نعم الوکیل ص ۴۰ اور کتاب مرآۃ الحقائق ج ۳ ص ۳۰۴، ۳۰۵ پر بھی یہی روایت پیش کی گئی ہے:

جواب: اس روایت میں ایک راوی محمد بن اسحاق ہے جو جھوٹا ہے دراصل یہ روایت صحیح نہیں ہے بلکہ موضوع ہے۔ محمد بن اسحاق راوی کی نسبت علماء مرزاۃ میں سے سید سرور شاہ مقیم قادیان لکھتے ہیں:

”نسائی نے کہا قوی نہیں اور دارقطنی نے کہا اس کے ساتھ حجت نہیں پکڑی جاتی بوداؤد نے کہا قدری ہے معتزلہ ہے، سلیمان تمیمی نے کیا کذاب ہے، وہب نے کہا میں نے ہشام بن عروہ سے وہ کہتا تھا کذاب ہے، اور وہب نے کہا پوچھا میں

کے محلہ خانپار میں ہے وہ حضرت یسوع مسیح کی قبر نہیں ہے۔

جھوٹا یوں لانا سخت گناہ ہے

الحمد للہ کہ خدا کے فضل و کرم کے ساتھ میں نے ثابت کر دیا کہ ملک کشمیر کے شہر سری نگر محلہ خانپار میں جو شہزادہ یوز آسف کی قبر ہے وہ حضرت یسوع مسیح لکن مریم کی قبر نہیں ہے۔ مرزا قادیانی کا اپنی کتابوں مثلاً ایام الصلح، کشف الغطاء، از حقیقت مسیح ہندوستان میں، نور القرآن، ست چمن، تحفہ گولڑویہ، کشتی نوح، حقیقت الوحی، ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم وغیرہ میں یہ لکھنا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر شہر سری نگر کے محلہ خانپار میں ہے۔ صریح جھوٹ ہے اور جھوٹا یوں لانا سخت گناہ ہے۔ چنانچہ جھوٹا یوں لنے والے کے بارے میں خود مرزا قادیانی یوں لکھتا ہے :

- (۱)..... ”ظاہر ہے کہ جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔“ (چشمہ معرفت ص ۲۲۲، خزائن ص ۲۳۱ ج ۲۳)
- (۲)..... ”جھوٹا یوں لانا مرد ہونے سے کم نہیں ہے۔“ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۹، حاشیہ، خزائن ص ۵۶ ج ۱۷)
- (۳)..... ”اے بے باک لوگو! جھوٹا یوں لانا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔“ (حقیقت الوحی ص ۲۰۶، خزائن ص ۲۱۵ ج ۲۲)
- (۴)..... ”دروغ گوئی کی زندگی جیسی کوئی لعنتی زندگی نہیں۔“ (نزول المسحوق ص ۲، خزائن ص ۳۸۰ ج ۱۸)
- (۵)..... ”جیسے مت پوجنا شرک ہے ویسے ہی جھوٹا یوں لانا شرک ہے۔“ (الحکم ۱۷ اپریل ۱۹۰۵ء ص ۱۳)
- (۶)..... ”جھوٹا یوں لنے سے مرنا بہتر ہے۔“ (تلیخ رسالت ص ۳۰ ج ۷، محمود اشتہارات ص ۳۲۴ ج ۳)
- (۷)..... ”جھوٹا ام النبیات ہے۔“

(تبلیغ رسالت ج ۷ ص ۲۸، مجموعہ اشتہارات ص ۳۱ ج ۳)

(۸)..... ”جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں اور کوئی برا کام نہیں۔“

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۲۶، خزائن ص ۳۵۹ ج ۲۲)

قادیانی دلیل نمبر ۱۱

غلام رسول مرزائی کہتے ہیں :

”علاوہ اس کے قرآن کریم کا حسب ارشاد: ”ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم“ حضرت مسیح کو حضرت آدم کی مماثلت میں پیش کرنا مماثلت کے ایک پہلو کے لحاظ سے لطیف طور پر اس بات کی طرف بھی اشارہ پایا جاتا ہے کہ جس طرح حضرت آدم کی ہجرت گاہ سرزمین ہند ہوئی اسی طرح مسیح کے لئے بھی ہجرت گاہ سرزمین ہند ہی قرار دی گئی۔ یہ آیت قرآن کریم میں آنحضرت ﷺ پر نازل ہوئی جس سے ایک نیا علم آپ کو دیا گیا اور جس میں علاوہ اور مماثلت کے پہلوؤں کے ایک پہلو مماثلت کا یہ بھی ثبوت ہوا کہ مسیح، آدم کا اس بات میں بھی شیل ہے کہ دونوں کی ہجرت گاہ سرزمین ہند بنائی گئی۔ بلکہ مرزا قادیانی جو مسیح، محمدی ہیں اور جو آنحضرت ﷺ کے کامل مردوز اور کامل منظر ہونے کی وجہ سے آنحضرت ﷺ کے ہی قائم مقام ہیں۔ آپ کا بھی سرزمین ہند میں ظہور فرما ہونا مناسب تھا کیونکہ اس مرتبہ مماثلت کے جو آپ کو آدم اور مسیح سے ہے اور کیا وجہ اس کے کہ آنحضرت ﷺ بہ مماثلت آدم سرزمین ہند میں ہجرت فرما ہوئے آپ کے قائم مقام اور آپ کی نیابت میں ہو کر دونوں طرح کی مماثلت کے مصداق بنے۔“ (رسالہ الحقید ص ۳۱، ۳۲)

قادیانی دلیل کی تردید

(۱)..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

”ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم خلقہ من تراب ثم قال لہ

کن فیکون۔“ ﴿تحقیق مثال حضرت عیسیٰ کی اللہ کے نزدیک مانند حضرت آدم کے ہے کہ اس کو اللہ نے مٹی سے پیدا کیا پھر فرمایا اس کو ہو پس ہو گیا۔﴾
(سورۃ آل عمران آیت نمبر ۵۹)

نوٹ: نصاریٰ اس بات پر حضرت رسول خدا ﷺ سے بہت جھگڑے کہ عیسیٰ مدہ نہیں اللہ کا بیٹا ہے آخر کہنے لگے کہ وہ اللہ کا بیٹا نہیں تو تم بتاؤ کس کا بیٹا ہے اس کے جواب میں یہ آیت اتری کہ آدم کا تو نہ ماں نہ باپ، عیسیٰ کا باپ نہ ہو تو کیا عجب۔
(موضع القرآن ص ۷۵)

بات یہ ہے کہ یہودنا مسعود حضرت مریم صدیقہ پر (معاذ اللہ) زنا کاری کا الزام و بہتان لگاتے ہیں۔ (سورۃ النساء آیت نمبر ۱۵۶ سورۃ مریم آیت نمبر ۲) اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش بن باپ نہیں مانتے۔ اس کے برخلاف عیسائی لوگ حضرت مسیح کو بن باپ مانتے ہوئے ان کو خدا اور خدا کا حقیقی بیٹا مانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حکیم و علیم نے مندرجہ بالا آیت میں حضرت آدم علیہ السلام کی مثال دے کر دونوں فرقوں کا رد فرمایا، یہود اور نصاریٰ دونوں فرقے بائبل کی رو سے حضرت آدم علیہ السلام کی بابت تسلیم کرتے ہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ماں باپ کے بغیر اپنی قدرت سے پیدا کیا۔ پس یہودنا مسعود کے عذر کو یوں توڑا کہ جب تم خود حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش ماں باپ کے بغیر مانتے ہو تو حضرت مسیح علیہ السلام کے بن باپ کے پیدا کئے جانے میں کیوں شک کرتے ہو۔ نصاریٰ کو یوں جواب دیا گیا کہ اگر حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا یا خدا کا حقیقی بیٹا اس جت سے مانتے ہو کہ وہ بن باپ ہیں تو حضرت آدم علیہ السلام کو کیا کہو گے جن کا نہ باپ تھا اور نہ ماں تھی۔ پس جس قادر مطلق نے حضرت آدم علیہ السلام کو ماں باپ کے بغیر پیدا کیا تھا۔ اسی قادر مطلق نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بن باپ پیدا کیا ہے۔

(۲)..... اس آیت مقدسہ سے مسیح علیہ السلام باصری کے ہندوستان کی طرف آنے پر استدلال کرنا اور مرزا قادیانی (جو ٹیل مسیح علیہ السلام ہونے کے مدعی تھے) کے ہند میں پیدا ہونے پر استدلال کرنا سراسر غلط ہے۔ حدیث نبوی ﷺ مندرجہ کتاب (مند احمد ج ۶ ص ۵۷ کتاب کنز العمال ج ۷ ص ۲۶۷ کتاب حج الکرامہ ص ۳۳۳) کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام ملک شام میں نازل ہوں گے۔

قادیانی دلیل نمبر ۱۲

”اور لاکھوں انسانوں نے اس جسم کی آنکھ سے دیکھ لیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر سری نگر کشمیر میں موجود ہے اور جیسا کہ گلگت یعنی سری کے مکان پر حضرت مسیح کو صلیب پر کھینچا گیا تھا۔ ایسا ہی سری کے مکان پر یعنی سری نگر میں ان کی قبر کا ہونا ثابت ہوا۔ یہ عجیب بات ہے کہ دونوں موقعوں میں سری کا لفظ موجود ہے۔ یعنی جہاں حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر کھینچے گئے اس مقام کا نام بھی گلگت یعنی سری ہے اور جہاں انیسویں صدی کے اخیر میں حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر ثابت ہوئی۔ اس مقام کا نام بھی گلگت یعنی سری ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ گلگت جو کشمیر کے علاقہ میں ہے یہ بھی سری کی طرف ایک اشارہ ہے۔ غالباً یہ شہر حضرت مسیح علیہ السلام کے وقت میں بنایا گیا ہے اور واقعہ صلیب کی یادگار مقامی طور پر اس کا نام گلگت یعنی سری رکھا گیا۔“ (مرزا قادیانی کی کتاب مسیح ہندوستان میں ص ۵۳، خزائن ص ۵۵ ج ۱۵)

قادیانی دلیل کی تردید

انجیل متی کے باب ۲۷ آیت ۳۳ میں جو لفظ ”گلگتا“ آیا ہے اس کے معنی ہیں ”کھوپری کی جگہ“ (دیکھو انجیل متی مع مختصر شرح از پادری ایچ یو میر سخت ص ۱۳۹ حاشیہ) اور ملک

کشمیر کے شہر سری نگر میں جو لفظ ”سری“ آیا ہے اس سے مراد ”کھوپری“ نہیں ہے بلکہ یہ نام دو لفظوں سے مرکب ہے ”سری“ اور ”نگر“۔ ہندوؤں کی زبان میں ”نگر“ سے مراد آبادی ہے اور لفظ ”سری“ ہندوؤں میں تعظیم و تکریم کے موقع پر بولا جاتا ہے۔ جیسا کہ ہندو لوگ کہا کرتے ہیں سری راجندر جی، سری پچھن جی، سری ہنومان جی، سری کرشن جی، سری مہادیو جی، سری گنیش جی، سری نارائن جی وغیرہ۔ ہمارے ہاں کسی بزرگ و نیک کے لئے لفظ ”حضرت“ استعمال ہوتا ہے۔ اور ہندوؤں میں لفظ ”سری“۔

قادیانی دلیل نمبر ۱۳

”اور احادیث میں معتبر روایتوں سے ثابت ہے کہ ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ مسیح علیہ السلام کی عمر ایک سو پچیس برس کی ہوئی ہے اور اس بات کو اسلام کے تمام فرقے مانتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام میں دو ایسی باتیں جمع ہوئی تھیں کہ کسی نبی میں وہ دونوں جمع نہیں ہوئیں :

(۱)..... ایک یہ کہ انہوں نے کامل عمر پائی یعنی ایک سو پچیس برس زندہ

رہے۔

(۲)..... دوم یہ کہ انہوں نے دنیا کے اکثر حصوں کی سیاحت کی اس لئے نبی سیاح کہلائے۔ اب ظاہر ہے کہ اگر وہ صرف تینتیس برس کی عمر میں آسمان کی طرف اٹھائے جاتے تو اس صورت میں ایک سو پچیس برس کی روایت صحیح نہیں ٹھہر سکتی تھی اور نہ وہ اس چھوٹی سی عمر میں یعنی تینتیس برس میں سیاحت کر سکتے تھے اور یہ روایتیں نہ صرف حدیث کی معتبر اور قدیم کتابوں میں لکھی ہیں بلکہ تمام مسلمانوں کے فرقوں میں اس تواریخ مشہور ہیں کہ اس سے بڑھ کر متصور نہیں۔ کنز العمال جو احادیث کی ایک جامع کتاب ہے اس کے ص ۳۴ ج ۲ میں ابو ہریرہؓ سے یہ حدیث لکھی ہے: ”اوحی اللہ تعالیٰ الی عیسیٰ ان یعیسیٰ انتقل من مکان لثلا تعرف فتودی“

یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اے عیسیٰ! ایک مکان سے دوسرے مکان کی طرف نقل کر تارہ، یعنی ایک ملک سے دوسرے ملک کی طرف جا، تاکہ کوئی تجھے پہچان کر دکھ نہ دے اور پھر اسی کتاب (ج ۲ ص ۷۱) میں حضرت جابرؓ سے روایت کر کے یہ حدیث لکھی ہے: ”کان عیسیٰ بن مریم یسیح فاذا امسى اکل بقل الصحراء ويشرب الماء القراح“ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمیشہ سیاحت کیا کرتے تھے اور ایک ملک سے دوسرے ملک کی طرف سیر کرتے تھے اور جہاں شام پڑتی تھی تو جنگل کے بقولات میں سے کچھ کھاتے تھے اور خالص پانی پیتے تھے اور پھر اسی کتاب (ج ۲ ص ۵۱) میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے جس کے یہ لفظ ہیں: ”قال احب شئى الى الله الغرياء قيل اى شئى الغرياء قال الذين يفرون بدينهم ويجتمعون الى عيسى ابن مریم“ یعنی فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سب سے پیارے خدا کی جناب میں وہ لوگ ہیں جو غریب ہیں۔ پوچھا گیا کہ غریب کے کیا معنی ہیں کہا وہ لوگ ہیں جو عیسیٰ علیہ السلام کی طرح دین لے کر اپنے ملک سے بھاگتے ہیں۔“

قادیانی دلیل کی تردید

(۱)..... مرزا قادیانی کا یہ لکھنا کہ احادیث میں معتبر روایتوں سے ثابت ہے کہ ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ مسیح کی عمر ایک سو پچیس برس کی ہوئی ہے صحیح نہیں ہے۔ ایسی کوئی صحیح مرفوع متصل حدیث نہیں ہے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ اپنی کتاب (ماہیت من اللہ ص ۴۹) پر آنحضرت ﷺ کی عمر شریف کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”من قال خمسا وستين حسب السنة التى ولد فيها والسنة التى قبض فيها ومن قال ثلثا وستين وهو المشهور اسقطهما ومن

قال ستين اسقط الكسور ومن قال اثنين ونصف كانه اعتمد على حديث في الاكليل وفيه كلام لم يكن نبى الاعاش نصف عمراخيه الذى قبله وقد عاش عيسى عليه السلام خمسا وعشرين ومائة“

حکیم خدا بخش مرزائی کی خیانت ملاحظہ ہو۔ اس نے اپنی کتاب (عسل معراج اول ص ۵۱۹) پر حضرت شیخ کی اس کتاب کا حوالہ دیتے ہوئے صرف الفاظ: ”وعاش عيسى عليه السلام خمس وعشرين سنة ومائة“ نقل کر دیئے ہیں اور الفاظ: ”وفيه كلام“ نقل نہ کئے۔

(۲)..... (تفسیر لن جریج ص ۱۶۲ پر) ایک روایت ہے جس میں حضرت مسیح علیہ السلام کی عمر ۱۲۰ برس بتلائی گئی ہے مگر یہ روایت بھی صحیح نہیں ہے کیونکہ اس میں ایک راوی عبد اللہ بن لہیعہ ہے جس کی بابت کہا گیا ہے کہ:

”ضعیف تھا اور معروف الحال ہے اور امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا ہے کہ جلد سے قابل انکار اور اوپری باتیں اس نے روایت کی ہیں اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ جھوٹ بولتا تھا اور نسائی نے کہا ہے کہ وہ معتبر نہیں ہے اور اس نے کہا ہے کہ ابن لہیعہ بوڑھا اور احمق اور ضعیف العقل آدمی تھا اور وہ کتا تھا کہ حضرت علیؓ بادلوں میں ہے اور ہمارے ساتھ بیٹھتا تھا اور بادل دیکھتا تو کتا کہ وہ علیؓ بادل میں سے گزرے جا رہے ہیں۔“

(رسالہ ریویولت ماہ مارچ ۱۹۲۵ء ص ۷۱ حوالہ تاریخ لندن غلدون ص ۲۲۶)

(۳)..... مقتداء اہل حدیث امام حافظ لن کثیرؒ (مسک العارف ص ۴۲) از سید محمد احسن امر وہی مرزائی نے (اپنی تفسیر ج ۳ ص ۲۴۵ پر) لکھا ہے کہ صحیح امر ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کا رفع اس وقت ہوا کہ جب آپ کی عمر ۳۳ برس کی تھی۔ پھر اس تفسیر (لن کثیر ج ۹ ص ۳۸۰) پر حوالہ ابن ابی الدینا ایک حدیث نبوی ﷺ لکھی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ لن مریم علیہ السلام کی عمر ۳۳ سال کی

ہوئی ہے۔

(۴)..... جو دو باتیں مرزا قادیانی نے لکھی ہیں ان دونوں باتوں کو اسلام کے تمام فرقے ہر گز نہیں مانتے ہیں۔ مرزا قادیانی پر ضروری تھا کہ کتابوں کے حوالوں اور دلائل سے اس امر کو ثابت کرتے۔ حضرت مسیح علیہ السلام سے پیشتر حضرت نوح علیہ السلام ہوئے ہیں جن کی عمر ۹۵۰ سال قرآن کریم سے ثابت ہے۔

اور حضرت لہ اہیم کی سیاحت و سفر ملاحظہ ہو۔ ملک عراق عرب میں آپ پیدا ہوئے۔ شام کی طرف ہجرت کی ملک مصر میں بھی گئے اور سرزمین حجاز کو بھی اپنے قدم سے مشرف فرمایا۔

(۵)..... ”قال احب شئى الى الله الغرباء قيل اى شئى الغرباء قال الذين يفرون بدينهم ويجتمعون الى عيسى بن مريم“ ﴿آنحضرت ﷺ نے فرمایا سب سے پیارے خدا کی جناب میں غریب لوگ ہیں۔ پوچھا گیا کہ غریب کے کیا معنی ہیں؟۔ حضور پر نور نے فرمایا وہ لوگ جو بھاگیں گے اپنے دین کے ساتھ اور عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم علیہ السلام کی طرف جمع ہوں گے۔﴾ (کتاب کنز العمال ج ششم ص ۵۱)

مرزا قادیانی کی چالاکی ملاحظہ ہو الفاظ: ”الى عيسى بن مريم“ کا ترجمہ کرتے ہیں: ﴿عیسیٰ مسیح کی طرح﴾ حالانکہ صحیح ترجمہ یہ ہے: ﴿عیسیٰ ابن مریم کی طرف﴾ غرض یہ کہ جملہ: ”الذين يفرون بدينهم ويجتمعون الى عيسى بن مريم“ کا ترجمہ یہ کرنا کہ: ”وہ لوگ ہیں جو عیسیٰ مسیح کی طرح دین لے کر اپنے ملک سے بھاگے ہیں۔“ سر اسر غلط ہے اور مسلمانوں کو دھوکہ دیتا ہے۔ بھاگنے والے جمع ہونے والے لوگ ہیں نہ کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام۔ مرزا قادیانی غلط ترجمہ کر کے استدلال پیش کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام اپنا دین لے کر

اپنے ملک سے بھاگے تھے۔

(۶)..... بقول مرزا قادیانی لغت کی مشہور و معروف کتاب (سان العرب ص

۴۳۱) پر لکھا ہے :

”قیل سمی عیسیٰ بمسیح لانه کان سالما فی الارض
لا یستقر“ یعنی عیسیٰ کا نام مسیح اس لئے رکھا گیا کہ وہ زمین میں سیر کرتا تھا اور کہیں
کسی جگہ اس کو قرار نہ تھا یہی مضمون تاج العروس شرح قاموس میں بھی ہے۔“
(سج ہندوستان میں ص ۶۹ خزائن ص ۱۵ ج ۱)

حضرت مسیح علیہ السلام کا وطن ملک شام تھا۔ علاقہ فلسطین شام کا ایک حصہ
ہے موجودہ اناجیل اربعہ اور انجیل برنباس کے مطالعہ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ
حضرت مسیح تبلیغ کے لئے سفر کیا کرتے تھے۔ آپ کی بیوی و بچہ نہ تھے اور نہ گھربار تھا۔
ملک شام ملک پنجاب سے بہت بڑا ہے کوئی ضلع گورداسپور کے برابر علاقہ نہیں ہے اور
تاریخ روضۃ الصفا کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح ملک عراق کے شہر نصیبین کی
طرف بھی گئے تھے جو بیت المقدس سے قریباً ۴۵۰ کوس دور ہے۔ پس مسیح ناصری نے
اپنے رفیع سے پیشتر خوب سفر کئے ہیں۔

قادیانی مغالطے سے بچو تاریخ روضۃ الصفا کا حوالہ

(۱)..... مرزا قادیانی نے لکھا ہے :

”بہر حال اگر روضۃ الصفا کی روایت پر اعتبار کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ
حضرت مسیح علیہ السلام کا نصیبین کی طرف سفر کرنا اس غرض سے تھا کہ تافارس کی راہ
سے افغانستان میں آویں اور ان گم شدہ یہودیوں کو جو آخر افغان کے نام سے مشہور
ہوئے حق کی طرف دعوت کریں۔“ (کتاب سج ہندوستان میں ص ۶۷ خزائن ص ۱۵ ج ۱)

(۲)..... حکیم خدا بخش مرزائی نے اپنی کتاب (عمل مصحف لول ص ۵۷۲ ج ۱)

پر لکھا ہے :

”واقعہ صلیب سے ۴۰ روز تک مسیح حواریوں سے ملتا بھی رہا لیکن خفیہ دروازہ بند کر کے ملا کرتا تھا جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حواریوں کو افشاء راز سے ممانعت کی گئی تھی اس واسطے ان کو مصنوعی بات مانی پڑی کہ وہ آسمان پر چلا گیا ہے اور بعض نے محض یہودیوں کے خیال کو پھیرنے کے لئے کہ وہ تعاقب نہ کریں مصنوعی قبریں بنالیں تاکہ یہودیوں کو یقین ہو جائے کہ مسیح مر گیا حالانکہ مسیح علیہ السلام اس پہاڑ سے اتر کر دوسری سمت کو چل دیئے اور کئی سو میل کی مسافت طے کر کے نصیبین میں پہنچے چنانچہ (کتاب روضۃ الصفا ج ۱ ص ۱۳۲) لکھا ہے : ”ملك را حدیث ثمعون مستحسن افتاد باحضار روح اللہ فرمان داد عیسیٰ آمد“ یعنی بادشاہ کو ثمن کی بات اچھی لگی حضرت روح اللہ کے بذات خود تشریف لانے کا حکم دیا۔ اور سرخی میں یہ لکھا ہے : ”درذکر رفتن عیسیٰ علیہ السلام ناحیة نصیبین“ یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے جانے کا ذکر نصیبین میں۔ پھر اسی (کتاب کے ص ۱۳۲) پر لکھا ہے : ”ارباب اخبار گفته اند کہ در زمان عیسیٰ باد شاپہ بود و ولایت نصیبین بغایت متکبر و جبار حضرت نبوی بدعوت اہ مامور شدہ متوجہ نصیبین گشتہ“ اس تمام عبارت سے ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ضرور نصیبین میں گئے۔“

(۲)..... سید صادق مرزائی اٹاوی نے لکھا ہے :

”صاحب روضۃ الصفا نے یہ بھی لکھا ہے کہ سفر نصیبین میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ آپ کی والدہ اور حواری بھی تھے اور ان میں سے تین حواریوں کا نام یعقوب نومان، ثمعون بتایا ہے واضح ہو کہ یہ تومان حواری جس کا ذکر روضۃ الصفا میں لکھا ہے اور جو سفر نصیبین میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا وہی تھا و ہواوی

ہے جس کی نسبت انسائیکلو پیڈیا بلیکا میں لکھا ہے کہ وہ ہندوستان میں آیا جیسا کہ ہم اوپر بھی دکھلا چکے ہیں۔ اب جب تومان یا تھوما حواری اس مہاجرانہ سفر میں حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھ تھا اور اس کی یعنی تھوما کی نسبت یہ امر مسلم ہے کہ وہ ہندوستان میں آیا تو ایسی حالت میں عقلاً یہ امر واجب التسلیم قرار پاتا ہے کہ ملک کشمیر میں پہنچ کر خان یار میں وفات پانے والا یوز آسف فی الحقیقت یسوع آسف ہے نہ کوئی اور۔“

(کتاب کشف الاسرار ص ۳۸)

جواب

(۱)..... کتاب تاریخ روضۃ الصفا من تالیفات محمد خاند شاہ مطبوعہ ۱۲۷۱ھ

چھاپہ بمبئی ج لول ص ۱۳۰ پر عنوان یوں قائم کیا گیا ہے۔ ذکر احوال عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام :

”اس کے بعد ان کی ولادت کا ذکر خیر ہے۔ ص ۱۳۰، ۱۳۱ پر لفظ مسیح پر بحث کی گئی ہے۔ ص ۱۳۲ پر ان کے معجزات مندرجہ سورۃ آل عمران مثلاً اندھے اور برص والے کو اچھا کرنا اور مردے زندہ کرنا باذن اللہ درج ہیں۔ ص ۱۳۲ پر عنوان یوں ہے : ”ذکر رفتن عیسیٰ علیہ السلام بنا حیا نصیبین و زندہ شدن سام ابن نوح علیہ السلام بدعائے آنحضرت علیہ السلام“ ص ۱۳۳ پر عنوان ہے : ”ذکر نزول مائندہ از آسمان بدعائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام“ ص ۱۳۴ پر عنوان ہے : ”ذکر مہاجرت عیسیٰ از بیت المقدس و ظہور بعضے از معجزات ادوارا سفر“ ص ۱۳۵ پر عنوان یوں ہے : ”ذکر رفع حضرت عیسیٰ از دار یهوداں بر آسمان بحکم ایزدمنان“ ص ۱۳۶ پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جگہ کسی اور شخص کا ان کا ہم شکل ہو کر مارا جانا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر اٹھایا جانا لکھا ہے پھر اس کے آگے یوں لکھا ہے :

”و کثیرے از ثقات روایت کرده اند کہ عیسیٰ در بیت المعمور مقیم است و ایزد تعالیٰ سبحانہ بشری ازوے انتزع نموده است و طبع ملائکہ کرامت فرموده و آنحضرت با ایشان در آن مقام تادامن آخر الزمان بعبادت قیام خواهد نمود و چون حضرت مهدی علیہ السلام در آخر الزمان خروج کند عیسیٰ بامر خدا وند عالمیان از آسمان بمکہ معظمہ نزول فرماید در مسجد الحرام و در وقتیکہ مردم صفوف راست کرده باشند تا بامهدی علیہ السلام فریضئہ بامد ادبگذارند در آن حال منادی ندا کند کہ این شخص عیسیٰ بن مریم است کہ از آسمان فرده آمده و خلائق متوجہ عیسیٰ شدہ از نزول او مسرور گردند و مهدی ازوے التماس نماید تہ امت احمد را امامت فرماید و عیسیٰ گوید کہ تو پیش رو کہ ما امروز متابعت شما یاید نمائیم و مهدی در محراب رفته و سایر مسلمین باداقتدا نموده نماز بگذارند گفته اند کہ عیسیٰ علیہ السلام بعد از نزول از عالم علوی چہل سال دیگر زندگانی کند و بتنزیل میل فرماید و فرزندان ازوے متولد کردند و باعدای ملت احمدی محاربه فرمایند و مجموع امم مختلفہ را کہ از دین بیگانه باشند بقتل آورد و در زمان اوشیر و شتر و پلنگ با بقرو گرگ باگو سفند زیست مے کند و کودکان بایات بازی کنند و چون بعالم بقا آخر آمد مسلمانان بروے نماز گذارده در حجرہ عائشہ کہ مدفن حضرت رسالت ﷺ و شیخین است مدفونش سازند و صلی اللہ علی نبینا وعلیہ وعلی سائر الانبیاء والمرسلین الی یوم الدین ذکر مقتل بنی اسرائیل

ورفتن حواریان بدعوت خلق اطراف چوں عیسیٰ علیہ السلام
بآسمان رفت بیود اصحاب اور اگر فتنہ در تعذیب کشیدند“

(س ۱۳۶، ۱۳۷)

ناظرین نے دیکھ لیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے مریدوں نے کس قدر مغالطہ دیا ہے۔ کتاب تاریخ الصفا میں تو حضرت مسیح ابن مریم کا آسمان پر اٹھایا جانا اب تک آسمان میں زندہ رہنا اور قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہونا اور فوت ہو کر آنحضرت ﷺ کے روضہ مبارک میں دفن ہونا صاف طور پر لکھا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت مسیح ابن مریم علیہا السلام اور آپ کے تین حواری نصیبین کی طرف ان کے رفع سے پہلے تشریف لے گئے تھے۔ مرزا قادیانی اور ان کے مریدوں کا مذہب یہ ہے کہ حضرت مسیح ۳۳ سال کی عمر میں صلیب پر (ملک شام میں) کھینچے گئے تھے۔ مرہم عیسیٰ سے ان کے زخموں کا علاج ہوا پھر اس صلیبی واقعہ کے بعد آپ نے عراق، ایران، افغانستان، پنجاب و کشمیر کا سفر کیا۔ ۲۰ برس کی عمر پائی۔ سری نگر محلہ خانیار میں ان کی قبر ہے۔ تاریخ روضۃ الصفا کا مضمون اس سے بالکل الگ ہے۔ اس کتاب میں یہ کہیں نہیں لکھا ہے کہ واقعہ صلیبی کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی والدہ کے ساتھ مشرقی ممالک کا سفر کیا اور یہ بھی نہیں لکھا کہ مسیح کشمیر میں آکر فوت ہوا تھا۔

(۲) صحیح بات یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام کی عمر مبارک

رفع کے وقت ۳۳ سال تھی۔ (دیکھو تفسیر کن کثیر مدحیہ فتح البیان ج ۳ ص ۲۴۵) اور ساتھ ہی یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ حضرت مسیح علیہ السلام ناصری کی والدہ حضرت مریم علیہا السلام صدیقہ کی قبر بیت المقدس میں ہے۔ (تفسیر درعروج ص ۷۵) اور یزید محمد سعید مرزائی کا خط مندرجہ کتاب اتمام الحجہ ص ۲۱۲۰ حاشیہ) اس سے صاف ظاہر ہے کہ واقعہ صلیبی کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام کا مشرقی ملکوں کی طرف آنا سراسر غلط ہے۔

عیسائیوں اور مسلمانوں کی تاریخوں اور تفسیروں میں یہ کہیں نہیں لکھا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام صلیبی واقعہ کے بعد کشمیر میں تشریف لائے اور نہ یہ لکھا ہے کہ مسیح کشمیر میں مر گیا۔

(۳)..... بے شک تھوما حواری کی قبر مدراس (میلاپور) میں موجود ہے۔ مگر تھوما حواری حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع کے بعد ہندوستان میں آیا تھا اور شہر کالمین واقع احاطہ مدراس میں وہاں کے راجہ کے حکم سے شہید ہوا تھا۔ (کا تھولک کلیسا کی مختصر تواریخ ص ۲۸۲۱۲۰)

قادیانی خبط العشوا، حضرت مریم علیہا السلام کی قبر سید محمد سعید مرزائی ساکن طرابلس کی تحریر

”حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیت اللحم میں پیدا ہوئے اور بیت اللحم اور بلدہ قدس میں تین کوس کا فاصلہ ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر بلدہ قدس میں ہے اور اب تک موجود ہے اور اس پر ایک گرجا بنا ہوا ہے اور وہ گرجا تمام گرجاؤں سے بڑا ہے اور اس کے اندر حضرت عیسیٰ کی قبر ہے اور اسی گرجا میں حضرت مریم صدیقہ کی قبر ہے اور دونوں قبریں علیحدہ علیحدہ ہیں اور بنی اسرائیل کے عہد میں بلدہ قدس کا نام یروشلم تھا۔“

(۸ ج ۲۹۹ ص)

(۲)..... ”معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مریم علیہ السلام واقعہ صلیب کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ممالک مشرقیہ میں آئیں کیونکہ ان کی قبر بھی ارض مقدسہ میں نہیں..... حضرت مریم کی قبر اب تک کاشغر میں موجود ہے جس کو شک ہو جا کر دیکھ لے۔“ (عظیم خدا حق مرزائی کی کتاب عمل مطبوعہ بول ص ۴۵۳)

(۳)..... مرزا بشیر احمد ایم اے کے الفاظ :

”آخر کار مسیح کی قبر بھی محلہ خانیار سری نگر میں مل گئی۔ اس قبر کے متعلق بھی لوگوں سے دریافت کیا گیا اور تاریخ سے پتہ لیا گیا تو یہی معلوم ہوا کہ یہ اسی یوز آسف کی قبر ہے جو انیس سو سال ہوئے کشمیر میں آیا تھا۔ مزید ثبوت یہ ملا کہ وہ قبر اور اس کے ساتھ والی مسیح کی ماں کی قبر ٹھیک اسی طرز پر ہیں جس طرح بنی اسرائیل کی قبریں ہوتی تھیں۔“
(رسالہ ریویو آف ریلیجز، بابت ماہ جولائی ۱۹۱۷ء ص ۵۶ کا حاشیہ)

نوٹ : سری نگر کے محلہ خانیار میں ایک قبر تو شہزادہ یوز آسف کی ہے اور دوسری قبر پیر سید نصیر الدین کی ہے۔
(تاریخ کشمیر ص ۸۲)

مرزائی مولویوں کے عجیب و غریب اقوال

(۱)..... مولوی غلام رسول راجیکی فرماتے ہیں :

”اور شام سے کشمیر کی طرف آتے ہوئے درمیان کے سفر میں نصیبین سے درے کی طرف راستہ میں عیسیٰ خیل اور کوہ مری جو دراصل کوہ مریم ہے ایسے نشانوں کا پایا جانا ضرور اس طرف توجہ دلاتا ہے کہ حضرت مسیح اور حضرت مریم کو ضرور ان مقامات سے کوئی تعلق اور نسبت ہے۔“
(رسالہ تنقید ص ۳۳)

نوٹ : قوم عیسیٰ خیل کے علاوہ موسیٰ زئی، محمد زئی، عمر زئی، یوسف زئی، قومیں بھی تو سرحد پر ہیں اور کوہ سلیمان کو کیوں بھول گئے۔ کیا حضرت سلیمان نبی علیہ السلام یہاں آئے تھے۔

(۲)..... منشی محمد اسماعیل دہلوی قادیانی لکھتا ہے :

”معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام کشمیر میں لہد دوی (ملی فی اللہ) کے نام سے مشہور ہیں یہ نام آپ کا عبرانی کے الماہ سے جڑ کر بنا ہے۔ عبرانی میں جو ان

عورت کو الماہ کہا کرتے ہیں۔“ (رسالہ اعجاز احمدی ص ۱۲ حاشیہ و ص ۱۸ حاشیہ)

نوٹ: حضرت لہدویؒ ایک مجذوبہ کشمیر میں گزری ہیں اور آپ حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانیؒ کے زمانے میں ہوئی ہیں اور حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانیؒ کی پیدائش ۷۱۲ھ میں اور وفات شریف ۷۸۶ھ میں ہوئی تھی۔ ان کو حضرت مریم علیہ السلام قرار دینا سراسر غلط ہے۔

(۳)..... نظام الدین مرزائی نے کہا ہے:

”اور یہ جو بعض تواریخ میں آیا ہے کہ یوز آسف ”شولاہت“ سے آیا تھا اور عربی تحریروں میں اصل لفظ ”شولاہت“ آیا ہے یعنی اصل میں ”ب“ کے ساتھ ہے اور فارسی تحریروں میں حرف ”پ“ کے ساتھ آیا ہے یہ دراصل ”صلیب“ کی بجوی ہوئی صورت ہے اور کشمیری ملاں آج بھی ”صلیب“ کو ”صویب“ کہتے ہیں باوجود اس کے کہ ان کو تنبیہ کی گئی پھر بھی ”صلیب“ ان کے منہ سے نہیں نکلتی۔“

(ریویو آن بلات ماہ دسمبر ۱۹۲۵ء ص ۲۳)

کتاب اکمال الدین ص ۳۱۷، ۳۲۱ اور کتاب شہزادہ یوز آسف و حکیم بلوہر ص ۴۲ پر لکھا ہے کہ شہزادہ یوز آسف کا باپ ہندوستان میں ایک حکمران تھا اور اکمال الدین ص ۳۲۵، ۳۵۸، ۳۵۹ اور کتاب شہزادہ یوز آسف ص ۲۶، ۱۲۸ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ شہزادہ یوز آسف کا وطن سرزمین ”سولاہٹ“ تھا۔ اسی لفظ کو لفظ ”صلیب“ سے کیا تعلق ہے؟۔

(۴)..... سید صادق حسین قادیانی اٹاوی لکھتا ہے:

”پس کیا تعجب کہ اجنبی زبان کا نام ہونے اور مرور زمانہ اور کثرت استعمال کے سبب سے ہندوستان میں برتھو لما حواری کا نام ججو بگو اکری بلوہر ہو گیا ہو۔“

(کشف الاسرار ص ۴۶)

یہ بات سراسر غلط ہے کیونکہ کتاب اکمال الدین ص ۳۲۵ اور کتاب شزاوہ یوز آسف و حکیم بلوہر ص ۲۶ پر لکھا ہے کہ یوز آسف کی عقل و علم و کمال و فکر و تدبیر و فہم و زہد و ترک دنیا کا شہرہ دور دور پھیل گیا اور ایک شخص نے جو کہ اہل دین والہ عبادت میں سے تھا اور اس کا نام بلوہر تھا یہ خبر لڑکا میں سنی اور یہ شخص بڑا عابد اور حکیم و انا تھا۔ اس نے دریا کا سفر کیا اور سولاہٹ کی طرف آیا حواری بر تھو لما تو ملک شام میں ہوا ہے۔

(۵)..... قاضی ظہور الدین اکمل مرزائی نے کہا ہے :

”پکی روٹی وڈی میں لکھا ہے: ”جیکوئی بچہ عمر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دی کتنی ہوئی تو آکھ جی ہک سو تریہہ ورے“ اب خیال فرمائیے کہ واقعہ صلیب تو ۳۳ سال کی عمر میں پیش آیا پس یقیناً اس کے بعد زمین پر زندہ رہے ہیں اور ۱۲۰ سال سے زیادہ عمر پائی۔“ (ضمیمہ ظہور السج ص ۲۲-۲۳)

قادیانی الفاظ ممکن ہے کی تردید

(۱)..... مرزا قادیانی نے لکھا ہے :

”ہر ایک نبی کے لئے ہجرت مسنون ہے اور مسیح نے بھی اپنی ہجرت کی طرف انجیل میں اشارہ فرمایا ہے اور کہا کہ نبی بے عزت نہیں مگر اپنے وطن میں مگر افسوس کہ ہمارے مخالفین اس بات پر بھی غور نہیں کرتے کہ حضرت مسیح نے کب اور کس ملک کی طرف ہجرت کی بلکہ زیادہ تر تعجب اس بات سے ہے کہ وہ اس بات کو تو مانتے ہیں کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ مسیح علیہ السلام نے مختلف ملکوں کی بہت سیاحت کی ہے بلکہ ایک وجہ تسمیہ اسم مسیح کی یہ بھی لکھتے ہیں۔ لیکن جب کہا جائے کہ وہ کشمیر میں بھی گئے تھے تو اس سے انکار کرتے ہیں حالانکہ جس حالت میں انہوں نے مان لیا کہ حضرت مسیح نے اپنی نبوت کے ہی زمانہ میں بہت سے ملکوں کی سیاحت بھی کی تو کیا وجہ کہ کشمیر جانا ان پر حرام تھا۔ کیا ممکن نہیں کہ کشمیر میں بھی گئے ہوں اور وہیں

وفات پائی ہو اور پھر جب صلیبی واقعہ کے بعد ہمیشہ زمین پر سیاحت کرتے تو آسمان پر کب گئے۔ اس کا کچھ بھی جواب نہیں دیتے۔“ (تحدہ کو لڑویہ ص ۲۰ ماہیہ خزائن ص ۱۰۶ ج ۱۷)

نوٹ: یہ جو مرزا نے لکھا ہے کہ: ”ہر ایک نبی کے لئے ہجرت مسنون ہے۔“ صحیح نہیں ہے۔ قرآن مجید کی کسی آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایسا نہیں فرمایا، کسی صحیح حدیث نبوی میں بھی یہ نہیں ہے۔ اناجیل اربعہ مروجہ کے الفاظ ہم مسلمانوں کے لئے حجت نہیں ہیں۔ احادیث صحیحہ سے یہ ثابت نہیں ہے کہ حضرت مسیح نے صلیبی واقعہ کے بعد مختلف ملکوں کی بہت سیاحت کی ہے۔ (تاریخ روضۃ الصفاح ج ۱ ص ۱۳۰، ۱۳۵) میں یہ لکھا ہے کہ واقعہ صلیبی سے پہلے حضرت مسیح علیہ السلام نصیبین کی طرف گئے تھے پھر ملک شام میں واپس آئے اور آسمان پر اٹھائے گئے۔

مسیحی تاریخوں، اسلامی تاریخوں و تفسیروں اور اہل کشمیر کی تاریخی کتبوں میں یہ کہیں نہیں لکھا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام صلیبی واقعہ کے بعد شام سے ہجرت کر کے کشمیر میں چلے آئے اور یہ بھی نہیں لکھا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر سری نگر میں ہے۔

(۲)..... مولوی غلام رسول مرزائی کے الفاظ:

”مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کتاب اکمال الدین جس میں یوز آسف کا ذکر ہے اس کو حضرت مسیح نہیں سمجھتے بلکہ ہندوستان کے شنراؤں سے ایک شنراؤہ سمجھتے ہیں ممکن ہے کہ کوئی یوز آسف کے نام کا شنراؤہ بھی ہو چکا ہو۔ جس کا نام مسیح علیہ السلام کے اسی کے نام پر رکھا گیا ہو جیسا کہ سینکڑوں آدمیوں کا نام انبیاء کے نام پر ابراہیم، اسحاق، اسماعیل، یعقوب، یوسف، داؤد، سلیمان، عیسیٰ، محمد وغیرہ بطور تقاؤل رکھا جاتا ہے۔“ (رسالہ تنقید ص ۲۵)

(۳)..... مفتی محمد صادق مرزائی کی تحریر لیڈی مسز فرو کا بیان:

”اور کچھ عرصہ ہوا ہمارے ایک دوست مولوی دستگیر صاحب احمدی کو جو میلاپور میں رہتے ہیں ایک لیڈی مسز فردنام نے یہ بھی کہا تھا کہ ایک روایت یہ بھی ہے کہ خود حضرت مسیح بھی ہندوستان آئے تھے اور ممکن ہے کہ تھوما کا کام دیکھنے گئے ہوں۔ تھوما خود بھی کہتے ہیں کہ مسیح نے مجھے یہاں بھیجا ہے۔“

(اخبار فاروق قادیان مورخہ ۲۷ اپریل ۳۷ مئی ۱۹۱۶ء ص ۱۵)

(۴)..... ”جیسا کہ بعض مورخین کی رائے ہے تھوما اور اس کے بعد بار تھو لومبوہر دو صاحبان ہندوستان تشریف لائے اور مرقس نے بھی اپنے ایلچی بھجے اور ممکن ہے کہ بعض دیگر حواری بھی آئے ہوں۔“

(اخبار فاروق قادیان مورخہ ۱۸، ۲۵، ۲۷ مئی ۱۹۱۶ء ص ۱۰)

(۵)..... شیر علی مرزائی کی تحریر:

”اگر یوز آسف کے قصہ کے بعض واقعات گوتم کے حالات سے ملتے ہوں تو اس سے ثابت نہیں ہو سکتا کہ دونوں ایک ہی شخص کے نام ہیں۔ ممکن ہے کہ جس طرح گوتم کو بدھ (یعنی حکیم) کا خطاب دیا گیا حضرت مسیح علیہ السلام کو بھی یہی خطاب دیا گیا ہو۔ بدھ صرف گوتم کا ہی نام نہیں گوتم سے پہلے بھی اور پیچھے بھی کئی بدھ ہوئے ہیں۔ حضرت مسیح کے ہند میں آنے پر ممکن ہے کہ اہل ہند نے ان کو بدھ کا خطاب دیا ہو۔“

(رسالہ ریویو آف ریلیجز بلٹ ماہ نومبر دسمبر ۱۹۰۳ء ص ۴۷)

جواب

الفاظ ”ممکن ہے“ کوئی دلیل نہیں ہو سکتے۔ دلیل کے بغیر کوئی بات قابل تسلیم نہیں ہوتی:

”ایک امر کا ممکن ہونا اور چیز ہے اور فی الواقع اس امر کا واقع ہونا اور چیز

(رسالہ ریویو آف ریلیجز بلٹ ماہ ستمبر ۱۹۱۰ء ج ۹ نمبر ۸ ص ۳۸)

ہے۔“

نتیجہ

نتیجہ یہ نکلا کہ ملک کشمیر کے شہر سری نگر میں جو شہزادہ یوز آسف کی قبر ہے وہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام کی قبر نہیں ہے اور قادیانی مذہب باطل ہے۔

عمر مرزا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فصل اول

الہامات مرزا

(۱)..... ”وترى نسلا بعيدا اولنحيينك حيوة طيبة ثمانين

حوالاوقريبا من ذالك“ (البشری ج ۲ ص ۹ ازالہ اوہام ص ۶۳۵ خزائن ص ۳۳۳ ج ۳)

(۲)..... ”چھتیسویں پیشگوئی یہ ہے کہ جیسا کہ میں ازالہ اوہام میں لکھ چکا

ہوں۔ خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی کہ تیری عمر اسی برس یا اس سے کچھ کم یا کچھ زیادہ

(سراج منیر ص ۷۹ خزائن ص ۸۱ ج ۱۲)

ہوگی۔“

(۳)..... ”میں تجھے اسی برس یا چند سال زیادہ میا اس سے کچھ کم عمر دوں گا۔“

(تزیین القلوب ص ۱۳ احاشیہ خزائن ص ۱۵۲ ج ۱۵)

(۴)..... ”اسی یا اس پر پانچ چار زیادہ یا پانچ چار کم“

(حقیقت الوحی ص ۹۶ خزائن ص ۱۰۰ ج ۲۲)

(۵)..... ”تیس سال سے زیادہ عرصہ گزرتا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے

صاف لفظوں میں فرمایا کہ تیری عمر اسی برس یا دو چار اوپر یا نیچے ہوگی۔“

(کتاب منظور الہی ص ۲۲۸)

(۶)..... ”چونکہ خدا تعالیٰ جانتا تھا کہ دشمن میری موت کی تمنا کریں گے تا

یہ نتیجہ نکالیں کہ جھوٹا تھا جیسی جلد مر گیا۔ اس لئے پہلے ہی سے خدا نے مجھے مخاطب

کر کے فرمایا: ”ثمانین حولا و اقربا من ذالك او تزيد عليه سنينا وترى

نسلا بعيدا“ یعنی تیری عمر اسی برس کی ہوگی یا دو چار کم یا چند سال زیادہ اور تو اس قدر

عمر پائے گا کہ ایک دور کی نسل دیکھ لے گا۔“

(اربعین نمبر ۳ ص ۳۶ خزائن ص ۱۹ ج ۱۷) ضمیر تھک کو لڑیہ ص ۲۹ خزائن ص ۶۶ ج ۱۷

(۷)..... ”اور پھر (خدا نے) فرمایا: ”لنحيينك حياة طيبة ثمانين

حوالا او قریباً من ذالك وترى نسلا بعيدا.....“ ہم تجھے ایک پاک اور آرام کی زندگی عنایت کریں گے۔ اسی برس یا اس کے قریب قریب یعنی دو چار برس کم یا زیادہ اور تو ایک دور کی نسل دیکھے گا۔“

(اربعین نمبر ۳ ص ۳۹ خزائن ج ۱۷ ضمیمہ تحفہ کوثریہ ص ۳۲ خزائن ج ۱۷ البشری ص ۲۷۲)
(۸)..... ”سو اسی طرح ان لوگوں کے منصوبوں کے برخلاف خدا نے مجھے

وعدہ دیا کہ میں اسی برس یا دو تین برس کم یا زیادہ تیری عمر کروں گا۔“

(اربعین نمبر ۳ ص ۱۰ خزائن ج ۱۷ ضمیمہ تحفہ کوثریہ ص ۸ خزائن ج ۱۷ ج ۱۷)

(۹)..... ”میرے لئے بھی اسی برس کی زندگی کی پیشگوئی ہے۔“

(رسالہ تحفہ النور ص ۲ خزائن ج ۱۷ ج ۱۷)

(۱۰)..... ”اب جس شخص کی زندگی کا یہ حال ہے کہ ہر روز موت کا سامنا

اس کے لئے موجود ہوتا ہے اور ایسے مرضوں کے انجام کی نظریں بھی موجود ہیں تو وہ ایسی خطرناک حالت کے ساتھ کیونکر افتراء پر جرات کر سکتا ہے اور وہ کس صحت کے گھر و سہ پر کھتا ہے کہ میری عمر اسی برس کی ہوگی۔“

(ضمیمہ اربعین نمبر ۴ ص ۵ خزائن ج ۱۷ ج ۱۷)

(۱۱)..... ”اب میری عمر ستر برس کے قریب ہے اور تیس برس کی مدت

گزر گئی کہ خدا تعالیٰ نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمر اسی برس کی ہوگی اور یہ کہ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم۔“

(دراہین احمدیہ حصہ پنجم ضمیمہ ص ۹۷ خزائن ج ۱۷ ج ۱۷)

۱۹۰۵ء میں مرزا کی عمر ۶۷ سال تھی۔

(دراہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۹ خزائن ج ۱۷ ج ۱۷)

نوٹ: ”اور جو ظاہر الفاظ دجی کے وعدہ کے متعلق ہیں وہ تو چھتر اور

چھپاسی کے اندر عمر کی تعیین کرتے ہیں۔“

(کتاب فیض الہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۹۷ خزائن ص ۵۹ ج ۲۱)

فصل دوم

پیدائش مرزا

(۱)..... مرزا قادیانی کے الفاظ :

”میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی

(کتاب البریہ ص ۱۴۶ خزائن ص ۷۷ ج ۱۳ حاشیہ)

”ہے“

(۲)..... حکیم نور الدین صاحب بھیروی لکھتا ہے :

”سن پیدائش حضرت صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود ۱۸۳۹ء“

(کتاب نور الدین ص ۱۷۰)

(۳)..... حضرت مرزا صاحب ۱۲۵۵ ہجری میں پیدا ہوئے ہیں۔“ (یعنی

۱۸۳۹ء) (رسالہ تحفۃ الاذہان ج ۳ نمبر ۳۲ بابت ماہ فروری مارچ ۱۹۰۸ء ص ۵۶)

(۴)..... ”الف ششم میں جو کہ ۱۲۷۰ ہجری کو ختم ہوا آپ کی پیدائش

ہوئی (نہ کہ ماموریت) کیونکہ آپ کی ولادت ۱۲۵۵ ہجری کو ہوئی ہے۔“ (یعنی

۱۸۳۹ء) (اخبار الحکم سورہ ۶ جنوری ۱۹۰۸ء ص ۶ رسالہ تحفۃ الاذہان بابت ماہ فروری مارچ ۱۹۰۸ء ص ۹۱)

(۵)..... ”آپ ۱۸۳۹ء یا ۴۰ میں مقام قادیان اسی مکان میں جمال

(اخبار بدیع نمبر ۱۳۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء ص ۲)

سکونت ہے تو ام پیدا ہوئے۔“

(۶)..... ”آپ کی مبارک پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء سکھوں کے آخری

(اخبار الحکم ج ۸ نمبر ۴۳۳ سورہ ۷۲ دسمبر ۱۹۰۴ء ص ۱۳)

وقت میں ہوئی۔“

(۷)..... ”مرزا صاحب کا جنم ۱۸۳۹ء ۴۰ میں ہوا تھا۔“

(اخبار بدیع سورہ ۱۳ دسمبر ۱۹۰۶ء ص ۵ اخبار الحکم سورہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۶ء ص ۷ پر خوالہ رسالہ سرستی)

(۸)..... ”اس فرقہ (احمدیہ) کے بانی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہیں۔

قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب میں ایک گاؤں ہے۔ آپ ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوئے۔“
(اخبار پیغام صلح مورخہ ۲۱ جولائی ۱۹۲۳ء ص ۱۰ کالم نمبر ۲)

(۹)..... ”آپ کی پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں ہوئی تھی۔“

(کتاب عمل معصومہ دوم (مطبوعہ ۱۹۱۴ء) بخش پریس قادیان) ص ۶۳۲ (حوالہ اخبار علیگزہ انسٹی ٹیوٹ گزٹ)

(۱۰)..... ”۱۸۳۹ء ۱۲۵۵ھ وہ مبارک سال ہے جب آپ کی پیدائش

ہوئی۔“ (رسالہ سوانح حضرت مسیح موعود ص ۷ اور اخبار پیغام صلح مورخہ ۲۹ شوال ۱۳۴۳ھ ص ۹)

(۱۱)..... ”۱۸۳۹ء اور ۱۲۵۵ھ دنیا کی تواریخ میں بہت بڑا مبارک سال

ہے جس میں خدا تعالیٰ نے مرزا غلام مرتضیٰ کے گھر قادیان میں وہ موعود مہدی پیدا

فرمایا جس کے لئے اتنی تیاریاں زمین و آسمان پر ہو رہی تھیں۔“ (کتاب براہین احمدیہ (مطبوعہ

۱۹۰۶ء بدر پریس لاہور) کے ساتھ شائع ہونے والے رسالہ ”مسیح موعود کے حالات“ مرتبہ معراج الدین عمر

قادیانی ص ۶۰ (۶۱)

(۱۲)..... ”اور مسیح موعود کی ولادت اور رنجیت سنگھ کی موت کا ایک ہی

سال میں واقعہ ہونا امر سلانہ بعثت کے نشانات کا منظر ثابت ہوتا ہے۔ ہمارا چہ رنجیت

سنگھ سکھی سلطنت کا تاج تھا جو مسیح موعود کے پیدا ہوتے ہی ۲۷ جون ۱۸۳۹ء کو گر کر

خاک میں مل گیا۔“ (کتاب براہین احمدیہ کے ساتھ شائع ہونے والے رسالہ مسیح موعود کے حالات ص ۶۱)

(۱۳)..... ”حضرت مرزا قادیانی نے موضع قادیان ضلع گورداسپور

۱۸۳۹ء میں پیدا ہو کر نزول جلال فرمایا اور ۱۹۰۸ء میں دار فانی سے رحلت فرمائی۔“

(صوفی بو عیایت الرحمن مرزائی مالیر کوٹلوی اپنے رسالہ استغنائے الہیانی بر قائلین ممت حضرت مسیح آسمانی (گلزار

ہند شمیم پریس لاہور) ص ۱۵)

(۱۴)..... ”مرزا غلام احمد کی پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں ہوئی۔“

(کتاب مذہب الاسلام (مطبوعہ ۱۹۱۳ء) خادم التعليم شمیم پریس لاہور) ص ۷۰)

(۱۵)..... ”مرزا غلام احمد قادیانی ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں توام پیدا

ہوئے۔“

(اخبار دیکل مورخہ ۳ جون ۱۹۰۸ء ص ۸ کالم نمبر ۱)

(۱۶)..... ”یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ غلام احمد جو غلام مرتضیٰ کا چھوٹا بیٹا تھا

مسلمانوں کے ایک مشہور مذہبی فرقہ احمدیہ کا بانی ہوا۔ یہ شخص ۱۸۳۹ء میں پیدا

ہوا۔“ (اخبار بدرد قادیان مورخہ ۱۳ جون ۱۹۱۲ء ص ۲) کتاب رسائے پنجاب ج دوم ص ۶۹ رسالہ ریویو آف

ریلیجنز بلت ماہ ستمبر ۱۹۱۶ء ص ۳۲۵)

(۱۷)..... ”مرزا کا تولد ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں ہوا۔“ (عسل مطبع ج ۲ ص ۶۷۵)

(۱۸)..... ”بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بمقام

قادیان سکھوں کے عہد حکومت کے آخری ایام میں قریباً ۱۸۳۹ء، ۱۸۴۰ء میں پیدا

ہوئے۔ خاندان کے لحاظ سے آپ مغل تھے۔“

(احمدیہ جہنزی ۱۹۲۱ء مولفہ محمد منظور الہی مرزائی ص ۳۵)

(۱۹)..... حضرت مرزا صاحب کی ولادت باسعادت سکھوں کے آخری

وقت یعنی ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں ہوئی۔“ (عسل مطبع ص ۵۷۵)

نوٹ: ان ۱۹ تحریروں سے معلوم ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی ۱۸۳۹ء

یعنی ۱۲۵۵ھ میں پیدا ہوئے تھے۔

ایک عجیب بات

مرزا قادیانی کے الفاظ:

”میری پیدائش اس وقت ہوئی جب چھ ہزار میں سے گیارہ برس رہتے

تھے۔“ (تحد کو لڑیہ ص ۱۵۳ خزائن ج ۲۵۲ احاشیہ رسالہ ریویو باب ماہ اپریل ۱۹۲۴ء ص ۳۳۳)

نوٹ: واضح ہو کہ الف ششم ۱۲۷۰ ہجری کو ختم ہوا تھا۔ (اخبار الکلم مورخہ ۶

جنوری ۱۹۰۸ء ص ۶ کالم نمبر ۳) پس اس تحریر کی رو سے مرزا قادیانی کا سنہ پیدائش ۱۲۵۹ھ

یعنی ۱۸۴۳ء بتا ہے۔ چنانچہ (رسالہ ریویو آف ریلیجز بمت ماہ مئی ۱۹۲۲ء ص ۱۵۴) پر ہے :

”اور ۱۲۶۰ھ پیدائش مسیح موعود کا سال“

فصل سوئم

مرزا قادیانی کی عمر

قوی دلائل سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ مرزا قادیانی کی عمر چوتھرا سال سے کم ہوئی ہے۔ جس کے لئے ذیل میں بیس سے زیادہ دلائل لکھے جاتے ہیں :

دلیل نمبر ۱: مرزا قادیانی کے الفاظ :

”میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی

ہے۔“ (کتاب البریہ ص ۱۴۶ خزائن ص ۷۷ ج ۱۳ حاشیہ اخبار بدیع قادیان مورخہ ۸ اگست ۱۹۰۴ء ص ۵ کتاب

حیات النبی ص ۴۹ ج ۱ ریویو آف ریلیجز بمت ماہ جون ۱۹۰۶ء ص ۲۱۹ اخبار الحکم مورخہ ۲۸/۲۱ مئی ۱۹۱۱ء ص ۴)

نوٹ: مرزا قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو فوت ہوئے تھے۔

(عمل مصحح ص ۲ ص ۶۱۳)

پس آپ کی عمر ۶۹ سال شمسی حساب سے اور ۷۱ سال قمری حساب سے

ہوئی ہے۔

دلیل نمبر ۲: ”اور میں ۱۸۵۷ء میں سولہ برس یا سترھویں برس میں

تھا۔“ (کتاب البریہ ص ۱۴۶ حاشیہ خزائن ص ۷۷ ج ۱۳ ریویو آف ریلیجز بمت ماہ جون ۱۹۰۶ء ص ۲۲۰ اخبار بدیع

مورخہ ۸ اگست ۱۹۰۴ء ص ۵ اخبار الحکم مورخہ ۲۸/۲۱ مئی ۱۹۱۱ء ص ۴)

نوٹ: اس حساب سے مرزا قادیانی کی عمر ۶۹ سال شمسی حساب کی رو سے

بنتی ہے۔

دلیل نمبر ۳: ”میری عمر قریباً چونتیس پینتیس برس کی ہوگی جب

حضرت والد صاحب کا انتقال ہوا۔“ (کتاب البریہ ص ۱۵۹ حاشیہ خزائن ص ۱۹۲ ج ۱۳ حاشیہ رسالہ ریویو
بابت ماہ جون ۱۹۰۱ء ص ۲۲۳ اخبار الحکم مورخہ ۲۸/۲۱ مئی ۱۹۱۱ء ص ۵ کتاب حیات النبی ج ۱ لول ص ۴۳)

نوٹ: مرزا غلام مرتضیٰ ۱۸۷۴ء میں فوت ہوئے تھے۔ (نزدول المسج ص ۱۱۶)

۱۱۸/۱۱۷ خزائن ص ۴۹۴ ج ۱۸) اس وقت مرزا قادیانی ۳۵ برس کے تھے۔ پس کل
عمر ۶۹ سال ہوئی۔

دلیل نمبر ۴: ”۱۶ مئی ۱۹۰۱ء حضرت مسیح موعود کا بیان جو آپ نے

عدالت گورداسپور میں بطور مدعا علیہ مرزا نظام الدین کے مقدمہ ہند کرنے راستہ
شارع عام جو مسجد کو جاتا تھا۔ میں حسب ذیل دیا۔ اللہ تعالیٰ حاضر ہے۔ میں سچ کہوں
گا۔ میری عمر ساٹھ سال کے قریب ہے۔“ (کتاب منظور الہی ص ۲۴۱)

نوٹ: مئی ۱۹۰۱ء میں مرزا قادیانی کی عمر ساٹھ کے قریب تھی۔ پس مئی

۱۹۰۸ء میں آپ کی عمر ۶۷ سال ہوئی۔

دلیل نمبر ۵: ”۱۸۵۹ء یا ۱۸۶۰ء کا ذکر ہے کہ مولوی گل علی شاہ

صاحب کے پاس جو ہمارے والد صاحب نے خاص کر ہمارے لئے استاد رکھے ہوئے
تھے پڑھا کرتا تھا۔ اور اس وقت میری عمر سولہ سترہ برس کی ہوگی۔“

(اخبار الحکم مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۱ء ص ۶ کتاب منظور الہی ص ۳۲۸)

نوٹ: اگر ۱۸۵۹ء یا ۱۸۶۰ء میں مرزا قادیانی کی عمر ۱۷ برس ہو تو

۱۹۰۸ء میں آپ کی عمر ۶۷ سال بنتی ہے۔

دلیل نمبر ۶: ”حضرت مسیح موعود فرماتے تھے کہ جب سلطان احمد پیدا

ہوا۔ اس وقت ہماری عمر صرف سولہ سال کی تھی۔“

(کتاب سیرۃ الہدی ص ۲۵۶ ج ۲ نمبر ۲۸۳، منظور الہی ص ۳۴۳)

نوٹ: خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب ۱۹۱۳ء بکرمی یعنی ۱۸۵۶ء

عیسوی میں پیدا ہوئے تھے۔ (سیرت الہدی ص ۱۹۶ ج ۲ روایت ۳۶۷) پس اس حساب سے بھی مرزا قادیانی کی عمر ۱۹۰۸ء میں ۶۸، ۶۹ سال بنتی ہے۔)

دلیل نمبر ۷: ”مشرع اعلیٰ! اب جناب کی عمر کیا ہوگی؟۔ حضرت

اقدس! ۶۵ یا ۶۶ سال۔“ (اخبار الحکم ج ۸ نمبر ۹ مورخ ۱۷ مارچ ۱۹۰۴ء ص ۲)

نوٹ: ماہ مارچ ۱۹۰۴ء میں مرزا قادیانی کی عمر ۶۵ یا ۶۶ سال تھی۔ پس

۱۹۰۸ء میں ۶۹ سال ہوئی۔

دلیل نمبر ۸: ۱۹۰۵ء مرزا قادیانی نے مقام جالندھر تقریر کرتے

ہوئے کہا تھا:

”خدا تعالیٰ ایک مفتری، کذاب انسان کو اتنی لمبی مہلت نہیں دیتا کہ وہ

آنحضرت ﷺ سے بڑھ جاوے۔ میری عمر ۶۷ سال کی ہے اور میری بعثت کا زمانہ

۲۳ سال سے بڑھ گیا ہے۔“ (رسالہ پیغام لام ص ۳۵)

نوٹ: ۱۹۰۵ء میں مرزا قادیانی ۶۷ سال کے تھے۔ پس سال وفات

۱۹۰۸ء میں کل عمر ۷۰ سال تھی۔

دلیل نمبر ۹: ”میری عمر اس وقت تقریباً ۶۸ سال کی ہے۔“

(کتاب حقیقت الوحی ص ۲۰۱ خزائن ص ۲۰۹ ج ۲۲ حاشیہ)

نوٹ: کتاب حقیقت الوحی ۱۹۰۶ء و ۱۹۰۷ء میں لکھی گئی تھی۔ اس وقت

مرزا قادیانی کی عمر ۶۸ سال تھی۔ پس سال وفات ۱۹۰۸ء میں کل عمر ۶۹ سال تھی۔

دلیل نمبر ۱۰: ”اور انہوں نے (یعنی کریم بخش نے) نہایت رقت سے

چشم پر آب ہو کر کئی جلسوں میں میرے روبرو اس زمانہ میں جبکہ چودھویں صدی میں سے ابھی آٹھ برس گزرے تھے یہ گواہی دی کہ مجذب گلاب شاہ صاحب نے آج سے تیس برس پہلے یعنی اس زمانہ میں جبکہ یہ عاجز قریباً پچاس سال کی عمر کا تھا۔ خبر دی کہ عیسیٰ جو آنے والا تھا وہ پیدا ہو گیا ہے۔“ (تحدہ گولڈیہ م ۵۹ خزائن م ۱۳۹ ج ۷ احاشیہ)

نوٹ: اس جگہ مرزا قادیانی اپنی عمر ۱۳۰۸ھ میں تقریباً پچاس سال تحریر فرماتے ہیں۔ پس کل عمر ۶۸، ۶۹ سال ہوئی۔

دلیل نمبر ۱۱: (الف)..... ”اگر وہ ساٹھ برس الگ کر دیئے جائیں جو

اس عاجز کی عمر کے ہیں تو ۱۲۵ھ تک بھی اشاعت کے وسائل کاملہ گویا کالعدم تھے۔“ (کتاب تحدہ گولڈیہ م ۱۶۳ خزائن م ۲۶۰ ج ۱۷)

(ب)..... ”اس ساٹھ سال سے پہلے جو اس عاجز کی گذشتہ عمر کے دن ہیں ان تمام اشاعت کے وسیلوں سے ملک خالی پڑا تھا۔“ (تحدہ گولڈیہ م ۱۶۶ خزائن م ۲۶۳ ج ۱۷)

نوٹ: کتاب تحدہ گولڈیہ ۱۳۱ھ میں لکھی تھی۔ اس وقت مرزا قادیانی کی عمر ساٹھ سال کی تھی۔ پس سال وفات ۱۳۲۶ھ میں کل عمر ۶۹ سال تھی۔

دلیل نمبر ۱۲: (الف)..... ”اور میں چالیس سال کا تھا کہ الہام کا دروازہ

مجھ پر کھولا گیا۔“ (حملہ البشری م ۲ خزائن م ۲۰۹ ج ۷)

(ب)..... ”میرے اس دعوے وحی اور الہام پر پچیس سال سے زیادہ گزر چکے ہیں جو آنحضرت ﷺ کے ایام بعثت سے بھی زیادہ ہیں کیونکہ وہ تیس برس تھے

اور یہ تیس سال کے قریب۔“ (حقیقت الوحی ص ۲۰۶ خزائن ص ۲۲ ج ۱۳) یہ یاد رہے کہ اگر میرے زمانہ الہام کو اس تاریخ سے لیا جائے جب اول حصہ براہین احمدیہ کا لکھا گیا تھا تب تو اس سال سے میرے الہام کے زمانہ کو ستائیس سال کے قریب ہوتے ہیں۔ اور جب براہین احمدیہ کے چارم حصہ سے شہد کیا جائے تو تب پچیس سال گزر گئے ہیں اور جب وہ زمانہ لیا جائے کہ جب پہلے الہام شروع ہوا تب تیس سال ہوتے ہیں۔“
(حقیقت الوحی ص ۲۰۶ حاشیہ خزائن ص ۲۲ ج ۱۵)

نوٹ: کتاب حقیقت الوحی ۱۹۰۶ء ۱۹۰۷ء میں لکھی گئی تھی اس وقت مرزا قادیانی کی عمر ستر برس قمری (۳۰+۴۰) تھی۔ پس کل عمر ۷۱ سال قمری ہوئی۔
دلیل نمبر ۱۳: ”میں سچ کہتا ہوں کہ جب سلسلہ الہامات کا شروع ہوا تو اس زمانہ میں میں جوان تھا۔ اب بوڑھا ہوا اور ستر سال کے قریب عمر پہنچ گئی اور اس زمانہ پر قریباً پینتیس سال گزر گئے۔“ (توحہ حقیقت الوحی ص ۲۹ خزائن ص ۳۶۱ ج ۲۲)
نوٹ: حقیقت الوحی ۱۹۰۷ء میں لکھی اس وقت عمر ۷۰ سال تھی
۱۹۰۸ء میں وفات تو عمر ۷۱ سال ہوئی۔

دلیل نمبر ۱۴: ”آٹھم کی عمر تو میری عمر کے برابر تھی یعنی قریب ۶۴ سال کے“
(کتاب اعجاز احمدی ص ۳ خزائن ص ۱۰۹ ج ۱۹)

نوٹ: اخبار بدر مورخہ ۸ اگست ۱۹۰۴ء ص ۵ کالم نمبر ۳ میں ہے:
”اس عبارت سے یہ امر صاف عیاں ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے کتاب اعجاز احمدی کی تصنیف کے وقت جو آپ کی عمر تھی اس کا مقابلہ عبد اللہ آٹھم کی عمر سے کیا ہے۔ اعجاز احمدی دسمبر ۱۹۰۲ء کی تصنیف ہے اور کتاب البریہ ص ۱۴۶ حاشیہ میں آپ تحریر فرماتے ہیں کہ اب میرے ذاتی سوانح یہ ہیں کہ میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا

۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی اور میں ۱۸۵۷ء میں سولہ یا سترھویں برس میں تھا۔ اب حساب کر لو کہ ۱۹۰۲ء میں آپ کی عمر ۶۴ سال کی ہونی چاہئے تھی یا کہ نہیں۔“

نوٹ: ۱۹۰۲ء میں مرزا کی عمر ۶۴ سال تھی۔ پس ۱۹۰۸ء میں کل عمر ۷۰ء ۷۱ء سال قمری ہوئی۔

دلیل نمبر ۱۵: مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک دفعہ کہا:

”میں ابتدائی عمر سے اس وقت تک جو قریباً ساٹھ برس کی عمر تک پہنچا ہوں اپنی زبان اور قلم سے اس اہم کام میں مشغول رہا ہوں کہ تا مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی محبت اور خیر خواہی اور ہمدردی کی طرف پھیروں۔ (مجموعہ اشتہارات ص ۱۱ ج ۳ خزائن ص ۳۳۹ ج ۱۳ اشتہار محصور نواب لغتینٹ گورنر بہادر دام اقبالہ مورخہ ۲۴ فروری ۱۸۹۸ء ص ۳)

فروری ۱۸۹۸ء میں مرزا قادیانی کی عمر قریباً ساٹھ برس ہوئی تو مئی ۱۹۰۸ء میں ستر برس کی عمر ہوئی۔

دلیل نمبر ۱۶: ”اور اب حضرت کی عمر ۶۵ سال کی ہے۔ (اخبار الحکم مورخہ

۱۰ نومبر ۱۹۰۳ء ص ۱۳) نومبر ۱۹۰۳ء میں مرزا صاحب ۶۵ سال کے تھے تو مئی ۱۹۰۸ء میں آپ کی عمر ۶۸، ۶۹ سال ہوئی۔

دلیل نمبر ۱۷: ”اس زمانہ میں مرزا صاحب کی عمر راقم کے قیاس میں

تخمیناً ۲۴ سے کم اور ۲۸ سے زیادہ نہ تھی۔ غرضیکہ ۱۸۶۴ء میں آپ کی عمر ۲۸ سے متجاوز نہ تھی۔“ (راقم امیر حسن) (کتاب حیات الہی یعنی سیرت مسیح موعود حصہ اول ص ۶۲)

۱۸۶۴ء میں مرزا قادیانی کی عمر کا ۲۸ سال سے زیادہ نہ ہونا ثابت کرتا ہے

کہ ۱۹۰۸ء میں آپ کی عمر ۷۲ سے کم تھی۔

دلیل نمبر ۱۸: ”سب سے پہلے ۱۸۶۶ء میں اندر من مراد آبادی نے

جب ہمارے سید و مولانا امام حضرت مسیح موعود کی عمر کوئی بیس برس سے بھی کم ہوگی۔
پاداش اسلام نام ایک گندی سے گندی کتاب شائع کر کے مسلمانوں کو ستایا۔“

(اخبار الحکم مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۰۲ء ص ۱۲)

اگر ۱۸۶۶ء میں مرزا قادیانی کی عمر بیس برس سے بھی کم ہو تو کل عمر آپ کی

اس حساب سے ۷۲ سال سے کم بنتی ہے۔

دلیل نمبر ۱۹: ”مرزا صاحب جنہوں نے ستر برس عمر پائی قادیان ضلع

گورداسپور میں جاگیر دار تھے اور ذات کے مغل تھے۔“

(کتاب عمل صفحہ دوم ص ۶۳۲ پر (خواجہ سول اینڈ ملٹری گزٹ) اور ریویبلٹ ماہ اگست ۱۹۰۸ء ص ۳۲۲)

دلیل نمبر ۲۰: ”مرزا غلام احمد خان صاحب ساکن قادیان ضلع

گورداسپور جن کی وفات گزشتہ منگل کو ۶۹ برس کی عمر میں لاہور ہوئی۔“

(ریویبلٹ ماہ اگست ۱۹۰۸ء ص ۳۲۱ کتاب عمل صفحہ دوم ص ۶۳۳)

فصل چہارم

عمر مرزا قادیانی اور مرزائی مولویوں کی پریشانی

(۱)..... ”دسمبر ۱۹۰۰ء میں آپ کی عمر ۷۵ کے قریب تھی۔ لہذا وفات

کے وقت مئی ۱۹۰۸ء میں آپ کی عمر ۸۲، ۸۳ ہوئی۔“

(رسالہ ریویبلٹ ماہ ستمبر ۱۹۱۸ء ص ۳۳۳)

(۲)..... ”اب اگر حضرت مسیح موعود چوتھ سال عمر پا کر وفات پا جاتے تو

بھی وعدہ الہی جو عمر کے متعلق تھا پورا سمجھا جاتا۔ لیکن حکمت الہی نے حضرت مسیح

موجود کو ۸۰ سال عمر عنایت فرمائی۔“ (ریویوبلت ماہ ستمبر ۱۹۱۸ء ص ۳۴۱)

(۳)..... ”قاضی عبداللہ صاحب فرماتے ہیں کہ یوز آسف (یسوع مسیح)

دوبارہ دنیا میں آئے اور ۷ سال ہندوستان میں رہ کر پھر خداوند تعالیٰ کے پاس چلے گئے۔ وہ مرزا غلام احمد کے وجود میں ظاہر ہوئے اور مئی ۱۹۰۸ء تک زندہ رہے۔ یہاں

تک کہ خدا نے ان کو اپنے پاس بلا لیا۔“ (ریویوبلت ماہ نومبر ۱۹۱۶ء ص ۴۳۹)

(۴)..... ”معلوم ہوا کہ ۱۲۹۰ھ میں آپ کی عمر چالیس سال تھی اور

۱۳۲۶ھ میں آپ نے وفات پائی تو آپ کی عمر اس لحاظ سے ۷۶ سال ہوئی۔“

(ریویو آف ریلیجز بلیٹ ماہ اپریل ۱۹۲۳ء ص ۱۶۴)

(۵)..... ”جب حضرت اقدس نے وفات پائی تو آپ اس وقت ۷۴ سال

کے تھے۔“ (تشیخ الاذہن بلیٹ ماہ جون جولائی ۱۹۰۸ء ص ۲۸۸)

(۶)..... (کتاب نور الدین ص ۱۷۱ سطر ۱۹) میں مرزا قادیانی کا ۱۹۰۸ء میں ۶۹ سال

عمر پانا لکھا ہے :

(۷)..... ”رسالہ ریویوبلت ماہ مئی ۱۹۲۲ء ص ۱۵۴ پر مرزا قادیانی کا سن

پیدائش ۱۲۶۰ھ لکھا ہے اور وفات ۱۳۲۶ھ میں ہے۔ اس سے مرزا قادیانی کی عمر ۶۶ سال قمری بنتی ہے۔

(۸)..... ”اسی وقت یعنی ۱۲۸۸ھ میں حضرت مرزا قادیانی کی عمر عین

شباب کی تھی۔ یعنی ۲۱ برس۔“ (کتاب عمل مضیٰ حصہ دوم ص ۵۲۲)

نوٹ : مرزا قادیانی کی وفات ۱۳۲۶ھ، تو اس حساب سے مرزا قادیانی کی

عمر ۵۹ سال بنتی ہے۔

فصل پنجم

پیدائش مرزا قادیانی اور مرزائی مولویوں کی پریشانی

(۱)..... ”صحیح امر یہی ہے کہ آپ کی پیدائش ۱۸۲۸ء یا ۱۸۲۹ء میں

ہوئی۔“

(مرزائی اخبار الحق دہلی مورخہ ۲۰؍۲ فروری ۱۹۱۳ء ص ۳)

(۲)..... رسالہ (ریویبلٹ ماہ نومبر ۱۹۱۶ء ص ۳۹) پر مرزا قادیانی کی عمر ۷۸ سال

لکھی ہے اس سے آپ کی پیدائش کا سنہ ۱۸۳۰ء بتاتا ہے۔

(۳)..... ”میرے خیال میں خاتم المصلحین کا سر الصلیب الہدی

۱۸۳۲ء میں پیدا ہوئے تھے۔“ (اخبار بد ر مورخہ ۷؍ اگست ۱۹۰۸ء ص ۶)

(۴)..... ”مرزا صاحب ۱۸۳۶ء یا ۱۸۳۷ء میں پیدا ہوئے تھے۔“ (اخبار

بد ر مورخہ ۱۱ جون ۱۹۰۸ء ص ۳ بد ر مورخہ ۲۰؍ اگست ۱۹۰۸ء ص ۹ ریویبلٹ ماہ مارچ ۱۹۲۳ء ص ۸ ریویبلٹ ماہ

جولائی ۱۹۰۸ء ص ۷۱ ریویبلٹ ماہ ستمبر ۱۹۱۷ء ص ۳۳۳، تحفہ الاذہان بابت ماہ دسمبر ۱۹۱۸ء ص ۶ بد ر ۲۵

جون ۱۹۰۸ء ص ۲ ریویبلٹ ماہ مئی ۱۹۲۵ء ص ۱۹۲)

(۵)..... ”سن پیدائش حضرت صاحب مسیح موعود دمدی مسعود

۱۸۳۹ء“ (کتاب نور الدین ص ۷۰ کی سطر ۱۱)

(۶)..... ”اور ۱۲۶۰ ہجری پیدائش مسیح موعود کا سال۔“

(ریویبلٹ ماہ مئی ۱۹۲۳ء ص ۱۵۴)

نوٹ: اس حساب سے مرزا قادیانی کا سنہ پیدائش ۱۸۳۲ء بتاتا ہے۔ اب

دیکھئے ان چھ حوالہ جات میں قادیانیوں نے مرزا کی پیدائش ۱۸۲۸ء سے ۱۸۳۲ء تک

پھیلا دی ہے۔ اب خود مرزائی فیصلہ کریں کہ کون سا سن صحیح ہے۔

فصل ششم

مرزا یوں کی تحریروں کی تردید

قادیاہی: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

”اب میری عمر ستر برس کے قریب ہے اور تیس برس کی مدت گزر گئی کہ خدا تعالیٰ نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمر اسی برس کی ہوگی اور یا یہ کہ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم۔“ (ضمیمہ برائین احمدیہ حصہ پنجم ص ۹۷، خزائن ص ۲۵۸ ج ۲۱) اور (تبیان القلوب ص ۶۸، خزائن ص ۱۵۲ ج ۲۸۳) سے ظاہر ہے کہ آپ کی عمر چالیس برس کی تھی کہ مکالمہ مخاطبہ شروع ہوا تو ۳۰، ۳۰، ۳۰ مل کر کل ستر برس ہوئے اور یہ کتاب ۱۹۰۵ء میں لکھی گئی ہے تو تتر سال شمس لحاظ سے جو قمری لحاظ سے ۷۵ سال ہوئی۔ (رسالہ ریویو بابت ماہ اپریل ۱۹۲۴ء ص ۲۳)

مسلمان: مرزا غلام احمد قادیانی نے (ضمیمہ برائین احمدیہ حصہ پنجم کے ص ۹۷، خزائن ص ۲۵۸ ج ۲۱) پر الفاظ (ستر برس کے قریب) لکھے ہیں نہ کہ ستر برس۔ یہ کتاب ۱۹۰۵ء میں لکھی گئی تھی اور مرزا قادیانی کی پیدائش ۱۸۳۹ء میں ہوئی تھی۔ پس ۱۹۰۵ء میں ان کی عمر ۶۶ سال تھی اور (تحد کوادیہ ص ۱۵۴، خزائن ص ۱۷۲ ج ۲۵۲ کے حاشیے) کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ چھٹے ہزار یعنی الف ششم میں گیارہ برس رہتے تھے کہ مرزا قادیانی پیدا ہوئے تھے۔ (نیز دیکھو ریویو بابت ماہ اپریل ۱۹۲۴ء ص ۳۳، ۳۶، ۳۷ الف ششم ۱۲۷۰ھ کو ختم ہوا۔ اس حساب سے مرزا صاحب کی پیدائش کا سال ۱۲۵۹ھ بتاتا ہے اور ۱۹۰۵ء یعنی ۱۳۲۳ھ میں مرزا صاحب کی عمر ۶۴ سال قمری تھی۔ پس کل عمر ۱۳۲۶ھ میں ۶۷ سال قمری ہوئی۔

قادیانی: ”آٹھم کی عمر میری عمر کے برابر تھی۔ قریب ۶۴ سال کے۔ اور آٹھم ۱۸۹۶ء میں مرا اس کے مرنے کے بعد آپ بارہ برس زندہ رہے۔ اس لحاظ سے آپ کی عمر ۷۶ کے قریب ہوئی۔

(اعجاز احمدی ص ۳، خزائن ۱۹۰۹ء ج ۱۹، رسالہ ریویو بابت ماہ اپریل ۱۹۲۴ء ص ۲۳)

مسلمان: ”مرزا قادیانی نے کتاب اعجاز احمدی کی تصنیف کے وقت جو آپ کی عمر تھی اس کا مقابلہ عبد اللہ آٹھم کی عمر سے کیا ہے۔ اعجاز احمدی دسمبر ۱۹۰۲ء کی تصنیف ہے اور (کتاب البریہ ص ۱۴۶ حاشیہ خزائن ص ۷۷ ج ۱۳) کی سطر ۷ میں آپ تحریر فرماتے ہیں کہ اب میری ذاتی سوانح یہ ہیں کہ میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے۔ اور میں ۱۸۵۷ء میں سولہ برس یا ستر ہوئیں برس میں تھا اب حساب کر لو کہ ۱۹۰۲ء میں آپ کی عمر ۶۴ سال کی ہوئی چاہئے تھی یا کہ نہیں۔“

(قادیانی اخبار در مورخہ ۸ اگست ۱۹۰۴ء ص ۵۵ کالم نمبر ۳)

۱۹۰۲ء کے ماہ دسمبر میں مرزا قادیانی ۶۴ برس کے تھے۔ پس مئی ۱۹۰۸ء میں ۶۸ یا ۶۹ برس عمر تھی۔

قادیانی: ”یہ عجیب امر ہے اور میں اس کو خدا تعالیٰ کا ایک نشان سمجھتا ہوں کہ ٹھیک ۱۲۹۰ھ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ عاجز شرف مکالمہ و مخاطبہ پا چکا تھا۔“ (حقیقت الوحی ص ۱۹۹، خزائن ص ۲۰۸ ج ۲۲) اور (تزیین القلوب ص ۶۸، خزائن ص ۲۸۳ ج ۱۵) فرماتے ہیں: پھر جب میری عمر چالیس برس تک پہنچی تو خدا تعالیٰ نے اپنے الہام اور کلام سے مجھے مشرف کیا۔ معلوم ہوا کہ ۱۲۹۰ھ میں آپ کی عمر چالیس کی تھی اور ۱۳۲۶ھ میں آپ نے وفات پائی۔ تو آپ کی عمر اس لحاظ سے ۷۶ سال ہوئی۔

(رسالہ ریویو بابت ماہ اپریل ۱۹۲۴ء ص ۲۳)

مسلمان: مرزا قادیانی کا ایک قول :

”میری پیدائش اس وقت ہوئی تھی جب چھ ہزار میں گیارہ برس رہتے

تھے۔“ (ریویو ج ۲۳ نمبر ۴ ص ۳۳۳ تھہ گولڈیہ ایڈیشن لول حاشیہ ص ۹۵ خزائن ص ۵۲ ج ۱۷)

اس حساب سے مرزا کا سن ولادت ۱۲۵۹ھ بتا ہے۔ کیونکہ الف ششم ۱۲۷۰ھ کو ختم ہوا تھا۔ پس ۱۲۹۰ھ میں مرزا صاحب کی عمر ۳۱ برس قمری تھی اور کل عمر ۶۷ برس قمری تھی نہ کہ ۷۶ سال۔ ۷۶ کو الٹا دینے سے ۶۷ بتا ہے۔

قادیانی: اور خلیفہ اول نے سن پیدائش ۱۸۳۹ء لکھا ہے نہ کہ ۱۸۴۰ء۔

جیسا کہ مولوی صاحب لکھتے ہیں اور اگر ۱۸۳۹ء کو بھی شامل کیا جائے تو آپ کی کل عمر متر برس بنتی ہے جو قمری لحاظ سے قریباً ۷۲ برس بنتی ہے جو مولوی صاحب کے نزدیک مصداق الہام ہو سکتی ہے۔ (ریویو ج ۲۳ نمبر ۴ ص ۲۴)

مسلمان: ”سن پیدائش حضرت صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود

۱۸۳۹ء۔“ (مولوی نور الدین صاحب بھیر دی کی کتاب نور الدین (مطبوعہ فردری ۱۹۰۴ء مطبع ضیاء الاسلام قادیان) ص ۷۰ سطر ۱۲)

اور اس کتاب کے ص ۷۱ کی سطر ۱۹ میں مرزا قادیانی کا ۱۹۰۸ء میں ۶۹ برس کی عمر پانا لکھا ہے۔ ۶۹ برس سنہ ۷۱ برس قمری بنتا ہے۔ ۷۴ سال سے کم عمر ہوئی۔

قادیانی: چنانچہ ہم خلیفہ اول کی دوسری شہادت پیش کرتے ہیں۔ آپ

(ریویو آف ریلیجز ج ۷ ص ۲۰۰ میں) تحریر کرتے ہیں :

”مرزا صاحب مغفور کی کیا عمر تھی۔ جب آپ کا انتقال ہوا۔ اس کے لئے

میں کوشش میں ہوں کہ پتہ لگے مرزا سلطان احمد صاحب نے تولد کا سن ۳۶، ۷۳ بتایا

ہے۔ پس اس شمسی حساب سے آپ کی عمر قمری حساب میں چوتھر ہتھتر ہوئی ہے اور کوئی اعتراض باقی نہیں رہتا اور حضرت نے نصرۃ الحق میں قریباً یہی لکھا ہے۔“

(ریویو ج ۲۳ نمبر ۴ ص ۲۴)

مسلمان : مرزا غلام احمد قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء (مطابق ۱۳۲۶ھ) کو

فوت ہوئے تھے۔ مولوی حکیم نور الدین کی کتاب نور الدین نامی فروری ۱۹۰۴ء میں شائع ہوئی تھی۔ اس کے چار سال اور چار ماہ بعد یعنی مرزا قادیانی کے مرنے کے بعد ان کے مریدوں نے اس اعتراض کو دور کرنا چاہا۔ چنانچہ خود مولوی صاحب کے الفاظ (اس کے لئے میں کوشش میں ہوں کہ پتہ لگے) سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ مولوی حکیم نور الدین نے مرزا قادیانی کی زندگی میں فروری ۱۹۰۴ء میں کچھ اور لکھا تھا اور ان کے مرنے کے بعد کچھ اور لکھا۔

قادیانی : مرزا سلطان احمد کی روایت صحیح معلوم ہوتی ہے اور اب ہم

دوسرے طریق سے مرزا سلطان احمد کی روایت پیش کرتے ہیں۔ جسے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد نے اپنی کتاب (سیرۃ السدی ص ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵) میں لکھا ہے :

”خاکسار عرض کرتا ہے کہ میں نے عزیزم مرزا رشید احمد (جو مرزا سلطان احمد کا چھوٹا لڑکا ہے) کے ذریعے مرزا سلطان احمد سے دریافت کیا تھا کہ آپ کو حضرت مسیح موعود کے سن ولادت کے متعلق کیا علم ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ جہاں تک مجھے معلوم ہے ۱۸۳۶ء میں آپ کی ولادت ہوئی تھی۔“

(رسالہ ریویو بابت ماہ اپریل ۱۹۲۴ء ص ۲۴)

مسلمان : مرزا سلطان احمد کی روایت غلط ہے کیونکہ :

(۱)..... مرزا قادیانی کے الفاظ :

”میری پیدائش ۱۸۳۹ء تا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی

ہے۔“ (کتاب البریہ ص ۱۴۶ حاشیہ ’رسالہ ریویو ج ۵ نمبر ۶ ص ۲۱۹‘ اخبار بدر مورخہ ۸ اگست ۱۹۰۳ء ص ۵‘
کتاب حیات النبی ج ۱ ص ۴۹، حکم ۲۱، ۲۸ مئی ۱۹۱۱ء)

(۲)..... ”حضرت مسیح موعود فرماتے تھے کہ جب سلطان احمد پیدا ہوا اس

وقت ہماری عمر صرف سولہ سال کی تھی۔“

(کتاب سیرۃ السدی ص ۲۵۶ جلد اقدیم، جدید لول ص ۲۷۳)

خان بہادر مرزا سلطان احمد ۱۹۱۳ء، بکرمی یعنی ۱۸۵۶ء میں پیدا ہوئے

تھے۔ اس حساب سے مرزا قادیانی کا سن پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء بنتا ہے۔

قادیانی: ایڈیٹر زمیندار مسٹر ظفر علی خان کے والد نے اخبار زمیندار میں

آپ کی وفات پر لکھا تھا کہ :

”مرزا غلام احمد صاحب ۱۸۶۰ء یا ۱۸۶۱ء کے قریب ضلع سیالکوٹ میں

محرر تھے۔ اس وقت آپ کی عمر ۲۲ یا ۲۴ سال ہوگی اور ہم چشم شہادت سے کہہ سکتے

ہیں کہ جوانی میں نہایت صالح اور متقی بزرگ تھے۔“

اس شہادت کی رو سے حساب قمر ۷۴ سال بنتی ہے۔

(ریویو بلیٹ ماہ اپریل ۱۹۲۳ء ص ۲۵)

مسلمان: مرزا قادیانی نے ایک بار کہا :

”۱۸۵۹ء یا ۱۸۶۰ء کا ذکر ہے کہ مولوی گل علی شاہ کے پاس جو ہمارے والد

صاحب نے خاص ہمارے لئے استوار کھے ہوئے تھے پڑھا کرتا رہا تھا اور اس وقت

میری عمر سولہ سترہ برس کی ہوگی..... الخ۔“

(اخبار حکم ج ۵ نمبر ۴۰ ص ۱۶، کتاب منظور الہی ص ۳۸۳)

۱۸۵۹ء میں مرزا قادیانی سترہ برس کے تھے تو ۱۹۰۸ء میں ۶۶، ۶۷ سال
عمر ہوئی نہ کہ ۷۳ سال۔

قادیانی: ملک دین محمد صاحب افسر انمار ریاست بہاول پور فرماتے ہیں کہ
۱۸۹۱ء کے حصہ اولین میں وہ دہلی میں حضرت مرزا قادیانی کو ملے تھے اور اس وقت
انہوں نے مرزا قادیانی سے ان کی عمر کے متعلق سوال کیا تھا کہ کتنی ہے تو آپ نے
جواب دیا تھا کہ چونسٹھ یا پینسٹھ سال کی عمر ہوگی۔ اس واقعہ کے سترہ سال بعد آپ فوت
ہوئے ہیں اور اس حساب سے آپ کی عمر اکیس یا سی سال بنتی ہے۔ (الفضل مورخہ ۳۱
مارچ ۱۹۲۱ء ص ۴، فاروق مورخہ ۸، ۱۵ جولائی ۱۹۲۱ء ص ۹، ریویلویت ماہ ستمبر ۱۹۱۸ء ص ۳۴۲، ۳۴۳، اخبار بدر
مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۸ء ص ۸)

مسلمان: مرزا قادیانی کی عمر ۱۸۹۱ء یا ۱۳۰۸ھ میں ۶۳ یا ۶۵ برس نہ
تھی بلکہ قریباً پچاس سال کی تھی۔

(۱)..... مرزا قادیانی لکھتا ہے:

”اگر وہ ساٹھ برس الگ کر دیئے جائیں جو اس عاجز کی عمر کے ہیں تو
۱۲۵ ہجری تک بھی اشاعت کے وسائل کاملہ گویا کالعدم تھے۔“

(تحدہ گولادیہ (جو ۱۹۰۰ء میں لکھی گئی تھی) ص ۱۶۳، خزائن ص ۲۶۱ ج ۱)

۱۹۰۰ء (۱۳۱۸ھ) میں مرزا قادیانی کی عمر ساٹھ برس تھی۔ پس ۱۸۹۱ء

میں مرزا قادیانی ۵۱ برس عمر رکھتے تھے۔

(۲)..... مشیر اعلیٰ نے مرزا صاحب سے پوچھا کہ اب جناب کی عمر کیا

ہوگی۔ اس پر مرزا صاحب نے جواب دیا کہ ۶۵ یا ۶۶ سال۔

(اخبار الحکم مورخہ ۱۷، ۳۱ مارچ ۱۹۰۳ء ص ۲)

۱۹۰۳ء میں مرزا قادیانی ۶۵ یا ۶۶ سال کے تھے تو ۱۸۹۱ء میں ۵۲ یا ۵۳ سال

عمر تھی اور ۱۹۰۸ء میں ۶۹ سال سنسی۔ یہ تو ناممکن ہے کہ ۱۸۹۱ء میں عمر ۶۲ یا ۶۵ سال ہو اور تیرہ سال کے بعد ۱۹۰۴ء میں ۶۶ سال۔

نتیجہ

ان تمام دلائل کا نتیجہ یہ نکلا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی عمر ۷۴ سال سے کم ہوئی ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے :

”جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ٹھٹھ ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی

اس پر اعتبار نہیں رہتا۔“ (چشمہ معرفت ص ۲۲۲ خزائن ص ۳۱ ج ۲۳)

بشارت احمد ﷺ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض حال

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے مجھے دین اسلام کی خدمت کی توفیق دی اور میری مدد فرمائی۔ میری کتابیں مرقا مرزا، مرزائیت کی تردید بطرز جدید، حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں نہیں اور عمر مرزا، پنجاب کے اہل سنت والجماعت اور اہل حدیث مسلمانوں میں مقبول ہوئیں اور چند مہینوں میں (یعنی ماہ دسمبر ۱۹۳۲ء اور جنوری تا اپریل ۱۹۳۳ء) ان کی اشاعت کثرت سے ہوئی۔ خصوصاً پنجاب کے دارالسلطنت لاہور، نوشہرہ، چھاؤنی، پشاور، چھاؤنی، ضلع جالندھر اور امرتسر کے مسلمانوں نے ان کتابوں کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا۔

فرقہ مرزائیہ کی تردید کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے خاص توفیق و مدد عطا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے خاص حافظہ اور خاص دماغ و ذہن عطا کیا ہے۔

جماعت مرزائیہ کے نام نہاد خلیفہ ثانی مرزا بشیر الدین محمود احمد قادیانی نے

لکھا ہے :

”ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے

نماز نہ پڑھیں کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔“

(کتاب انوار خلافت ص ۹۰)

مرزا قادیانی کے نبی ہونے کی دلیل یہ لکھی ہے :

”اول دلیل حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے نبی ہونے پر یہ ہے کہ

جس طرح خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اور حضرت نوح اور حضرت

امیر اہم اور حضرت یعقوب اور حضرت یوسف کو نبی کہہ کر پکارا ہے۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو بھی قرآن کریم میں رسول کے نام سے یاد فرمایا ہے۔ چنانچہ ایک تو آیت: ”مبشرا برسول یاتئ من بعدی اسمہ احمد“ سے ثابت ہے کہ آنے والے مسیح کا نام اللہ تعالیٰ رسول رکھتا ہے۔“ (حقیقت النبوة ص ۱۸۸)

میاں محمود قادیانی نے (کتاب انوار خلافت ص ۱۸، ۲۰، ۲۱، القول الفصل ص ۳۱، حقیقت النبوة ص ۱۸۸ اور اخبار الفضل مورخہ ۵۲ دسمبر ۱۹۱۶ء ص ۳ میں) اس بشارت کا اصل اور حقیقی مصداق مرزا غلام احمد قادیانی کو ٹھہرایا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ ایک گمراہ کن عقیدہ ہے اور قرآن مجید کی نصوص قطعیہ، احادیث صحیحہ، اقوال صحابہؓ اور اجماع مفسرین کے خلاف ہے۔ شیعہ، سنی، حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی اور اہل حدیث سب فرقے اس بات کو مانتے ہیں کہ اس بشارت عیسیٰ علیہ السلام کے مصداق حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ علیہ السلام ہیں۔ اہل سنت تفسیروں میں سے تفسیر ابن کثیر، ابن جریر، غرائب القرآن، فتح البیان، مواہب الرحمن، درمنثور، خازن، مدارک، بیضاوی، جلالین، کمالین، فتوحات الہیہ، بحر المحیط، روح البیان، روح المعانی، معالم التنزیل، حسینی، قادری، مفاتیح الغیب، امی السعود، عرائس البیان، سراج منیر، سمیر الرحمن، جامع البیان، نوز الکبیر، ترجمان القرآن، اکسیر اعظم، فتح المنان، اعظم التفسیر، اتقان، بحر موج، الدر القطی، تفسیر الوجیز، حاشیہ شیخ صاوی علی جلالین، النہر الماد، تاج التفسیر، تفسیر محمدی اور کتب معتبرہ مثلاً کنز العمال، مسند احمد، مشکوٰۃ، مرقاۃ، لمعات، مظاہر حق، فتح الباری، ارشاد الساری، عمدۃ القاری، خصائص الکبریٰ، کتاب الشفاء، نسیم الریاض، مواہب اللدینہ، شرح مواہب، الجواب الصحیح وغیرہ میں لکھا ہے کہ:

”حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کی یہ بشارت آنحضرت ﷺ کے لئے ہے۔ چونکہ میاں محمود احمد قادیانی اور ان کے مریدوں کا عقیدہ قرآن مجید، احادیث

صحیحہ، اقوال صحابہؓ اور اجماع امت کے خلاف ہے۔ اس لئے اس کی تردید میں یہ کتاب لکھی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ مرزائی لوگ باطل عقیدے سے توبہ کر کے اسلام کو قبول کریں۔ اور اس آخری نبی کا دامن پکڑیں جو رحمۃ اللعالمین، سید المرسلین اور شفیع المذنبین ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

خادم دین رسول اللہ ﷺ

عاجز: حبیب اللہ امرتسری

بسم الله الرحمن الرحيم

بشارت اسمہ احمد ﷺ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على خاتم النبيين وعلى آله واصحابه اجمعين .

آیت قرآنی: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

”واذا قال عيسى ابن مريم يبني اسرائيل اني رسول الله اليكم مصداق لما بين يدي من التوراة ومبشرا برسول ياتي من بعدي اسمه احمد . فلما جاءهم بالبينت قالوا هذا سحرميين .“
(سورة القف آیت نمبر ۶)

اور جس وقت حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام نے فرمایا اے بنی اسرائیل ! تحقیق میں خدا کا رسول ہوں تمہاری طرف ماننے والا اس چیز کو کہ آگے میرے ہے توریت سے اور خوشخبری دینے والا ساتھ اس ایک رسول کے کہ میرے بعد آوے گا۔ (صفاقی نام اس کا احمد ہے) پس جب وہ احمد ان لوگوں کے پاس کھلی کھلی دلیلوں کے ساتھ آیا تو انہوں نے کہا یہ تو کھلا کھلا جادو ہے۔

احادیث رسول ربانی

(۱)..... ”عن جبیر بن مطعم قال سمعت النبی ﷺ يقول ان لي اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحي الذي يمحوا الله بي الكفر وانا الحاشر الذي يحشر الناس على قدمي وانا العاقب (والعاقب الذي ليس بعده نبي)“ (صحیح بخاری شریف ج ۱ ص ۵۰۱ باب ما جاء في اسماء رسول الله ﷺ ترمذی ج ۲ ص ۷۱ فتح الباری پارہ ۱۳ ص ۳۱۲ عمدة القاری ج ۷ ص ۵۰۹ ارشاد الساری ج ۶)

س ۲۱، فیض الباری پارہ نمبر ۱۳ ص ۵۳، مسند احمد ج ۳ ص ۸۰، ۸۱، صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۶۱، مواہب الرحمن پارہ ۲ ص ۲۸، س ۲۷، مشکوٰۃ المصابیح ص ۵۱۵، باب ۲ اسماء النبی وصفاته، مرقاة المفاتیح ج ۵ ص ۷۶، ۳ اشعۃ الملتعات ج ۳ ص ۵۰۶، مظاہر حق ج ۳ ص ۵۰۰، ابن کثیر ج ۸ ص ۹۱، ابن کثیر ج ۹ ص ۳۹۹، کتاب الشفاء ج ۱ ص ۱۴۴، شرح الشفاء ج ۱ ص ۳۸۵، ۳۸۶، دلائل النبوة ج ۱ ص ۱۲، ترجمان القرآن ج ۱۵ ص ۳۹۳ اور درمثور ج ۶ ص ۲۱۳، مصنف شرح مؤطا ج ۲ ص ۷۲، نسیم الریاض ج ۲ ص ۳۸۱

حضرت جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ کہا میں نے نبی ﷺ سے سنا آپ ارشاد فرماتے تھے کہ میرے لئے نام ہیں۔ میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں مثلاً دے گا اللہ میرے ساتھ کفر کو، اور میں حاشر ہوں کہ اٹھائے جائیں گے لوگ میرے قدم پر اور میں عاقب ہوں (اور عاقب وہ ہے کہ اس کے پیچھے کوئی شخص نبوت کے خلعت سے سرفراز نہ کیا جائے) (یعنی آپ کے بعد کوئی نبی نہ پیدا ہوگا) والعاقب الذی لاندی بعدہ یہ تفسیر امام زہری تابعی کی ہے جیسا کہ (مسند احمد ج ۳ ص ۸۴ سے واضح ہے لیکن ترمذی مطیع جبائی ص ۱۰۷، باب ماجاء فی اسماء النبی) کے تحت جبیر ابن مطعمؓ کی روایت وانا العاقب الذی لیس بعدی نبی سے ثابت ہے کہ یہ حدیث نبوی کا حصہ ہے اور اپنے نام عاقب کی حضور علیہ السلام نے: ”الذی لیس بعدی نبی“ سے تفسیر فرمائی ہے۔

(ب)..... ”عن العرباض بن ساریة عن رسول الله ﷺ انه قال انی عند الله مكتوب خاتم النبيين وان آدم لمنجدل في طينة وساخبركم باول امری دعوة ابراهيم عليه السلام وبشارة عيسى ورويا امی التي رأت حين وضعتني وقد خرج لها نور اضاء لها منه قصور الشام“ (مسند احمد ج ۳ ص ۱۲۸، ۱۲۹، مسند احمد ج ۵ ص ۲۶۲، تفسیر کنز جریپ ص ۲۸ ص ۸۷، تفسیر ابن کثیر ج ۹ ص ۳۹۹، درمثور ج ۱ ص ۱۳۹، درمثور ج ۶ ص ۲۱۳، ۲۱۴، ترجمان القرآن ج ۱ ص ۱۶۱، ۱۶۸، ۱۶۹، ترجمان القرآن ج ۱۵ ص ۳۹۶، ۳۹۷، مواہب الرحمن ج ۱ ص ۳۲۲، ۳۲۳، ۲۸ ج ۳ ص ۷۳، نسیم الریاض ج ۲ ص ۲۱۶، ۲۱۷، مشکوٰۃ المصابیح ج ۲ ص ۵۱۳، باب فغاکل سید المرسلین، مرقاة المفاتیح

احمد“ مگر ہمارے نبی ﷺ فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں یعنی جامع جلال و جمال ہیں۔ لیکن آخری زمانہ میں بر طبق پیشگوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا۔“ (ازالہ اوہام ج دوم ص ۶۷۳، خزائن ص ۴۶۳ ج ۳) اسی طرح اعجاز المسیح میں لکھتے ہیں: ”اور عیسیٰ علیہ السلام نے کزرع اخرج شطأہ الایۃ میں و آخرین منهم والی جماعت اور ان کے امام کی طرف اشارہ کیا ہے بلکہ اسمہ احمد کہہ کر صریح طور پر اس امام کا نام بھی بتادیا ہے اور اس مثال میں (یعنی کزرع اخرج شطأہ میں) جو قرآن کریم میں مذکور ہوئی ہے حضرت عیسیٰ نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ مسیح موعود کا ظہور نرم و نازک پودے کے مشابہ ہوگا۔ سخت چیز سے مشابہت نہیں رکھتا ہوگا۔ پھر منجملہ قرآنی لطائف کے ایک نکتہ یہ ہے کہ احمد نام کا تو عیسیٰ علیہ السلام کی پیشگوئی میں ذکر کیا ہے اور محمد کا حضرت موسیٰ کی پیشگوئی میں تاکہ پڑھنے والے کو یہ نکتہ معلوم ہو جائے کہ جلالی نبی یعنی موسیٰ نے ایسا نام پیشگوئی میں اختیار کیا جو اس کے اپنے حال کے موافق تھا یعنی محمد جو جلالی نام ہے اور اسی طرح حضرت عیسیٰ نے اسم احمد کو پیشگوئی میں ظاہر کیا جو جمالی نام ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ جمالی نبی تھے اور قہر و قتال سے انہیں کچھ حصہ نہیں دیا گیا تھا۔ خلاصہ کلام یہ کہ (موسیٰ و عیسیٰ میں سے) ہر ایک نے اپنے ثلیل نام کی طرف اشارہ کیا۔ اس نکتہ کو یاد رکھو کیونکہ یہ تمام اوہام سے نجات دینے والا ہے اور جلال اور جمال دونوں کو خوب واضح کرتا ہے اور پردہ اٹھا کر اصل حقیقت دکھا دیتا ہے اور جب تم اس کو تسلیم کر لو گے اور اسے مان لو گے تو اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں داخل ہو کر ایک دجال سے بچ جاؤ گے اور ہر ایک گمراہی سے نجات پا جاؤ گے۔“ (اعجاز المسیح ص ۱۲۳، ۱۲۴، خزائن ص ۱۲ ج ۱۸) ان حوالوں سے آپ کو یہ تو معلوم ہو گیا ہوگا کہ اس پیشگوئی کا مصداق حضرت نے اپنے آپ کو قرار دیا ہے..... آنحضرت ﷺ احمد تھے اور اس پیشگوئی کے اول مظہر وہ تھے لیکن چونکہ اس میں ایک ایسے رسول کی

پیشگوئی ہے جس کا نام احمد ہے اور آنحضرت ﷺ کی صفت احمد تھی۔ نام احمد نہ تھا اور دوسرے جو نشان اس کے بتائے گئے ہیں وہ اس زمانہ میں پورے ہوئے ہیں اور مسیح موعود پر پورے ہوئے ہیں اور آپ کا نام احمد تھا اور آپ احمد کے نام پر ہی بعثت لیا کرتے تھے اور خدا نے بھی آپ کا نام احمد رکھا اور آپ نے اپنے نام کا یہی حصہ اپنی اولاد کے ناموں کے ساتھ ملایا۔ اس لئے سب باتوں پر غور کرتے ہوئے وہ شخص جس کی نسبت خبر دی گئی تھی مسیح موعود ہی ہے۔

(۲)..... پہلا مسئلہ یہ ہے کہ آیا حضرت مسیح موعود کا نام احمد تھا یا آنحضرت ﷺ کا اور کیا سورۃ صف کی آیت جس میں ایک رسول کی جس کا نام احمد ہوگا بشارت دی گئی ہے آنحضرت ﷺ کے متعلق ہے یا حضرت مسیح موعود کے متعلق۔

اسمہ احمد کی پیشگوئی کے مصداق حضرت مسیح موعود ہیں

”میرا یہ عقیدہ ہے کہ یہ آیت مسیح موعود کے متعلق ہے اور احمد آپ ہی ہیں لیکن اس کے خلاف کہا جاتا ہے کہ احمد نام رسول کریم ﷺ کا ہے اور آپ کے سوا کسی اور شخص کو احمد کہنا آپ کی ہنک ہے لیکن میں جہاں تک غور کرتا ہوں میرا یقین بڑھتا جاتا ہے اور میں ایمان رکھتا ہوں کہ احمد کا جو لفظ قرآن کریم میں آیا ہے وہ حضرت مسیح موعود (مرزا) کے متعلق ہی ہے۔“

(انوار خلافت ص ۱۸)

(۳)..... ”ان آیات میں احمد کا اصل مصداق حضرت مسیح موعود ہی ہیں اور آنحضرت ﷺ صرف احمدیت کی وجہ سے اس کے مصداق ہیں ورنہ جس احمد کے نام کے انسان کے متعلق خبر ہے وہ حضرت مسیح موعود ہی ہیں۔“

(انوار خلافت ص ۲۰)

(۴)..... ”اب یہاں سوال ہوتا ہے کہ وہ کونسا رسول ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد آیا اور اس کا نام احمد ہے۔ میرا اپنا دعویٰ ہے اور میں نے یہ دعویٰ یونہی نہیں کر دیا بلکہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی کتابوں میں بھی اسی طرح

لکھا ہوا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح اول نے بھی یہی فرمایا ہے کہ مرزا قادیانی 'احمد ہیں چنانچہ ان کے درس کے نوٹوں میں یہی چھپا ہوا ہے اور میر الیمان ہے کہ اس آیت کے مصداق حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) ہی ہیں۔“ (انوار خلافت ص ۲۱)

(۵)..... پس اس آیت میں جس رسول احمد نام والے کی خبر دی گئی ہے وہ آنحضرت ﷺ نہیں ہو سکتے۔ ہاں اگر وہ تمام نشانات جو اس احمد نام رسول کے ہیں آپ کے وقت میں پورے ہوں تب بیشک ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس آیت میں احمد نام سے مراد احمدیت کی صفت کا رسول ہے کیونکہ سب نشانات جب آپ میں پورے ہو گئے تو پھر کسی اور پر اس کے چسپاں کرنے کی کیا وجہ ہے لیکن یہ بات بھی نہیں جیسا کہ میں آگے چل کر ثابت کر دوں گا۔“ (انوار خلافت ص ۲۳)

(۶)..... ”اس پیشگوئی میں کوئی ایسا لفظ نہیں جس سے یہ ثابت ہو کہ یہ پیشگوئی خاتم النبیین کے متعلق ہے نہ کوئی اور ایسا لفظ ہے جس کی وجہ سے ہمیں یہ پیشگوئی ضرور آنحضرت ﷺ پر چسپاں کرنی پڑے سوم باوجود آپ کا نام احمد نہ ہونے کے آپ پر یہ پیشگوئی چسپاں کرنے کی یہ وجہ ہو سکتی تھی کہ آپ نے خود فرمایا ہوتا کہ اس آیت میں جس احمد کا ذکر ہے وہ میں ہی ہوں لیکن احادیث سے ایسا ثابت نہیں ہوتا۔ نہ سچی نہ جھوٹی نہ وضعی نہ قوی نہ ضعیف نہ مرفوع نہ مرسل، کسی حدیث میں بھی یہ ذکر نہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اس آیت کو اپنے اوپر چسپاں فرمایا ہو اور اس کا مصداق اپنی ذات کو قرار دیا ہو۔ پس جب یہ بھی بات نہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہم خلاف مضمون آیت کے اس پیشگوئی کو آنحضرت ﷺ پر چسپاں کریں۔“ (انوار خلافت ص ۲۳)

(۷)..... اور ہمارا دعویٰ ہے کہ حضرت مسیح موعود ہی وہ رسول ہیں جن کی خبر اس آیت میں دی گئی ہے“ (انوار خلافت ص ۳۱)

(۸)..... ”اب میں اس بات کا ثبوت قرآن کریم سے پیش کرتا ہوں کہ اس

پیشگوئی کے مصداق حضرت مسیح موعود ہی ہو سکتے ہیں نہ اور کوئی۔“ (انوار خلافت ص ۳۳)

(۹)..... ”اس عبارت (مرزا دالی) سے ظاہر ہے کہ آپ (مرزا قادیانی) اس

آیت کا مصداق اپنے آپ کو ہی قرار دیتے ہیں کیونکہ آپ نے اس میں دلیل کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ اگر رسول کریم ﷺ اس جگہ مراد ہوتے تو محمد اور احمد کی پیشگوئی ہوتی لیکن یہاں صرف احمد کی پیش گوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی اور شخص ہے جو مجرد احمد ہے۔ پس یہ حوالہ صاف طور پر ثابت کر رہا ہے کہ آپ (مرزا قادیانی) احمد تھے بلکہ یہ کہ اس پیشگوئی کے آپ ہی مصداق ہیں۔“ (انوار خلافت ص ۳۷)

(۱۰)..... غرض یہ دس ثبوت ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح

موعود ہی احمد تھے اور آپ ہی کی نسبت اس آیت میں خبر دی گئی تھی۔“

(انوار خلافت ص ۳۹)

(۱۱)..... ”ہم تو ظلی طور پر آپ کو اسمہ احمد دالی پیشگوئی کا مصداق نہیں مانتے

بلکہ ہمارے نزدیک آپ (مرزا) اس کے حقیقی مصداق ہیں۔“

(الفضل مورخہ ۵۲ دسمبر ۱۹۱۶ء ص ۶۶ کالم ۳)

(۱۲)..... ”میرا دعویٰ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) اس پیشگوئی

کے اصل مصداق ہیں اور آپ کا نام احمد تھا۔“ (الفضل مورخہ ۵۲ دسمبر ۱۹۱۶ء ص ۷۷ کالم ۲)

(۱۳)..... ”جب اس آیت میں ایک رسول کا جس کا اسم ذات احمد ہو‘

ذکر ہے، دو کا نہیں۔ اور اس شخص کی تعیین ہم حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) پر کرتے ہیں تو اس سے خود نتیجہ نکل آیا کہ دوسرا اس کا مصداق نہیں اور جب ہم یہ ثابت کر دیں کہ حضرت مسیح موعود اس پیشگوئی کے مصداق ہیں تو یہ بھی ثابت ہو گیا کہ دوسرا کوئی شخص اس کا مصداق نہیں۔“ (الفضل مورخہ ۵۲ دسمبر ۱۹۱۶ء ص ۷۷ کالم ۳)

(۱۴)..... ”اس کے اصل مصداق حضرت مسیح موعود ہیں۔“

(انوار خلافت ص ۷۳)

نوٹ: ذیل میں میاں صاحب کے پیش کردہ دلائل کا جواب ایک مکالمہ کی صورت میں دیا جاتا ہے۔ غور سے پڑھئے۔

قادیانی: ”آپ (یعنی مرزا غلام احمد) کا نام آپ کے والدین نے احمد رکھا ہے۔“
(انوار خلافت ص ۳۳)

مسلمان: حق بات یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا نام آپ کے والدین نے ”غلام احمد“ رکھا تھا نہ کہ ”احمد“ جیسا کہ ذیل میں ثابت کیا جاتا ہے:

(۱)..... ”مرزا غلام مرتضیٰ صاحب نے ایک نہایت مبارک فال کو مد نظر رکھ کر آپ کا نام غلام احمد رکھا۔“ (کتاب براہین احمدیہ مطبوعہ ۱۹۰۶ء بدرپریس لاہور کے ساتھ ملحقہ ”حضرت مسیح موعود کے مختصر حالات“ مصنفہ معراج الدین عمر ص ۶۲)
(۲)..... ”مرزا صاحب کا نام غلام احمد رکھا گیا۔“

(کتاب حیات النبی ص ۵۱ سطر ۵ مصنفہ یعقوب علی تراب)
(۳)..... ”اور آپ کا نام آپ کے ماں باپ نے غلام احمد رکھا۔“

(تحد شاہزادہ ولیز ص ۲۹ مصنفہ مرزا محمود)
(۴)..... ”مسیح موعود کا نام تھا غلام احمد یہی ان کا نام ان کے والدین نے رکھا۔“
(الفضل مورخہ ۱۹۱۵ء ص ۸)

(۵)..... ”حضرت مسیح موعود کے والدین نے آپ کا نام غلام احمد رکھا۔“
(الفضل مورخہ ۲۷ نومبر یکم دسمبر ۱۹۱۷ء ص ۹)

(۶)..... ”والدین نے اس کا نام غلام احمد رکھا ہے۔“
(الفضل مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۱۳ء ص ۶)

(۷)..... ”ہم جو کچھ کر رہے ہیں آنحضرت ﷺ کی عزت کے لئے کر رہے ہیں۔ ہم تو اسلام کے مزدور ہیں۔ میرا نام جو غلام احمد رکھا ہے میرے والدین

کو کیا خبر تھی کہ اس میں کیا راز ہے۔“ (الحکم مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۰۲ء ص ۸)

(۸)..... ”اور خود اللہ تعالیٰ نے مال باپ کے ذریعہ سے غلام احمد نام رکھا

ہے۔“ (اخبار الحکم ج ۶ نمبر ۱۸ مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۰۲ء ص ۱۲)

(۹)..... ”اور اللہ تعالیٰ نے نام اس کا بذریعہ والدین کے غلام احمد رکھوایا

ہے۔“ (اخبار الحکم ج ۶ نمبر ۱۸ مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۰۲ء ص ۱۳)

قادیانی: حضرت مسیح موعود کا اصلی نام احمد ہے۔ (تحمید الازہان بابت ماہ ستمبر

۱۹۱۲ء ص ۱۸۴۱۵) آپ کا نام احمد ہی تھا۔ (انوار خلافت ص ۳۳ القول الفصل ص ۲۹)

مسلمان: مرزا قادیانی نے خود اس بات کو لکھا ہے کہ میرا نام غلام احمد ہے جیسا کہ ذیل میں ثابت کیا جاتا ہے:

(۱)..... ”چونکہ میں جس کا نام غلام احمد اور باپ کا نام مرزا غلام مرتضیٰ ہے

قادیان ضلع گورداسپور پنجاب کا رہنے والا ایک مشہور فرقہ کا پیشوا ہوں۔“

(رسالہ کشف الغطاء ۲ خزائن ص ۷۹ ج ۱۳)

(۲)..... ”میرا نام غلام احمد۔ میرے والد کا نام غلام مرتضیٰ اور دادا صاحب

کا نام عطا محمد اور میرے پردادا صاحب کا نام گل محمد تھا۔“ (کتاب البریہ ص ۱۳۴ حاشیہ خزائن ص

۶۲ ج ۱۳ ریویو آف ریلیجز بابت ماہ جون ۱۹۰۶ء ص ۲۱۵ اخبار الحکم مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۱۱ء ص ۲)

(۳)..... ”ہمارا شجرہ نسب اس طرح پر ہے۔ میرا نام غلام احمد ابن مرزا غلام

مرتضیٰ صاحب ابن مرزا عطاء محمد صاحب ابن مرزا گل محمد صاحب۔“

(ریویو آف ریلیجز بابت ماہ جون ۱۹۰۶ء ص ۲۱۸ حاشیہ)

(۴)..... ”فاعلموا رحمکم اللہ فی انا المسمی بغلام احمد بن

میرزا غلام مرتضیٰ“ (الاستقاء ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۷۷ خزائن ص ۷۰۳ ج ۲۴)

(۵)..... ”خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے

اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔“
(دافع البلاء ص ۱۳ خزائن ص ۱۸ ج ۲۳۳)

(۶)..... ”ایک وحی میں خدا تعالیٰ نے مجھ کو مخاطب کر کے فرمایا تھا :

”یا احمد جعلت مرسلًا“ اے احمد تو مرسل بنایا گیا یعنی جیسا کہ تو بروزِ رنگ میں احمد کے نام کا مستحق ہو حالانکہ تیرا نام غلام احمد تھا۔ سو اسی طرح بروز کے رنگ میں نبی کے نام کا مستحق ہے کیونکہ احمد نبی ہے۔“ (تذکرہ شہادتین ص ۳۳ خزائن ص ۳۵ ج ۲۴۶)

قادیانی : حضرت مسیح موعود نے اپنے آپ کو احمد لکھا ہے۔ (القول الفصل

ص ۲۷) حضرت صاحب کے الہامات میں کثرت سے احمد ہی آتا ہے۔ (انوارِ خلافت ص ۳۵)

مسلمان : اس بات کے جواب میں ذیل میں خود مرزا قادیانی کے اقوال

درج کرتا ہوں :

(۱)..... ”وہ خدا فرماتا ہے : ”یا احمد بَارِك اللّٰهُ فِیْكَ“ اے احمد (یہ ظلی

طور پر اس عاجز کا نام ہے) خدا نے تجھ میں برکت رکھ دی۔“

(حقیقت الوحی ص ۳۴ خزائن ص ۵۷ ج ۲۲)

(۲)..... ”اور آنحضرت ﷺ کے نام کا میں منظر اتم ہوں یعنی ظلی طور پر

محمد اور احمد ہوں۔“ (حقیقت الوحی ص ۷۲ حاشیہ خزائن ص ۷۶ ج ۲۲)

(۳)..... ”اور اس آیت : ”وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ

احمد“ کے یہی معنی ہیں کہ ممدی معبود جس کا نام آسمان پر مجازی طور پر احمد ہے جب مبعوث ہوگا تو اس وقت وہ نبی کریم جو حقیقی طور پر اس نام کا مصداق ہے اس مجازی احمد کے پیرایہ میں ہو کر اپنی جمالی تجلی ظاہر فرمائے گا۔ یہی وہ بات ہے جو اس سے پہلے میں نے اپنی کتاب ازالہ اوہام میں لکھی تھی یعنی یہ کہ میں اسم احمد میں آنحضرت ﷺ کا

شریک ہوں۔“ (تحدہ کوئٹہ ص ۱۵۶ خزائن ص ۵۴ ج ۱۷)

غرض مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو ظلی، مجازی اور بروزی طور پر احمد لکھا ہے نہ کہ حقیقی طور پر۔

قادیانی: ”آنحضرت ﷺ کا نام درحقیقت احمد نہ تھا..... آپ کی والدہ نے ہرگز آپ کا نام احمد نہیں رکھا۔“
(القول الفصل ص ۲۹)

مسلمان: مرزا قادیانی کا نام دراصل احمد نہ تھا اور آپ کے والدین نے آپ کا نام غلام احمد رکھا تھا نہ کہ احمد۔ خود مرزا قادیانی نے اس بات کو لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ کا نام احمد تھا۔

(الف)..... ”ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جواں مرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبیوں کا سردار، رسولوں کا فخر، تمام مرسلوں کا سر تاج، جس کا نام محمد مصطفیٰ اور احمد مجتبیٰ ﷺ ہے۔“
(سراج منیر ص ۸۰، خزائن ص ۸۲ ج ۱۲)

(ب)..... ”اور اس فرقہ کا نام مسلمان فرقہ احمدیہ اس لئے رکھا گیا کہ ہمارے نبی ﷺ کے دو نام تھے۔ ایک محمد ﷺ دوسرا احمد ﷺ۔“

(اشتراک واجب الاطعام مورخہ ۴ نومبر ۱۹۰۰ء ص ۴، مجموعہ اشتہارات ص ۲۶۵ ج ۳)

(ج).....

زندگی	عش	جام	احمد	ہے
کیا	ہی	پیارا	یہ	نام احمد ہے
لاکھو	ہوں	انبیاء	مگر	خدا
سب	سے	بڑھ	کر	مقام احمد ہے

باغ احمد سے ہم نے پھل کھایا
میراستان کلام احمد ہے

لکن مرزیم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

(رسالہ دانش البلاء ص ۲۰، خزائن ص ۳۰ ج ۱۸)

(د)..... ”تم سن چکے ہو کہ ہمارے نبی ﷺ کے دو نام ہیں :

(۱)..... ایک عمرہ ﷺ اور یہ نام توریت میں لکھا گیا ہے جو ایک آتش

شریعت ہے جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے : ”محمد رسول اللہ والذین

معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم..... ذلک مظلہم فی التورۃ“

(۲)..... دوسرا نام احمد ﷺ اور یہ نام انجیل میں ہے جو ایک جمالی رنگ میں

تعلیم الہی ہے جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے : ”ومبشرا برسول یأتی من

بعدی اسمہ احمد“ اور ہمارے نبی ﷺ جلال اور جمال دونوں کے جامع تھے۔“

(اربعین نمبر ۴ ص ۱۵، خزائن ص ۳۳ ج ۱۷)

(ر)..... حضرت رسول کریم کا نام احمد وہ ہے جس کا ذکر حضرت مسیح نے

کیا : ”یأتی من بعدی اسمہ احمد“ من بعدی کا لفظ ظاہر کرتا ہے کہ وہ نبی

میرے بعد بلا فصل آئے گا۔ یعنی میرے اور اس کے درمیان اور کوئی نہیں ہوگا۔

(ملفوظات احمد ص ۷۷، اسرار تہ فخر الدین قادیانی)

قادیانی : حضرت مسیح تو کہتے ہیں کہ : ”من بعدی اسمہ احمد“ یعنی

میرے بعد جو آئے گا اس کا نام احمد ہوگا۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ احمد کس کا نام ہے۔ احمد وہ

ہے جس نے کہا کہ کہو کہ احمد کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں اور اپنے بیعت کنندوں کو کہا

کہ تم احمدی کہلاؤ۔ اگر کوئی کہے کہ ان کا نام تو غلام احمد تھا تو اس کا جواب یہ ہے کہ غلام تو ایک خاندانی لفظ ہے جو نام کے ساتھ شروع سے چلا آتا ہے..... اصل نام وہی ہے جو غلام کو علیحدہ کر کے ہے۔“

(الفضل ۱۸ اپریل ۱۹۱۴ء ص ۶)

مسلمان: مرزا قادیانی کے الفاظ:

”میرا نام غلام احمد۔ میرے والد کا نام غلام مرتضیٰ اور دادا صاحب کا نام عطا محمد اور میرے پڑا دادا صاحب کا نام گل محمد تھا اور جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے ہماری قوم برلاس ہے۔“

(اخبار القلم مورخہ ۲۱/۲۸ مئی ۱۹۱۱ء ص ۳ کالم اول)

اگر ہم یہ بات مان لیں کہ (اصل نام وہی جو غلام کو علیحدہ کر کے ہے) تو اس سے لازم آئے گا کہ مرزا صاحب کے والد ماجد کا اصل نام ”مرتضیٰ“ ہو۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے اور واضح ہے کہ مرزا صاحب کے ایک بھائی کا نام ”غلام قادر“ تھا۔ (نوالہ ادہام ص ۷۶، خزائن ص ۱۴۰ ج ۳ حاشیہ) اس قادیانی جدید اصلاح کی رو سے لازم آئے گا کہ مرزا صاحب کے بھائی کا اصل نام ”قادر“ ہو۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے اسی طرح اگر کسی اسلامی خاندان کے مردوں کا نام غلام اللہ، غلام محمد، غلام رسول، غلام نبی، غلام علی، غلام حسن اور غلام حسین ہو تو کیا اس کے یہ معنی ہوں گے کہ ان لوگوں کے اصل نام وہی ہیں جو غلام کو علیحدہ کر کے ہیں۔“

قادیانی: آپ کا نام آپ کے والدین نے احمد رکھا ہے جس کا ثبوت یہ ہے کہ آپ کے والد صاحب نے آپ کے نام پر ایک گاؤں بسایا ہے۔ اس کا نام احمد آباد رکھا ہے۔ اگر آپ کا نام غلام احمد رکھا گیا تھا تو چاہئے تھا کہ اس گاؤں کا نام بھی غلام احمد آباد ہوتا۔“

(انوار خلافت ص ۳۳)

مسلمان: ”انہوں نے (یعنی مرزا غلام مرتضیٰ) نے اپنے دونوں لڑکوں

کے ناموں پر دو گاؤں آباد کئے ہیں جن میں سے ایک کا احمد آباد اور دوسرے کا قادر آباد نام رکھا۔“ (اخبار الفضل ۱۸ اپریل ۱۹۱۳ء ص ۶ کالم ۲)

قادیانی اصلاح جدید کی رو سے یہ بات لازم آتی ہے کہ مرزا قادیانی کے بھائی کا نام بھی والدین نے ”قادر“ رکھا ہو کیونکہ ان کا نام غلام قادر رکھا گیا تھا تو چاہیے تھا کہ اس گاؤں کا نام بھی غلام قادر آباد ہوتا۔ پھر مزے کی بات (انوار خلافت ص ۳۳) پر یہ لکھی ہے :

”اسی طرح آپ کے بھائی کے نام پر بھی ایک گاؤں بسایا گیا ہے جس کا نام قادر آباد ہے۔ حالانکہ ان کو غلام قادر کہا جاتا تھا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا نام بھی قادر تھا“

سبحان اللہ کیا کہنا اس بات کا۔ اگر کسی خاندان میں نام مردوں کے عبد اللہ، عبید اللہ، حمید اللہ، عنایت اللہ، حبیب اللہ، ثناء اللہ، عطاء اللہ، رضاء اللہ، ذکاء اللہ، ہوں تو کیا ان کا یہ مطلب ہو گا کہ ان کے نام کا پہلا حصہ الگ کر کے ان کا اصلی نام دوسرا حصہ سمجھا جائے۔ نعوذ باللہ من ذالک

مرزا قادیانی تو اپنے بھائی کا نام ”غلام قادر“ لکھتے ہیں۔ (ازالہ ابہام ص ۷۶ حاشیہ خزانہ ص ۳۰ ج ۳) اور مرزا محمود احمد قادیانی کہتے ہیں کہ ان کا نام بھی قادر تھا۔ کیا خوب۔ میاں صاحب کو بہت دور کی سوچھی۔

قادیانی: حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اپنے آپ کو احمد لکھا ہے اور لکھا ہے کہ اصل مصداق اس پیشگوئی کا میں ہی ہوں۔ کیونکہ یہاں صرف احمد کی پیشگوئی ہے اور آنحضرت ﷺ احمد اور محمد دونوں تھے۔“ (القول الفصل ص ۲۷)

مسلمان: بے شک آنحضرت ﷺ احمد اور محمد دونوں تھے۔ مگر آپ کا محمد

اور احمد دونوں ہونا اس بات کے منافی نہیں ہے کہ آپ اس پیشگوئی کے اصل اور حقیقی مصداق ہوں۔ دیکھئے کہ مرزا قادیانی خود لکھتے ہیں کہ میں محمد اور احمد ہوں :

(۱)..... مرزا قادیانی لکھتا ہے :

منم مسیح زمان ومنم کلیم خدا
منم محمد واحمد کہ مجتبیٰ باشد

(تزیین القلوب ص ۳ خزائن ص ۱۳ ج ۱۵)

(۲)..... ”مجھے بروزی صورت نے نبی اور رسول بنایا ہے اور اسی بنا پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول اللہ رکھا مگر بروزی صورت میں۔ میرا نفس درمیان نہیں ہے بلکہ محمد مصطفیٰ ﷺ ہے اس لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد ہوا۔“

(حقیقت النبوة حصہ اول ص ۲۶۹ پر (تحوال ایک غلطی کا توالہ)

(۳)..... ”اور آنحضرت ﷺ کے نام کا میں مظہر اتم ہوں یعنی ظلی طور پر

محمد اور احمد ہوں۔“ (کتاب حقیقت الوحی ص ۷۲ حاشیہ خزائن ص ۷۶ ج ۲۲)

قادیانی: آنحضرت ﷺ احمد تھے اور اس پیشگوئی کے اول مظہر وہ تھے

لیکن چونکہ اس میں ایک ایسے رسول کی پیشگوئی ہے جس کا نام احمد ہے اور آنحضرت ﷺ کی صفت احمد تھی نام احمد نہ تھا اور دوسرے جو نشان اس کے بتائے گئے ہیں وہ اس زمانہ میں پورے ہوئے ہیں اور مسیح موعود پر پورے ہوئے ہیں اور آپ کا نام احمد تھا اور آپ احمد کے نام پر ہی بیعت لیا کرتے تھے اور خدا نے بھی آپ کا نام احمد رکھا اور آپ نے اپنے نام کا یہی حصہ اپنی اولاد کے ناموں کے ساتھ ملایا۔ اس لئے سب باتوں پر غور کرتے ہوئے وہ شخص جس کی نسبت خبر دی گئی تھی مسیح موعود ہی ہے..... آنحضرت ﷺ کا نام درحقیقت احمد نہ تھا..... آپ کی والدہ نے ہرگز آپ کا نام احمد نہیں رکھا۔“

(القول الفصل ص ۲۹)

مسلمان: (۱)..... ”آنحضرت ﷺ کی والدہ ماجدہ نے خواب دیکھا اور

اسے خواب میں کہا گیا کہ تو خیر البریہ و سید العالمین سے حاملہ ہے۔ جب پیدا ہوں تو آپ کا نام محمد اور احمد رکھنا۔ دیکھو دلائل النبوة ج اول ص ۴۰ مطبوعہ حیدر آباد دکن۔“

(رسالہ عصائے حق) جس کو انجمن احمدیہ امرتسر نے وزیر ہند پریس میں چھاپا ہے (ص ۹ طرز ۲۵۴)

(۲)..... ”احمد اور امن ابلی شیبہ اور شہتی نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے

کہ کہا انہوں نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ کو وہ شے دی گئی جو انبیاء میں سے کسی کو نہیں دی گئی۔ مجھ کو رعب کے ساتھ نصرت دی گئی اور مجھ کو روئے زمین کی کنجیاں دی گئیں اور میرا نام احمد رکھا گیا اور میرے لئے زمین پاک کی گئی اور میری امت خیر الامم کی گئی۔“ (خصائص الکبریٰ ج ۲ ص ۱۹۳، معجزات نبی الوریٰ ج ۲ ص ۵۰۶، زر قانی شرح مواہب ج ۵

ص ۲۰۵، شرح الفناء ج ۱ ص ۳۶۶، مواہب اللدنیہ ج ۱ ص ۳۸۳، ۳۹۶، ۴۰۲، درمورج ج ۶ ص ۲۱۳)

قادیانی: ”باوجود آپ کا نام احمد نہ ہونے کے آپ پر یہ پیشگوئی چسپاں

کرنے کی یہ وجہ ہو سکتی تھی کہ آپ نے خود فرمادیا ہو تاکہ اس آیت میں جس احمد کا ذکر ہے وہ میں ہی ہوں لیکن احادیث سے ایسا ثابت نہیں ہو تا نہ سچی نہ جھوٹی نہ وضعی نہ قوی نہ ضعیف نہ مرفوع نہ مرسل کسی حدیث میں بھی یہ ذکر نہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اس آیت کو اپنے اوپر چسپاں فرمایا ہو اور اس کا مصداق اپنی ذات کو قرار دیا ہو۔“

(انوار خلافت ص ۲۳)

مسلمان: آنحضرت ﷺ نے اس بشارت کو اپنے اوپر چسپاں فرمایا ہے اور

اس کا مصداق اپنی ذات کو قرار دیا ہے۔ (دیکھو تفسیر درمورج اول ص ۹۱ اور تفسیر لن جرین اول ص

۴۳۹ پر) لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا:

”قد بشری عیسیٰ ان یتیکم رسول اسمہ احمد“

قادیانی: اور الہامات میں سے الہام بھڑی لک یا احمدی سے تو اس کی اور بھی توضیح ہوتی ہے کہ احمد موعود کی پیشگوئی اور حضرت عیسیٰ کی بشارت اور بھڑی کے مصداق حضرت مرزا صاحب ہی ہیں کیونکہ اس میں صاف بتایا گیا ہے کہ اے میرے احمد بشارت یعنی وہ بشارت جو عیسیٰ کی وحی کے ذریعہ دی گئی وہ تیرے لئے ہے۔ اس الہام میں بھڑی اور احمدی کا لفظ نہایت ہی قابل غور ہے کیونکہ بھڑی کا لفظ حضرت عیسیٰ کی پیشگوئی مبشرا برسول یا ثی بعدی اسمہ احمد کے الفاظ سے لفظ مبشر کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ جو بشارت اور بھڑی سے نکلا ہے اور احمد کا لفظ اسمہ احمد کی طرف اور احمد کی یائے تکلم اس بات کی طرف کہ خدا کا وہ موعود کہ جس کی خدا نے عیسیٰ کی معرفت بشارت دی۔ وہ یہی احمد ہے۔ جس کے احمد ہونے کی نسبت کسی غیر کی طرف نہیں بلکہ اس کے موعود ہونے کی وجہ سے خدا کی طرف ہے اور لک کا لفظ تو اور بھی اس کو نور علی نور کر دیتا ہے جس سے حقیقت کا انکشاف ہتمام و کمال ظہور میں آجاتا ہے کیونکہ لک سے ظاہر ہے یہ مرکب اضافی ہے اور اسم علم کبھی یائے تکلم کی طرف حالت علمیت مضاف نہیں ہوتا۔ کہ احمد موعود ہونے کی بشارت محض آپ (مرزا قادیانی) ہی کے لئے ہے نہ کسی اور کے لئے۔“

(الفضل مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۱۷ء ص ۶ مولوی غلام رسول راجپلی)

مسلمان: بے شک قرآن مجید کی سورۃ القف میں حضرت مسیح ابن مریم

علیہ السلام کے یہ الفاظ ہیں: ”و مبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد“ اور میں خوشخبری دینے والا ہوں ساتھ ایک نبی کے جو میرے بعد آئے گا جس کا اسم احمد ہے۔ ﴿

ایک مرفوع روایت کے الفاظ یوں ہیں:

”وسا خبرکم باول امری دعوة ابراهيم وبشارة عيسى“ اور اب خبر دوں میں تم کو ساتھ اول امر اپنے کے کہ وہ دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہے اور خوشخبری دینا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہے۔
(مشکوٰۃ المصابیح بفوائد سید المرسلین ص ۵۱۳)

ایک مرفوع روایت کے الفاظ یوں ہیں :

”وسمیت احمد“ اور میرا نام احمد رکھا گیا۔ (تفسیر درمذہب ج ۶ ص ۲۱۳)

ایک مرفوع روایت کے الفاظ یوں ہیں :

”اسمى فى القرآن محمد وفى الانجيل احمد“ نام میرا قرآن میں محمد ہے اور انجیل میں احمد ہے۔ (خصائص الکبریٰ ج ۱ ص ۱۹۲، نسیم الریاض بشرح الشفاء ج ۲ ص ۴۰۸، ترجمان القرآن ج ۱۵ ص ۳۹۴، مواہب اللدنیہ ج ۱ ص ۱۹۴)

ان تحریروں کو غور کے ساتھ پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ احمد موعود کی پیشگوئی یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت کے اصلی اور حقیقی مصداق حضرت محمد مدنی ہی ہیں نہ کہ مرزا قادیانی۔ ان میں الفاظ : ”وبشارة عيسى“ اور خوشخبری دینا عیسیٰ علیہ السلام کا ہے اور : ”سمیت احمد“ میرا نام احمد رکھا گیا، نہایت ہی قابل غور ہیں۔ کیونکہ بشارت کا لفظ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیشگوئی : ”مبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد“ کے الفاظ میں سے لفظ ”مبشرا“ کی طرف اشارہ کرتا ہے جو بشارات سے نکلا ہے اور ”سمیت احمد“ کے الفاظ ”اسمہ احمد“ کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

قادیانی : ”نرا بعدی نہیں بلکہ من بعدی کہنے کا یہ مطلب ہے کہ بعد

ظرف کے علاوہ اسم بھی ہے جیسے جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا میں فوق باوجود ظرف ہونے کے اسم واقع ہوا اور بعد اسم ہونے کی صورت میں

آنحضرت ﷺ مراد ہو گئے اور اس صورت میں یاثی من بعدی اسمہ احمد کا یہ مطلب ہو گا کہ میں اس رسول کی بشارت دینے والا ہوں کہ جو میرے بعد کا نہیں بلکہ میرے بعد آنے والے رسول سے ہو گا۔ یعنی آنحضرت کا امتی اور آپ کے فیض سے فیض یافتہ ہو گا۔ (الفضل مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۱۷ء ص ۷ اخبار الفضل مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۳۳ء ص ۶)

مسلمان: جو بات نہ مرزا غلام احمد قادیانی کو سو جھی تھی اور نہ مرزا محمود احمد قادیانی کو۔ وہ مولوی غلام رسول مرزائی راجیکی کو سو جھی ہے۔

”حضرت رسول کریم ﷺ کا نام احمد وہ ہے جس کا ذکر حضرت مسیح علیہ السلام نے کیا: ”یاثی من بعدی اسمہ احمد“ من بعدی کا لفظ ظاہر کرتا ہے کہ وہ نبی میرے بعد بلا فصل آئے گا یعنی میرے اور اس کے درمیان اور کوئی نبی نہ ہو گا۔“ (مرزا غلام احمد قادیانی کے الفاظ کتاب ملفوظات احمدیہ مرتبہ محمد الدین قادیانی یعنی ڈائری ۱۹۰۱ء ص ۷۷ ملفوظات احمدیہ ج ۲ ص ۲۰۸)

ایک مرفوع روایت کے الفاظ یوں آئے ہیں:

”انا اولی الناس بابن مریم والانبیاء اولاد علات لیس بینی وبینہ نبی“ میں لوگوں میں سے قریب تر ہوں ابن مریم سے اور پیغمبر علاتی بھائی ہیں میرے اور اس کے درمیان کوئی نبی نہیں۔ ﴿

(صحیح بخاری شریف ج ۱ ص ۸۹ باب فی قول اللہ واذکرفی الکتاب مریم)

قادیانی: اگر آنحضرت ﷺ اس آیت کو اپنے اوپر چسپاں فرماتے تو بھی کوئی بات تھی لیکن آپ نے نہیں فرمایا کہ یہ آیت مجھ پر چسپاں ہوتی ہے بلکہ فرمایا کہ انا بشمارۃ عیسیٰ میں عیسیٰ کی بھارت ہوں اور اس میں کیا شک ہے کہ حضرت مسیح موعود نے دو خبریں دیں تھیں۔ ایک اپنی دوبارہ بعثت کی اور ایک عظیم الشان نبی کی جسے ”وہ نبی“ کر کے پکارا ہے اور ہمارے آنحضرت ﷺ ”وہ نبی“ تھے اور مسیح موعود کی

آمد حضرت مسیح کی دوبارہ بعثت تھی۔“ (القول الفصل ۳۰ ص ۳۱)

مسلمان: (۱)..... آنحضرت ﷺ نے اس آیت کو اپنے اوپر چسپاں فرمایا

ہے یعنی ارشاد فرمایا ہے کہ یہ آیت مجھ پر چسپاں ہوتی ہے۔

(دیکھو درمخارج ص ۹۱ مکن جریح ص ۳۳۹)

(۲)..... (مکتۃ المصنوع ص ۵۱۳ باب نفاصل سید المرسلین) پر ایک مرفوع روایت کے

الفاظ یوں ہیں:

”وساخبرکم باول امری دعوة ابراهیم علیہ السلام
وبشارة عیسیٰ علیہ السلام“ جس طرح آنحضرت ﷺ نے ”دعوة
ابراہیم“ فرما کر اس دعائے خلیل کی طرف اشارہ کیا ہے جو سورۃ البقرہ آیت ۱۲۹ میں
یوں مذکور ہے:

”ربنا وابعث فیہم رسولا منهم“ ﴿اے ہمارے رب بھیج ان
(عروں) میں ایک رسول ان میں سے۔﴾

اسی طرح آپ ﷺ نے ”وبشارة عیسیٰ“ فرما کر اس نوید مسیحا کی
طرف اشارہ کیا جو سورۃ الصف میں ہے:

(۳)..... قرآن شریف احادیث صحیحہ انجیل برنباس اور انجیل یوحنا کو غور
سے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے آنحضرت ﷺ کی تین
طور پر خبر دی تھی۔ اول یہ فرما کر کہ: ”ومبشرا برسول یأتی من بعدی
اسمہ احمد“ (سورۃ صف آیت ۶) ﴿اور میں خوشخبری دینے والا ہوں ساتھ اس ایک
نبی کے جو میرے پیچھے آنے والا ہے اور اس کا نام احمد علیہ السلام ہے۔﴾

دوم: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے برنباس سے فرمایا کہ:

”یہ بدنامی (یسوع مسیح کا مصلوب ہونا) اس وقت تک باقی رہے گی جبکہ محمد

رسول اللہ آئے گا جو کہ آتے ہی اس فریب کو ان لوگوں پر کھول دے گا جو کہ اللہ کی شریعت پر ایمان لائیں گے۔“

(انجیل مٹھاس ص ۳۶۷ مطبوعہ ۱۹۱۶ء لاہور آرٹ پریس لاہور) فصل ۲۲۰ آیت ۲۰

سوم: حضرت مسیح نے (فارقلیط) تسلی دینے والے یعنی روح حق کے آنے

کی خبر دی ہے۔ (انجیل یوحنا باب ۱۴ آیت ۲۶، باب ۱۵ آیت ۲۶، باب ۱۶ آیت ۷، ۱۵ آیت ۱۳)

چہارم: ”اور یوحنا (یعنی حضرت یحییٰ علیہ السلام) کی گواہی یہ ہے کہ جب

یسودیوں نے یروشلم سے کاہن اور لاوی یہ پوچھنے کو اس کے پاس بھیجے کہ تو کون ہے۔

اس نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا بلکہ اقرار کیا کہ میں تو مسیح نہیں ہوں۔ انہوں نے اس

سے پوچھا پھر کون ہے۔ کیا تو ایلیاء ہے۔ اس نے کہا میں نہیں ہوں۔ کیا تو ”وہ نبی“

ہے۔ اس جواب دیا کہ نہیں۔ پس انہوں نے اس سے کہا کہ پھر تو ہے کون۔ تاکہ ہم

اپنے بھیجنے والوں کو جواب دیں۔ تو اپنے حق میں کیا کہتا ہے۔ اس نے کہا میں جیسا

یسعیا علیہ السلام نبی نے کہا ہے میلان میں ایک پکارنے والے کی آواز ہوں کہ تم خداوند

کی راہ کو سیدھا کرو۔“ (انجیل یوحنا مطبوعہ ۱۹۵۱ء باب اول آیت ۲۳، ۲۴)

میں کہتا ہوں کہ ”وہ نبی“ کے آنے کی بشارت حضرت مسیح علیہ السلام نے

نہیں دی تھی بلکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دی تھی جیسا کہ لکھا ہے:

”اور خداوند نے مجھ سے کہا کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں سو ٹھیک کہتے ہیں۔ میں ان

کے لئے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے

منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے حکم دوں گا وہی وہ ان سے کہے گا۔“

(کتاب استقناب باب ۸ آیت ۱۸)

اللہ تعالیٰ اس بشارت کی طرف اشارہ کر کے فرماتا ہے:

”انا ارسلنا الیکم رسولاً شہداً علیکم کما ارسلنا الی

فرعون رسولاً (سورہ طہ آیت ۱۵)“ ہم نے تمہاری طرف ایک نبی بھیجا جو تم پر گواہ

ہے جیسا بھیجا تھا ہم نے طرف فرعون کے (موسیٰ علیہ السلام) نبی ﷺ

قادیانی: حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) نے اپنے آپ کو احمد

لکھا ہے اور لکھا ہے کہ اصل مصداق اس پیشگوئی کا میں ہی ہوں۔ (القول الفصل ص ۲۷)
آپ اس آیت کا مصداق اپنے آپ کو ہی قرار دیتے ہیں۔“ (انوار خلافت ص ۷۷)

مسلمان: گو مرزا غلام احمد قادیانی رئیس قادیان نے (ازالہ اوہام ص ۶۷۳

خزائن ص ۳۶۳ ج ۳، اعجاز المبح ص ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، خزائن ص ۱۲۶ ج ۱۸ پر) اس آیت یعنی بشارت
”اسمہ احمد“ کا مصداق اپنے آپ کو قرار دیا ہے مگر مرزا قادیانی نے آئینہ کمالات
اسلام اور اربعین میں اس بشارت ”اسمہ احمد“ کو آنحضرت ﷺ پر چسپاں کیا ہے۔
(الف)..... ”مسیح کی گواہی قرآن کریم میں اس طرح پر لکھی ہے کہ :

”مبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد“ یعنی میں ایک رسول کی
بشارت دیتا ہوں جو میرے بعد یعنی میرے مرنے کے بعد آئے گا اور نام اس کا احمد
ہوگا۔ پس اگر مسیح اب تک اس عالم جسمانی سے گزر نہیں گیا تو اس سے لازم آتا ہے کہ
ہمارے نبی ﷺ بھی اب تک اس عالم میں تشریف فرما نہیں ہوئے۔ کیونکہ نص اپنے
کھلے کھلے الفاظ سے بتلا رہی ہے کہ جب مسیح اس عالم جسمانی سے رخصت ہو جائے گا
تب آنحضرت ﷺ اس عالم جسمانی میں تشریف لائیں گے۔ وجہ یہ کہ آیت میں آنے
کے مقابل پر جانا بیان کیا گیا ہے۔ اور ضرور ہے کہ آنا اور جانا دونوں ایک ہی رنگ کے
ہوں یعنی ایک اس عالم کی طرف چلا گیا اور ایک اس عالم کی طرف سے آیا۔“

(کتاب آئینہ کمالات اسلام (مطبوعہ جولائی ۱۹۲۴ء دوزیر ہند پریس امرتسر) ص ۳۲، خزائن ص ۳۲ ج ۵)

نوٹ: اگر اس دلیل کے ساتھ یہ اضافہ بھی لگایا جائے کہ بقول مرزا

قادیانی جس طرح اس دنیا سے جانا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بغیر واپسی کے بے اسی

طرح اس میں آنا آنحضرت ﷺ کا بھی بغیر واپسی کے ہوگا تو اس دلیل (دعویٰ مرزا بعثت ثانی) کا سارا بھر وپ کھل جائے گا۔

(ب)..... ”تم سن چکے ہو کہ ہمارے نبی ﷺ کے دو نام ہیں: ایک محمد ﷺ اور یہ نام توریت میں لکھا گیا ہے جو ایک آتش شریعت ہے جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے: ”محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم ذلک مثلہم فی التوراة“ دوسرا نام احمد ﷺ ہے اور یہ نام انجیل میں ہے جو ایک جمالی رنگ میں تعلیم الہی سے ہے جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے: ”ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد“ اور ہمارے نبی ﷺ جلال اور جمال دونوں کے جامع تھے۔ (رسالہ اربعین نمبر ۲ ص ۱۳ خزائن ص ۴۳۳ ج ۱۷)

(ج)..... ”حضرت رسول کریم ﷺ کا نام احمد ہے جس کا ذکر حضرت مسیح نے کیا: ”یأتی من بعدی اسمہ احمد“ من بعدی کا لفظ ظاہر کرتا ہے کہ وہ نبی میرے بعد بلا فصل آئے گا۔ یعنی میرے اور اس کے درمیان اور کوئی نبی نہ ہوگا..... اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آپ کا نام احمد بتلایا۔ کیونکہ وہ خود بھی ہمیشہ جمالی رنگ میں تھے۔“ (رسالہ ملفوظات احمدیہ مرتبہ فخر الدین یعنی ڈاکڑی ۱۹۰۱ء حصہ اول ص ۱۷۷ ملفوظات احمدیہ ص ۲۰۸ ج ۲ اخبار الحکم مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۱ء ص ۱۱)

قادیانی: ”خدا تعالیٰ فرماتا ہے: ”فلما جاءہم بالالبینۃ قالوا ہذا سحر مبین“ پس جب وہ رسول کھلے کھلے نشانات کے ساتھ آگیا تو ان لوگوں نے کہا کہ یہ تو سحر مبین ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جب وہ رسول آئے گا تو لوگ ان دلائل وبراہین کو سن کر جو وہ دے گا کہیں گے کہ یہ تو سحر مبین ہے۔ یعنی کھلا کھلا فریب یا جادو ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود سے یہی سلوک ہوا ہے۔ جب آپ نے زبردست دلائل اور فیصلہ کن براہین اپنے مخالفوں کے سامنے پیش

کے تو بہت سے لوگ چلا اٹھے کہ باتیں بہت دہرا ہیں لیکن ہیں جھوٹ۔“
(انوار خلافت ص ۴۰)

مسلمان: میں کہتا ہوں کہ بھارت ”اسمہ احمد“ کے حقیقی اور اصلی مصداق حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ علیہ السلام ہی ہیں۔ اور آپ ﷺ کے سوا کسی اور پر اس بھارت ”اسمہ احمد“ کو چسپاں کرنا گمراہی ہے۔

(۱)..... سورۃ السبا آیت ۴۳ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿اور جب ہماری نشانیاں ظاہر ان پر پڑھی جاتی ہیں..... اور کہا ان لوگوں نے جو کافر ہوئے واسطے حق کے۔ جس وقت کہ ان کے پاس آیا۔ نہیں یہ مگر جادو ظاہر ہے۔﴾

(۲)..... سورۃ الاحقاف آیت نمبر ۷ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿اور جب پڑھی جاتی ہیں اوپر ان کے نشانیاں ہماری ظاہر کہتے ہیں وہ لوگ کہ کافر ہوئے واسطے حق کے جب آیا ان کے پاس۔ یہ جادو ہے ظاہر۔﴾

ان آیات مقدسہ میں بتلایا ہے کہ مخالفین اسلام نے آنحضرت ﷺ کے متعلق صریح طور پر لفظ ”سحرمیین“ استعمال کیا ہے۔ ان آیات میں ”بیئنت“ کا لفظ بھی ہے اور ”لما جاء ہم“ بھی ہے اور ”سحرمیین“ بھی ہے۔ پس بھارت ”اسمہ احمد“ کا اصلی اور حقیقی مصداق آنحضرت ﷺ ہی ہیں۔

قادیانی: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: ”ومن اظلم ممن افترى على الله كذبا وهو يدعى الى الاسلام واللّٰه لا يهدى القوم الظالمين“ یعنی اور اس سے زیادہ اور کون ظالم ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ پر افتراء کرتا ہے در آل حالیکہ وہ اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ تو ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔ اس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ پر افتراء کرے وہ تو سب سے

زیادہ سزا کا مستحق ہے پھر اگر یہ شخص جھوٹا ہے جیسا کہ تم بیان کرتے ہو تو اسے ہلاک ہونا چاہئے نہ کہ کامیاب۔ اللہ تعالیٰ تو ظالموں کو بھی ہدایت نہیں کرتا تو جو شخص خدا تعالیٰ پر افتراء کر کے ظالموں سے بھی ظالم تر بن چکا ہے اس کو وہ کب ہدایت دے سکتا ہے۔ پس اس شخص کا ترقی پانا اس بات کی علامت ہے کہ یہ شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جھوٹا نہیں جیسا کہ تم لوگ بیان کرتے ہو۔ اس آیت میں خدا تعالیٰ نے اس احمد رسول کی ایسی تعین کر دی ہے کہ ایک منصف مزاج کو اس بات کے ماننے میں کوئی شک ہی نہیں ہو سکتا کہ یہ احمد رسول کریم ﷺ کے بعد آنے والا ہے اور نہ آپ خود رسول ہیں نہ آپ سے پہلے کوئی اس نام کا رسول گزرا ہے کیونکہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی شرط لگا دی ہے جو نہ آنحضرت ﷺ میں پوری ہوتی ہے نہ آپ سے پہلے کسی اور نبی میں پوری ہو سکتی ہے اور وہ شرط یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ پر افتراء کرے حالانکہ اسے اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے۔ اور یہ شرط کہ حالانکہ اسلام کی طرف اسے بلایا جاتا ہے۔ ایک ایسی شرط ہے جو رسول کریم ﷺ میں نہیں پائی جاتی۔ (انوار خلافت ص ۴۱) غرض یدغی الی الاسلام کی شرط ظاہر کر رہی ہے کہ یہ شخص رسول کریم کے بعد آئے گا اور اس وقت کے مسلمان اسے کہیں گے کہ میاں تو کافر کیوں بنتا ہے اپنا دعویٰ چھوڑ اور اسلام سے منہ نہ موڑ۔ (ص ۴۲) غرض اس آیت میں صاف طور پر بتا دیا گیا ہے کہ یہ احمد رسول رسول کریم ﷺ کے بعد آئے گا اور اس وقت کے مسلمان اسے کہیں گے کہ اسلام کی طرف آ۔“

(انوار خلافت ص ۴۴، ضمیمہ اخبار الفضل مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۳۸ء ص ۴۶)

مسلمان: قرآن کریم میں ہے:

”وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعَىٰ إِلَى الْإِسْلَامِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (سورة الف آیت نمبر ۷)“ (اور کون ہے

بہت ظالم اس (مشرک) شخص سے جو باندھ لیتا ہے اور اللہ کے جھوٹ (یعنی شرک کرتا ہے) اور وہ (یعنی حالانکہ) مشرک شخص بلایا جاتا ہے طرف اسلام کے (یعنی اس دین اسلام کی طرف جو آنحضرت ﷺ پر نازل ہوا ہے) اور اللہ تعالیٰ نہیں ہدایت کرتا قوم مشرکوں کو۔ ﴿

حق اور صحیح بات یہ ہے کہ الفاظ: ”وہویدعنی الی الاسلام“ حالانکہ اسے اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے۔ احمد رسول کی نسبت نہیں ہیں بلکہ آنحضرت ﷺ کے دشمن (مشرکین مکہ، یہود، نصاریٰ، مجوسی) کی نسبت ہیں یعنی اللہ تعالیٰ اس آیت میں مشرک شخص کا ذکر کرتا ہے کیونکہ مشرک آدمی بھی اللہ تعالیٰ پر افتراء کرنے والا ہوتا ہے۔

مرزا محمود نے لکھا ہے افتراء کہتے ہیں اس بات کو جو جان بوجھ کر مٹائی جائے اور کذب اور افتراء میں یہ فرق ہے کہ کذب اس کو بھی کہیں گے جو بات غلط ہو خواہ اس نے خود نہ مٹائی ہو بلکہ کسی سے سنی ہو۔ (انوار خلافت ص ۴۳)

اب ذیل میں آیات مقدسہ کے نمبرات درج کرتا ہوں جن میں مشرکین مکہ اور نصاریٰ کو اللہ تعالیٰ پر افتراء کرنے والے کہا گیا ہے :

(۱)..... سورۃ النساء آیت نمبر ۲۸، ۴۹، ۵۰

(۲)..... سورۃ النساء آیت نمبر ۱۷

(۳)..... سورۃ المائدہ آیت نمبر ۱۰۳

(۴)..... سورۃ الانعام آیت نمبر ۱۴۰

(۵)..... سورۃ یونس آیت نمبر ۵۹، ۶۰

(۶)..... سورۃ الاعراف آیت نمبر ۲۸

نوٹ: اس جگہ ان کافروں کو مفتری علی اللہ قرار دیا ہے جو بے حیائی کا کام

کرتے تھے اور پھر کہتے تھے کہ اللہ نے ہمیں ایسا کام کرنے کا حکم دیا ہے۔ ان کو کہا گیا کہ
:”اتقولون على الله ما لا تعلمون“

(۷)..... سورۃ طہ آیت نمبر ۶۱

نوٹ: فرعون مصر کا دعویٰ یہ تھا کہ میں تمہارا رب ہوں اور ان کے
متبعین اس کو خدا مانتے تھے۔ فرعون مدعی رسالت و نبوت نہ تھا اور نہ وحی والہام کا مدعی
تھا۔ اس آیت میں اس کو اور اس کے متبعین کو مفتری علی اللہ قرار دیا گیا ہے۔

(۸)..... سورۃ یونس آیت نمبر ۱۷

(۹)..... سورۃ یونس آیت ۶۸، ۶۹

(۱۰)..... سورۃ النحل آیت نمبر ۱۱۶

(۱۱)..... سورۃ الکہف آیت ۱۳، ۱۵

ان آیات مقدسہ میں ”مشرک“ اور کافر شخص کو ”مفتری علی اللہ“ یعنی اللہ
تعالیٰ پر افترا کرنے والا کہا گیا ہے۔ عرب کا بت پرست، روم و مصر کا عیسائی، شام کا
یہودی اور ایرانیان کا مجوسی، مشرک شخص ہے اور شرک کو سورۃ لقمان آیت ۱۱ میں ”ظلم
عظیم“ کہا گیا ہے اور اسلام وہ پاک مذہب ہے جو خدا نے ایمان والوں کے لئے جن لیا
تھا۔ (سورۃ المائدہ) اور آنحضرت ﷺ: ”داعياً الى الله باذنه“ تھے (سورۃ الاحزاب)
پس آیت مقدسہ کا صحیح مطلب یہی ہے کہ :

کون بہت ظالم ہے اس مشرک شخص سے (خواہ وہ عیسائی ہو یا عرب کا بت
پرست) جو اللہ پر جھوٹ بولتا ہے (یعنی عیسائی مسیح کو اللہ والین اللہ، مشرک لوگ
فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں اور یہودی، عزیز اللہ کو ابن اللہ کہتا ہے) شرک کر کے۔ حالانکہ
نبی پاک ﷺ اس مشرک کو اسلام کی طرف بلاتا ہے۔

قادیانی : اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : ”یریدون لیطفئوا نور اللہ بافوا

ہم ”لوگ چاہیں گے کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں مگر اللہ اپنے نور کو پورا کر کے ہی رہے گا۔ اگرچہ کافر لوگ اسے ناپسند ہی کرتے ہوں۔ یہ آیت بھی حضرت مسیح موعود کے احمد ہونے پر ایک بہت بڑی دلیل ہے اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ اس پیشگوئی کے اول مصداق نہیں ہیں۔ کیونکہ اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ اس رسول کے وقت لوگ اس کے سلسلہ کو مومنوں سے مٹانا چاہیں گے لیکن رسول کریم ﷺ کے زمانہ کے حالات ہمیں بتا رہے ہیں کہ آپ کے سلسلہ کو منہ سے نہیں بلکہ تلوار سے مٹانے کی کوشش کی گئی اور ایسے ایسے مظالم کئے گئے کہ الامان۔“

(انوار خلافت ص ۴۴، ۴۵)

مسلمان : واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

﴿مشرک چاہتے ہیں کہ بجھا دیں اللہ کے نور کو اپنے مومنوں کے ساتھ اور اللہ پورا کرنے والا ہے اپنے نور کو اور اگرچہ ناخوش رکھیں کافر﴾ (سورۃ القف آیت ۸)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

﴿ارادہ کرتے ہیں یہ کہ بجھا دیں نور اللہ کے کو ساتھ مومنوں اپنے کے اور نہیں قبول رکھتا اللہ مگر یہ کہ پورا کرے روشنی اپنی کو اور اگرچہ ناخوش رکھیں کافر﴾ (سورۃ التوبہ آیت ۳۲)

اب سوال یہ ہے کہ اس آیت کے پہلے مسیح علیہ السلام ناصری کا ذکر خیر موجود ہے کیا اس آیت میں ”قادیانی سلسلہ“ کا ذکر مراد سمجھا جائے گا۔ گویا جہاں مسیح علیہ السلام ناصری کا ذکر ہو رہا ہے وہاں بھی (بقول مرزا یوں) مرزا قادیانی کا ذکر ہوتا ہے۔ سورۃ البقرہ، سورۃ آل عمران، سورۃ نساء، سورۃ المائدہ، سورۃ توبہ، سورۃ مریم، سورۃ

الانبياء، سورۃ مؤمنون، سورۃ زخرف، سورۃ حدید، سورۃ صف میں حضرت مسیح علیہ السلام کا ذکر خیر موجود ہے۔ کیا یوں سمجھنا چاہئے کہ قرآن کریم میں جہاں مسیح علیہ السلام کا ذکر ہے وہاں مرزا قادیانی کا بھی ذکر ہے۔ (معاذ اللہ)

آیت مندرجہ بالا میں ”نور اللہ“ سے مراد ”قرآن مجید“ ہے جیسا کہ :
 ﴿تحقیق آئی ہے تمہارے خدا کی طرف سے ایک نور یعنی کتاب بیان کرنے والی۔﴾ (سورۃ المائدہ آیت ۱۵)

اسی طرح سورۃ الاعراف، سورۃ الشوریٰ، سورۃ التغابن میں قرآن مجید فرقان حمید کو ”نور“ کہا گیا ہے۔

قادیانی: ”واللہ محم نورہ ولو کرہ الکافرون“ اور اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پورا کر کے چھوڑے گا۔ گو کہ کفار ناپسند ہی کریں۔ یہ آیت بھی احمد رسول کی ایک علامت ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت مسیح موعود کے متعلق ہے کیونکہ اس میں بتایا گیا ہے کہ احمد کا وقت اتمام نور کا وقت ہے اور گو قرآن کریم سے ہمیں یہ تو معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم ﷺ کے ہاتھ پر شریعت کامل کر دی گئی مگر اتمام نور آپ کے وقت میں معلوم نہیں ہوتا بلکہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسیح موعود کے وقت میں ہو گا اور رسول کریم ﷺ کے وقت میں اس کی بنیاد ڈالی گئی تھی..... پس اتمام نور مسیح موعود کے ہی وقت میں ہونا مقرر تھا۔ (انوار خلافت ص ۴۵، ۴۶)

مسلمان: افسوس کہ اس قدر جرات کے کلمات (یعنی الفاظ احمد کا وقت اتمام نور کا وقت ہے اور اتمام نور رسول کریم ﷺ کے وقت میں معلوم نہیں ہوتا اور یہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے وقت میں ہو گا) منہ سے نکالنے کے باوجود مرزا محمود نے ایک حدیث بھی نقل نہ کی جس میں یہ لکھا ہو کہ اتمام نور مسیح موعود کے وقت میں ہو گا

اور اتمام نور رسول کریم ﷺ کے وقت میں معلوم نہیں ہوتا۔ جو روایت مرزا محمود نے پیش کی ہے اس کے الفاظ صرف اس قدر ہیں: ”وہ امت کس طرح گمراہ ہو سکتی ہے جس کے لہذا میں میں ہوں اور آخر میں مسیح ہے۔“ (ص ۳۶) اس میں کہاں لکھا ہے کہ اتمام نور میرے وقت میں نہیں ہوا۔ مسیح کے وقت میں ہوگا۔ قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے بار بار نور کہا ہے اور اس کے بارے میں پیچھے بحث ہو چکی ہے۔ اس کا اتمام اللہ نے فرمایا ہے یہ کہنا کہ اتمام نور رسول کریم ﷺ کے وقت میں معلوم نہیں ہو تا بلکہ احمد (جس سے مرزا محمود کی مراد مرزا قادیانی ہیں) کا وقت اتمام نور کا وقت ہے۔ سخت جرات ہے۔

نوٹ: افسوس ہے کہ تکمیل دین تو حضور ﷺ کے عہد میں ہو اور اتمام نور قادیان کا منتظر رہا ہو۔ خوب !!!

قادیانی: ”ہو الذی ارسل رسوله بالهدی و بین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ“ یعنی وہ خدا ہی ہے کہ جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اس کو غالب کر دے باقی سب دینوں پر۔ اس آیت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہاں مسیح موعود ہی کا ذکر ہے کیونکہ اکثر مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ آیت مسیح موعود کے حق میں ہے کیونکہ اسی کے وقت میں اسلام کو باقی ادیان پر غلبہ مقدر ہے۔“ (انوار خلافت ص ۳۶)

مسلمان: (الف)..... ”ہو الذی ارسل رسوله بالهدی و بین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون (سورۃ التوبہ آیت ۳۳)“
 اللہ وہ ہے جس نے بھیجا اپنے رسول (احمد مجتبیٰ ﷺ) کو ہدایت کے ساتھ اور دین حق کے ساتھ تاکہ غالب کرے اس کو اور سب دین کے۔

(ب).....”هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق

لیظهره علی الدین کلہ و کفیٰ باللہ شہیدا (سورۃ الناح آیہ ۲۸) ﴿اللہ وہ ہے جس نے بھیجا اپنے نبی (احمد مجتبیٰ ﷺ) کو ساتھ ہدایت کے اور دین حق تاکہ غالب کرے اس کو سب دینوں پر اور کفایت ہے اللہ کو اہی دینے والا۔﴾

(ج).....”هو الذی ارسل رسول بالهدی و دین الحق لیظهره

علی الدین ولو کرہ المشرکون (سورۃ القف آیہ ۹) ﴿اللہ وہ ذات ہے کہ جس نے بھیجا اپنے نبی کو ساتھ ہدایت کے اور دین حق کے۔ تاکہ غالب کرے اس کو سب دینوں پر اور اگرچہ مشرک ناخوش رکھیں۔﴾

نوٹ : مرزا محمود کے الفاظ (اکثر مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ

آیت مسیح موعود کے حق میں ہے) کے صاف معنی ہیں کہ جس رسول کا ہدئی اور دین حق دے کر بھیجے جانے کا ذکر ہے وہ محمد رسول اللہ ﷺ نہیں۔ بلکہ مسیح موعود (جو مرزا محمود کے خیال میں مرزا قادیانی ہیں) مگر مرزا محمود نے مفسرین میں سے ایک مفسر کا بھی قول نقل نہ کیا۔ میں کہتا ہوں کہ اکثر مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مسیح ماضی نہ صلیب پر چڑھائے گئے اور نہ مرے بلکہ زندہ ہی اٹھائے گئے اور آج تک آسمان پر زندہ ہیں مگر آپ اکثر مفسرین کا اس بات پر اتفاق کرنا نہیں مانتے کیونکہ آپ کے مطلب کے خلاف ہے اور مرزا قادیانی کی مسیحیت پر پانی پھیرتا ہے۔ سب مفسرین نے بشارت اسمہ احمد کا مصداق آنحضرت ﷺ ہی کو قرار دیا ہے مگر مرزائی اسے نہیں مانتے۔ واضح ہو کہ حضرات مفسرین نے صرف اس قدر لکھا ہے کہ آیت کے الفاظ : ”لیظهرہ علی الدین کلہ“ یعنی (تاکہ خدا غالب کرے دین اسلام کو سب دینوں پر) میں جو وعدہ ہے وہ مسیح علیہ السلام کے وقت میں پورا ہو گا یعنی دین اسلام حضرت مسیح علیہ السلام کے نزول کے بعد تمام ادیان باطلہ پر غالب آجائے گا۔ ورنہ جس رسول کا ذکر خیر

الفاظ: ”هو الذي ارسل رسوله بالهدى ودين الحق“ میں ہے وہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہی ہیں کیونکہ آپ ہدایت (یعنی قرآن مجید) اور دین حق (یعنی اسلام) کے ساتھ مبعوث کئے گئے تھے۔

”عن ابی ہریرۃ فی قوله لیظهرہ علی الدین کلہ قال خروج عیسیٰ بن مریم (تفسیر ابن جریر ج ۲۸ ص ۸۸)“ ﴿حضرت ابو ہریرہؓ نے آیت لیظهرہ علی الدین کلہ کی نسبت کہا کہ وہ وقت ظہور حضرت عیسیٰ بن مریم ہو گا۔﴾

”یقول لیظهرہ دینہ الحق الذي ارسل به رسوله علی کل دین سواء وذلك عند نزول عیسیٰ ابن مریم (تفسیر ابن جریر ج ۲۸ ص ۸۸)“ ﴿اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نبی ﷺ کے سچے دین کو جس کے لئے اس نے اپنا رسول بھیجا تمام دینوں پر یکساں غالب کرے اور یہ غلبہ عیسیٰ بن مریم کے نزول کے وقت ہو گا۔﴾

قادیانی: ”هل ادلكم علی تجارة تنجیکم من عذاب الیم“ وہ آنے والا رسول لوگوں کو کسے گا کہ اے لوگو تم جو دنیا کی تجارت کی طرف جھکے ہوئے ہو کیا میں تمہیں وہ تجارت متاؤں جس کی وجہ سے تم عذاب الیم سے بچ جاؤ۔ یہ آیت بتاتی ہے کہ اس زمانہ میں تجارت کا بہت زور ہو گا۔ لوگ دین کو بھلا کر دنیا کی تجارت میں لگے ہوں گے چنانچہ یہی وہ زمانہ ہے جس میں دنیا کی تجارت کی اس قدر کثرت ہے کہ پہلے کسی زمانہ میں نہیں ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود نے ان الفاظ میں بیعت لی کہ کہو میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ پس یہ آیت بھی ثابت کرتی ہے کہ ان آیات میں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا ہی ذکر ہے۔“ (انوار خلافت ص ۳۸)

مسلمان: مرزا محمود قادیانی کی اس عبارت کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے زعم میں گویا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے تو یہ نہیں کہا: ”یا ایہا الذین آمنوا

هل ادلكم على تجارة تنجيكم من عذاب اليم“ مگر مرزا قادیانی نے کہا اور آپ کا یہ استدلال کہ: ”یہ آیت بتاتی ہے کہ اس زمانہ میں تجارت کا بہت زور ہوگا۔“ کس قدر داد دینے کے قابل ہے اور اس پر یہ الفاظ: ”چنانچہ یہی وہ زمانہ ہے جس میں دنیا کی تجارت کی اس قدر کثرت ہے کہ پہلے کسی زمانہ میں نہیں ہوئی“ اور اس پر مزید دلیل کہ: ”یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود نے ان الفاظ میں بیعت لی کہ کو میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔“ سلسلہ استدلال کی تمام کڑیاں کیسی سخت فولاد کی بنی ہوئی ہیں اور کیسے پر حکمت استدلال ہیں۔ صرف ایک بات کا انتظام مرزا محمود قادیانی کو کر لینا چاہئے کہ اب دنیا کی تجارت بڑھنے نہ پائے۔ کیونکہ اگر بڑھ گئی تو کل کو ایک شخص ”احمد نور“ اٹھ کر یہ نہ کہہ دے کہ وہ احمد رسول تو میں ہوں کیونکہ احمد کے ساتھ ان آیات میں نور بھی آیا ہے اور میرے زمانے میں تجارت اس قدر بڑھی ہے کہ اس قدر تجارت پہلے دنیا میں کبھی نہیں ہوئی۔

اب میں بتاتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ نے ایمان والوں سے اس بات کا بھی عہد لیا تھا کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے اور آپ ﷺ کے زمانے میں بھی تجارت ہوتی تھی۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

”فی بیوت اذن اللہ ان ترفع ویذکر فیہا اسمہ . یسبح له فیہا بالغدوا والاصال رجال لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ (سورۃ النور آیت ۲۹-۳۰)“ ﴿بیچ گھروں کے کہ حکم کیا اللہ نے یہ کہ بلند کیا جاوے اور یاد کیا جاوے﴾ اس کے نام اللہ کا، تسبیح کرتے ہیں واسطے اللہ کے پچ اس کے صبح و شام کو۔ وہ مرد کہ نہیں غافل کرتی ان کو سوداگری اور پچناید خدا کی سے۔ ﴿

”واذا راۃ تجارۃ اولہوان انفضوا الیہا وترکوک قائماً قل

ما عند الله خير من اللہو ومن التجارة (سورۃ البقرہ آیت ۱۱) اور جس وقت دیکھتے ہیں سوداگری یا تماشادوڑے جاتے ہیں طرف اس کے اور چھوڑ جاتے ہیں تجھ کو کھڑا فرمادیتے جو کچھ نزدیک اللہ کے ہے بہت بہتر ہے تماشے اور تجارت سے۔ ﴿

قادیانی: اس کے بعد خدا نے فرمایا..... اے وہ لوگو! جو رسول پر ایمان

لائے ہو اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے مدد کرنے والے بن جاؤ۔ جیسا کہ عیسیٰ بن مریم نے حواریوں کو کہا تھا کہ تم میں سے کون ہے جو انصار اللہ ہو۔ تو انہوں نے کہا کہ ہم سب کے سب انصار اللہ ہیں۔ پس ایمان لایا بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ۔ اور ایک گروہ نے کفر کیا۔ پس ہم نے ان کی مدد کی جو ایمان لائے اور ان کے دشمنوں کے۔ پس وہ غالب ہو گئے۔ اس میں دلیل ہے کہ آنے والا رسول کو کسے گا کہ انصار اللہ بن جاؤ لیکن رسول کریم ﷺ کی یہ آواز نہ تھی کہ اے لوگو! انصار بن جاؤ۔ بلکہ آپ کے وقت میں مہاجرین و انصار دو گروہ تھے اور مہاجرین کا گروہ انصار پر فضیلت رکھتا تھا۔“

(انوار خلافت ص ۴۹)

مسلمان: کسی بھوکے شخص سے پوچھا گیا کہ دو اور دو کتنے ہوتے ہیں۔ اس

بھوکے شخص نے جواب دیا کہ چار روٹیاں۔ اس طرح مرزا محمود قادیانی کی حالت ہے۔ آیات مندرجہ بالا میں مسیح موعود قاتل و جال کا کوئی ذکر نہیں ہے مگر موصوف کہتے ہیں :

”اس میں دلیل ہے کہ آنے والا رسول لوگوں کو کسے گا کہ انصار اللہ بن جاؤ“

ان آیات مقدسہ میں تو اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ (اے ایمان والو! انصار اللہ بن جاؤ) جس طرح آنحضرت ﷺ سے پہلے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے حضرات حواریں سے کہا تھا کہ : ”من انصارى الى الله“ یعنی کون ہے میرا ساتھ دینے والا خدا

کے دین میں۔

آنحضرت ﷺ کے مبارک زمانے میں بھی ایمان والوں (مسلمانوں) نے ”نور“ یعنی قرآن مجید کی پیروی کی اور انہوں نے آپ کی مدد کی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

وہ لوگ جو پیروی کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کی جو نبی ﷺ ہے ان پڑھا۔ وہ جو پاتے ہیں نبی کو لکھا ہو از دیک اپنے پیچ توریت کے اور انجیل کے پس جو لوگ ایمان لائے ساتھ اس نبی کے اور قوت دی اس کو اور مدد کی اس کی اور پیروی کی اس نور (قرآن مجید) کی جو اوتار آگیا ہے ساتھ اس کے یہ لوگ وہ ہیں فلاح پانے والے۔ ﴿ (سورۃ الاعراف آیت ۱۵۷)

قادیانی: ”اس سورۃ صف سے اگلی سورۃ میں جو اس کے ساتھ ہی ہے خدا

تعالیٰ فرماتا ہے: ”هو الذی بعث فی الامین رسولا منهم یقتلوا علیہم آیتہ ویزکیہم ویعلمہم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلل مبین“ اور اس کے بعد فرماتے ہیں: ”وآخرین منهم لما یلحقوا بہم وهو العزیز الحکیم“ اور اس رسول کو ایک اور جماعت میں مبعوث کرے گا جو اب تک تم سے نہیں ملی۔ ان آیات میں آنحضرت ﷺ کی دو بعثتوں کا ذکر ہے اور چونکہ احادیث سے آپ کے بعد ایک مسیح کا ذکر ہے جس کی نسبت آپ نے یہاں تک فرمایا ہے کہ وہ میری قبر میں دفن ہو گا۔ یعنی وہ اور میں ایک ہی وجود ہوں گے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دوسری بعثت سے مراد مسیح موعود ہی ہے۔“ (انوار خلافت ص ۵۰)

مسلمان: (۱)..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

وہ اللہ وہ ہے جس نے بھیجا ان پڑھوں (عربوں) میں ایک نبی انہیں میں سے۔

وہ رسول ان لوگوں پر خدا کی آیتیں پڑھتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور تحقیق (عرب کے لوگ) اس سے پہلے البتہ گمراہی ظاہر میں تھے۔ اور لوگوں کو کہ ان میں سے جو ابھی نہیں ملے ساتھ ان کے اور وہ خدا غالب اور حکمت والا ہے۔ ﴿سورۃ الحجہ آیت ۲﴾

ف..... یعنی یہی رسول دوسرے لوگوں کے لئے بھی ہے اور وہ فارس کے لوگ ہیں۔

(۲)..... ”سعید بن منصور و بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی و ابن جریر و ابن المذکر و ابن مردودہ و ابو نعیم و بیہقی“ (دلائل النبوة میں) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے جبکہ سورۃ جمعہ نازل ہوئی۔ پس آپ نے اس کو پڑھا پس جب آپ ان الفاظ پر پہنچے: ”وآخرین من لما یلحقوا بہم“ تو ایک آدمی نے آپ ﷺ سے پوچھا۔ یا رسول اللہ ﷺ یہ لوگ کون ہیں جو ابھی تک ہم سے نہیں ملے۔ پس آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک حضرت سلمان فارسیؓ کے سر پر رکھا اور فرمایا: ”لو کان الایمان عند الغریالنا لہ رجال من ہولاء“ یعنی اگر ایمان ثریا پر بھی ہوتا تو ان فارسیوں میں سے کئی مرد اس کو پا جاتے۔ (تفسیر درمذرج ۶ ص ۲۱۵)

اس حدیث میں فارسیوں کی باریک بینی اور استعداد ایمانی بیان فرمائی گئی ہے۔ (فتح الباری پارہ ۲۰ ص ۳۶۳ فیض الباری پارہ ۲۰ ص ۱۰۲)

(۳)..... مرزا محمود قادیانی کا یہ کہنا کہ (ان آیات میں آنحضرت ﷺ کی دو بعثتوں کا ذکر ہے) اور یہ کہ (دوسری بعثت سے مراد مسیح موعود (مرزا قادیانی) ہی ہے) سراسر غلط ہے۔ اس لئے کہ ان آیات کی تفسیر میں کسی حدیث صحیح یا مرفوع یا اقوال صحابہؓ و تابعینؓ یا اقوال مفسرینؒ سے یہ بات ثابت نہیں ہے کہ ان آیات میں

آنحضرت کی دو بعثتوں کا ذکر ہے۔ اور جن احادیث صحیحہ مرفوعہ یا موقوفہ میں آپ کے بعد ایک مسیح کا ذکر ہے ان احادیث صحیحہ میں عیسیٰ، مسیح، عیسیٰ لکن مریم، مسیح لکن مریم، ابن مریم، اور روح اللہ کے ناموں سے خبر دی گئی ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی نسبت یہ بات بیان کی جاتی ہے کہ آپ مغل تھے۔ (تزیین القلوب ص ۱۵۸، خزائن ص ۳۸۲ ج ۱۵، اخبار الحکم مورخہ ۲۸/۲۱ مئی ۱۹۱۱ء ص ۳، حیات النبی ج اول ص ۱۸) آپ کے بزرگ مرزا ہادی بیگ برلاس مشہور قوم مغل کے تھے اور آپ کے شجرہ نسب یافتہ بن حضرت نوح علیہ السلام تک جاملتا ہے۔

(احمدیہ جنتی ۱۹۲۱ء ۱۳۳۹ھ ص ۳۲)

واضح ہو کہ اہل فارس حضرت اسحق علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ اور حضرت اسحق علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ (مسل صفحہ ۲۸ ص ۲) اور حضرت نوح علیہ السلام کے تین بیٹے تھے سام اور حام اور یافتہ، سام کی اولاد عرب، فارس اور روم ہیں۔ اور یافتہ کی اولاد یاجوج و ماجوج، ترک اور صقال لوگ ہیں۔ اور حام کی اولاد، بربری، قبلی، سوڈانی ہیں۔

(دیکھو کنز العمال ج ۶ ص ۱۲۹)

چونکہ مرزا قادیانی کا شجرہ نسب مرزا ہادی بیگ مغل کے واسطے سے یافتہ بن حضرت نوح علیہ السلام تک جاملتا ہے نہ کہ سام بن نوح علیہ السلام تک۔ اس لئے آپ مغل تھے نہ کہ فارسی النسل اور حکیم خدا بخش قادیانی کا یہ لکھنا کہ مرزا قادیانی فارسی الاصل ہیں اور محض ترکستان میں رہنے اور وہاں رشتہ قرابت پیدا کرنے کی وجہ سے مغل مشہور ہو گئے تھے۔ سر اسر غلط ثابت ہوا۔ (مسل صفحہ دوم ص ۳۶)

(۴)..... سید علی محمد ”باب“ بانی فرقہ ”بابیہ“ ملک ایران کے شہر شیراز میں

پیدا ہوئے تھے۔ (کتاب حضرت بیاء اللہ کی تعلیمات ص ۴) اور میرزا حسین علی بیاء اللہ مدعی مسیحیت ایران کے کیانی بادشاہوں کی نسل میں سے تھے اور ملک ایران کے شہر تہران

کے قریب ایک گاؤں ”نور“ میں پیدا ہوئے تھے۔ (کتاب حضرت ہمام اللہ کی تعلیمات ص ۷۱) اور سید مصطفیٰ الہمائی نے بھی اس آیت اور اس مندرجہ بالا حدیث صحیح کو ”باب“ کے متبعین پر چسپاں کیا ہے کیونکہ وہ سب کے سب فارسی النسل تھے۔ (دیکھو کتاب المعیار الصحیح ص ۱۳۵ ۱۳۷) اور مرزا قادیانی اور ان کے مریدوں کا اس آیت اور اس حدیث صحیح کو اپنے اوپر چسپاں کرنا فرقہ بندیہ و بھائیہ کے راستے پر قدم مارنا ہے۔

قادیانی: ہمارے مخالف ہمارے مقابلہ پر ایک اور رنگ بھی اختیار کرتے ہیں اور وہ یہ ہیں کہ انجیل میں فارقلیط کی جو خبر دی گئی ہے اس سے اسمہ احمد کی پیشگوئی ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فارقلیط سے احمد نام ثابت ہوتا ہے..... سو اس کا جواب یہ ہے کہ فارقلیط کی پیشگوئی آنحضرت ﷺ کے متعلق ہی ہے۔ اور ہمارے نزدیک آپ ہی اس پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ (انوار خلافت ص ۲۵) اسمہ احمد کے ساتھ فارقلیط والی پیشگوئی کا کوئی تعلق نہیں..... ان دونوں میں کوئی تعلق دلائل سے ثابت نہیں کہ ہم ان دونوں پیشگوئیوں کو ایک ہی شخص کے حق میں سمجھنے کے لئے مجبور ہوں۔ (انوار خلافت ص ۲۷)

مسلمان: اگر مرزا محمود قادیانی اپنے اس اقرار پر قائم ہیں کہ فارقلیط کی پیشگوئی آنحضرت ﷺ کے متعلق ہی ہے تو فارقلیط اور احمد کی پیشگوئیوں کا ایک ہی ذات اقدس حضرت احمد مجتبیٰ ﷺ کے لئے ہونا خود اس شخص کی زبانی (یعنی مرزا قادیانی کی زبانی) ثابت ہے جس کی طرف احمد کی پیشگوئی کا حقیقی اور اصل مصداق ہونا منسوب کیا جاتا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے مندرجہ ذیل الفاظ بڑی صفائی سے اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ آپ نے اس پیشگوئی کا مصداق حضرت نبی کریم ﷺ کو سمجھا ہے۔

”بعد اوائے نماز مغرب حضرت اقدس (مرزا قادیانی) حسب معمول شہ نشین پر اجلاس فرما ہوئے تو کسی شخص کا اعتراض پیش کیا گیا کہ وہ کتا ہے کہ جب فارقلیط کے معنی حق و باطل میں فرق کرنے والا ہے تو قرآن شریف میں جو: ”مبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد“ والی پیشگوئی مسیح علیہ السلام کی زبانی بیان فرمائی گئی ہے وہ انجیل میں کہاں ہے؟

فرمایا یہ ہمارے لئے ضروری نہیں کہ ہم انجیل میں سے یہ پیشگوئی نکالتے پھریں وہ محرف مبدل ہوئی ہے جو حصہ اس کا قرآن مجید کے خلاف نہیں اور قرآن نے اس کی تصدیق کی ہے وہ ہم مان لیں گے۔ فارقلیط کی پیشگوئی انجیل میں ہے اور اس کے معنی حق و باطل میں فرق کرنے والا ہے اور یہ آنحضرت ﷺ کا نام ہے کیونکہ قرآن کا نام اللہ تعالیٰ نے فرقان رکھا ہے اور آپ صاحب القرآن ہیں۔

اور پھر اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم میں لفظ طیب بھی آگیا ہے جس کے معنی شیطان کے ہیں۔ بہر حال فارقلیط آنحضرت ﷺ کا نام ہے اور آپ کا نام جو احمد ہے۔ احمد کے معنی ہیں خدا تعالیٰ کی بہت حمد کرنے والا اور آنحضرت ﷺ سے بڑھ کر خدا کی حمد کرنے والا اور کون ہوگا؟ کیونکہ حق اور باطل میں آپ فرق کرنے والے ہیں اور سب سے بڑھ کر وہی حمد کر سکتا ہے جو حق و باطل میں فرق کرے۔ احمد وہی ہے جو شیطان کا حصہ دور کرے۔ خدا تعالیٰ کی عظمت و جلال قائم کرنے والا ہو۔ پس آپ فارقلیط ٹھہرے اور دوسرے الفاظ میں یوں کہو کہ آپ احمد ہی ہیں۔ گویا فارقلیط والی پیشگوئی بھی احمد ہی کے حق میں ہے۔ (اخبار الحکم قادیان ج ۶ نمبر ۴۱ مورخہ ۷ نومبر ۱۹۰۲ء ص ۵)

قادیانی: ”جس انجیل میں آنحضرت ﷺ کو محمد کے نام سے یاد کیا گیا ہے وہ برنباس کی انجیل ہے اور نواب صدیق حسن خان مرحوم بھوپالی اپنی تفسیر فتح البیان ج ۹ میں اسمہ احمد والی پیشگوئی کے نیچے لکھتے ہیں کہ برنباس کی انجیل میں جو خبر دی گئی

ہے اس کا ایک فقرہ یہ ہے: ”لكن هذه الاهانة والاستهزا بتقيان الى ان يجيبى محمد رسول الله“ یعنی حضرت مسیح نے فرمایا کہ میری یہ اہانت اور استہزاء باقی رہیں گے یہاں تک کہ محمد رسول اللہ تشریف لائیں۔ یہ حوالہ ہمارے موجودہ اختلاف سے پہلے کا ہے اور نواب صدیق حسن خان صاحب کی قلم سے نکلا ہے۔ پس یہ حوالہ نہایت معتبر ہے بہ نسبت ان حوالہ جات کے جو اب ہم کو مد نظر رکھ کر گھڑے جاتے ہیں اور اس حوالہ سے ثابت ہے کہ رسول کریم ﷺ کا نام انجیل میں محمد آیا ہے پس جبکہ اگر کوئی نام رسول کریم ﷺ کا انجیل میں بھی آیا تو وہ محمد نام ہے۔“

(انوار خلافت ص ۲۳۲)

مسلمان: کتاب برنباس کی انجیل (مطبوعہ ۱۹۱۰ء حمیدیہ پریس لاہور)

ص ۳۰۷ تا ۳۲۹ میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام دشمنوں کے ہاتھوں سے قتل نہیں ہوئے بلکہ صلیب پر چڑھائے بھی نہ گئے۔ آپ کی جگہ یہود اسکر یو طلی مارا گیا اور خدا نے آپ کو زندہ ہی جسم کے ساتھ آسمان پر اٹھالیا اور ص ۳۰۶ فصل ۲۲۰ آیت ۱۹ میں لکھا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ :

”یہ بدنامی اس وقت تک باقی رہے گی جبکہ محمد رسول اللہ آئے گا جو کہ آتے ہی

اس فریب کو ان لوگوں پر کھول دے گا جو کہ اللہ کی شریعت پر ایمان لائیں گے۔“

اور یہ الفاظ آپ نے اس وقت بیان فرمائے تھے جبکہ آپ اپنی ماں کو تسلی دینے کے لئے آسمان سے زمین پر تشریف لائے تھے اور یہ بات بھی اسی کتاب میں لکھی ہے اس سے تو صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ برنباس کی انجیل میں آپ کا اسم مبارک محمد آیا ہے۔

اقوال حضرات صحابہ کرامؓ

پچھلے صفحوں میں قرآن مجید کی آیات مقدسہ اور احادیث صحیحہ نبویہ سے یہ بات ثابت کی گئی ہے کہ بغارات اسمہ احمد کے اصل اور حقیقی مصداق حضرت احمد مجتبیٰ علیہ السلام ہی ہیں۔ اب بعض صحابہ کرامؓ کے اقوال مبارکہ اس بارے میں ذیل میں درج کئے جاتے ہیں :

(۱)..... ”انن عساکرؒ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا پانچ نبی ایسے ہوئے ہیں کہ جن کی پیدائش سے پہلے ان کے آنے کی بشارت دی گئی (اول) اسحاق علیہ السلام۔ (دوم) یعقوب علیہ السلام جیسا کہ لکھا ہے کہ ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو بشارت دی ساتھ اسحاق علیہ السلام کے اور اسحاق علیہ السلام کے پیچھے یعقوب علیہ السلام کی۔ (سوم) یحییٰ علیہ السلام تحقیق اللہ تجھے اے زکریا! بشارت دیتا ہے ساتھ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے۔ (چہارم) حضرت عیسیٰ علیہ السلام تحقیق اللہ تجھے اے مریم! بشارت دیتا ہے اپنے ایک کلمہ کے ساتھ (پنجم) حضرت محمد ﷺ (جیسا کہ مسیح نے فرمایا تھا) اور میں خوشخبری دینے والا ہوں ایک رسول کے ساتھ جو میرے بعد آئے گا اور اس کا اسم مبارک احمد ہے۔ پس یہ وہ بزرگ ہیں جن کی نسبت ان کی پیدائش کے پہلے خبر دی گئی۔ (خصائص الکبریٰ ج اول ص ۱۴۱ مکتبہ المدنی)

(۲)..... ”انن مردویسمہؒ نے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم نجاش کے ملک کی طرف حضرت جعفر بن ابوطالبؓ کے ہمراہ ہجرت کر جاویں۔ نجاشی نے پوچھا کہ مجھے سجدہ کرنے سے تمہیں کس چیز نے روکا؟ میں نے کہا ہم سوائے اللہ کے کسی کو سجدہ نہیں کرتے۔ اس نے پوچھا کہ یہ کیا ہے میں نے کہا تحقیق اللہ نے ہم میں اپنا نبی مبعوث کیا اور وہ نبی وہ ذات اقدس ہے جس کی نسبت حضرت مسیحؑ نے فرمایا تھا کہ میرے بعد ایک رسول آئے گا

اس کا نام احمد ہے۔ پس اس نبی نے ہم کو خدا کی عبادت کرنے کا حکم دیا اور اس بات کا بھی حکم دیا کہ ہم کسی کو اللہ کا شریک نہ کریں۔“

(تفسیر درمثور ج ۶ ص ۲۱۴ امام ابو نعیم کی کتاب دلائل النبوة ج ۱ ص ۸۴)

(۳)..... ”حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا ﷺ

نے ہم کو نجاشی کی طرف بھیجا اور ہم قریب ۸۰ مرد کے تھے۔ ان میں سے عبداللہ بن مسعودؓ و جعفرؓ و عبداللہ بن رواحہؓ و عثمان بن مظعونؓ و ابو موسیٰ اشعرئؓ تھے اور قریش نے عمرو بن عاص و عمارہ بن ولید کو ہدیہ دے کر بھیجا۔ پھر جب یہ دونوں نجاشی کے پاس آئے تو انہوں نے نجاشی کو سجدہ کیا پھر اس کی طرف مبادرت کی اس کے داہنے اور بائیں طرف پھر اس سے کہا کہ ایک گروہ ہمارے بنی عجم سے تیری زمین میں آیا ہے اور ہم سے اور ہماری ملت سے منہ پھیر لیا ہے۔ نجاشی نے کہا پھر وہ کہاں ہیں۔ کہا کہ وہ تیری زمین میں ہیں۔ پس تو ان کی طرف آدمی بھیج دے۔ پس ان کی طرف آدمی بھیجا تو جعفرؓ بولے کہ میں آج تمہارا خطیب ہوں پھر وہ ان کے تابع ہوئے۔ پس جعفرؓ نے سلام کیا اور سجدہ نہ کیا تو ان لوگوں نے ان سے کہا تجھے کیا ہے کہ تو بادشاہ کو سجدہ نہیں کرتا ہے۔ جعفرؓ بولے کہ ہم تو سجدہ نہیں کرتے ہیں مگر واسطے اللہ کے۔ کہا یہ کیا ہے جعفرؓ نے کہا بے شک اللہ نے ہماری طرف اپنا رسول بھیجا سو اس نے ہم کو حکم دیا ہے کہ ہم سجدہ نہ کریں واسطے کسی کے مگر واسطے اللہ کے اور ہم کو امر کیا ہے نماز کو رکوع کا۔ عمرو بن عاص بولے پس بے شک یہ مخالفت کریں گے تیری، عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے حق میں۔ نجاشی نے کہا تم کیا کہتے ہو حق میں عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے اور ان کی ماں کے۔ جعفرؓ کے ساتھیوں نے کہا ہم کہتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ اللہ کا کلمہ ہے اور خدا کی طرف سے ایک پاک روح ہے جس کو اللہ نے القا کیا طرف عذرا، بول (حضرت مریم علیہا السلام) کے کہ جس کو نہ چھو کسی بشر نے اور نہ عارض ہوا

حکیم نور دین بھیر وی کا پاؤں دو کشتوں پر

مرزائی جماعت میں مرزا غلام احمد قادیانی کے بعد حکیم نور دین بھیر وی بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ حکیم صاحب کی پیدائش ۱۲۵۸ھ میں ہوئی تھی۔ آپ کا وطن بھیرہ ضلع شاہ پور تھا۔ مرزا قادیانی نے جب بیعت کا اعلان کیا تو سب سے پہلے لدھیانہ میں حکیم صاحب نے آن کر بیعت کی۔ جب مرزا قادیانی نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو سب سے پہلے حکیم صاحب نے ہی لبیک کی آواز نکالی اور ان کو مسیح موعود تسلیم کر لیا۔ بقول حکیم خدا بخش مرزائی حکیم صاحب کو مرزا قادیانی سے بے حد عشق تھا۔ (عمل صفحہ ۲ ص ۷۰۹، ۷۰۷) مرزا قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور میں فوت ہوئے تھے۔ (عمل صفحہ ۲ ص ۷۱۱) ان کے بعد حکیم صاحب مرزائی جماعت کے (پہلے نام نہاد) خلیفہ بنائے گئے تھے۔ ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء کو جمعہ کے روز ۲ بج کر ۱۰ منٹ پر آپ فوت ہوئے تھے۔ (عمل صفحہ ۲ ص ۷۳۱)

اب ذیل میں اس بات کو لکھا جاتا ہے کہ بشارات اسمہ احمد کے متعلق حکیم نور دین صاحب کا کیا عقیدہ تھا۔ حکیم صاحب نے ایک کتاب ”فصل الخطاب لمقدمۃ اہل کتاب“ نامی لکھی تھی۔ یہ کتاب ۱۳۰۵ھ میں مطبع مجتہائی دہلی میں دو جلدوں میں شائع ہوئی تھی۔ اس کتاب میں (جو مرزا قادیانی کے دعویٰ مسیحیت سے پہلے لکھی گئی تھی) حکیم صاحب نے بشارات اسمہ احمد کو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر چسپاں کیا تھا۔ اور جب حکیم صاحب مرزائی ہو گئے اور مرزا قادیانی کے مرنے کے بعد مرزائی جماعت کے پہلے نام نہاد خلیفہ مقرر ہوئے تو قادیان میں درس قرآن مجید دیتے ہوئے اس بشارت کا مصداق مرزا غلام احمد قادیانی کو قرار دیا۔

کشتی نمبر ۱

”اذقال عيسى ابن مريم يبنى اسرائيل انى رسول الله اليكم مصدقا لما بين يدي من التورات ومبشرا برسول يأتى من بعدى اسمه احمد“ اور جب کہا عیسیٰ مریم کے بیٹے نے اے بنی اسرائیل میں بھیجا آیا ہوں اللہ کا تمہاری طرف سچا کرتا اس کو جو مجھ سے آگے ہے توراۃ اور خوشخبری سناتا ایک رسول کی جو آوے گا مجھ سے پیچھے اس کا نام ہے احمد۔ (سورۃ صف پارہ ۲۸ رکوع ۹) اس بشارت کو یوحنا نے اپنی انجیل میں لکھا ہے۔ دیکھو یوحنا ۴ باب در س ۱۵، ۱۷ میرے کلموں پر عمل کرو۔ میں اپنے باپ سے درخواست کروں گا اور وہ تمہیں دوسرا تسلی دینے والا بخشے گا کہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے۔ قرآن نے کہا ہے مسیح علیہ السلام نے احمد کی بشارت دی اور یہ بشارت نبی عرب نے عیسائیوں کے سامنے پڑھ سنائی اور کسی کو انکار کرنے کا موقع نہ ملا۔ (فصل الخطاب حصہ ۲ ص ۷۴)

کشتی نمبر ۲

(۱)..... ”حضرت خلیفۃ المسیح (نور الدین) نے کھلے کھلے الفاظ میں فرمایا کہ میں: ”مبشرا برسول یأتى من بعدى اسمه احمد“ کی پیشگوئی حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے متعلق مانتا ہوں۔ کہ یہ صرف حضرت مسیح موعود ہی کے متعلق ہے اور وہی (مرزا) احمد رسول ہیں۔“ (الحکم ۲۱/۱۳ ستمبر ۱۹۱۱ء ص ۱۰)

(۲)..... ”من بعدى اسمه احمد“ احمد نبی کریم ﷺ میں دو قسم کے صفات تھے۔ ایک جلالی جس کے لحاظ سے نام محمد تھا اور دوم جہالی جس کے اعتبار سے نام احمد تھا۔ اس دوسری شان کا ظہور اخیر زمانہ میں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے ذریعے ہوا جس کا نام ہے (احمد) هو الذی ارسل رسولہ مفسرین نے بالاتفاق لکھا

ہے کہ اس رسول سے مراد مسیح موعود ہے یہ بھی قرینہ ہے اس بات پر کہ اوپر کی پیشگوئی مسیح موعود کے بارے میں ہے۔“ (ضمیمہ بدیع المورخہ ۷ اگست ۱۹۱۱ء ج ۱۰ نمبر ۴۲ ص ۲۶۲)

مرزا قادیانی آنحضرت ﷺ کا شیل نہیں

مرزا کا دعویٰ: ایک غلطی کا ازالہ نامی اشتہار کے حوالے سے لکھا ہے کہ
مرزا قادیانی نے کہا:

”میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت: ”وآخرین منهم لما يلحقوا بهم“ بردوزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں۔“

(کتاب حقیقت النبوة حصہ اول ص ۲۶۵)

”جبکہ میں بردوزی طور پر آنحضرت ﷺ ہوں اور بردوزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کونسا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔“ (ص ۲۶۶)

نوٹ: (۱) ”چونکہ رسول کریم ﷺ سب انبیاء کے کمال کے جامع تھے اس لئے آپ کے بردوزی میں بھی سب کمال پائے جائیں گے اسی وجہ سے اس کی آمد کے متعلق سب نبی یہی کہتے رہے کہ میں ہی آؤں گا گویا میرے کمال اس آنے والے میں ہوں گے۔ یہ سب کمال مسیح موعود میں پائے گئے۔ چنانچہ آپ نے دعویٰ کیا کہ میں ممدی ہوں، میں مسیح ہوں، میں کرشن ہوں، میں زرتشت ہوں۔ پس ہمارا ایمان اور یقین یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود تمام کمالات کے جامع تھے۔ اس لئے آپ رسول کریم ﷺ کے عکس تھے۔“ (اخبار الفضل مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۲۱ء ص ۷)

(۲) ”غرض محمد رسول اللہ خدا کا نمونہ تھے اور آپ کا کامل نمونہ حضرت

(اخبار الفضل مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۲۸ء ص ۵۱ کالم)

مسیح موعود (مرزا قادیانی) ہیں۔“

مندرجہ ذیل نقشہ سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی حضور ﷺ کے شیل نہیں۔

(۱) آنحضرت ﷺ: ”ہمارے نبی ﷺ نے اور نبیوں کی طرح

ظاہری علم کسی استاد سے نہیں پڑھا تھا۔“ (ایم ایس ۷۱۳ خزائن ص ۳۹۳ ج ۱۳)

(۱) مرزا قادیانی: ”چمن کے زمانہ میں میری تعلیم اس طرح پر ہوئی

کہ جب چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خواں معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الہی تھا اور جب میری عمر قریباً دس برس کے ہوئی تو ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کے لئے مقرر کئے گئے جن کا نام فضل احمد تھا۔“

(کتب البریہ ص ۱۳۸/۳۹ حاشیہ خزائن ص ۱۷۹/۱۸۰ حاشیہ ج ۱۳)

(۲) آنحضرت ﷺ: ”اور آنحضرت ﷺ کا امی اور ان پڑھ ہونا

ایک ایسا بدمعاشی امر ہے کہ کوئی تاریخ دان اسلام کا اس سے بے خبر نہیں۔“

(برہین احمدیہ ص ۷۱/۷۲ خزائن ص ۵۶۲ ج ۱)

(۲) مرزا قادیانی: ”اور ان آخر الذکر مولوی صاحب (یعنی گل علی

شاہ) سے میں نے نحو اور منطق اور حکمت وغیرہ علوم مروجہ کو جہاں تک خدا تعالیٰ نے چاہا حاصل کیا اور بعض طبابت کی کتابیں میں نے اپنے والد صاحب سے پڑھیں۔“

(کتب البریہ ص ۱۵۰ حاشیہ خزائن ص ۱۸۱ ج ۱۳ حاشیہ)

(۳) آنحضرت ﷺ: ”آنحضرت ﷺ نے اصل میں کسی انسان

سے فینش حاصل نہیں کیا۔“ (اخبار الفضل مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۲۲ء ص ۶)

(۳) مرزا قادیانی: ”حضرت مسیح محمدی نے محمد ﷺ کی اتباع سے

سب کچھ حاصل کیا ہے۔“ (کتاب حقیقت ملبیوس ص ۱۳)

(۴) آنحضرت ﷺ: ”اور ہمارے نبی ﷺ جلال اور جمال دونوں

کے جامع تھے مکہ کی زندگی جمالی رنگ میں تھی اور مدینہ کی زندگی جلالی رنگ میں۔“
(اربعین نمبر ۴ ص ۱۵، خزائن ص ۴۶ ج ۱ ص ۱۷)

(۴) مرزا قادیانی: ”خدا نے جلالی رنگ کو منسوخ کر کے اسم احمد کا

نمونہ ظاہر کرنا چاہا یعنی جمالی رنگ کا دکھانا چاہا سو اس نے قدیم وعدہ کے موافق اپنے
مسیح موعود کو پیدا کیا۔“ (اربعین نمبر ۴ ص ۱۷، خزائن ص ۴۸ ج ۱ ص ۱۷)

(۵) آنحضرت ﷺ: ”ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم میں ہے (کہ

ہمارے نبی ﷺ) نے اپنی آمد اول میں ہی کافروں کو وہ ہاتھ دکھائے جو اب تک یاد
کرتے ہیں اور پوری کامیابی کے ساتھ آپ کا انتقال ہوا۔“ (ص ۱۲۵، خزائن ص ۲۹۳ ج ۲)

(۵) مرزا قادیانی:

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال

دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

(ضمیمہ تحفہ گولڑیہ ص ۳۹، خزائن ص ۷۷ ج ۱ ص ۱۷)

(۶) آنحضرت ﷺ: ”آنحضرت ﷺ نے ہجرت کے بعد

کافروں اور مشرکوں کے ساتھ جہاد کیا۔ حضور ﷺ نے سلطنت اور حکومت بھی کی۔“

(۶) مرزا قادیانی: مرزا غلام احمد قادیانی ساری عمر غیر مسلم (یعنی

مسمی) حکومت کے ماتحت رہا۔ اس نے کبھی سلطنت نہ کی۔

(۷) آنحضرت ﷺ: آنحضرت ﷺ نے حج کیا تھا۔

(اخبار الکلم قادیان مورخہ ۱۱ اگست ۱۹۰۷ء ص ۱۰ کالم نمبر ۳)

(۷) مرزا قادیانی: مرزا قادیانی کو باوجود تین لاکھ کے قریب روپیہ

آنے کے ساری عمر حج نصیب نہ ہوا۔ (حقیقت الوحی ص ۲۱۱ خزائن ص ۲۲ ج ۲۲)

(۸) آنحضرت ﷺ: حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ نے کبھی

نہیں فرمایا۔

(۸) مرزا قادیانی: مرزا قادیانی نے خود اپنی نسبت لکھا کہ: ”حافظہ

اچھا نہیں۔ یاد نہیں رہا۔“

(کتاب نسیم دعوت ص ۱۷ حاشیہ خزائن ص ۳۹ ج ۱۹ رسالہ ریویویٹ ماہ اپریل ۱۹۰۳ء ص ۵۳ حاشیہ)

(۹) آنحضرت ﷺ: حضرت خاتم النبیین رحمۃ اللعالمین محمد

مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ نے کبھی ایسا نہیں فرمایا۔

(۹) مرزا قادیانی: مرزا قادیانی نے خود تسلیم کیا کہ مجھے بیماری مراق

اور کثرت بول ہے۔

(رسالہ تحفۃ الازہان بابت ماہ جون ۱۹۰۶ء ص ۵ اخبار بدہر مورخہ ۷ جون ۱۹۰۶ء ص ۵)

(۱۰) آنحضرت ﷺ: حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی ذات

مبارک اس مرض سے پاک تھی۔

(۱۰) مرزا قادیانی: مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے مرزائی نے لکھا ہے

کہ مرزا قادیانی کو مرض ہسٹیریا کا دورہ پڑا تھا۔ (کتاب سیرت انسدادی حصہ اول ص ۳۴)

(۱۱) آنحضرت ﷺ: اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی محمد ﷺ کو

ان سب بیماریوں سے محفوظ رکھا تھا۔

(۱۱) مرزا قادیانی: مرزا قادیانی کو دوران سر، درد سر، کمی خواب، تشنچ

دل، بد ہضمی، اسہال، کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ مرض تھے اور ان کا صرف ایک ہی باعث تھا اور وہ عصبی کمزوری تھی۔
(رسالہ ریویولوت ماہ مئی ۱۹۲۷ء ص ۲۶)

(۱۲) آنحضرت ﷺ: حضرت محمد ﷺ نے کبھی ایسا نہ فرمایا۔

(۱۲) مرزا قادیانی: مرزا قادیانی نے خود تسلیم کیا کہ میں ایک دائم

المریض آدمی ہوں۔ (ضمیمہ اربعین نمبر ۳، ص ۳۴، خزائن ص ۷۰، ص ۷۱، ص ۷۲)

(۱۳) آنحضرت ﷺ: الغرض آنحضرت ﷺ کے اخلاق فاضلہ

ایسے تھے کہ: ”انک لعلیٰ خلق عظیم“ قرآن میں وارد ہوا۔ خود اس انسان کامل ہمارے نبی ﷺ کو بہت بری طرح تکفیس دی گئیں اور گالیاں بد زبانی اور شوخیوں کی گئیں مگر اس خلق مجسم نے اس کے مقابلہ میں کیا کیا ان کے لئے دعا کی۔

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء ص ۹۹)

(۱۳) مرزا قادیانی: یہ بات بھی تسلیم کرتا ہوں کہ مخالفوں کے

مقابلہ پر تحریری مباحثات میں کسی قدر میرے الفاظ میں سختی استعمال میں آئی تھی لیکن وہ ابتداًی طور پر سختی نہیں ہے بلکہ وہ تمام تحریریں نہایت سخت حملوں کے جواب میں لکھی گئیں ہیں۔
(تبلیغ رسالت ج ۶ ص ۱۶۵، مجموعہ اشتہارات ص ۳۶۶ ج ۲)

(۱۴) آنحضرت ﷺ: کیا تو نہیں جانتا کہ اس محسن رب نے

ہمارے نبی ﷺ کا نام خاتم الانبیاء رکھا ہے اور کسی کو مستثنیٰ نہیں کیا اور آنحضرت ﷺ نے طالبوں کے لئے بیان واضح سے اس تفسیر کی ہے: ”لانی بعدی“ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ (حماتہ البشری مترجم ص ۶۶، خزائن ص ۲۰۰ ج ۱۔)

(۱۴) مرزا قادیانی: وہ خاتم الانبیاء ہیں اور میں خاتم الاولیاء ہوں۔

میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وہ جو مجھ سے ہو گا اور میرے عہد پر ہو گا۔

(خطبہ الہامیہ ص ۳۵، خزائن ص ۷۰ ج ۱۶)

(۱۵) آنحضرت ﷺ: آنحضرت ﷺ کے دعوؤں کی بنیاد کسی

پہلے نبی کی وفات پر نہ تھی۔

(۱۵) مرزا قادیانی: مرزا کے دعویٰ کی بنیاد وفات مسیح علیہ السلام پر

(لیکچر یا لکچر ص ۵۶، خزائن ص ۲۴۶ ج ۲۰)

ہے۔

قادیانی مغالطے اور ان کی تردید

مغالطہ نمبر ۱: ”پھر سوال کیا جاتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ”انا

بشارت عیسیٰ“ فرمایا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت مسیح کی: ”مبشرا

برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد“ والی پیشگوئی اور بشارت کے مصداق

آنحضرت ﷺ ہی ہیں تو اس کے جواب میں یہ عرض ہے کہ اس میں کلام نہیں کہ

آنحضرت ﷺ بشارت عیسیٰ کے مصداق ہیں لیکن چونکہ حضرت عیسیٰ نے دو

موعودوں کے متعلق پیشگوئی کی تھی جن میں سے ایک کے مصداق آنحضرت ﷺ

ہیں اور دوسری کے مصداق حضرت مسیح موعود اس لئے آنحضرت ﷺ کا نام بشارت

عیسیٰ فرمانا اس پیشگوئی کے متعلق ہے جو حضرت مسیح موعود کی نسبت فرمائی گئی۔ کیا

کوئی بتا سکتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے کہیں یہ فرمایا ہو کہ میں احمد والی پیشگوئی کا مصداق ہوں۔ جب یہ کہیں یہ ثابت نہیں تو اپنی طرف سے بات بنا کر پیش کرنا کیونکر قابل اعتبار ٹھہرا۔ ہاں اس میں کلام نہیں کہ آنحضرت ﷺ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ایک پیشگوئی کے مصداق ہیں لیکن وہ احمد والی پیشگوئی نہیں بلکہ وہ وہی پیشگوئی ہے جو انجیل یوحنا کے باب اول آیت ۲۱ میں یوں لکھی ہے: ”تب انہوں نے اس (یوحنا) سے پوچھا تو اور کون ہے کیا تو الیاس ہے اس نے کہا میں نہیں ہوں۔ پس آیا تو وہ نبی ہے اس نے جواب دیا نہیں..... انہوں نے اس سے سوال کیا کہ اگر تو نہ مسیح ہے نہ الیاس اور نہ وہ نبی۔ پس کیوں بپتسمہ دیتا ہے۔“

”انجیل کے ان الفاظ میں ”وہ نبی“ کا لفظ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی میں ہے جس کے متعلق یوحنا باب ۱۴ آیت ۱۶، ۲۶ میں ”تسلی دینے والا“ اور یوحنا باب ۱۴ آیت ۳۰ میں ”اس جہان کا سردار آتا ہے“ اور یوحنا باب ۲۴ آیت ۴۹ میں ”اپنے باپ کو اس موعود کو تم پر بھیجتا ہوں“ وغیرہ الفاظ میں بھی پیشگوئی کی گئی یہ وہ پیشگوئی ہے کہ جس کے مصداق آنحضرت ﷺ ہی ہیں اور جس کے مصداق ہونے کی وجہ سے آنحضرت ﷺ نے انا بشارت عیسیٰ کا فقرہ فرمایا۔ اب اس پیشگوئی کے متعلق ہم مبائعین میں سے خدا کے فضل سے کسی کو بھی کلام نہیں لیکن حضرت مسیح کی دوسری پیشگوئی کہ جس میں انہوں نے اپنے دوبارہ آنے کے متعلق پیشگوئی فرمائی جیسا کہ متی باب ۲۴، ۲۵ وغیرہ مقامات سے ظاہر ہے۔ چنانچہ مثال کے طور پر متی باب ۲۵ آیت ۳۱ کو دیکھو وہاں لکھا ہے کہ جب ابن آدم اپنے جلال سے آوے گا اور سب فرشتے اس کے ساتھ تب وہ اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا اور سب قوم اس کے آگے حاضر کی جائے گی..... الخ۔

اب اس مسیح کی آمد ثانی کی پیشگوئی جو العود احمد کی مصداق ہے اس کا مصداق

(۴)..... بے شک انجیل یوحنا باب اول آیت ۲۱ میں ”وہ نبی“ کے الفاظ آئے

ہیں مگر اسی مقام پر حاشیہ پر تورات کے پانچویں حصے کتاب استثناباب ۱۸ آیت ۱۵، ۱۸ کا حوالہ دیا گیا ہے۔ جہاں موسیٰ علیہ السلام کی مانند ایک نبی کے آنے کی خبر دی گئی ہے۔ اور یہ بشارت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دی تھی۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی بشارت انجیل یوحنا باب ۱۶، ۱۳ میں ہے۔ انجیل برنباں میں ”محمد رسول اللہ“ کے الفاظ بھی موجود ہیں۔

(۵)..... انجیل متی باب ۲۴ حوالہ تو مرزائی مولوی نے دے دیا مگر اصل

عبارت پوری نقل نہ کی۔ انجیل متی باب ۲۴ میں ہے :

(۳)..... اور جب یسوع زیتون کے پہاڑ پر بیٹھا تھا اس کے شاگردوں نے

خلوت میں اس کے پاس آ کے کہا ہم سے کہہ کہ یہ کب ہو گا اور تیرے آنے کا اور زمانے کے آخر ہونے کا نشان کیا ہے۔ (۴) تب یسوع نے جواب میں ان سے کہا خبردار کوئی تمہیں گمراہ نہ کرے۔ (۵) کیونکہ بہترے میرے نام پر آئیں گے اور کہیں گے کہ میں مسیح ہوں اور بہتوں کو گمراہ کریں گے۔ (۶) اور تم لڑائیوں اور لڑائیوں کی انواہوں کی خبر سنو گے۔ خبردار مت گھبراؤ کیونکہ ان سب باتوں کا ہونا ضرور ہے پر اب تک اخیر نہیں ہے۔ (۷) کہ قوم پر قوم اور بادشاہت پر بادشاہت چڑھ آئے گی اور کال اور مری پڑے گی اور جگہ جگہ بھونچال آئیں گے۔ (۸) یہ سب کچھ مصیبتوں کا شروع ہے..... (۲۳) تب اگر کوئی تم سے کہے کہ دیکھو مسیح یہاں یا وہاں ہے تو اسے نہ ماننا۔ (۲۴) کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی انھیں گے اور ایسے بڑے نشان اور کرامتیں دکھائیں گے کہ اگر ہو سکتا تو وہ ہرگزیدوں کو بھی گمراہ کرتے۔“

نوٹ : حکیم خدا خشن مرزائی کتاب (عجل ص ۲ ج ۲۵، ۲۱۲) پر جو کچھ لکھا

ہے کہ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ :

(۱)..... ”دسویں صدی ہجری میں شیخ محمد خراسانی نے دعویٰ کیا کہ میں

عیسیٰ بن مریم ہوں جس کے آنے کا احادیث نبویہ میں وعدہ دیا گیا ہے۔“

(۲)..... ”دائرہ میاں نعت میں ایک شخص ابراہیم بزلہ نامی نے دسویں

صدی ہجری میں عیسیٰ ابن مریم ہونے کا دعویٰ کیا۔“

(۳)..... ”دسویں صدی ہجری میں شیخ بھیک نے بھی مسیح کا دعویٰ کیا۔

ایک مدت تک اس دعویٰ پر جمار ہاگر بالا خراپنی غلطی کا اعتراف کر کے دعویٰ سے رجوع کر لیا۔“

(۴)..... ”تھوڑا عرصہ ہوا ہے کہ شہر لندن میں ایک شخص کھڑا ہوا جس کا

نام مسٹر وارڈ تھا۔ چونکہ یہ شخص فصاحت و بلاغت میں یدِ طولیٰ رکھتا تھا۔ اس کی تقریر کا اثر لوگوں کے دلوں پر پڑتا تھا۔ اس بنا پر اس نے دعویٰ کیا کہ میں مسیح موعود ہوں۔“

(۵)..... ”جزیرہ جمیکا میں ایک حبشی شخص نے دعویٰ کیا کہ وہ عیسیٰ ابن

مریم ہے۔ جس کی انتظار میں ایک مخلوق لگی ہوئی ہے۔“ (ص ۱۲۶)

(۶)..... ”ملک روس میں بھی ایک فرنگی نے دعویٰ کیا کہ وہ عیسیٰ بن مریم

ہے۔“

(۷)..... ”پچھتے شہر لندن میں مسیح ہونے کا دعویٰ کیا۔“

(۸)..... ”ایسا ہی ایک شخص چراغ دین نامی جموں میں ہوا ہے۔ اس نے بھی

دعوے کیا کہ میں مسیح ہوں۔“ (ص ۲۱۳، ۲۱۵)

(۹)..... ”حال میں ایک اور شخص یورپین لوگوں میں سے اٹھا ہے جس نے

اول اول الیاس ہونے کا دعویٰ کیا پھر کچھ عرصہ کے بعد کہنے لگا کہ میں مسیح موعود ہوں۔“ (ص ۲۱۶)

(۱۰)..... ”ابھی تھوڑے دن ہوئے کہ فرانس میں ایک شخص نے مسیح موعود

ہونے کا دعویٰ کیا۔“ (ص ۲۱۸)

میں کہتا ہوں کہ تیرہویں اور چودھویں ہجری میں فرقہ بہائیہ اور جماعت مرزائیہ دو بڑے بھاری فتنے ہوئے ہیں۔ مرزا حسین علی بہاء اللہ ایرانی (جس کی پیدائش ۱۸۱۷ء میں دعویٰ ۱۸۵۳ء میں اور وفات ۱۸۹۲ء میں ہوئی تھی) اور مرزا غلام احمد قادیانی (جس کی پیدائش ۱۸۳۹ء میں اور وفات ۱۹۰۸ء میں ہوئی تھی) نے مسیحیت رسالت اور وحی و کلام الہی پانے کے دعوے کئے تھے۔ اور آج ۱۹۳۳ء یعنی ۱۳۵۴ھ تک فرقہ بہائیہ اور جماعت مرزائیہ کے لوگ موجود ہیں۔ ذیل میں ایک نقشہ کے ذریعہ اس بات کو ثابت کیا جاتا ہے کہ جن جھوٹے مدعیوں کی بابت یسوع یعنی مسیح علیہ السلام ناصری نے خبر دی تھی۔ ان میں سے ایک مرزا قادیانی بھی ہیں۔

نوٹ: مرزا حسین علی بہاء اللہ بھی مدعی مسیحیت تھا۔

(مرزا کی کتاب پیکر لاہور ناسل بیچ ص ۲۶ خزائن ص ۲۰ ج ۱)

(۱)..... بہترے میرے نام پر آئیں گے۔

(۱)..... یاد رہے کہ انجیلوں میں دو قسم کی پیشگوئیاں ہیں جو حضرت مسیح کے آنے کے متعلق ہیں ایک وہ جو آخری زمانہ میں آنے کا وعدہ ہے۔ وہ وعدہ روحانی طور پر ہے اور وہ آنا اس قسم کا ہے جیسا کہ ایلیانی مسیح کے وقت میں دوبارہ آیا تھا۔ سو وہ ہمارے اس زمانہ میں ایلیا کی طرح آچکا اور وہ یہی راقم ہے جو خادم نوع انسان ہے جو مسیح موعود ہو کر مسیح علیہ السلام کے نام پر آیا اور مسیح نے میری نسبت انجیل میں خبر دی ہے۔

(سبح ہندوستان میں ص ۳۶ خزائن ص ۱۵ ج ۳۸)

(۲)..... اور کہیں گے کہ میں مسیح ہوں۔

(۲)..... آنے والا مسیح میں ہی ہوں..... آخری زمانے میں مسیح آنے والا

میں ہی ہوں۔ (حقیقت الوحی ص ۱۴۹ خزائن ص ۲۲ ج ۱۵۳) مسیح لمن مریم فوت ہو گیا ہے اور

آنے والا مسیح میں ہوں۔ (حقیقت الوحی ص ۱۵۵، خزائن ص ۱۵۹ ج ۲۲)

منم مسیح بیانگ بلندمے گوئم

(تربیع القلوب ص ۲، خزائن ص ۱۳۲ ج ۱۵)

(۳)..... اور کہیں گے کہ میں وہی ہوں۔ (مرقس ۱۳: ۶)

(۳)..... مرزا قادیانی نے لکھا ہے: ”سو میں وہی ہوں۔“

(کشتی نوح ص ۱۳، خزائن ص ۱۴ ج ۱۹)

(۴)..... اور یہوں کو گمراہ کریں گے۔

(۴)..... لاکھوں انسانوں نے مجھے قبول کر لیا اور یہ ملک ہماری جماعت سے

بھر گیا۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۷۴، خزائن ص ۹۵، ۹۶ ج ۲۱)

(۵)..... جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اٹھیں گے۔

(۵).....

منم مسیح زمان ومنم کلیم خدا

منم محمدو احمد کہ مجتبیٰ باشد

(تربیع القلوب ص ۳، خزائن ص ۱۳۳ ج ۱۵)

نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ (حقیقت الوحی ص ۳۹، خزائن

ص ۲۲ ج ۲۰، ۲۱) ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔

(احباب رہ ۵، راج ۱۹۰۸ء، ضمیمہ حقیقت بعدہ ص ۲۷۲)

(۶)..... بڑے نشان اور کرامتیں دکھائیں گے۔

(۶)..... میری تائید میں خدا نے وہ نشان ظاہر فرمائے ہیں کہ آج کی تاریخ

سے جو ۱۶ جولائی ۱۹۰۶ء ہے اگر میں ان کو فردا فردا شمار کروں تو میں خدا تعالیٰ کی قسم

کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں۔

(حقیقت الوحی ص ۶۷، خزائن ص ۷۰ ج ۲۲)

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی غلط بیانی

مخالطہ نمبر ۲: مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے :

”اور ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ اس وقت جو ظہور مسیح موعود کا وقت ہے کسی نے بجز اس عاجز کے دعویٰ نہیں کیا کہ میں مسیح موعود ہوں بلکہ اس مدت تیرہ سو برس میں کبھی کسی مسلمان کی طرف سے ایسا دعویٰ نہیں ہوا کہ میں مسیح موعود ہوں۔ ہاں عیسائیوں نے مختلف زمانوں میں مسیح موعود ہو نیکاد دعویٰ کیا تھا اور کچھ تھوڑا عرصہ ہوا ہے کہ ایک عیسائی نے امریکہ میں بھی مسیح ابن مریم ہونے کا دم مارا تھا لیکن ان مشرک عیسائیوں کے دعویٰ کو کسی نے قبول نہیں کیا۔ ہاں ضرور تھا کہ وہ ایسا کرتے۔ تا نجیل کی وہ پیشگوئی پوری ہو جاتی کہ بہترے میرے نام پر آئیں گے اور کہیں گے کہ میں مسیح ہوں۔ پر سچا مسیح ان سب کے اخیر میں آئے گا اور مسیح نے اپنے حواریوں کو نصیحت کی تھی کہ تم نے آخر کار منتظر رہنا میرے آنے کا یعنی میرے نام پر جو آئے گا۔ اس کا نشان یہ ہے کہ اس وقت سورج اور چاند تاریک ہو جائے گا اور ستارے زمین پر گر جائیں گے۔“ (ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۶۸۳ تا ۶۸۴، خزائن ص ۶۸ ج ۳)

جواب: (۱)..... مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ لکھنا کہ اس مدت تیرہ سو برس میں کبھی کسی مسلمان کی طرف سے ایسا دعویٰ نہیں ہوا کہ میں مسیح موعود ہوں سراسر غلط ہے اور خلاف واقعہ ہے۔ حکیم خدا بخش مرزا کی کتاب (عمل ص ۱۲۵ تا ۱۲۶) پر لکھا ہے کہ کئی ایک مسلمانوں نے بھی مسیح موعود ہونے کے دعوے کئے تھے جیسا کہ میں پیچھے لکھ آیا ہوں۔

(۲)..... مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے کہ :

”شیخ محمد طاہر صاحب مصنف مجمع البحار کے زمانہ میں بعض ناپاک طبع لوگوں

نے محض افتراء کے طور پر مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔“

(حقیقت الوحی ص ۳۴۰ خزائن ص ۳۵۳ ج ۲۲)

(۳)..... ”آج پرچہ پیسہ اخبار ۲ اگست ۱۹۰۲ء کے پڑھنے سے مجھے

معلوم ہوا کہ حکیم مرزا محمود نام ایرانی لاہور میں فروکش ہیں وہ بھی ایک مسیحیت کے مدعی کے حامی ہیں۔ دعویٰ کرتے ہیں اور مجھ سے مقابلہ کے خواہشمند ہیں۔“

(تقریروں کا مجموعہ یعنی لیچر لاہور مطبع ضیاء الاسلام قادیان تاریخ طبع ۲۸ دسمبر ۱۹۰۳ء خزائن ص ۱۳۶ ج ۲۰)

مرزا غلام احمد قادیانی نے اس جگہ فرقہ بہائیت کے بانی مرزا حسین علی بیہاء

اللہ ایرانی کو مسیحیت کا مدعی مانا ہے۔ (قادیانی اخبار القلم مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۲ء ص ۴۱ القلم مورخہ ۱۰

۱۷ نومبر ۱۹۰۳ء ص ۱۹ پر بھی لکھا ہے کہ) بیہاء اللہ نے ۱۲۶۹ھ میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ

کیا تھا اور ۱۳۰۹ھ تک زندہ رہا۔

(۴)..... مرزا غلام احمد قادیانی نے الفاظ ”یعنی میرے نام پر جو آئے گا“

اپنے پاس سے زیادہ کئے ہیں۔ ورنہ انجیل متی باب ۲۴ میں اصل عبارت یوں ہے۔

(۳)..... ”اور جب یسوع زیتون کے پہاڑ پر بیٹھا تھا اس کے شاگردوں نے

خلوت میں اس کے پاس آ کے کہا ہم سے کہہ کہ یہ کب ہو گا اور تیرے آنے کا اور زمانے

کے آخر ہونے کا نشان کیا ہے۔ (۴) تب یسوع نے جواب میں ان سے کہا خبردار کوئی

تمہیں گمراہ نہ کرے۔ (۵) کیونکہ بہترے میرے نام پر آئیں گے اور کہیں گے کہ

میں مسیح ہوں اور بہتوں کو گمراہ کریں گے..... (۲۳) تب اگر کوئی تم سے کہے کہ دیکھو

مسیح یہاں یا وہاں ہے تو اسے نہ ماننا کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی انھیں گے۔“

پس اس خبر کے مطابق ایرانی اور قادیانی اپنے دعویٰ مسیحیت و رسالت میں

سچے نہیں ہیں۔

مغالطہ نمبر ۳: ”پیغام صلح ۱۹ جنوری کے پرچہ میں انہوں نے از

موی عمر الدین شملوی لکھ کر غیر احمدیوں کے قائم مقام ہو کر اور ان کے روح رواں اور ان کا قلب اور زبان بن کر ہم پر سوالات کئے ہیں ان سوالات کی عبارت گو بہت سی لغو اور بے معنی ہے لیکن ہم نے کوشش کی ہے کہ قریباً سب کی سب نقل کر دی جائے تا جوابات کو سمجھنے میں آسانی ہو۔
(اخبار الفضل مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۳۳ء ص ۵)

سوال نمبر ۱: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے احمد کی بھارت دیتے ہوئے

فرمایا کہ: ”و مبعثرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد“ سب سے پہلے لفظ رسول قابل توجہ ہے قرآن مجید کی اصطلاح میں یہ لفظ مستقل اور تشریعی نبیوں کے لئے آیا ہے اور عیسیٰ کی زبان میں رسالت سے مراد ظلی رسالت ہو ہی نہیں سکتی اور صف اولیٰ میں نبوت و رسالت سے جو مراد ہے وہی نبوت و رسالت حضرت عیسیٰ کی مراد ہے۔ پس اس پیشگوئی کا مصداق بھی صاحب رسالت حقیقی حضرت محمد ﷺ ہی ہیں نہ کہ حضرت مرزا قادیانی جو اصطلاح صف اولیٰ میں نہ نبی ہیں نہ رسول۔

جواب: اس سوال کا خلاصہ دو امر ہیں ایک یہ کہ حضرت عیسیٰ کی زبان

میں رسالت سے مراد ظلی رسالت ہو نہیں سکتی۔ دوم یہ کہ جب صحف اولے میں نبوت و رسالت سے مراد ظلی نبوت و رسالت ہو ہی نہیں سکتی بلکہ حقیقی ہے تو اس پیشگوئی کا مصداق بھی صاحب رسالت حقیقی یعنی آنحضرت ﷺ ہی ہو سکتے ہیں۔ جواباً عرض ہے کہ آنحضرت ﷺ نے صحیح مسلم کی حدیث میں جو نو اس بن سلعان سے مروی ہے کہ آنے والا مسیح نبی اللہ ہو گا اور ایک ہی حدیث میں اسے چار دفعہ نبی اللہ کے سب سے یاد فرمایا اور یہ بھت ہے کہ اس آنے والے مسیح موعود سے مراد مسیح اسرائیلی جو فوت شدہ ثابت ہیں وہ تو ہو نہیں سکتے تو اس صورت میں کیا مسیح موعود سے جو آیت استخفاف کے الفاظ منکم اور کما کی رو سے اور حدیث امامکم منکم کی رو سے مسیح

محمدی اور امت محمدیہ کا ایک فرد ثابت ہوتا ہے اس لحاظ سے کہ قرآن کی اصطلاح میں لفظ نبی اور رسول مستقل اور تشریفی نبیوں کے لئے آیا ہے اسے مسیح موعود پر چسپاں ہونے نہیں دیں گے۔

اقول: (۱)..... قرآن مجید میں الفاظ عیسیٰ ابن مریم، مسیح ابن مریم، ابن

مریم، عیسیٰ اور مسیح اس نبی و رسول کے لئے آئے ہیں جو مریم صدیقہ کے بیٹے تھے اور جن پر انجیل شریف اتری تھی۔ قرآن مجید کی سورہ بقرہ، آل عمران، نساء، مائدہ، مریم، توبہ، الانبیاء، مؤمنون، احزاب، زخرف، حدید، صف، میں ان کا ذکر خیر آیا ہے۔ صحاح ستہ شریف، مسند احمد، مستدرک، حاکم، کتاب الاسماء والصفات، کنز العمال، مشکوٰۃ وغیرہ کتب حدیث میں جو حدیثیں مسیح موعود کے آنے کے بارے میں ہیں ان میں بھی الفاظ عیسیٰ ابن مریم، مسیح ابن مریم، ابن مریم، عیسیٰ، مسیح، روح اللہ، موجود ہیں۔ کسی صحیح حدیث مرفوع یا موقوف میں مثل مسیح کے الفاظ نہیں آئے ہیں اور نہ کسی مثل مسیح نبی کے آنے کی خبر دی گئی ہے۔

(۲)..... اس میں کوئی شک نہیں کہ صحیح مسلم شریف ج ۲ ص ۴۰۰، ۴۰۱

میں حضرت نواس بن سمعان صحابی سے ایک مرفوع روایت حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کے دمشق کے شرقی طرف سفید مینارہ کے نزدیک نازل ہونے اور باب لد پر دجال کے قتل ہو جانے کے بارے میں موجود ہے مگر فرقہ مرزائیہ کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے کہ :

(الف)..... ”یہ حدیث ہے جو صحیح مسلم میں امام مسلم صاحب نے لکھی

ہے جس کو ضعیف سمجھ کر رئیس المحدثین امام محمد اسماعیل بخاری نے چھوڑ دیا ہے۔“

(ازالہ لوہام ص ۲۲۰ خزائن ص ۲۱۰ ج ۳)

(ب)..... ”آخری زمانہ میں دجال معبود کا آنا سر اسر غلط ہے۔ اب حاصل

کلام یہ ہے کہ وہ مشقی حدیث جو امام مسلم نے پیش کی ہے خود مسلم کی دوسری حدیث سے ساقط الاعتبار ٹھہرتی ہے اور صریح ثابت ہوتا ہے کہ نواسٹا راوی نے اس حدیث کے بیان کرنے میں دھوکہ کھایا ہے۔“
(ازالہ اوہام ص ۷۲۳ خزائن ص ۲۲۰ ج ۳)

(ج)..... از انجملہ ایک یہ ہے کہ مسیح موعود جو آنے والا ہے اس کی علامت یہ لکھی ہے کہ وہ نبی اللہ ہو گا یعنی خدائے تعالیٰ سے وحی پانے والا لیکن اس جگہ نبوت تامہ کاملہ مراد نہیں کیونکہ نبوت تامہ کاملہ پر مر لگ چکی ہے بلکہ وہ نبوت مراد ہے جو محدث کے مفہوم تک محدود ہے جو مشکوٰۃ نبوت محمدیہ سے نور حاصل کرتی ہے۔“
(ازالہ اوہام ص ۷۰۱ خزائن ص ۷۸ ج ۳)

(د)..... اور مسلم میں اس بارہ میں حدیث بھی ہے کہ مسیح نبی اللہ ہونے کی حالت میں آئے گا۔ اب اگر مثالی طور پر مسیح یا ابن مریم کے لفظ سے کوئی امتی شخص مراد ہو جو محدث کا مرتبہ رکھتا ہو تو کوئی بھی خرابی لازم نہیں آتی۔“

(ازالہ اوہام ص ۵۸۶، ۵۸۷ خزائن ص ۴۱۶ ج ۳)

(۳)..... مرزا قادیانی کی کتابوں میں اور مرزائی لٹریچر میں الفاظ تشریحی نبی، غیر تشریحی نبی، نبوت تامہ، نبوت کاملہ، نبوت جزوی، بروز نبی، امتی نبی، ظلی نبی، مجازی نبی وغیرہ آئے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ یہ الفاظ قرآن کریم اور کسی صحیح حدیث میں نہیں آئے ہیں۔

مخالطہ نمبر ۴: ”پس یہ معنی کہ احمد رسول بعد والار رسول نہیں بلکہ بعد

والے رسول محمد سے بھان احمدیت ظاہر ہونے والا ہے تو یہ معنی درست ثابت ہوتے ہیں۔ ہاں احمد کی احمدیت چونکہ اس بات کی مقتضی ہے کہ اس کے لئے کوئی محمد ہو۔ اور محمد کی محمدیت چاہتی ہے کہ اس کے لئے کوئی احمد ہو۔ پس اس لزوم کے لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ احمد رسول کی پیشگوئی بوجہ تعلق و لزوم کے محمد کی پیشگوئی پر بھی مشعر اور

وال ہے۔ لیکن احمد رسول جو محمد رسول کا نائب ہے مسیح علیہ السلام نے اپنی مماثلت کے لحاظ سے اسے ظاہریت کے ساتھ ذکر کیا ہے اور محمد رسول کی جو مغیب ہے اس کا ذکر اشارہ اور کنایہ کے طور پر اور اس کا سبب یہ ہے کہ احمد رسول اسرائیلی اور محمد رسول اسماعیلی خاندان کا رسول ہے۔ پس مسیح اپنی قوم بنی اسرائیل کو مخاطب کرتا ہوا انہی معنوں میں اسرائیلوں کے لئے مبشر ہو سکتا تھا کہ جس احمد رسول کی وہ بشارت دیتا ہے وہ بنی اسرائیل کے ساتھ تعلق رکھنے والا ہو لیکن اگر احمد رسول سے محمد رسول مراد لیا جائے جو نہ نسلی لحاظ سے اسرائیلی ہیں نہ ہی مذہبی اور ملی لحاظ سے تو اس صورت میں مسیح کا اسرائیلوں کو مخاطب کر کے ایسے احمد رسول کی بشارت سنانا جس کے آنے پر اسرائیلوں کی شریعت کا خاتمہ ہو جانا تھا اور نسل کے لحاظ سے بھی وہ اسرائیلی نہ تھا ان کے لئے خوش کن نہ ہو سکتی تھی۔ پس اس سے ظاہر ہے کہ مسیح کی بشارت کا صحیح مصداق وہی شخص ہو سکتا ہے جو اگرچہ مذہبی اور ملی لحاظ سے اسرائیلی نہ ہو لیکن کسی دوسری صورت کے لحاظ سے تو بنی اسرائیل کے لئے باعث بشارت ہو سکتا ہو۔ جیسے کہ مسیح موعو (مرزا قادیانی) جو نسل بنی اسرائیل سے ہیں ان کا احمد رسول ہونا اسرائیلوں کے لئے واقعی ایک خوش کن بشارت ہے اور العود احمد کا فقرہ بھی آپ ہی کو بشارت احمد رسول کا مصداق ٹھہراتا ہے۔ اس طرح پر کہ مسیح اسرائیلی قوم کے رسول ہیں اور مسیح اسرائیلی کی آمد ثانی کے مسلمان اور عیسائی سب منتظر ہیں جس سے ظاہر ہے کہ آمد ثانی والا رسول ہی اپنے عود کی وجہ سے احمد رسول کے معنوں کا مصداق ہو سکتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ مسیح کی آمد ثانی کا مصداق کسی نے بھی آنحضرت ﷺ کو نہیں ٹھہرایا بلکہ اس رسول کو ٹھہرایا ہے جس نے آنحضرت ﷺ کے بعد آنا ہے اور پھر اسے مسیح کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اب اگر یہ امر واقع ہے کہ مسیح اسرائیلی فوت ہو چکے ہیں اور انہوں نے بعینہ نہیں آنا بلکہ ایلیا کی دوبارہ آمد کی طرح ان کا آنا ٹیل کی صورت میں

ہوتا ہے تو اس صورت میں مسیح کا دوبارہ آنا العود احمد کا مصداق اس شخص کو ٹھہرائے گا جو مسیح کی دوبارہ آمد کا مظہر ہوگا۔ اور اس کا خاندانی اور نسلی لحاظ سے اسرائیلی سلسلہ سے تعلق رکھنا اور پہلے مسیح کی طرح اسرائیلی قوم سے ہی ظاہر ہونا یہ امر بھی اس کو العود احمد کا مصداق ٹھہراتا ہے جو خونی اور نسلی رشتہ کے لحاظ سے پہلے مسیح کی طرح اسرائیلی ہو نہ کہ اسماعیلی۔“

(اخبار الفضل مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۳۳ء ص ۶)

اقول: (۱)..... ”تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے ان لوگوں کو کہ جو خدا کی راہ میں صف باندھ کر لڑتے ہیں گویا کہ وہ عمارت ہیں سیسہ پلائی ہوئی اور جس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اپنی قوم کو اے میری قوم! تم مجھے کیوں ایذا دیتے ہو اور حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں تمہاری طرف۔ پس جب ٹیڑھے ہو گئے خدا نے ان کے دلوں کو ٹیڑھا کر دیا۔ اور اللہ فاسقوں کی قوم کو ہدایت نہیں کرتا اور جس وقت حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نے فرمایا اے بنی اسرائیل تحقیق میں خدا کا رسول ہوں تمہاری طرف۔ ماننے والا اس چیز کو کہ میرے آگے تو ریت سے ہے اور میں خوشخبری دینے والا ہوں ایک رسول کی کہ میرے بعد آئے گا اس کا (صفاتی) نام ہوگا احمد۔ پس جب وہ احمد رسول ان کے پاس کھلے کھلے دلائل لے کر آیا تو مخالفوں نے کہا کہ یہ جادو ہے ظاہر۔“

(پارہ ۲۸ سورہ صف رکوع اول)

نوٹ: پہلے اللہ تعالیٰ نے جہاد کرنے والے لوگوں کی تعریف کی ہے۔ اس کے بعد حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کا ذکر خیر کیا ہے جنہوں نے جہاد کیا، تلوار اٹھائی، کافروں کا مقابلہ کیا، حکومت کی، یعنی آپ جلالی نبی تھے۔ پھر اللہ نے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا ذکر خیر کیا جو جمالی نبی تھے۔ انہوں نے تلوار نہ اٹھائی، جہاد نہ کیا، حکومت نہ کی، پھر حضرات حواریین کی تعریف کی۔ یہ سیاق و سباق چاہتا ہے کہ

احمد رسول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد آنے والا ایسا نبی ہو جس میں جلال اور جمال دونوں صفتیں ہوں۔

(۲)..... حضرت امام زر قانی نے شرح مواہب اللدنیہ میں لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام جلالی نبی تھے اور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام جمالی نبی تھے۔ میں کہتا ہوں کہ ان دونوں میں سے ہر ایک نبی نے اپنی اپنی صفت کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ ﷺ کے لئے خبر دی تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضور پر نور کے جلالی نام محمد کے ساتھ خبر دی اور حضرت مسیح ناصر علیہ السلام نے حضور پر نور کے جمالی اسم احمد کے ساتھ خبر دی۔ واضح ہو کہ آنحضرت ﷺ کی مقدس زندگی کے دو حصے ہیں ایک مکی اور دوسرا مدنی۔ مکہ شریف میں صبر کیا گیا۔ مخالفوں کا مقابلہ تلوار سے نہ کیا گیا نرمی اختیار کی گئی۔ ہجرت فرمانے کے بعد مدینہ طیبہ میں جہاد کا حکم آیا۔ حضور ﷺ نے اسلام کو چانے کے لئے مشرکوں کا مقابلہ کیا۔ تلوار اٹھائی۔ حکومت و سلطنت کی۔ سارے عرب میں اسلام پھیل گیا۔ آپ کی مکی زندگی جمالی تھی اور جمالی اسم احمد کو ظاہر کرتی تھی۔ حضور ﷺ کی مدنی زندگی جلالی رنگ کی تھی اور اسم محمد کا ظہور تھا۔ غرض یہ کہ حضرت خاتم النبیین رحمۃ اللعالمین، شفیع الذمین، سید المرسلین، حضرت محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ جلالی اور جمالی دونوں صفات اپنے اندر رکھتے تھے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے کبھی تلوار نہ اٹھائی۔ نہ کبھی حکومت و سلطنت کی بلکہ ساری عمر غیر مسلم (یعنی مسیحی) حکومت کے تابع رہے۔ پس بشارت اسمہ احمد کے حقیقی اور اصل مصداق آنحضرت ﷺ ہی ہیں۔

(۳)..... ”فلما جاء هم بالبینت قالوا هذا سحر مبین (سورۃ صاف)“ اس بات پر نص قطعی ہے کہ وہ احمد رسول صرف حضرت محمد ﷺ ہی ہیں جو اس کے خلاف کہہ وہ حق سے دور ہے۔

(۴)..... مرزائی مولوی نے (الفضل مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۳۳ء ص ۶ کے کالم نمبر ۲ میں)

الفاظ ”العود احمد“ تین دفعہ لکھے ہیں سودا صبح ہو کہ یہ تو نہ قرآن شریف میں کسی آیت کے الفاظ ہیں اور نہ کسی صحیح حدیث میں ہیں۔

(۵)..... مرزائی مولوی کے الفاظ احمد رسول جو محمد ﷺ کا نائب ہے۔ قابل

غور ہیں سورۃ صف میں یہ کہیں نہیں نہ لفظاً نہ اشارۃً کہ احمد رسول محمد رسول کا نائب ہے۔

(۶)..... مرزائی مولوی کے الفاظ احمد رسول اسرائیلی ہے۔ بے دلیل ہیں

قرآن مجید کی سورۃ صف میں یہ قید اور شرط نہیں ہے کہ احمد رسول اسرائیلی ہوگا۔

(۷)..... مرزائی مولوی کے الفاظ مسیح موعود جو نسل ابنی اسرائیل سے ہے

بھی سر اسر غلط ہے۔ قرآن مجید میں (لفظاً اشارتاً) اور کسی صحیح حدیث میں یہ نہیں آیا کہ مسیح کا ایک شیل اس امت میں سے ہوگا اور وہ شیل مسیح بنی اسرائیل میں سے ہوگا۔

(۸)..... مرزائی مولوی مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح موعود اور شیل مسیح

یقین کرتا ہے اور بنی اسرائیل میں سے لکھتا ہے حالانکہ (کتاب تریاق القلوب ص ۱۵۸ خزائن ص ۸۲ ج ۱۵ میں) مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو قوم مغل میں سے مانا ہے۔ درحقیقت مرزا قادیانی مغل تھے نہ کہ فارسی النسل اس پر کافی بحث ہو چکی ہے۔

(۹)..... قرآن مجید اور احادیث صحیحہ نبویہ میں حضرت ایلیا (یعنی الیاس) نبی

علیہ السلام کے رفع اور نزول روحانی کا کوئی ذکر نہیں ہے اور یہ بھی ذکر نہیں کہ حضرت یحییٰ نبی شیل ایلیا نبی تھے۔ پہلے اس بات کو قرآن اور حدیث نبوی سے ثابت کر دو پھر بطور نظیر کے اہل اسلام کے سامنے پیش کرو۔

شیخ مبارک احمد مرزائی کا نامبارک عقیدہ اور اس کی تردید

عرض یہ ہے کہ ۳۱ مئی ۱۹۳۳ء بدھ کے دن مجھے دفتر اخبار اہل حدیث

امرِ سر میں جانے کا اتفاق ہوا۔ جب میں نے اخبار فاروق قادیان کا فائل دیکھا شروع کیا تو ۲۱ مارچ کے پرچے کے ص ۴ پر نظر پڑی۔ ایک مرزائی شیخ مبارک احمد مولوی فاضل جامعہ کا ایک مضمون بہ عنوان ”بشارت احمد کا مصداق“ ص ۴ پر شائع ہوا ہے۔ یہ مضمون ظاہری طور پر لاہوری مرزائیوں کے مقابل پر لکھا گیا ہے مگر درحقیقت قرآن مجید کی آیت قطعیۃ الدلالت نص صریح اور احادیث صحیحہ نبویہ اور اجماع امت کے خلاف ایک گمراہ کن کفریہ عقیدہ کی اشاعت کی گئی ہے۔ ذیل میں اس کی تردید کی جاتی ہے: ”وما توفیقی الا باللہ علیہ وتوکلنت الیہ انیب“

قادیانی: مباہعین اور غیر مباہعین میں منجملہ اور اختلافات کے ایک اختلاف: ”ومبشرا برسول یاثی من بعدی اسمہ احمد“ میں جس رسول کی بشارت دی گئی ہے اس کے مصداق کے متعین کرنے میں بھی ہے۔ غیر مباہعین کے نزدیک جس احمد رسول کی بشارت اس آیت میں دی گئی ہے اس کے مصداق حضرت رسول کریم ﷺ ہیں لیکن مباہعین کے نزدیک حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) اس بشارت کے مصداق ہیں۔

مسلمان: ہم مسلمانوں اور مرزائیوں میں منجملہ اور اختلافات کے ایک اختلاف: ”ومبشرا برسول یاثی من بعدی اسمہ احمد“ میں جس احمد رسول کی بشارت دی گئی ہے اس کے مصداق کے متعین کرنے میں بھی ہے مرزائیوں کے نزدیک جس احمد رسول کی بشارت اس آیت میں دی گئی ہے اس کے اصل مصداق مرزا غلام احمد قادیانی ہی ہیں لیکن ہم مسلمانوں کے نزدیک اس بشارت کے اصل حقیقی مصداق حضرت احمد مجتبیٰ ﷺ ہی ہیں نہ اور کوئی۔

قادیانی: پیشتر اس کے کہ اصل مدعا کو ثابت کیا جائے اس بحث کو صحیح طور

پر چلانے کے لئے ضروری ہے کہ یہ معلوم کیا جائے کہ اس پیشگوئی میں اسمہ احمد میں لفظ اسم سے کیا مراد ہے کیونکہ عربی زبان میں اسم بمعنی نام اور اسم بمعنی وصف دونوں طریق پر استعمال ہوا ہے۔

مسلمان: پارہ ۲۸ (سورۃ صف کے رکوع اول) میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تھا: ”ومبشرا برسول یأتی من بدی اسمہ احمد“ احادیث صحیحہ نبویہ (جو صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ترمذی، مسند احمد، مؤطا امام مالک، مشکوٰۃ میں آئی ہیں) سے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ احمد، حاشر، حاجی اور عاقب آنحضرت ﷺ کے صفاتی نام ہیں۔ پس اس پیشگوئی میں اسمہ احمد میں لفظ اسم سے مراد وصفی نام ہے اور عربی زبان اور قرآن مجید میں اسم بمعنی نام اور اسم بمعنی وصف دونوں طریق پر استعمال ہوا ہے۔

قادیانی: ہمارے نزدیک ایک اسمہ احمد کی بشارت میں اسم سے مراد وصف نہیں بلکہ نام ہے کیونکہ یہ پیشگوئی یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں میں سے صرف عیسائی کے لئے قرآن مجید نے بیان کی ہے۔

مسلمان: (۱) ہمارے نزدیک اسمہ احمد کی بشارت میں اسم سے مراد صفاتی نام ہے کیونکہ حدیث صحیح نبوی میں آچکا ہے کہ میراث نام احمد ہے۔

(۲) ”واذ قال عیسیٰ ابن مریم یبنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التوراة ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد (سورۃ صف آیت ۶)“ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو مخاطب کر کے تین باتیں بیان کیں: (۱) میں تمہاری طرف اللہ کا پیغمبر ہوں۔ (۲) میں توریت کو خدا کی کتاب مانتا ہوں۔ (۳) میں بشارت دیتا ہوں کہ میرے بعد

ایک رسول آئے گا جس کا صفاتی نام احمد ہے۔ پس حضرت مسیح علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو مخاطب کر کے خبر دی تھی نہ کہ صرف عیسائیوں کے لئے۔

(۳)..... مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ وہی نبی ہے

جس کا انجیل متی میں فارقلیط کے لفظ سے وعدہ دیا گیا ہے اور جس کا صاف اور صریح نام محمد رسول اللہ انجیل مدنباس میں موجود ہے۔ (سرمہ چشم آریہ ص ۲۳۳ حاشیہ خزائن ص ۲۶۲۹۳)

واضح ہو کہ فارقلیط کے آنے کی خبر انجیل متی میں نہیں ہے بلکہ انجیل یوحنا باب ۱۴، ۱۵، ۱۶ میں ہے۔ اور فارقلیط آنحضرت ﷺ کا صفاتی نام ہے۔ آنحضرت ﷺ کا اسم ذاتی یا علم، محمد ﷺ ہے۔

قادیانی: جانا چاہئے کہ اسم اور نام سے مراد وہ لفظ ہے جو کسی پر لا جائے اور وہاں پر اس لفظ کے معنی مد نظر نہ ہوں اور اس کی کئی قسمیں ہیں۔ مثلاً قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”مبشرا بکلمۃ منہ اسمہ المسیح عیسیٰ ابن مریم“ اس آیت میں لفظ اسم علم یعنی عیسیٰ لقب یعنی مسیح اور کنیت یعنی ابن مریم پر لا گیا ہے۔ اس طرح اسم کا لفظ تخلص اور ان تمام الفاظ کو کہا جاتا ہے جہاں کوئی مسکمی معانی سے قطع نظر کرتے ہوئے مراد لیا جائے۔ اسم اور نام کی اس تعریف کے بعد ہمیں یہ معلوم کرنا ہے کہ کیا حضرت رسول کریم ﷺ کا نام دعویٰ سے قبل احمد تھا یا نہیں کیونکہ دعویٰ کے بعد کا نام عیسائیوں پر حجت نہیں ہو سکتا لیکن باوجود پوری تحقیق و تفتیش کے آنحضرت ﷺ کا نام، کنیت، علم، لقب کسی طرح بھی احمد ثابت نہیں ہوتا۔ پس جب لفظ احمد نہ آپ کا علم ہے اور نہ ہی کنیت اور لقب تو کس طرح اسمہ احمد کی بشارت کا مصداق آنحضرت ﷺ کو قرار دیا جاسکتا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہمیں آپ کے احمد ہونے سے انکار ہے بلکہ انکار اس امر کا ہے کہ ایسے طریق پر آپ کا نام احمد نہیں جس سے عیسائیوں پر حجت پوری ہو سکے۔ پس جب آنحضرت ﷺ کا نام احمد ثابت

مسلمان: اب ہمیں یہ معلوم کرنا چاہئے کہ آیا لفظ احمد آنحضرت ﷺ کا نام ہے یا نہیں تو ظاہر ہے کہ آپ کا نام جو پیدائش کے وقت رکھا گیا تھا وہ محمد ہے۔ پس ہم احمد کو آپ ﷺ کا علم نہیں قرار دیتے بلکہ ہمارا دعویٰ ہے کہ احمد آنحضرت ﷺ کا صفاتی اسم ہے۔

قادیانی: مزید برآں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے احمد ہونے کا واضح اور روشن ثبوت یہ بھی ہے کہ آپ کے والد ماجد نے دو نئے گاؤں بسائے اور دونوں کا نام اپنے بیٹوں کے نام پر رکھا جن میں سے ایک کا نام احمد آباد اور دوسرے کا نام قادر آباد رکھا جانا اس بات کا بین ثبوت ہے کہ لفظ احمد سے مرزا قادیانی ہی مراد ہیں۔

مسلمان: گاؤں کا نام رکھنے میں اختصار منظور ہوتا ہے دیکھ لیجئے دوسرے گاؤں کا نام قادر آباد رکھا گیا تو کیا اس سے یہ لازم آسکتا ہے کہ مرزا قادیانی کے بھائی کا اصل نام قادر تھا؟ مرزا قادیانی کے بھائی کا نام غلام قادر تھا۔

(ازالہ لبام حصہ اس ۷۶، ۷۷ حاشیہ، خزائن ص ۱۴۰ ج ۳)

قادیانی: اس کے بعد ایک اور مثال بھی قابل غور ہے۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اپنے صاحبزادوں کے نام سلطان احمد، محمود احمد، بشیر احمد اور شریف احمد رکھے اب ان تمام ناموں میں جو لفظ مشترک ہے وہ احمد ہے..... ان تمام ناموں میں لفظ احمد کا مشترک ہونا بھی حضرت موعود (مرزا قادیانی) کے احمد ہونے کی دلیل ہے کیونکہ اگر نام احمد نہ ہوتا تو آپ کے صاحبزادوں کے ناموں میں لفظ مشترک احمد نہ بنایا جاتا۔

مسلمان: شہر امرتسر میں اخبار الہل حدیث کے ایڈیٹر جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب ہیں۔ ان کے صاحبزادے کا نام عطاء اللہ ہے۔ عطاء اللہ صاحب کے بیٹوں کے نام ہیں رضاء اللہ، ذکاء اللہ، بہاء اللہ، ضیاء اللہ، میراث نام ہے حبیب اللہ اور میرے خسر کا نام تھا عبد اللہ ان کے بیٹوں کے نام عبید اللہ اور عنایت اللہ (عنایت اللہ فوت ہو چکا ہے) اب ان تمام ناموں میں جو لفظ مشترک ہے وہ اللہ ہے۔

قادیانی: اس کے علاوہ قرآن میں جہاں اس بشارت اور پیشگوئی کو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے وہاں کاسیاق اور سباق خود حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے احمد ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

مسلمان: قرآن مجید میں جہاں اس بشارت اور پیشگوئی کو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے وہاں کاسیاق اور سباق خود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے احمد ہونے پر دلالت کرتا ہے اور حق بات یہ ہے کہ اس بشارت کے اصل اور حقیقی مصداق آنحضرت ﷺ ہی ہیں۔ حضور پر نور ﷺ نے خود فرمایا: ”وبشارة عیسیٰ“

(مسند احمد ص ۶۲ ج ۵، مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۳) چنانچہ اخبار فاروق قادیان مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۱۵ء ص ۵ پر ہے
 ”مسیح کی بشارت میں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دوسرا تسلی دینے والا غصے گا کہ اب تک تمہارا ساتھ رہے یعنی روح حق، یوحنا باب ۱۲ آیت ۱۵، ۱۷
 قرآن مجید اس کی تصدیق فرماتا ہے: ”مبشرا برسول یاتئ من بعدی اسمہ احمد“

کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے ثلیل کی خبر دی تھی؟
 آج مورخہ ۳ جون ہفتہ کے روز دفتر نہر امرتسر میں تعطیل تھی بادشاہ

جارج پنجم حکمران دولت برطانیہ کی پیدائش کے دن کے سبب دفتر بند تھا اور میں گھر پر ایک مضمون لکھ رہا تھا۔ (قادیانی اخبار الفضل مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۳۰ء ص ۶ پر) ایک عنوان ”احمد کی بعثت“ میری نظر سے گزرا۔ اس کو درج کر کے ساتھ ہی جواب بھی لکھا جاتا ہے مرزائی مولوی نے لکھا ہے :

”قرآن مجید سے پتہ چلتا ہے اور بائبل کے دیکھنے سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے لوگوں کو اپنے شیل کی خبر دی۔ آپ نے فرمایا میرے بعد وہ نبی مبعوث ہوگا۔ لوگوں کو سخت انتظار رہا حتیٰ کہ یہود نے مسیح ناصری سے یہ بھی سوال کیا تھا کہ کیا تو وہ نبی ہے مگر آپ نے اس کا انکار کیا۔ پس حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رسول کریم ﷺ کے ظہور کی خبر لوگوں کو مدت سے ہلادی تھی۔ آپ کے تیرہ سو برس بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے آپ نے فرمایا : ”و مبعثرا برسول یائی من بعدی اسمہ احمد“ اے لوگو! میں تمہیں احمد رسول کی خوشخبری سناتا ہوں۔ نہ قرآن میں نہ حدیث میں نہ تاریخ میں۔ غرض کسی جگہ بھی رسول کریم ﷺ کا ذاتی نام احمد نہیں آتا۔ البتہ صفاتی نام احمد ضرور تھا۔ مگر وہ ایسا ہی تھا جیسے عاقب وغیرہ صفاتی نام آپ کو عطا کئے گئے تھے۔ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے احمد رسولوں کی خوشخبری دی اگر احمد سے مراد رسول کریم ﷺ ہوتے تو کس طرح ہو سکتا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس خبر کو خوشخبری کے طور پر سناتے۔ کیا کہنے والے نہیں کہہ سکتے کہ یہ کونسی خوشخبری ہے یہ تو ہمیں پہلے ہی معلوم ہے۔ دنیا میں کبھی ایسا نہیں ہوا ہے کہ ہمارے پاس ایک شخص آئے اور وہ ہمیں کوئی خوشخبری سنائے لیکن اس کے بعد دوسرا آئے اور کہے تو یہ کہ میں تمہیں ایک عظیم الشان خوشخبری سناتا ہوں مگر سنائے وہی بات جو پہلا سنا چکا ہے۔ پس اگر احمد رسول سے مراد صرف رسول کریم ﷺ ہیں تو یہ خبر بہت پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام دے چکے تھے۔ اب

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کوئی بشارت دی۔ حق یہی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے شیل کی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے شیل کی بشارت دی۔ پس اس لئے سنت اللہ کے مطابق بشارت الہیہ کے عین موافق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ہوئے آپ کا اسم مبارک بھی احمد تھا۔“ (الفضل مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۳۰ء ص ۶)

جواب: (۱) تواریات کے پانچویں حصے میں صاف اور صریح الفاظ میں آیا ہے کہ:

”اور خداوند نے مجھ سے کہا کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں موٹھیک کہتے ہیں۔ میں ان کے لئے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے حکم دوں گا وہی وہ ان سے کہے گا۔“

(کتاب استنباب آیہ ۱۸ آیت ۱۷)

آیت ۱۵ میں الفاظ ہیں: ”میری مانند ایک نبی“ اور آیت ۱۸ میں الفاظ ہیں: ”تجھ سا ایک نبی“ پارہ ۲۹ سورۃ مزمل کی آیت: ”انا ارسلنا الیک رسولاً شہداً علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولاً“ میں بھی لفظ کما آیا ہے۔ تواریت کے اس مقام میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام ابن عمران دوبارہ آئے گا۔ قرآن مجید میں بھی کسی آیت میں حضور پر نور کو موسیٰ علیہ السلام ابن عمران نہیں کہا بلکہ لفظ کما فرما کر آپ کو موسیٰ علیہ السلام کی مانند ایک نبی قرار دیا گیا ہے۔

(۲)..... ”اور یوحنا کی گواہی یہ ہے کہ جب یہودیوں نے یروشلیم سے کاہن

اور لادی یہ پوچھنے کو اس کے پاس بھیجے کہ تو کون ہے؟ تو اس نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا بلکہ اقرار کیا کہ میں تو مسیح نہیں ہوں۔ انہوں نے اس سے پوچھا پھر کون ہے کیا تو ایلیا ہے؟ اس نے کہا میں نہیں ہوں۔ کہا تو وہ جی ہے اس نے جواب دیا کہ نہیں۔“

(انجیل یوحنا اول آیت ۱۹ تا ۲۱)

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام نبی اللہ سے یہود نے سوال کیا تھا کہ کیا تو وہ نبی ہے۔ حضرت مسیح ناصری سے یہود نے یہ سوال نہیں کیا تھا جس طرح کہ مرزا ئی مولوی نے لکھا ہے۔

(۳)..... ”اور پھر وہ کتاب کسی ناخواندہ کو دیں اور کہیں اس کو پڑھ اور وہ کہے میں تو پڑھنا نہیں جانتا۔“ (صحیفہ مسیحیہ نم باب ۲۹ آیت ۱۲)

قرآن مجید کی سورۃ الاعراف پارہ ۹ میں آنحضرت ﷺ کو رسول نبی امی (یعنی ان پڑھ) کہا گیا ہے۔ سورہ بقرہ کے رکوع اول میں قرآن مجید کو کتاب کہا گیا ہے۔ تیسویں پارہ میں ہے: ”اقراء باسم ربك الذي خلق“ مشکوٰۃ شریف باب المبعث و بدء الوحی فصل اول ص ۵۲۱ میں ہے کہ غار حرا میں حضرت علیہ السلام کے پاس فرشتہ آیا: ”فقال اقرا فقال ما انا بقاری“ پس کہا پڑھ آپ ﷺ نے فرمایا میں پڑھ نہیں سکتا۔“

ان دلائل سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ صحیفہ مسیحیہ نم باب ۲۹ آیت ۱۲ میں جس ایک ان پڑھ کی خبر دی گئی ہے وہ حضرت احمد مجتبیٰ ﷺ ہی ہیں۔

(۴)..... انجیل یوحنا باب ۱۴، ۱۵، ۱۶ میں تسلی دینے والے اور روح اللہ (یعنی فارقلیط) کے آنے کی بھارت حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے دی ہے اور مرزا غلام احمد نے تسلیم کیا ہے کہ فارقلیط کے آنے کی پیشگوئی آنحضرت ﷺ کے حق میں ہے۔ (سرمد چشم آریہ ص ۱۸۶ خزائن ص ۹۳ ج ۲)

(۵)..... حضرت مسیح علیہ السلام نے فرمایا:

”اور یہ بدنامی اس وقت تک باقی رہے گی جبکہ محمد رسول اللہ ﷺ آئے گا جو کہ آتے ہی اس فریب کو ان لوگوں پر کھول دے گا جو کہ اللہ کی شریعت پر ایمان لائیں گے۔“ (انجیل برناس (جس کا ذکر خیر مرزا قادیانی نے سرمد چشم آریہ تریاق القلوب ص ۱۵۷ ج ۲)

ہندوستان میں اور چشمہ مسیحی میں کیا ہے) کی فصل ۲۲۰ ص ۳۶۷ مطبوعہ ۱۹۱۶ء)

حضرت مسیح نے فرمایا رسول اللہ کے بعد خدا کی طرف سے بھیجے ہوئے سچ نبی کوئی نہیں آئیں گے مگر جھوٹے نبیوں کی ایک بڑی بھاری تعداد آئے گی۔“

(انجیل مٹھاس ص ۱۳۵ سٹیم پریس لاہور طباعت ۱۹۱۶ء)

(۶)..... ”واذ قال عیسیٰ ابن مریم یٰبنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصداق لما بین یدی من التوراة ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد فلما جاء هم بالبینت قالوا هذا سحر مبین“

(پارہ ۲۸ سورۃ صف آیت نمبر ۶)

ان آیات سے کسی طور پر (نہ لفظاً نہ اشارتاً) یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ حضرت عیسیٰ نے اپنے ٹیل ہونے کی بھارت دی تھی۔ کسی صحیح حدیث نبوی میں یا قول صحابہ میں بھی کسی ٹیل عیسیٰ کے آنے کی خبر نہیں دی گئی۔ مرزا قادیانی ٹیل مسیح بھی نہ تھے اور مرزا قادیانی کو مسیح سے مشابہت تامہ نہیں ہے۔

(۷)..... حضرت کلیم اللہ نے میری مانند ایک نبی کہا تھا۔ حضرت یسعیاہ نبی علیہ السلام نے ایک ان پڑھ کے آنے کی خبر دی۔ حضرت روح اللہ نے فار قاط محمد رسول اللہ اور احمد رسول کے الفاظ فرما کر آپ ﷺ کے آنے کی بھارت دی تھی۔

مرزا قادیانی نہ نبی تھا نہ رسول

نقلی دلیل: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”وماکان لنبی ان یغل (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۶۱)“ ﴿اور نہیں لائق کسی

نبی کو یہ کہ خیانت کرے﴾

دعویٰ مرزا قادیانی

(۱)..... ”ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔“

(اخبارِ مرزا قادیان مورخہ ۵ مارچ ۱۹۰۸ء اور مرزا محمود احمد کی کتاب حقیقت الخیوة حصہ اول ص ۲۱۳)

(۲)..... ”نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام

لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔“ (حقیقت الوحی ص ۳۹۱، خزائن ص ۴۰۶، ۴۰۷ ج ۲۲)

(۳)..... ”میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نام سردار انبیاء نے نبی

اللہ رکھا ہے۔“ (نزول المسح ص ۵۱، خزائن ص ۴۳۲ ج ۱۸)

(۴)..... ”سچا خدا ہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔“

(دافع البلاء ص ۱۱، خزائن ص ۲۳۱ ج ۱۸)

(۵)..... ”ایسا ہی خدا تعالیٰ نے اور اس کے پاک رسول نے بھی مسیح موعود کا

نام نبی اور رسول رکھا ہے۔“ (نزول المسح ص ۳۸، خزائن ص ۴۲۶ ج ۱۸)

(۶)..... ”پس میرا نام مریم اور عیسیٰ رکھنے سے یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ میں

امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔“ (ضمیمہ برائین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۸۹، خزائن ص ۳۶۱ ج ۲۱)

(۷)..... ”میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔“ (حوالہ آخری خط مرزا

قادیانی مندرجہ اخبار عام ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء) (کتاب حقیقت الخیوة ص ۲۱۳)

نوٹ: مرزا قادیانی مدعی نبوت و رسالت تھے۔ قرآن مجید میں ہے کہ خدا

کا نبی امانت دار ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص نبوت و رسالت کا مدعی ہو اور پھر امانت سے کام نہ لے تو وہ اپنے دعادی میں سچا نہیں ہے۔

حدیث رسول ربانی

”وفی حدیث ابن عباسؓ ذکرہ صاحب کنز العمال بلفظ

سمعت رسول الله يقول ينزل اخي عيسى ابن مريم من السماء على جبل افيق اماما هاديا وحكما وعادلا عليه برنس له مربوع الخلق اصلت سبط الشعزبيده حربة يقتل الدجال تضع الحرب اوزارها“
(كتاب حج الکرامہ (مطبوعہ ۱۲۹۰ھ مطبع شایعانی بمبایل) ص ۲۲۳)

نوٹ : یہ حدیث (عبداللہ بن عباس کراواتی بن عمر کتاب کز العمال ج ۱۴ ص ۶۱۹ حدیث نمبر ۲۶۷۳۹ اور کتاب منتخب کز العمال مدحیہ سند احمد ج ۶ ص ۵۶) پر بھی ہے :

اقوال مرزا قادیانی

”وكذلك اختلف في موضع نزوله وفي حديث ابن عباس قال سمعت رسول الله ﷺ يقول ينزل اخي عيسى ابن مريم على جبل افيق اماما هاديا حكما عادلا بيده حربة لقتل الدجال وتضع للحرب اوزارها“

(کتاب حجة البشر ص ۸۸ (مطبوعہ ۱۳۱۱ھ مطبع منشی غلام قادر صاحب یالکونی) خزائن ص ۳۱۲ ج ۷)
”فلا شك ان حربة قتل الدجال حربة روحانية منزلة من السماء كما يدل عليه حديث روى عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ ينزل اخي عيسى بن مريم على جبل افيق اماما هاديا حكما عادلا بيده حربة يقتل به الدجال“ (حجة البشر ص ۷۹ خزائن ص ۳۱۲ ج ۷)

نوٹ : مرزا قادیانی نے اس جگہ امانت سے کام نہیں لیا ہے۔ حدیث نبوی کو نقل کرتے ہوئے ”من السماء“ اور الفاظ ”عليه برنس له مربوع الخلقه اصلت سبط الشعز“ نہیں لکھے ہیں۔ پس امانت سے کام نہ لینے والا شخص نبی اور رسول نہیں ہو سکتا ہے۔

مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی

مکتوبات امام ربانی حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی (دفتر دوم مطبعہ انجمن کیشل سیدانچائیم کہنی گراہی مکتوب ۵۱ ص ۱۳۲) پر ہے :

”الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى اعلم ايها الاخ الصديق ان كلامه سبحانه مع البشر قد يكون شفاهاً وذلك لافراد من الانبياء عليهم الصلوات والتسليمات وقد يكون ذلك لبعض الكمل من متابعيهم بالتبعية والوراثة ايضاً واذا كثر هذا القسم من الكلام مع واحد منهم سمي محدثاً كما كان امير المؤمنين عمر“

﴿بدان اے برادر محب کہ بہ تحقیق کلام حق سبحانه و تعالیٰ بابشر گاہے رو بارو بود و این نوع از کلام مرآجا انبیاء راست علیہم الصلوات والتسليمات و گاہے این نعمت عظمیٰ بعضے را از کمل متابعان ایشان نیز بہ تبعیت و وراثت میسرے گرد دواين قسم از کلام ہایکے از ایشان ہر گاہ بکثرت واقع گرد دآنکس محدث (بفتح دال و تشدیدان) نامیدہ مے شود چنانچہ امیر المؤمنین عمرؓ محدث این امۃ بودہ﴾

الفاظ مرزا قادیانی

”اصل میں ان کی اور ہماری تو نزاع لفظی ہے۔ مکالمہ مخاطبہ کا تو یہ لوگ خود بھی اقرار کرتے ہیں۔ مجدد صاحب بھی اس کے قائل ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ جن اولیاء اللہ کو کثرت سے خدا کا مکالمہ مخاطبہ ہوتا ہے وہ محدث اور نبی کہلاتے ہیں۔“

(اخبار الحکم قادیان ج ۱۲ نمبر ۴۱ سورہ ۱۳ جولائی ۱۹۰۸ء ص ۱۲ ملفوظات ص ۴۲۱ ج ۱۰)

نوٹ: مکتوبات شریف میں الفاظ ”وہ محدث اور نبی کہلاتے ہیں“ نہیں ہیں۔ صرف یہ الفاظ ہیں: ”واذا كثر هذا القسم من الكلام مع واحد منهم سمي محدثاً“ مرزا قادیانی نے الفاظ ”لور نبی“ اپنے پاس سے زیادہ کئے ہیں۔

عقلی دلیل

خدا کے نبی اور رسول کا دماغ اعلیٰ ہوتا ہے۔ ان کا حافظہ صحیح ہوتا ہے۔ خدا کے نبی اور رسول دماغی امراض مثلاً جنون، مانٹولیا، مرگی، سوداء، مرق اور ہسٹریا (یعنی باؤ گولہ) سے پاک ہوتے ہیں۔ کسی نبی و رسول نے خود کبھی یہ اقرار نہیں کیا کہ مجھے مرق ہے۔ قرآن مجید میں یہ لکھا ہے کہ دشمنوں نے نبی و رسول کو مجنون و ساحر و غیرہ کہا لیکن قرآن مجید میں یہ کہیں نہیں آیا ہے کہ کسی نبی یا رسول نے خود اقرار کیا ہو کہ مجھے جنون ہے یا مرق ہے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ مرزائی لٹریچر سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی نے خود اقرار کیا کہ مجھے مرق ہے۔ دشمنوں کا طعن کرنا اور چیز ہے اور ایک مدعی نبوت و رسالت کا خود اقرار کرنا اور چیز ہے۔

مرقا اور مرزا قادیانی

(۱)..... ”فرمایا کہ دیکھو میری بیماری کی نسبت آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی کی تھی جو اس طرح وقوع میں آئی آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان پر سے جب اترے گا تو دو در چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی۔ تو اسی طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اوپر کے دھڑکی اور ایک نیچے کے دھڑکی یعنی مرق اور کثرت بول۔“ (رسالہ تشہید الاذنان ج ۱ ص ۱۹۰۶ء ص ۲۳ نمبر ۲۳ مورخہ ۷ جون ۱۹۰۵ء ص ۵، ملفوظات ص ۴۳۵ ج ۸)

(۲)..... ”میرا تو یہ حال ہے کہ باوجود اس کے کہ دو بیماریوں میں ہمیشہ سے مبتلا رہتا ہوں۔ تاہم آج کل کی مصروفیت کا یہ حال ہے کہ رات کو مکان کے دروازے

بہد کر کے بڑی بڑی رات تک بیٹھا اس کام کو کرتا رہتا ہوں حالانکہ زیادہ جاگنے سے مراق کی بیماری ترقی کرتی ہے اور دوران سر کا دورہ زیادہ ہو جاتا ہے۔“ (کتاب منظور الہی جس میں منظور الہی نے مرزا قادیانی کے اقوال اکٹھے کئے ہیں) مطبوعہ ۱۳۴۲ھ مفید عام پریس لاہور ص ۳۴۸

(۳)..... ”حضرت صاحب (مرزا قادیانی) نے اپنی بعض کتابوں میں لکھا

ہے کہ مجھ کو مراق ہے۔“ (رسالہ ریویو آف ریلیجز بلٹ اگست ۱۹۲۶ء ص ۶)

(۴)..... ”واضح ہو کہ حضرت صاحب کی تمام تکالیف مثلاً دوران سر

درد سر، کمی خواب، تشنج دل اور بد ہضمی، اسہال، کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ کا صرف ایک ہی باعث تھا اور وہ عصبی کمزوری تھا۔“ (رسالہ ریویو آف ریلیجز بلٹ مئی ۱۹۲۷ء ص ۲۶)

نوٹ: واضح ہو کہ رسالہ تحفۃ الازہان کے ایڈیٹر میاں محمود احمد (مرزا

قادیانی کے بیٹے) تھے اور اخبار بدر قادیان کے مدیر مفتی محمد صادق مرزائی تھے۔ کتاب منظور الہی کے مرتب کرنے والے محمد منظور الہی لاہوری مرزائی ہیں۔ (رسالہ ریویو آف ریلیجز ج ۲۵ نمبر ۸، ج ۲۶ نمبر ۵ میں) مضامین لکھنے والے ڈاکٹر محمد شاہ نواز خان قادیانی مرزائی ہیں۔ اگر کوئی مرزائی کہے کہ مغرب کے پادریوں نے آنحضرت ﷺ کو مجنون کہا ہے۔ (ریویو ج ۲۶ نمبر ۵ ص ۳۲) تو جواب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے خود ایسا ہونے کا اقرار نہیں کیا ہے۔ مغرب کے پادری یا دوسرے مسیحی لوگ تو آنحضرت ﷺ کے دشمن اور سخت مخالف ہیں۔ مگر جن لوگوں کے نام میں نے لکھے ہیں یہ سب مرزا قادیانی کے مرید ہیں اور مرزا قادیانی نے خود اقرار کیا ہے کہ مجھے مراق ہے۔

نبی اور مراقی میں فرق

(۱)..... ”اس مرض میں تخیل بڑھ جاتا ہے اور مرگی اور ہمسیر یا والوں کی

طرح مزہب کو اپنے جذبات اور خیالات پر قابو نہیں رہتا۔“

(رسالہ ریویو بلٹ اگست ۱۹۲۶ء ص ۶)

(۲) ”نبی میں اجتماع توجہ بالازادہ ہوتا ہے جذبات پر قابو ہوتا ہے۔“

(رسالہ ریویلیٹ ماہ مئی ۱۹۲۷ء ص ۳۰)

مرزا کی بیوی کو مراق

”میرنی بیوی کو مراق کی بھاری ہے۔ کبھی کبھی وہ میرے ساتھ ہوتی ہے

کیونکہ طبعی اصول کے مطابق اس کے لئے چل قدمی مفید ہے۔“

(اخبار الحکم قادیان ج ۵ نمبر ۲۹ مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۰۱ء ص ۱۴)

مرزا کے بیٹے کو مراق

”حضرت (مرزا محمود) نے فرمایا کہ مجھ کو بھی کبھی کبھی مراق کا دورہ ہوتا

ہے۔“ (رسالہ ریویو آف ریلیجیون ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص ۱۹)

مرض ہسٹیریا اور مرزا

مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے قادیانی مرزائی نے لکھا ہے کہ :

”بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا

قادیانی) کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹیریا کا دورہ ہسٹیریا اول (ہمارا ایک بڑا بھائی ہوتا تھا جو

۱۸۸۸ء میں فوت ہو گیا تھا) کی وفات کے چند دن بعد ہوا تھا۔ رات کو سوتے ہوئے

آپ کو اتھو آیا اور پھر اس کے بعد طبیعت خراب ہو گئی مگر یہ دورہ خفیف تھا۔ پھر اس کے

کچھ عرصہ بعد آپ ایک دفعہ نماز کے لئے باہر گئے اور جاتے ہوئے فرما گئے کہ آج کچھ

طبیعت خراب ہو گئی ہے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ تھوری دیر کے بعد شیخ حامد علی

(حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا پراء مخلص خادم تھا اب مر گیا ہے) نے درود

کھٹکھٹایا کہ جلدی پانی کی ایک گاگر گرم کر دو۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں سمجھ گئی کہ

حضرت صاحب کی طبیعت خراب ہو گئی ہوگی۔ چنانچہ میں نے کسی ملازم عورت کو کہا

کہ اس سے پوچھو میاں کی طبیعت کا کیا حال ہے۔ شیخ حامد علی نے کہا کہ کچھ خراب ہو گئی ہے۔ میں پردہ کرا کے مسجد میں چلی گئی تو آپ لیٹے ہوئے تھے۔ جب میں پاس گئی تو فرمایا کہ میری طبیعت بہت خراب ہو گئی تھی لیکن اب افاقہ ہے میں نماز پڑھا رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کوئی کالی کالی چیز میرے سامنے سے اٹھی ہے اور آسمان تک چلی گئی ہے پھر میں چیخ مار کر زمین پر گر گیا اور غشی کی حالت ہو گئی۔“ (سیرت السدی حصہ اول ص ۱۶)

اس کے ساتھ ہی یہ عبارت بھی پڑھ لیجئے :

”ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس کو ہسٹیریا مانٹو لیا، مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعویٰ کی تردید کے لئے پھر کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ ایسی چوٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو بے بن سے اکھڑ دیتی ہے۔“

(رسالہ ریویولت ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص ۷۶)

نتیجہ خود ہی نکال لیں۔ اگر کوئی اعتراض کرے کہ مرض ہسٹیریا (یعنی باؤ گولہ) تو عورتوں کو ہوا کرتا ہے تو جواب یہ ہے کہ کتاب مخزن حکمت ج دوم ص ۹۶۹ پر لکھا ہے کہ اس مرض میں شاذ و نادر طور پر مرد بھی مبتلا ہو جاتے ہیں۔

اگر کوئی سوال کرے کہ مرض مراق، ہسٹیریا، مرگی، مانٹو لیا، نبوت و رسالت کے کیوں منافی ہیں؟ تو جواب یہ ہے کہ: ”ان امراض میں مریض کو اپنے خیالات اور جذبات پر قابو نہیں رہتا۔“ (رسالہ ریویولت ماہ نومبر ۱۹۲۹ء ص ۹، ریویو ج ۲۵ نمبر ۶، ریویو ج ۲۶ نمبر ۵ ص ۳۰) اور نبی کو جذبات پر پورا پورا قابو ہوتا ہے۔ (رسالہ ریویو ج ۲۶ نمبر ۵ ص ۳۰) اگر کوئی سوال کرے کہ کیا مراق مرض مانٹو لیا کی ایک نوع ہے؟ تو جواب یہ ہے :

”مراق ایک قسم کا مانٹو لیا ہے۔“

(کتاب مخزن حکمت ج ۲ ص ۱۰۰ کتاب اصل بیاض نور الدین ج ۲ ص ۴۱۱)

واضح ہو کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو مندرجہ ذیل بیماریاں تھیں :

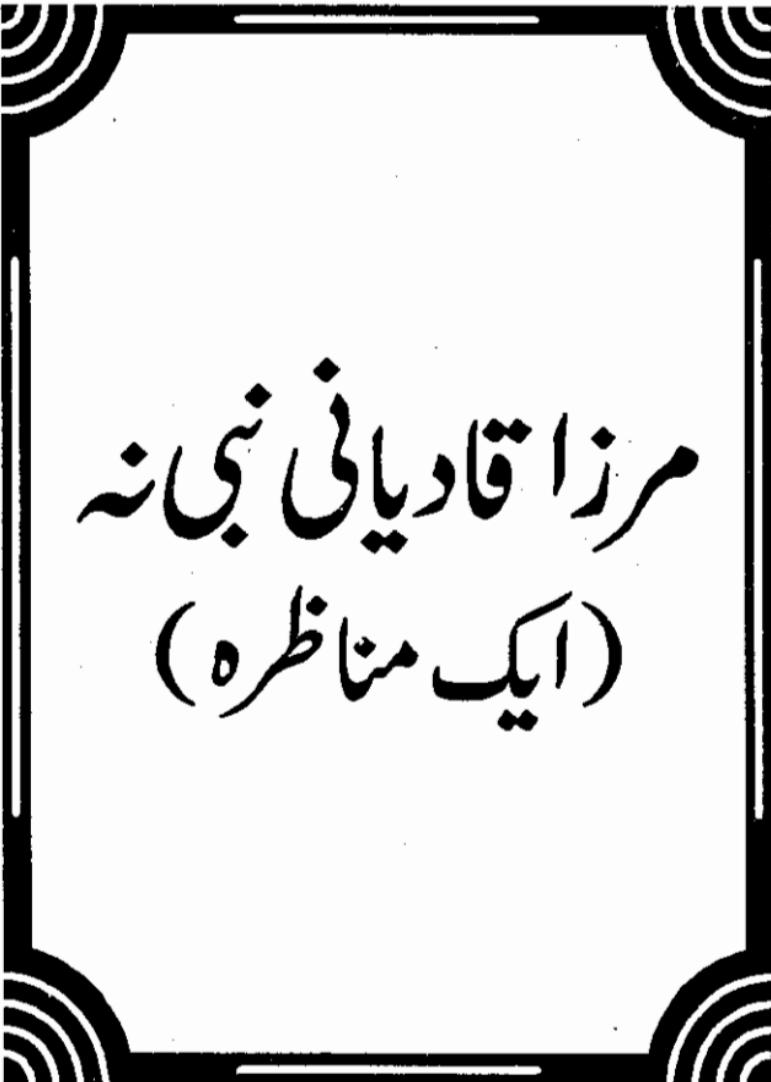
- (۱) مراق (۲) ہسٹریا (۳) سر درد
 (۴) دور ان سر (۵) کثرت پیشاب (۶) کویا بیٹس
 (۷) اسہال (۸) تشنج دل (۹) کی خواب
 (۱۰) کنزور حافظہ (۱۱) البد ہضمی (۱۲) دائم المریض

نتیجہ

اس تمام بحث کا نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی بشارت یعنی آیت مقدسہ: ”و مبعثرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد“ کے اصل اور حقیقی مصداق خاتم النبیین، رحمۃ اللعالمین، شفیع للذنبین، سید المرسلین، محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ علیہ السلام ہی ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی اس بشارت کے ہرگز مصداق نہیں ہیں۔ اور جو شخص حضور پر نور علیہ السلام کے سوا کسی اور شخص کو اس بشارت کا مصداق مانے وہ شخص حق سے دور ہے اور گمراہ ہے۔ اہل اسلام کو چاہئے کہ اس کتاب کا مطالعہ کریں اور قرآن مجید اور احادیث نبویہ کی رو سے جو دلائل پیش کئے گئے ہیں ان کو یاد کر لیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ جماعت مرزا سیہ کو ہدایت نصیب ہو اور وہ باطل کو چھوڑ کر حق کو قبول کریں۔

خادم دین

عاجز حبیب اللہ



مرزا قادیانی نبی نہ
(ایک مناظرہ)

عرض حال

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على خاتم النبيين وعلى
آله واصحابه اجمعين

فرقہ مرزائیہ کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کی پیدائش ۱۸۳۹ء میں ہوئی تھی۔ اور وفات ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور میں ہوئی تھی۔ مرزا غلام احمد نے محدث، ملہم، مامور من اللہ، مجدد، راجل فارسی، مسیح موعود، امام مہدی، نبی، رسول، کرشن، اوتار وغیرہ کے تمس سے زائد دعاوی کئے۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے مریدوں نے بائبلوں، یہائیوں کی طرح قرآن مجید کی آیات مبارکہ اور احادیث نبویہ کی باطل تاویلیں اور غلط معنی کر کے خدا کے ہندوں کو بڑا دھوکہ دیا ہے۔ مجھے خدا تعالیٰ نے خاص دماغ اور خاص حافظہ عطا فرمایا اور اس باطل فرقے کی تردید کی توفیق عطا کی: ”ذالك فضل الله يوتيهِ من يشاء والله ذو الفضل العظيم“ اس کتاب میں مرزائیت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت و رسالت کی تردید نقلی اور عقلی دلائل سے کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ خدا اس کتاب کو مرزائیوں کی ہدایت کا ذریعہ بنائے۔

خادم دين رسول الله ﷺ

عاجز: حبیب اللہ کلرک محکمہ انہار امر تر

مرزا قادیانی نبی نہ

گرمی کا موسم ہے اور گرمی شدت کی ہے۔ ابھی بارش کا آغاز نہیں ہوا ہے۔ شہر امر تر کے مشرقی حصہ میں دروازہ مہاں سنگھ واقع ہے۔ دروازہ کے اندر داخل

ہونے کے بعد ایک وسیع جگہ ہے۔ اس جگہ پہلے ایک بڑا کنواں ہوتا تھا اور یہ کنواں ۱۹۰۸ء میں بند کیا گیا تھا۔ اس کو ”چوڑا چاہ“ کے نام سے پکارتے تھے۔ اس جگہ سے ایک بازار سیدھا کوٹوالی کی طرف جاتا ہے اور دوسرا بازار بائیں طرف کوچہ غزنویہ کی طرف جاتا ہے۔ اس راستے کو یہاں کے رہنے والے لوگ ”کچی سڑک“ کے نام سے پکارتے ہیں۔ دوپہر کے وقت ایک جوان آدمی اس کچی سڑک پر جا رہا ہے۔ اس کے دائیں ہاتھ میں لاٹھی ہے، سر پر ٹوپی ہے، آنکھوں پر عینک لگائے ہوئے ہے، چہرے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ پنجاب کا باشندہ نہیں بلکہ اس کا وطن یوپی ہے۔ یہ جوان ایک مکان کے دروازے پر جا کر بلند آواز سے کہتا ہے: بلو صاحب! بلو صاحب!

دروازہ کھلتا ہے اور ایک بتیس سالہ جوان باہر آتا ہے۔ اس کا چہرہ گورے رنگ کا ہے، قد لمبا ہے، سر پر سفید پگڑی ہے، پاؤں میں سلیپر، سیاہ داڑھی ہے، اس کو دیکھ کر نو وارد آدمی بلند آواز سے کہتا ہے: بلو صاحب! السلام علیکم!

اس کے جواب میں دوسرے جوان نے کہا: وعلیکم السلام! گھر کے دروازے کے سامنے ایک چارپائی پر دونوں جوان بیٹھ گئے اور آپس میں کچھ مذہبی باتیں کرنے لگے۔ ان میں سے نو وارد آدمی مرزا غلام احمد قادیانی کے مریدوں میں سے ہے اور دوسرا جوان اہل سنت والجماعت حنفی المذہب ہے۔ ان کی گفتگو میں متانت اور نرمی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے مرید کو ”قادیانی“ اور اس کے مخالف کو ”مسلمان“ کے نام سے لکھا جاتا ہے اور جو گفتگو ان دونوں کے درمیان ہوئی اس کو ناظرین کی دلچسپی کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

مسلمان: حافظ صاحب آپ اور آپ کی جماعت اپنے مخالفوں کو کیا سمجھتی

قادیانی: حضرت خلیفہ (نام نہاد) دوم مرزا محمود نے کہا ہے کہ: ”ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں کیونکہ وہ خدا کے ایک نبی کے منکر ہیں۔“
(انوار خلافت ص ۹۰)

مسلمان: میں تو مرزا قادیانی کو نہ نبی مانتا ہوں نہ رسول۔ کسی دعویٰ میں ان کو سچا نہیں مانتا۔

قادیانی: آپ نے اب تک مرزا قادیانی کو خدا کا نبی اور رسول نہ مانا کیا آپ کے پاس اس انکار پر کوئی دلیل ہے؟

مسلمان: میرے پاس خدا کے فضل و کرم سے بہت دلائل ہیں۔ مگر اس وقت میں ایک نئی اور عجیب و غریب دلیل پیش کرتا ہوں۔
قادیانی: وہ نئی دلیل کیا ہے؟ بیان تو کیجئے۔ میں بھی سنوں۔

مسلمان: فرقہ مرزائیہ کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی نے خود تسلیم کیا ہے کہ: ”مجھے مراق کی بیماری ہے۔“ مراق آدمی خدا کا نبی اور رسول و ملہم نہیں ہو سکتا۔
قادیانی: احمدیہ لٹریچر میں ایسا کیس نہیں لکھا ہے۔ اگر سچے ہو تو حوالہ پیش کرو۔

مسلمان: میرے پاس بہت حوالے ہیں ذرا غور سے سنئے :

(۱)..... مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا: ”دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی کی تھی جو اس طرح وقوع میں آئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان پر سے جب اترے گا تو دوزرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی۔ تو

اسی طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اوپر کے دھڑکی اور ایک نیچے کے دھڑکی یعنی مراق اور کثرت بول۔“ (رسالہ تشہید الاذہان ج ۱ لول نمبر ۲ بابت ماہ جون ۱۹۰۶ء ص ۵ اور اخبار بدر قادیان ج ۲ نمبر ۲۳ مورخہ ۷ جون ۱۹۰۶ء ص ۵ کالم نمبر ۲ ملفوظات ص ۴۵ ج ۸)

(۲)..... مرزا قادیانی نے کہا: ”میرا تو یہ حال ہے کہ باوجود اس کے دو بیماریوں میں ہمیشہ سے مبتلا رہتا ہوں تاہم آج کل کی مصروفیت کا یہ حال ہے کہ رات کو مکان کے دروازے بند کر کے بڑی بڑی رات تک بیٹھا اس کام کو کرتا رہتا ہوں۔ حالانکہ زیادہ جاگنے سے مراق کی بیماری ترقی کرتی ہے اور دوران سر کا دورہ زیادہ ہو جاتا ہے مگر میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا اور اس کام کو کئے جاتا ہوں۔“ (اخبار الحکم قادیان ج ۵ نمبر ۴۰ مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۱ء ص ۶ کالم نمبر اور کتب منظورات الہی (مرتبہ و شائع کردہ محمد منظور الہی مرزائی) ص ۳۲۸ ملفوظات ص ۶ ج ۲)

(۳)..... ”حضرت اقدس (مرزا) نے فرمایا کہ مجھے مراق کی بیماری ہے۔“ (رسالہ ریویو آف ریلیجز ج ۲۳ نمبر ۳ بابت ماہ اپریل ۱۹۲۵ء ص ۴۵)

(۴)..... ”حضرت (مرزا قادیانی) نے اپنی بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ مجھ کو مراق ہے۔“ (رسالہ ریویو آف ریلیجز بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص ۶)

(۵)..... ”واضح ہو کہ حضرت (مرزا قادیانی) کی تمام تکالیف مثلاً دوران سر، درد سر، کمی خواب، تشنج دل، بد ہضمی، اسہال، کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ کا صرف ایک ہی باعث تھا اور وہ عصبی کمزوری تھا۔“ (رسالہ ریویو آف ریلیجز بابت ماہ مئی ۱۹۲۷ء ج ۲۶ نمبر ۵ ص ۲۶)

قادیانی: ممکن ہے کہ مرض مراق سے مراد دوران سر کی بیماری ہو۔

مسلمان: مرزا غلام احمد قادیانی کو مراق بھی تھا اور دوران سر کی بیماری

بھی تھی۔ بات یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو مندرجہ ذیل بیماریاں تھیں:

(۱).....مراق۔

(۲).....دوران سر۔

(۳).....سر درد۔

(۴).....کثرت پیشاب (یعنی ذیابیطس) سو سوبار پیشاب آتا تھا۔

(ضمیمہ اربعین نمبر ۳۳ ص ۴ خزائن ص ۷۱ ج ۱۷)

(۵).....اسہال۔ (رسالہ ریویو آف ریلیجز ج ۲۵ نمبر ۸ ص ۶)

(۶).....تشنگ دل۔ (اربعین نمبر ۳۳ ضمیمہ ص ۴ روحانی خزائن ص ۷۱ ج ۱۷)

(۷).....کمی خواب۔

(۸).....حافظہ اچھا نہیں تھا۔ (نیم دعوت ص ۷۱ حاشیہ خزائن ص ۳۹ ج ۱۹)

(۹).....مرض ضعف دماغ کے دورے پڑتے تھے۔

(فتح اسلام ص ۷۷ حاشیہ خزائن ص ۷۱ ج ۳)

(۱۰).....ہاضمہ اچھا نہیں تھا۔ (ریویو ج ۲۵ نمبر ۸ ص ۶)

(۱۱).....مرض ہسٹیریا کا دورہ پڑتا تھا۔ (سیرت السدی حصہ اول ص ۱۳ نمبر ۱۹)

(۱۲).....مرزا صاحب دائم المریض آدمی تھے۔

(ضمیمہ اربعین نمبر ۳۳ ص ۴ خزائن ص ۷۰ ج ۱۷)

حافظ صاحب! بتائیے کہ خدا کے کسی نبی و رسول نے کبھی خود اقرار کیا کہ

مجھے مراق ہے۔ قرآن وحدیث سے جواب دیجئے۔

قادیانی: قرآن مجید کی سورۃ یسین آیت نمبر ۳۰ میں ہے:

”يُحْسِرَةُ عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولِ الْاِكْثَانِوَا بِهِ

يَسْتَهْزِؤْنَ“ ہمدوں پر افسوس کہ نہیں آیا ان کے پاس کوئی پیغمبر مگر تھے ساتھ اس

کے استہزا کرتے۔

سورۃ المؤمنون آیت نمبر ۷۰ میں ہے :

”ام یقولون بہ جنة“ یعنی مخالف کہتے ہیں کہ اس کو جنون ہے۔
قرآن مجید میں آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ اور آپ سے پہلے نبیوں کو لوگوں
نے ساحر، مسحور اور مجنون کہا۔

مسلمان : حافظ صاحب! یہ تو بتائیے کہ قرآن مجید میں یہ بھی کہیں آیا
ہے کہ خدا کے کسی نبی اور رسول نے کبھی خود اقرار کیا ہو کہ (معاذ اللہ) مجھ میں جنون ہے
یا یہ کہ مجھے مراق کی بیماری ہے۔

قادیانی : قرآن مجید میں صرف اتنا آیا ہے کہ مخالفوں یعنی کافروں اور
مشرکوں نے ایسا کہا۔ مگر یہ تو کسی آیت میں نہیں ہے کہ خدا کے کسی نبی اور رسول نے خود
ایسا ہونے کا اقرار کیا ہو۔

مسلمان : شبلاش حافظ صاحب! پس یہ بات خوب یاد رکھئے کہ دشمنوں کا
کہنا اور بات ہے اور کسی مدعی نبوت و رسالت کا خود تسلیم کرنا کہ مجھے مراق کی بیماری
ہے اور بات ہے۔ اب آپ سمجھتے ہیں کہ میں نے کیا عرض کیا ہے؟

قادیانی : طب کی رد سے مراق کی تشریح کیجئے۔

مسلمان : ”یونانی میں مراق اس پردے کا نام ہے جو احشاء الصدر کو احشاء
البطن سے جدا کرتا ہے اور معدہ کے نیچے واقع ہوتا ہے اور فعل تنفس میں کام آتا ہے۔
پرانے سوء ہضم کی وجہ سے اس پردے میں تشنج سا ہو جاتا ہے بد ہضمی اور اسہال بھی
اس مرض میں پائے جاتے ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس مرض میں تخیل بڑھ جاتا
ہے۔ مرگی اور ہمسیر یا دالوں کی طرح مریض کو اپنے جذبات اور خیالات پر قابو نہیں

رہتا۔“ (رسالہ ریویو آف ریلیجنس ج ۲۵ نمبر ۸ بات ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص ۶)

قادیانی: کیا مراقی آدمی نبی نہیں ہو سکتا؟ اگر نہیں ہو سکتا تو بتائیے نبی اور مراقی میں کیا فرق ہے؟

مسلمان: حافظ صاحب بات یہ ہے کہ خدا کے نبی در سول کو جنون، مرگی، بالٹولیا، مراق اور ہسٹیریا جیسی دماغی مرض نہیں ہو سکتی۔ خدا کا نبی اور رسول ان مرضوں سے پاک ہوتا ہے۔ جس مدعی نبوت و رسالت میں ان مرضوں میں سے ایک مرض بھی ہو وہ اپنے دعوؤں میں جھوٹا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے خود تسلیم کیا ہے کہ مجھے مراق کی بیماری ہے۔ پس مرزا قادیانی نہ نبی ہیں نہ رسول اور نہ ملہم۔

(۱).....: ”مگر یہ بات یا تو بالکل جھوٹا منصوبہ اور یا کسی مراقی عورت کا وہم تھا۔“ (کتاب البریہ ص ۲۳۸، ۲۳۹ کے حاشیہ، خزائن ص ۴، ۵، ۶ ج ۱۳ پر مرزا قادیانی نے یسوع مسیح علیہ السلام کے آسمان پر چلا جانے کی بات لکھا ہے)

جب مراقی عورت کی بات قابل اعتبار نہیں تو مراقی آدمی کے دعوؤں کا کیا اعتبار ہو سکتا ہے؟

(۲).....: ”اس مرض میں تخیل بڑھ جاتا ہے اور مرگی اور ہسٹیریا والوں کی طرح مریض کو اپنے جذبات اور خیالات پر قابو نہیں رہتا۔“

(رسالہ ریویو آف ریلیجنس ج ۲۵ نمبر ۸ اگست ۱۹۲۶ء ص ۶)

”نبی میں اجتماع توجہ بالا ارادہ ہوتا ہے جذبات پر قابو ہوتا ہے۔“

(رسالہ ریویو آف ریلیجنس ج ۲۶ نمبر ۵ مئی ۱۹۲۷ء ص ۳۰)

قادیانی: میں تو قادیان سے کسی کام کے لئے امر تر آیا تھا۔ دل میں خیال آیا کہ بابو حبیب اللہ کلرک دفتر نہر سے ملوں۔ آپ تو میرے پیچھے ایسے پڑے ہیں کہ اب چھوڑتے نہیں۔

مسلمان: حافظ صاحب! اب اور سنئے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی بیوی کو بھی مراق کی بیماری تھی۔

قادیانی: اگر سچے ہو تو حوالہ بتاؤ۔ کس کتاب یا کس احمدی اخبار میں لکھا ہے
مسلمان: مرزا قادیانی نے کہا: ”میری بیوی کو مراق کی بیماری ہے کبھی کبھی وہ میرے ساتھ ہوتی ہے کیونکہ طبی اصول کے مطابق اس کے لئے چہل قدمی مفید ہے۔“ (قادیانی اخبار الکلم قادیان ج ۵ نمبر ۲۹ مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۰۱ء ص ۱۲ پر زیر عنوان ”حضرت اقدس کورداسپور میں“ کالم نمبر ۳)

قادیانی: یہ باتیں میں نے آج سنی ہیں۔ اس سے پیشتر ہمارے کسی مخالف نے مراق کی بیماری کے متعلق کچھ نہ لکھا۔ حالانکہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی، مولوی محمد صاحب لدھیانوی، مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری ایڈیٹر اخبار اہل حدیث وغیرہ نے ہمارے خلاف کتابیں، اخبار اور رسالے لکھے اور شائع کئے مگر جو کچھ آپ نے بیان کیا ہے یہ کسی نے نہ بیان کیا۔

مسلمان: بات یہ ہے کہ مولوی ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مدیر اخبار اہل حدیث امرتسری مہربانی سے مجھے اخبار بدر قادیان کا فائل بائٹ ۱۹۰۶ء مطالعہ کے لئے ملا تھا۔ (۷ جون ۱۹۰۶ء کے پرچہ ص ۵ کالم نمبر ۲) میں مراق کی بیماری کا ذکر آیا ہے۔

حافظ صاحب اب اور سنئے آپ کے موجودہ (نام نہاد) خلیفہ قادیان نے بھی تسلیم کیا ہے کہ مجھ کو بھی کبھی کبھی مراق کا دورہ ہوتا ہے۔

قادیانی: یہ کہاں لکھا ہے۔ حوالہ بتاؤ۔

مسلمان: ”حضرت خلیفۃ (نام نہاد) المسیح ثانی ایہ اللہ بنصرہ (لعنہ

اللہ) نے فرمایا کہ مجھ کو بھی کبھی کبھی مراق کا دورہ ہوتا ہے۔“

(رسالہ ریویو آف ریلیجنس ج ۲۵ نمبر ۸ بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص ۱۱)

قادیانی: ”حضرت صاحب کو کبھی مسٹیریا کا دورہ نہ ہوا تھا۔“

(رسالہ ریویو ج ۲۵ نمبر ۸ بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص ۹)

مسلمان: مرزا غلام احمد قادیانی کو مسٹیریا کا دورہ ہوا تھا۔

قادیانی: مرض مسٹیریا یعنی باڈ گولہ تو عورتوں کو ہوا کرتا ہے۔

مسلمان: ”یہ مرض عموماً عورتوں کو ہوا کرتا ہے اگرچہ شاذ و نادر مرد بھی

اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔“ (کتاب مخزن حکمت ج دوم (طبع چہارم) ص ۹۶۹)

قادیانی: اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ مرزا قادیانی کو مسٹیریا کا دورہ پڑا تھا۔

مسلمان: مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے قادیانی

مرزائی نے لکھا ہے کہ: ”مرزا قادیانی کو مسٹیریا کا دورہ پڑا تھا۔“

(سیرت المہدی حصہ اول ص ۱۳ نمبر ۱۹)

قادیانی: کتاب سیرت المہدی کی اس روایت سے صرف اس قدر معلوم

ہوا کہ آپ کو مسٹیریا کا دورہ پڑا تھا لیکن اس کی کیا دلیل ہے کہ مرض مسٹیریا نبوت
درسالت کے منافی ہے؟۔

مسلمان: (۱)..... ”ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہو جائے کہ

اس کو مسٹیریا ملے تو اس کی ترویج کے لئے پھر کسی اور
ضرب کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ یہ ایسی چوٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو
خون سے اکھیڑ دیتی ہے۔“ (رسالہ ریویو آف ریلیجنس ج ۲۵ نمبر ۸ بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص ۶)

(۲)..... ”ہسٹیریا کے مریض کو جذبات پر قابو نہیں ہوتا۔“

(رسالہ ریلوے بلتھ نومبر ۱۹۲۹ء ص ۹)

(۳)..... ”ان امراض (یعنی مانٹولیا، ہسٹیریا، مرگی) میں مریض کو اپنے

خیالات اور جذبات پر قابو نہیں رہتا اور تخیل بڑھ جاتا ہے۔“

(رسالہ ریلوے بلتھ ۲۵ نمبر ۸ اگست ۱۹۲۶ء ص ۵)

قادیانی: اب میں جانتا ہوں اور جو کچھ آپ نے میان کیا یہ میرے لئے بالکل

نئی باتیں ہیں ان پر غور کروں گا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

دہلی اسلام آباد کراچی بنی الاقوامی تنظیم ہے

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے قائم فرمائی، مجاہد قتل حضرت مولانا محمد باوندی
نے چار چاند لگائے اور شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد یوسف بنوری نے اس تحریک کا سپاہی بن
ہو گیا اور اب شیخ الشیخ حضرت مولانا خان محمد دست بیک تہم کی قیادت میں قادریہ کے

خاتمہ کی ہم پر ہے

اعزازِ حق و مقاصد

اسلام کی دولت و عین، ناموس ختم نبوت کی پاسبانی، قادیانی فرقوں کی سرکوبی،
بطلانِ فرقوں کا مقابلہ، مجلس کا عظیم اور مقدس مقصد ہے، قادیانیوں کے سر اور زلفا جرنیل کے سر
لے کر نبوت کی ذمہ داریوں کی دنیا کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لیے اربوں کھربوں سے مخصوص ہے، شیخ وفات ملکہ
سید جان نیر داریوں میں کئی گنی انسان فرمایا ہے، اندرون و بیرون ملک مجلس کے سب سے زیادہ اہم
کام صرف لڑنے اور دین و بیرون ملک کی تعمیر کرنا ہے، جامع مسجد کراچی اور دیگر شہروں میں مجلس کے
تعمیراتی منصوبے تشریح و تکمیل سے جیکے لندن اور دوسرے ممالک میں بھی دفاتر قائم کیے جا رہے
ہیں، اندرون و بیرون ملک قادیانیوں کے ساتھ مقدمات کی وجہ سے مجلس کی ذمہ داریاں بہت بڑھ
گئی ہیں ختم نبوت کی خدمت اور مالِ امانت اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور اخلاقی عملی اور عیسوی و مسلم
شخصیات کا دلیرانہ ہے، انجناب سے توقع رکھتے ہیں کہ آپ جس کا خیر میں ضرور شریک ہوئے

واجبہ رحمہ علیہ اللہ، والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

فقیر حق محمد امیر مرکزہ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ راولپنڈی
پاکستان، فون ۴۰۹۷۸

نزول مسیح علیہ السلام

عرض حال

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على خاتم النبيين و على
آله واصحابه اجمعين .

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے مجھ کو دین اسلام کا خادم بنایا اور مجھے
خاص حافظہ و خاص ذہن عطا فرما کر تحریر و تقریر کے ذریعے دین کی خدمت کی توفیق
دی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے صوبہ پنجاب کے مختلف شہروں اور قصبوں میں میری
تقریریں اور تحریریں مقبول ہوئیں۔ میری پہلی تصنیف ”عمر مرزا“ کے نام سے ایک
رسالہ انجمن اہل سنت والجماعت گوجرانوالہ نے جون ۱۹۲۴ء میں شائع کیا تھا۔ میری
دوسری تصنیف رسالہ ”مراق مرزا“ ماہ اپریل ۱۹۲۹ء میں دفتر الحمد یث امرتسر سے
شائع ہوا۔ میری تیسری تصنیف ”مرزا سیت کی تردید بطرز جدید“ نامی کتاب ماہ دسمبر
۱۹۳۲ء میں شائع ہوئی اور لوگوں میں مقبول ہوئی۔ میری چوتھی تصنیف ”حضرت
مسح علیہ السلام کی قبر کشمیر میں نہیں“ نامی کتاب ماہ فروری ۱۹۳۳ء میں شائع ہوئی ہے
اور پانچویں تصنیف ”بھارت احمد“ نامی جولائی ۱۹۳۳ء میں چھپ گئی ہے۔ چھٹی
تصنیف رسالہ واقعات نادرہ ”نامی نومبر ۱۹۳۳ء میں شائع ہوئی۔ اب ساتویں ”نزول
مسح علیہ السلام“ کے نام سے ایک کتاب پیش کرتا ہوں۔ اس کتاب میں : ”وانه
لعلم للساعة (سورہ زخرف آیت نمبر ۶۱)“ کی تفسیر کی گئی ہے۔ اور احادیث نبویہ اور
حضرات صحابہؓ و تابعینؓ و مفسرینؒ کے اقوال سے حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم نبی اللہ علیہ
السلام کا قیامت سے پہلے نازل ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ ناظرین میری کتابوں کو پڑھ کر
میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے دین کا سچا خادم بنائے۔ حبیب اللہ

پہلا باب

آیت کریمہ ”وانه لعلم للساعة“ کی تفسیر

قرآن مجید کی آیات مقدسہ احادیث صحیحہ نبویہ اور اقوال صحابہؓ و تابعینؓ سے عیسیٰ ابن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دوبارہ نازل ہونے پر کچھ لکھا جاتا ہے: ”وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب“

آیات قرآنی: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”ولما ضرب ابن مریم مثلاً اذا قومك منه يصدون . وقالوا الهتنا خیرام هو ما ضربوه لك الا جدلا بل هم قوم خصمون . ان هو الا عبدانعمنا علیہ وجعلناه مثلاً لابی اسرائیل . ولونشاء لجعلنا منكم ملائكة فی الارض یخلفون . وانه لعلم للساعة فلا تمترن بها وتبعون . هذا صراط مستقیم . (سورۃ الزمر آیت ۶۱ تا ۷۵)“

اور جب حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام مثال کے طور پر بیان کیا گیا۔ ناگہاں تیری قوم کے لوگ اس سے تالیاں جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہمارے معبود بہتر ہیں۔ یا (حضرت) ابن مریم! تیری قوم کے لوگ اس بات کو تیرے واسطے بیان نہیں کرتے مگر جھگڑنے کو۔ بلکہ وہ لوگ جھگڑا لیں۔ نہیں (حضرت) مسیح علیہ السلام مگر ایک مددہ کہ جس پر ہم نے انعام کیا۔ اور ہم نے مسیح علیہ السلام ابن مریم کو قوم بنی اسرائیل کے واسطے نمونہ بنایا۔ اور اگر ہم چاہتے تو البتہ تم میں سے فرشتے کرتے کہ زمین میں جائے نشین ہوتے: ”وانه لعلم للساعة“ اور تحقیق حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم البتہ قیامت کی نشانی ہے۔ پس قیامت کے ساتھ شک مت کرو۔ اور میری پیروی کرو۔ یہ سیدھی راہ ہے۔ ﴿

نوٹ: ان آیات مقدسہ میں حضرت مسیح مصلیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہی ذکر خیر ہے۔ تفسیرین جو: ”منہ‘ ہو‘ ماضربوہ‘ علیہ‘ وجعلناہ“ میں آئی ہیں۔ سب حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہی کی طرف پھرتی ہیں۔ پس سیاق و سباق اور قرآن کے لحاظ سے آیت مقدسہ: ”وانہ لعلم للساعة“ کا صحیح ترجمہ یوں ہے:

﴿اور تحقیق حضرت عیسیٰ ابن مریم البتہ قیامت کی نشانی ہے﴾

اس آیت مطہرہ کی صحیح تفسیر انشاء اللہ آگے چل کر لکھی جائے گی۔ پہلے قادیانی تفسیر ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

دوسرا باب

اقوال مرزا قادیانی

(۱)..... مرزا غلام احمد قادیانی نے آیت مقدسہ: ”وانہ لعلم للساعة“ کے متعلق یوں گوہر افشانی کی ہے:

”حق بات یہ ہے کہ انہ کا ضمیر قرآن شریف کی طرف پھرتا ہے۔ اور آیت کے یہ معنی ہیں۔ کہ قرآن شریف مردوں کے جی اٹھنے کے لئے نشان ہے۔ کیونکہ اس سے مردہ دل زندہ ہو رہے ہیں۔ قبروں میں گلے سڑے ہوئے باہر نکلتے آتے ہیں۔ اور خشک ہڈیوں میں جان پڑتی جاتی ہے۔“

(ازالہ ابہام ص ۳۲۳ خزائن ص ۳۲۲ ج ۳)

(۲)..... ”فاعلم انہ تعالیٰ قال وانہ‘ لعلم للساعة وما قال انہ سیکون علما للساعة فالآیة تدل علی انہ علم للساعة من وجہ کان حاصلہ بالفعل لا ان یکون من بعد فی وقت من اوقات والوجه الحاصل هو تولده من غیراب والتفصیل فی ذالک ان فرقة من اليهود اعنی الصدوقین کا نوا کافرین بوجود القیامة فاخبر ہم اللہ“

علیٰ لسان بعض انبیائہ ان انبامن قومهم یولد من غیراب وهذا
 یكون ایتہ لهم علیٰ وجود القيامة فالیٰ هذا اشار فی آیہ وانہ لعلم
 للساعة وكذلك فی آیہ ولنجعله آیہ للناس ای للصدوقین

(حاشیہ البشریٰ ۹۰ خزائن ص ۳۱۶ ج ۷)

(۳)..... ”سیقول الذین لا یتدبرون ان عیسیٰ علم للساعة

وان من اهل الكتاب الا لیؤمنن به قبل موته ذالك قول سمعوامن الا
 باء وما تدبروه كالعقلاء مالهم لا یعلمون ان المراد من العلم تولده
 من غیراب علیٰ طریق المعجزة كما تقدم ذكره فی الصحف السابقة“
 (ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۳۹ خزائن ص ۷۲ ج ۲۲)

(۴)..... حضرت مسیح کے متعلق جو قرآن شریف میں آیا ہے کہ: ”انہ

لعلم للساعة“ اس پر فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت مسیحؑ حضرت رسول
 کریم ﷺ کے آنے کی خوش خبری دینے والا ایک پیش خیمہ تھا۔ ساعت سے مراد ہے
 ایک عظیم الشان امر آئندہ آنے والا، یعنی مسیح کا ظہور اس بات کا نشان تھا کہ یہ
 اسرائیلیوں میں آخری نبی ہے اور اب خاتم النبیین اس کے بعد آئے گا۔“

(اخبار الحکم سورہ ۱۰ فروری ۱۹۰۱ء ص ۵ ج ۵ نمبر ۵ اور رسالہ ملفوظات احمدیہ ۱۹۰۱ء ص ۷)

(۵)..... ”پھر کہتے ہیں کہ عیسیٰ کی نسبت ہے: ”انہ لعلم للساعة“ جن

لوگوں کی یہ قرآن دانی ہے ان سے ڈرانا چاہئے۔ کہ نیم ملاں خطرہ ایمان۔ اے بھلے مانسو
 کیا آنحضرت ﷺ علم للساعة نہیں ہیں۔ جو فرماتے ہیں کہ بعثت انا والساعة
 کھاتین اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے: ”اقتربت الساعة وانشق القمر“ یہ کیسی بدبودار
 نادانی ہے۔ جو اس جگہ لفظ ساعة سے قیامت سمجھتے ہیں۔ اب مجھ سے سمجھو کہ ساعة
 سے مراد اس جگہ وہ عذاب ہے جو حضرت عیسیٰ کے بعد طیوس رومی کے ہاتھ سے
 یہودیوں پر نازل ہوا تھا۔ اور خود خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں سورہ بنی اسرائیل

میں اس ساعت کی خبر دی ہے۔ اسی آیت کی تشریح اس آیت میں ہے کہ: ”مثلاً لبنی اسرائیل“ یعنی عیسیٰ کے وقت سخت عذاب سے قیامت کا نمونہ یہودیوں کو دیا گیا اور ان کے لئے وہ ساعت ہو گئی۔ قرآنی محاورہ کی رو سے ساعۃ عذاب ہی کو کہتے ہیں۔ سو خبر دی گئی تھی کہ یہ ساعۃ حضرت عیسیٰ کے انکار سے یہودیوں پر نازل ہوگی۔ پس وہ نشان ظہور میں آگیا۔ اور وہ ساعۃ یہودیوں پر نازل ہو گئی۔ اور نیز اس زمانہ میں طاعون بھی ان پر سخت پڑی۔ اور درحقیقت ان کے لئے وہ واقعہ قیامت تھا۔ جس کے وقت لاکھوں یہودی نیست و نابود ہو گئے، ہزار ہا طاعون سے مر گئے۔ اور باقی ماندہ بہت ذلت کے ساتھ متفرق ہو گئے۔ قیامت کبریٰ تو تمام لوگوں کے لئے قیامت ہو گئی۔ مگر یہ خاص یہودیوں کے لئے قیامت تھی۔ اس پر ایک اور قرینہ قرآن شریف میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: ”انه لعلم للساعة فلا تمترن بها“ یعنی اے یہودیو! عیسیٰ کے ساتھ تمہیں پتہ لگ جائے گا۔ کہ قیامت کیا چیز ہے اس کے مثل تمہیں دی جائے گی یعنی: ”مثلاً لبنی اسرائیل“ وہ قیامت تمہارے پر آئے گی۔ اس میں شک نہ کرو۔ صاف ظاہر ہے کہ قیامت حقیقی جواب تک نہیں آئی۔ اس کی نسبت غیر موزوں تھا کہ خدا اکتا کہ اس قیامت میں شک نہ کرو اور تم اس کو دیکھو گے۔ اس زمانہ کے یہودی تو سب مر گئے۔ اور آنے والی قیامت انہوں نے نہیں دیکھی۔ کیا خدا نے جھوٹ بولا۔ ہاں طیطوس رومی والی قیامت دیکھی۔ سو قیامت سے مراد وہی قیامت ہے۔ جو حضرت مسیح کے زمانہ میں طیطوس رومی کے ہاتھ سے یہودیوں کو دیکھنی پڑی۔“

(اعجاز احمدی ص ۲۱۲۰ خزائن ص ۱۲۹ ج ۱۳۰)

نوٹ: بڑے تعجب کی بات ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی (حماۃ البشری ص ۹۰ پر) آیت: ”انه لعلم للساعة“ کے لفظ ”ساعۃ“ کے معنی ”قیامت“ کے کرتے ہیں۔ اور (اعجاز احمدی ص ۲۱ خزائن ص ۱۲۹ ج ۱۳۰ پر) لکھتے ہیں:

”یہ کیسی بدبودار نادانی ہے۔ جو اس جگہ ساعۃ سے قیامت سمجھتے ہیں۔“

مرزا قادیانی نے سچ لکھا ہے۔ اور اپنی نسبت شکایت کی ہے کہ ”حافظہ اچھا نہیں۔ یاد نہیں رہا۔“ (ریویو ج ۲ نمبر ۴ ص ۵۳ حاشیہ اور نسیم دعوت ص ۷۱ حاشیہ خزائن ص ۱۹ ج ۳۹)

مرزا قادیانی کے بیان کردہ چاروں معانی ایک دوسرے سے مختلف ہیں اصل میں بات وہی ہے۔ جو مرزا قادیانی نے اپنی نسبت خود تسلیم کی ہے کہ مجھے مراق کی بیماری ہے۔ (بدر مورخہ ۷ جون ۱۹۰۶ء ص ۵ رسالہ تحفۃ الاذہان ج ۱ نمبر ۲ ص ۵ ملفوظات ص ۸ ج ۳۵)

اور اس مرض مراق میں مریض کو اپنے جذبات اور خیالات پر قابو نہیں رہتا۔ (ریویو ج ۲۵ نمبر ۸ اگست ۱۹۲۶ء ص ۶) حالانکہ نبی میں اجتماع توجہ بالارادہ ہوتا ہے۔ جذبات پر قابو ہوتا ہے۔ (ریویو ج ۲۶ نمبر ۵ مئی ۱۹۲۷ء ص ۳۰)

تیسرے باب

سید سرور شاہ مرزائی کی تفسیر بالرائے

(الف) ”انہ لعلم للمساعة“ اس کے یہ معنی بھی اگر کئے جائیں کہ مسیح علامت ہے قیامت کے لئے، تو بھی نزول کہاں سے ثابت ہوگا۔ اور پھر بعض مفسرین نے کہا ہے کہ مسیح کی بے باپ دلاوت دلیل قیامت ہے۔ ہزار ہا سال بعد ہونے والی بات دلیل کس طرح بن سکتی ہے۔ اور ہمارے نزدیک تو اس کے معنی آسمان ہیں۔ کہ وہ ثیل، مسیح ساعت کا علم ہے۔“ (ضمیمہ اخبار بدر مورخہ ۶ اپریل ۱۹۱۱ء)

(ب) ”سورة زخرف میں جو آتا ہے: ”ولما ضرب ابن مريم مثلا..... الخ“ میری یہ تحقیق ہے کہ یہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے متعلق ہے۔“ (الفضل قادیان ۴ جنوری ۱۹۲۳ء ص ۲۴ کالم ۳)

(ج) ”مسیح موعود (مرزا قادیانی) بروز مسیح و محمد ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب مسیح بن مریم کو بطور مثال کے پیش کیا جاتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ اس کا

ٹیل آخری زمانہ میں آئے گا۔ تو مخالف لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں تو کہا جاتا ہے کہ خدا انسان میں حلول نہیں کر سکتا۔ مگر خود یہ کہا جاتا ہے۔ کہ مسیح کا ہرگز آئے گا۔“

(الفضل ۳ جنوری ۱۹۲۴ء ص ۵)

نوٹ: سید سرور شاہ قادیانی نے جو تفسیر آیت: ”وانہ لعلم للساعة“

کی یہ کی ہے کہ:

”مسیح کا ٹیل آخری زمانہ میں آئے گا۔“

سو یہ مطلب اس آیت کا نہ تو حضرت رسول خدا ﷺ نے بیان فرمایا اور نہ آپ ﷺ کے کسی صحابی نے بلکہ سید سرور شاہ کے پیرومرشد کو بھی یہ تفسیر نہ سوجھی۔

سید محمد احسن امروہی کی تفسیر بالرائے

”دوستو! یہ آیت (یعنی آیت: ”وانہ لعلم للساعة..... عدومیین“)

۲۵ پارہ سورہ زخرف میں ہے۔ اور بالاتفاق تمام مفسرین کے حضرت عیسیٰ کے دوبارہ آنے کے واسطے ہے۔ اس میں کسی مفسر کو اختلاف نہیں۔ البتہ ان کے نزول ثانوی کے شان نزول میں اختلاف ہے..... اور ہم تسلیم کرتے ہیں۔ کہ اس آیت میں بالضرور مسیح محمدی (مرزا قادیانی) ہی کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے۔..... چونکہ اس سورۃ میں مسیح محمدی (مرزا قادیانی) کے دوبارہ آنے کا ذکر بالاتفاق مفسرین کے ہے۔ اسی لئے اس کے زمانہ کی طرف ایک بڑے اشارہ لطیفہ کے ساتھ نشان دہی بھی کی گئی ہے۔ تاکہ مومن عبرت پکڑنے والے کو سورۃ کے نام سے ہی پتہ لگ جائے۔ کہ مسیح محمدی اس وقت آئے گا۔ کہ اس زخارف دنیوی کی ایسی کثرت اور ترقی اس آخر زمانہ میں ہوگی۔ کہ کبھی پہلے ویسی ترقی نہ ہوئی ہوگی۔

(اخبار الحکم مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۰۹ء ص ۲)

نوٹ: مرزائی کے ”مسح محمدی“ کے الفاظ سے مرزا غلام احمد قادیانی مراد ہیں۔ جن کو وہ مسح موعود اور شیل مسح مانتے ہیں۔ اوپر کا اقتباس سید محمد احسن مرزائی امر وہی کی اس تقریر کا ہے۔ جو اس نے ۲۷ ستمبر ۱۹۰۸ء کو سالانہ جلسہ پر کی تھی۔

کسی بھوکے سے پوچھا گیا تھا کہ دو اور دو کتنے ہوتے ہیں۔ اس نے جواب دیا کہ ”چار روٹیاں“ یہی حالت ان مرزائی مولویوں کی ہے۔ جو تفسیر بالرائے کی وعید سے نہ ڈرتے ہوئے آیت: ”وانه لعلم للساعة“ سے مرزا قادیانی کے آنے پر استدلال کرتے ہیں۔ مزے کی بات یہ ہے کہ یہی سید محمد احسن مرزائی امر وہی دسمبر ۱۹۰۸ء سے کئی سال پہلے آیت مقدسہ کی تفسیروں کر چکے ہیں کہ:

”آیت دوم میں تسلیم کیا کہ ضمیر انہ طرف قرآن مجید یا آنحضرت ﷺ کے راجع نہیں۔ حضرت عیسیٰ ہی کی طرف راجع ہے۔ تو اس کے ظاہری معنی یہی ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ کا بغیر باپ کے پیدا ہونا مفید ہے۔ علم ساعۃ کو یا حضرت عیسیٰ کا مردوں کو زندہ کرنا جو دلالت کرتا ہے اللہ کے احیاء موتے پر قیامت میں دلیل و موجب علم ہے بحث و نشر قیامت کے وغیرہ وغیرہ۔“ (اعلام الناس حصہ دوم ص ۲۵)

دیکھئے کہ (اعلام الناس نامی کتاب حصہ دوم ص ۵ پر) آیت مقدسہ: ”وانه لعلم للساعة“ سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بغیر باپ کے پیدا ہونا یا آپ کا مردوں کو زندہ کرنا لکھا گیا ہے۔

چوتھا باب

قرآن مجید کی تفسیر کے اصول

اس زمانہ میں سر سید احمد خاں صاحب، عبد اللہ چکڑالوی، مرزا غلام احمد قادیانی، میاں بشیر الدین محمود احمد خلیفہ جماعت قادیانی، محمد علی ایم، اے امیر جماعت

مرزا سیہ لاہوریہ اور مولوی احمد الدین امرتسری نے اہل سنت والجماعت کے عقائد کے خلاف تفسیریں کی ہیں۔ اور ایسے معنی کئے ہیں۔ جو احادیث نبویہ اور اقوال صحابہؓ و تابعینؓ کے مطابق نہیں ہیں۔ اس لئے (تفسیر لن کثیر ج اول ص ۷۴، تفسیر ترجمان القرآن بلطائف البیان ج اول ص ۱۶، ۱۷، ۱۸) ذیل میں قرآن مجید کی تفسیر کے اصول لکھے جاتے ہیں۔

(۱)..... قرآن کریم کی تفسیریوں ہوتی ہے کہ پہلے قرآن کو قرآن ہی سے بیان کرے۔ اس لئے کہ جو بات ایک جگہ قرآن میں مجمل آئی ہے۔ وہ دوسری جگہ تفصیل سے بیان کی گئی ہے۔

(۲)..... جو تفسیر قرآن مجید کی حضرت رسول خدا ﷺ سے ثابت ہو چکی ہے۔ وہ ہر چیز پر مقدم ہے بلکہ وہی تفسیر ساری امت پر حجت ہے۔ اس کے خلاف ہر گز کہنا یا کرنا نہ چاہئے۔ اس کی پیروی سب پر واجب ہے۔ حضرت امام شافعیؒ نے کہا ہے۔ کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے جو حکم دیا ہے۔ وہ قرآن سے سمجھ کر دیا ہے۔

(۳)..... سو جب تفسیر قرآن کی قرآن و حدیث سے ہاتھ نہ لگے۔ تو پھر حضرات صحابہؓ کے اقوال سے لینا چاہئے۔ اس لئے کہ انہوں نے احوال و قرآن اس وقت کے دیکھے بھالے ہیں۔ جس وقت نزول قرآن کے وہ حاضر و موجود تھے۔ فہم تام، علم صحیح، عمل صالح رکھتے تھے۔

(۴)..... جب تفسیر قرآن شریف کی قرآن پاک یا سنت صحیحہ یا قول صحابی میں نہ ملے تو اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ تابعین کے قول کو لیوے۔

(۵)..... جب قرآن کریم کی تفسیر کرے۔ تو حتی الامکان اول قرآن پاک ہی سے کرے۔ پھر سنت مطہرہ سے، پھر قول صحابیؓ سے، پھر اجماع تابعینؓ سے، پھر لغت عرب سے، یہ پانچ مرتبے ہوئے۔ اپنی طرف سے ہر گز کوئی بات نہ کرے۔ اگرچہ اچھی ہی کیوں نہ ہو۔ رائے سے تفسیر کرنے والے کو جہنمی فرمایا ہے۔

الحمد لله کہ مرزا قادیانی کے اپنی کتاب (برکات الدعاء ۱۳، ۱۴، ۱۵) پر اہل سنت کے مقرر کردہ معیاروں میں سے چار معیار تسلیم کر لئے ہیں۔ صرف تابعین کی فرمودہ تفسیر کا ذکر نہیں کیا۔ باقی معیار اول، دوم، سوم، پنجم کو مانا ہے۔ بلکہ یہ بھی لکھا ہے۔ کہ ”تفسیر بالرأے سے نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ قرآن کی تفسیر کی اور اپنے خیال میں اچھی کی تب بھی اس نے بری تفسیر کی۔ (برکات الدعاء ص ۱۴، ۱۵، خزائن ص ۱۹ ج ۶)

پانچواں باب

احادیث نبوی

حضرت مسیح علیہ السلام کا نزول قیامت کی نشانی

(۱)..... ”حضرت خدیفہ بن اسید غفاری سے روایت ہے کہ ہم پر حضرت رسول خدا ﷺ نے جھانکا۔ اس حال میں کہ ہم آپس میں باتیں کرتے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم کیا باتیں کرتے ہو۔ صحابہ نے عرض کیا کہ ہم قیامت کا ذکر کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک تم اس سے پیشتر دس نشانیاں دیکھو گے۔ پس آپ ﷺ نے ان نشانیوں کا ذکر کیا۔ دجال کا نکلنا، دابۃ الارض کا نکلنا، اور مغرب کی طرف سے سورج کا نکلنا، حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا نازل ہونا، یا جوج ماجوج کا نکلنا، اور تین خسفوں کا ہونا، ایک خسف مشرق میں، ایک خسف مغرب میں، ایک عرب میں، اور وہ نشانی کہ سب کے بعد ہوگی، ایک آگ ہوگی۔ جو عدن کے پرلے کنارے سے نکلے گی۔ اور لوگوں کو زمین حشر کی طرف ہانکے گی۔“ (مسلم شریف ج ۲ ص ۳۹۳ کتاب القن و شرائط الساعة، مشکوٰۃ ص ۷۲، کتاب القن باب علامات بین یدی الساعة و ذکر الدجال، منتخب کتب العمال بر حاشیہ، مسند احمد ج ۶ ص ۲۴، مسند احمد ج ۴ ص ۷، مظاہر حق ج ۴ ص ۳۸، کنز العمال ج ۱۴ ص ۲۶۱ حدیث نمبر ۳۸۶۵)

(۲)..... ”عن ابن شہاب ان سعید بن المسیب سَمِعَ

ابوہریرہؓ قال قال رسول اللہ ﷺ والذي نفسي بيده ليوشكن ان ينزل فيكم ابن مريم حكما عدلا فيكسر الصليب ويقتل الخنزير ويضع الحرب ويفيض ا'مال حتى لا يقبله احد حتى تكون السجدة والواحدة خير من الدنيا وما فيها ثم يقول ابو هريرة و اقرؤا ان شئتم وان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته ويوم القيمة يكون عليهم شهيداً“ (صحیح بخاری شریف ج ۱ ص ۴۹۰ صحیح مسلم ج ۱ ص ۸۷ فتح الباری پارہ ۱ ص ۲۸۱ عمدة القاری ج ۷ ص ۴۵۱ ارشاد الساری ج ۵ ص ۴۱۸ مشکوٰۃ باب نزول عیسی السلام ص ۷۹ مظاہر حق ج ۴ ص ۷۶ ص ۳)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا ﷺ نے قسم ہے اس خدا کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے۔ تحقیق تم میں نازل ہونگے۔ حضرت ابن مریم علیہ السلام اس حال میں کہ وہ حاکم عادل ہونگے۔ پس صلیب کو توڑ دیں گے۔ اور قتل کریں گے سور کو۔ اور جنگ کو بند کر دیں گے۔ (اور مسلم میں ہے کہ جزیہ رکھ دیں گے) اور بہت مال ہو گا یہاں تک کہ ایک سجدہ بہتر ہو گا دنیا سے اور ہر چیز سے کہ دنیا میں ہے۔ پھر حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں۔ پس پڑھ لو اگر تم چاہو (یہ آیت کہ) اور نہیں کوئی اہل کتاب میں مگر یہ کہ البتہ ضرور ایمان لاوے گا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مرنے کے پہلے اور وہ ان پر دن قیامت کے گواہ ہو گا۔ ﴿

(۳)..... ”یحدث ابوہریرۃ عن النبی ﷺ قال والذي نفسي بيده

بيده ليهلن ابن مريم بفتح الروحاء حاجا او معتمرا اوليشنيهما“

(صحیح مسلم شریف ج ۱ ص ۴۰۸ کتاب الحج باب جواز التمتع فی الحج والقرآن)

حضرت ابو ہریرہؓ حضرت نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا۔ مجھے اس خدا کی قسم ہے کہ جس کے دست قدرت میں میری جان ہے البتہ ضرور گزرے گا ابن مریم علیہ السلام روحاء کے راستے سے حج کرتے

ہوئے یا عمرہ کرتے ہوئے یا دونوں۔ ﴿

(نیز دیکھو کنز العمال ج ۱۱ ص ۵۰۳ حدیث ۳۲۳۵۲ و مسند احمد ج دوم ص ۷۷۲)

(۴)..... ”ابو یعلیٰ“ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ میں نے

حضرت رسول خدا ﷺ کو یوں فرماتے سنا ہے کہ قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ کہ ضرور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اتریں گے پھر میری قبر پر کھڑے ہو کر پکاریں گے۔ کہ اے محمد ﷺ! تو میں ضرور ان کو جواب دوں گا۔“ (کتاب انتباه الانبیاء ص ۵۴، مجمع الزوائد ج ۸ ص ۲۱۴، الحاوی ج ۲ ص ۱۶۳، روح المعانی تفسیر آیت خاتم النبین ج ۲۲ ص ۳۳، التصبیح ص ۲۴۴ طبع مجلس تحفظ ختم نبوت لبنان)

نوٹ: اگر کوئی مرزائی یہ کہے کہ آنے والے ابن مریم علیہ السلام سے

حدیث میں مسیح ماضی مراد نہیں ہو سکتا بلکہ کوئی اور ہے۔ کیونکہ مسیح ماضی فوت ہو چکے ہیں۔ بلکہ ابن مریم علیہ السلام سے مراد کوئی اور ابن مریم علیہ السلام ہے۔ جس کو بوجہ مشابہت تامہ ہونے کے ابن مریم کا نام دیا گیا ہے۔ کیونکہ عربی زبان کا قاعدہ ہے کہ دو چیزوں میں مشابہت کے پا جانے سے مشبہ کو مشبہ بہ کا نام دیدیا کرتے ہیں۔ اور مرزا غلام احمد قادیانی وہ مسیح موعود ہیں۔ (رسالہ تہذیب الاذہان بابت ماہ اگست ۱۹۲۰ء ص ۲۱، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱

کوئی تاویل ہے اور نہ استثناء اور نہ قسم میں کونسا فائدہ۔

(حاشیہ البشریٰ مترجم ص ۳۱، ۳۳ حاشیہ خزائن ص ۱۹۲ ج ۷)

(۵)..... ”قال ابن عباس قال رسول الله ﷺ فعند ذالك

ينزل اخى عيسى ابن مريم من السماء على جبل افيق اماما هاديا
وحكما عادلا عليه برنس له مربوع الخلق اصلت سبط الشجر بيده
حربة يقتل الدجال فاذا قتل لدجال يضع الحرب وزارها فكان
السلم فليقى الرجل الاسد فلا بهيجه وياخذ الحية فلا تضربه وتنبت
الارض كنبها على عهد آدم يومن به اهل ارض ويكون الناس اهل
ملة واحدة“ (روایت کیا اس کو اسحاق بن بشیرو ابن عسا کر نے
نیز دیکھو حجج الکرامہ ص ۴۲۳)“

(کنز العمال ج ۱۳ ص ۶۱۹ حدیث ۳۹۷۲۶ کتاب منتخب کنز العمال حاشیہ منہ احمد ج ۶ ص ۵۶)

نوٹ نمبر ۱: اس حدیث نبوی میں ”آسمان“ کا لفظ موجود ہے۔ اس سے

مرزا قادیانی کا یہ قول کہ ”اس قوم پر سخت تعجب ہے کہ نزول مسیح سے یہی خیال کرتی
ہے کہ وہ آسمان سے اترے گا اور آسمان کا لفظ اپنی طرف سے ایذا کر دیتے ہیں اور کسی
حدیث میں اس کا کوئی اثر و نشان نہیں۔“ (حاشیہ البشریٰ ص ۱۸ حاشیہ خزائن ص ۱۹۲ ج ۷)
ہاں بعض احادیث میں عیسیٰ بن مریم کے نزول کا لفظ پایا جاتا ہے لیکن کسی حدیث میں یہ
نہیں پاؤ گے کہ اس کا نزول آسمان سے ہو گا۔ (خزائن ص ۲۰۲ ج ۷ حاشیہ البشریٰ ص ۲۱) سر اسر
غلط ٹھہرا۔

چھٹا باب تفسیر صحابہؓ

حضرت ابن عباسؓ کی تفسیر

ذیل میں آیت مقدسہ: ”وانه لعلم للساعة“ کی صحیح تفسیر جو حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے مروی ہے درج کی جاتی ہے۔ اوزناظرین پر واضح ہو گا کہ حضرت ابن عباسؓ قرآن کریم کے سمجھنے میں اول نمبر والوں میں سے ہیں اور اس بارے میں ان کے حق میں آنحضرت ﷺ کی ایک دعا بھی ہے۔ (ازالہ لبہام ص ۷۷۷ ۲۴۷ خزائن ص ۲۲۵ ج ۳)

(۱)..... ”حضرت ابن عباسؓ نے آیت: ”وانه لعلم للساعة“ کے

معنی یہ بیان فرمائے کہ یہ قیامت سے پیشتر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم کا آنا ہے۔“ (مسند احمد ج ۱ ص ۳۱۸، کنز کیرج ص ۹، ۱۳۴، درعروج ص ۶۲۰، فتح البیان ج ۸ ص ۳۱۱، ۳۱۲، ترجمان القرآن ج ۱ ص ۶۶، مواہب الرحمن پارہ ۲۵ ص ۲۵، ۱۳۴، مستدرک حاکم ج ۲ ص ۴۴۸)

(۲)..... ”حضرت عبد اللہ بن عباسؓ نے آیت: ”وانه لعلم للساعة“ کی تفسیر یہ کی۔ کہ قیامت سے پیشتر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم نازل ہوں گے۔“ (تفسیر ابن جریر ج ۲ ص ۴۸، ۴۹ کا خلاصہ)

(۳)..... ”محمد ثنین مثلاً فریابی و سعید بن منصور، مسدود، عبد بن حمید و ابن ابی حاتم و طبرانی نے حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ: ”وانه لعلم للساعة“ کے معنی قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آنا ہے۔“

(تفسیر درعروج ص ۶۲۰)

(۴)..... ”عن ابن عباسؓ وانہ لعلم للساعة قال خروج عیسیٰ علیہ السہلام قبل یوم القيامة“ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اس

آیت: ”وانه لعلم للساعة“ کے معنی یہ ہیں قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام خروج کریں گے یعنی نکلیں گے۔“

(نظام الدین مرزائی کی کتاب المسح الموعود والامام المہدی المسعود حصہ اول ص ۴۰)

ان مندرجہ بالا چار تحریروں سے یہ بات روز روشن کی طرح ظاہر ہوتی ہے کہ حضرت سید المفسرین عبد اللہ بن عباسؓ کا یہی مذہب تھا کہ آیت: ”وانه لعلم للساعة“ مراد قیامت سے پیشتر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آنا ہے۔“

حضرت ابو ہریرہؓ کی تفسیر

(۱)..... ”محدث عبد بن حمید نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے

کہ: ”وانه لعلم للساعة“ سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آنا ہے وہ زمین میں چالیس سال رہیں گے۔“

(تفسیر درمختار ج ۶ ص ۲۰)

(۲)..... نظام الدین مرزائی نے تسلیم کیا کہ حضرت ابو ہریرہؓ آیت: ”

وانه لعلم للساعة“ سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آنا لیتے ہیں۔

(کتاب المسح الموعود والامام المہدی المسعود حصہ اول ص ۴۰)

ساتواں باب

اقوال تابعین

اب میں ذیل میں تابعین میں سے حضرت حسن بصریؒ، حضرت مجاہدؒ،

حضرت قتادہؒ، حضرت ضحاکؒ، حضرت ابن زیدؒ کا مذہب درج کرتا ہوں:

(۱)..... حضرت ابو مالکؒ اور حضرت حسنؒ نے فرمایا۔ یہ حضرت عیسیٰ ابن

مریم علیہ السلام کا نازل ہوتا ہے۔ (تفسیر ابن جریر ج ۲ ص ۲۵۷ اور درمختار ج ۶ ص ۲۰)

(۲)..... حضرت مجاہدؒ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا

قیامت سے پہلے آنے علامت ہے قیامت کی۔ (لن جریر ج ۲۵ ص ۹۰، درمثور ص ۶۲۱، ۲۱۰)

(۳)..... حضرت ضحاکؓ نے فرمایا: ”وانه لعلم للساعة“ سے مراد یہ

ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم آئیں گے اور قیامت سے پہلے آسمان سے نازل ہوں گے۔ (لن جریر ج ۲۵ ص ۹۱)

(۴)..... حضرت قتادہؓ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم کا

نازل ہونا قیامت کی نشانی ہے۔ (لن جریر ج ۲۵ ص ۹۱، درمثور ج ۶ ص ۲۰)

(۵)..... حضرت ابن زیدؓ نے فرمایا کہ: ”وانه لعلم للساعة“ سے مراد

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا ہے۔ (لن جریر ج ۲۵ ص ۹۱)

آٹھواں باب

حافظ ابن کثیرؒ کا فیصلہ

”قول صحیح یہ ہے کہ ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف پھرتی ہے۔ اس لئے سیاق کلام انہیں کے ذکر میں ہے پھر مراد اس سے ان کا نزول ہے قبل قیامت کے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور نہیں کوئی اہل کتاب میں سے مگر البتہ ایمان لائے گا ساتھ اس کے پہلے موت اس کی، کے یعنی موت عیسیٰ کی، کے اور دن قیامت کے ہو گا عیسیٰ ان پر گواہی دینے والا اس معنی کی مؤید دوسری قرات وانہ لعلم للساعة ہے۔ یعنی وہ علامت و نشانی و دلیل ہے قیامت کے وقوع پر، مجاہدؒ نے فرمایا یعنی نشانی ہے واسطے قیامت کے خروج حضرت عیسیٰ ابن مریم کا قبل روز قیامت کے، اور اسی طرح حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت ابن عباسؓ، والو العالیہ و ابو مالک و عکرمہ، حضرت حسن و قتادہ و ضحاکؓ سے بھی مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے حدیثوں سے تواتر ہوا ہے اس بات پر کہ آپ ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی خبر دی ہے قبل روز قیامت کے“

کہ وہ لام عادل و حکم مقسط ہو کر نازل ہوں گے۔“

(تفسیر ابن کثیر معجمی ج ۹ ص ۳۰۸ ترجمان القرآن ج ۱۴ ص ۶۲، مواہب الرحمن ج ۲۵ ص ۱۴۵)

نواں باب

مفسرین کے اقوال

اب ذیل میں حضرات مفسرین اہل سنت والجماعت کے اقوال درج کئے جاتے ہیں:

(۱)..... ”وانہ یعنی عیسیٰ علیہ السلام لعلم للساعة للعلامة من علامات القيامة كما جاء في الحديث انا اولى الناس بعیسیٰ لیس بینی و بینہ نبی و انه نازل یکسر الصیْب و یقتل الخنزیر و یقاتل الناس علی الاسلام“ (تفسیر غرائب القرآن ج ۲۵ ص ۲۴)

(۲)..... ”والظاهر ان الضمیر فی وانه لعلم للساعة يعود علی عیسیٰ اذا الظاهر فی الضمائر السابقة انها عائدة علیہ وقال ابن عباس و مجاہد وقتادة والحسن والسدي والضحاك وابن زيد ای وان خروجه لعلم للساعة يدل علی قریبها قیامها اندخروجه شرط من اشراطها وهو نزوله من السماء فی آخر الزمان“ (بحر المحيط ج ۸ ص ۲۵)

(۳)..... ”والظاهر ان الضمیر فی وانه لعلم للساعة يعود علی عیسیٰ اذا الظاهر فی عائدة علیہ وقراء ابن عباس وجماعة لعلم ای لعلامة للساعة يدل علی قرب میقاتها اندخروجه شرط من اشراطها وهو نزوله من السماء فی آخر الزمان“ (النهر المادج ج ۸ ص ۲۴)

(۴)..... ”او انه ای عیسیٰ علیہ السلام لعلم للساعة ای انه

بنزوله شرط من اشراطها“ (روح البیان ج ۲ ص ۲۵۷) (۸۷)

(۵).....” (وانه) ای عیسیٰ علیه السلام بنزوله فی آخر

الزمان (لعلم للساعة) شرط من اشراطها يعلم به قريبا“

(روح البیان ج ۳ ص ۵۸۴)

(۶).....” (وانه) ای عیسیٰ علیه السلام (لعلم للساعة) ای

نزوله سبب للعلم بقرب الساعة التي نعم الخلائق كلهم بالموت

فنزوله من اشراط الساعة يعلم به قريبا“ (سراج مریح ج ۳ ص ۵۷۰)

(۷).....” (وانه) ای وان عیسیٰ علیه السلام (لعلم للساعة)

ای بنزوله يعلم قیامة الساعة“ (کتاب الوجیز ج ۲ ص ۲۷۸)

(۸).....” (وانه) لعل للساعة ای وان عیسیٰ لشرط من

اشراط الساعة والمعنى ان نزول عیسیٰ من السماء علامة على قرب

الساعة“ (مراج لیون ج ۲ ص ۲۷۸)

(۹).....” (وانه) لعل للساعة) هذه الآية التي يفهم منها ان

نزول عیسیٰ يدل على قرب القيامة و ذلك لان اكثر المفسرين على

ان الضمير (وانه) راجع الى عیسیٰ المذكور سابقا“ (الخصیر الاحمدی ص ۲۵۲)

(۱۰).....” (وانه) نزول عیسیٰ بن مریم علم للساعة“

(جامع البیان ج ۲ ص ۲۵۷)

(۱۱).....” (وانه) ای عیسیٰ علیه السلام (لعلم للساعة) تعلم

بنزوله والمعنى وان نزوله علامة على قرب الساعة“

(نقحات لیه ج ۳ ص ۹۵)

(۱۲).....” (وان عیسیٰ علیه السلام (لعلم للساعة) ای شرط

من اشراطها تعلم به فسمى اشراط علما الحصول العلم به و قراء

ابن عباس لعلم وهو العلامة“ (كتاب ج ٣ ص ٢٦١ طبع بيروت زیر آیت لعلم للساعة).

(١٣).....” (وانه) یعنی عیسیٰ علیہ السلام (لعلم للساعة)

یعنی نزوله من اشراط الساعة یعلم به قربها“ (مازن ج ٦ ص ١١٦)

(١٣).....” (وانه لعلم للساعة) وان عیسیٰ ممایعلم به مجئ

الساعة وقرأ ابن عباس لعلم للساعة وهو العلامة ای وان نزوله

لعلم للساعة“ (مدارك الشریع ج ٣ ص ١٠٩)

(١٥).....” (قوله وانه لعلم للساعة) ای نزوله علامة على

قرب الساعة“ (المجموع الربيعي العالم علامة بالله تعالى الشيخ احمد الصاوي النابلي على تفسير الجليلين ص ٣٣)

(١٦).....” (وانه) الضمير لعيسى عليه السلام (لعلم) وقرى

لعلم بفتح العين واللام (للساعة) فعلى الاولى علم يعلم بنزوله قرب

الساعة وعلى الثانية علامة على الاخرى“ (تاج التفسير ج ٢ ص ١٣١)

(١٤).....” (وانه) عيسى عليه السلام (لعلم الساعة) ای

علامة القيامة وقال الله تعالى وان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل

موته ای قبل موت عيسى بعد نزوله عند قيام الساعة فيصير الملل

واحدة وهي ملة الاسلام الحنيفة“ (شرح فقه اكبر المروني شرح ملا علی قاري ص ١٣٦)

(١٨).....” (وانه) وان عيسى عليه السلام (لعلم للساعة) ای

انه بنزوله شرط من اشراطها“ (ابن السعود ج ٨ ص ٥٢)

(١٩).....” (وانه) وان عيسى عليه السلام (لعلم للساعة) لان

حدوثه او نزوله من اشراط الساعة يعلم به دنوها ولان احياء الموتى

يدل على قدرة الله تعالى عليه“ (بخاري ج ٢ ص ٢٨٣)

(٢٠).....” (وانه) یعنی عیسیٰ علیہ السلام (لعلم للساعة)

يعنى نزوله من اشراط الساعة يعلم به قريبا“ (معالم التنزيل ج ٣ ص ٥٠)

(٢١).....” ان عيسى عليه السلام لم يموت بل يموت فى آخر الزمان ويؤمن به كل اهل الكتاب وقد ذكر الله تعالى فى كتابه ان نزوله الى الارض من علامات الساعة قال الله تعالى وانه لعلم للساعة وقال الامام ابن كثير فى التفسيره الصحيح ان الضمير عائد الى عيسى فان السياق فى ذكره وان المراد نزوله قبل يوم القيامة كما قال تعالى وان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته اى قبل موت عيسى“ (عون المعبود شرح سنن ابى داود ج ٣ ص ٢٠٣)

(٢٢).....” وفى التنزيل فى صفته عيسى صلوات الله على نبينا وعليه وانه لعلم للساعة وهى قرأة اكثر القراء وقرء بعضهم وانه لعلم للساعة المعنى ان ظهور عيسى و نزوله الى الارض علامة تدل على اقتراب الساعة“ (سان العرب ج ١٥ ص ٣١٢)

(٢٣).....” وان عيسى لعلم للساعة اى شرط من اشراطها تعلم به فسمى الشرط الدال على الشئ علما لحصول العلم به وقرأ ابن عباس لعلم وهو العلامة و قرى للعلم وقراء ابى الذكر وفى الحديث ان عيسى ينزل على ثنية فى الارض المقدسة يقال لها افريق ويده حربة وبها يقتل الدجال فيأتى بيت المقدس والناس فى صلاة الصبح والامام يؤم بهم فيتا اخر الامام فيقدمه عيسى ويصلى خلفه على شريعة محمد ﷺ ثم يقتل الخنازير ويكسر الصليب ويحزب البيع والكنائس ويقتل النصارى الامن آمن به“ (مفتاح الغيب ج ٢ ص ٣٠٤)

(٢٤).....” (وانه لعلم للساعة) قال مجاهد والضحاك

والسدى وقتادة ان المراد المسيح وان خروجه اى نزوله مما يعلم به قيام الساعة اى قربها لكونه شرطامن اشراطها لان الله سبحانه ينزله من السماء قبيل قيام الساعة“ (فتح البیان ج ۴ ص ۲۱۲)

(۲۵)..... ”وانه“ اور تحقیق وہ عیسیٰ علیہ السلام: ”لعلم للساعة“ البتہ علم ہے واسطے قیامت کے کہ نزدیک ہونا قیامت کا اس سے جانا جائے گا۔ اس واسطے کہ اترنا اس کا آسمان سے قیامت کے نزدیک ہونے کی علامتوں میں سے ہے۔

(اہل تشیع کی تفسیر عمدۃ البیان ج ۲ ص ۲۲۲)

(۲۶)..... امام عبد الوہاب شعرانی لکھتے ہیں: ”اگر تو سوال کرے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر کیا دلیل ہے تو جواب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر دلیل اللہ تعالیٰ کا قول: ”وان من اهل الكتاب الا لیؤمنن به قبل موته“ ہے یعنی جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو اہل کتاب ان پر جمع ہوں گے اور انکار کیا معتزلہ اور فلاسفہ اور یہود اور نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جسم کے ساتھ آسمان پر جانے سے اور کہا اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں: ”وانه لعلم للساعة“ اور لفظ علم کو عین کی زیر کے ساتھ پڑھا گیا ہے۔ اور ضمیر بیچ ”انه“ کے راجع ہے طرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اور حق بات یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے جسم سمیت آسمان کی طرف اٹھائے گئے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ایمان لانا واجب ہے کہا اللہ تعالیٰ نے: ”بل رفع الله اليه“ بلکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف اٹھالیا۔“

(کتاب البیاتی والجبواہر فی بیان عقائد الاکابر ج دوم صفحہ ۶۵ ص ۱۳۶)

(۲۷)..... ”(وانه لعلم للساعة) فيه نزول عيسى قربها روى الحاكم عن ابن عباس في قوله وانه لعلم للساعة قال خروج عيسى عليه السلام“ (اکلیل بر حاشیہ جامع البیان ص ۳۵۹)

(۲۸)..... ”(وانه لعلم للساعة) و قرى (لعلم) بالتحريك اى

امارة دليل على اقتراب الساعة و ذلك لانه ينزل بعد خروج المسيح الدجال فيقتله الله على يديه كما ثبت فى الصحيح ان الله ما انزل داء الا انزل له شفاء“
(تفسير ابن كثير ج ۳ ص ۲۳)

(۲۹)..... ”(وانه لعلم للساعة) اى ان عيسى عليه السلام

مما يعلم به القيامة الكبرى وذلك ان نزوله من اشراط الساعة“
(عرائس البيان ج ۲ ص ۲۶۲)

(۳۰)..... ”باب بفتح در بيان نزول حضرت روح الله عيسى

ابن مريم عبدالله وكلمته عليه السلام و ایں يكے اذا اشراط قريبه قيام ساعت قال تعالى وان اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته وقال تعالى وانه لعلم للساعة فلا تمترن بها“
(فتح المکرّمہ ص ۳۲۲)

(۳۱)..... ”(وانه اى عيسى (لعلم للساعة) تعلم بنزوله“

(تفسير جلالين ص ۳۰۹)

(۳۲)..... ”(وانه لعلم للساعة) اى من اشراطها ينزل بقربها“

(تفسير مہر الرحمن و تیسر النان ج ۲ ص ۲۵۷)

(۳۳)..... ”وانه لعلم للساعة فلا تمترن بها“ یعنی عیسی قیامت

کے لئے علم ہے کہ ان کے سبب سے قیامت کا نزدیک اور قریب ہونا جانا جائے گا کیونکہ قیامت کی علامت میں سے ایک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول کرنا ہے۔
(اعظم التفسیر حصہ ۲۵ ص ۳۱۸)

(۳۴)..... (اور البتہ عیسیٰ جو ہے تو قیامت کی ایک نشانی ہے) اور نیز وہ

قیامت کی نشانی ہے کہ قریب قیامت کے دنیا پر اترے گا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے۔
(فتح النان ج ۳ ص ۲۳۴)

(۳۵)..... ”ثم رجع سبحانه الى ذكر عيسى فقال (وانه لعلم

للساعة) یعنی ان نزول عيسى من اشراط لساعة يعلم بها قريها
(فلا تمترن بها) ای بالساعة فلا تكذبوا بها ولا تشكوا فيها“

(تفسیر مجمع البیان ج ۲ ص ۳۳۲ یہ تفسیر اہل تشیع کی ہے)

(۳۶)..... ”وانه“ اور پھر عیسیٰ علیہ السلام: ”علم للساعة“ علم ہے

ساعت کے واسطے یعنی ان کے سبب سے جانو گے کہ قیامت نزدیک ہے اس واسطے کہ
قیامت کی علامات میں سے ایک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اترنا ہے۔“

(تفسیر قادری ج ۲ ص ۳۰۸)

حضرات مفسرین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے اقوال سے بھی یہی امر ثابت

ہوتا ہے کہ آیت: ”وانه لعلم للساعة“ کی تفسیر یہ ہے کہ قیامت کی علامتوں
میں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم کا نازل ہونا بھی ہے۔

دسواں باب

قادیانی مغالطوں کا جواب

آیت مقدسہ: ”وانه لعلم للساعة“ کی تفسیر صحیح لکھنے کے بعد اب

ذیل میں مرزا یوں کے مغالطوں کا جواب درج کیا جاتا ہے:

قادیانی: ”بعض علماء اور بعض مفسرین یہ بھی کہتے ہیں کہ آیت: ”وانه

لعلم للساعة“ مسیح کے حق میں ہے اور وہ اس کا مفہوم یہ بتاتے ہیں کہ مسیح قیامت
کی نشانیوں میں سے ایک نشان ہے۔ تاہم یہ وہ مانتے ہیں کہ ان کا نزول قیامت کے
قریب ہو گا لیکن ہمارے نزدیک یہ بات بالکل ناقابل تسلیم نہیں۔

(عمل مصفی حصہ اول ص ۴۹۳)

مسلمان: حضرت امام عبدالوہابؒ شعرانی لکھتے ہیں کہ: ”اگر تو سوال

کرے کہ عیسیٰ کے نزول پر کیا دلیل ہے تو جواب یہ ہے کہ مسیح کے نزول پر دلیل یہ آیت ہے: ”وان من اهل الكتب الا ليؤمنن به قبل موته“ یعنی جب مسیح نازل ہو گا اور لوگ اس پر اکٹھے ہوں گے اور معتزلہ و فلاسفہ و یہود و نصاریٰ نے حضرت مسیح کے جسم سمیت آسمان کی طرف اٹھائے جانے سے انکار کیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں: ”وانه لعلم للساعة“ اور قرآن کے لفظ علم کو عین اور لام کی زد کے ساتھ پڑھا گیا ہے اور انہ میں جو ضمیر ہے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف پھرتی ہے۔“ (الباقیۃ والجوہر ج ۲ ص ۱۳۶)

آیت: ”وانه لعلم للساعة“ سے حضرت مسیح ابن مریم کے نزول پر استدلال کرنا حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ جیسے جلیل القدر صحابہ سے ثابت ہے۔ جیسا کہ منہ احمد کی ج اول ص ۳۱۷، ۳۱۸ پر ابن عباسؓ سے بہت صحیح روایت آئی ہے۔ اور آپ کو معلوم ہے کہ حضرت ابن عباسؓ کوئی معمولی انسان نہیں ہیں۔ بلکہ وہ بزرگ ہیں جن کو رسول اللہ ﷺ نے اپنے سینہ مبارک سے لگا کر یہ دعا کی تھی: ”اللهم فقه فی الدین وعلمہ التأویل“ یعنی اے اللہ ابن عباسؓ کو دین کی سمجھ اور قرآن شریف کی حقیقی تفسیر سکھلا دے جس شخص کے حق میں خود رسول اللہ ﷺ دعا کریں۔ وہ کیونکر رد ہو سکتی ہے۔ لہذا حضرت ابن عباسؓ کے معنی اور تمام لوگوں سے بڑھ کر قابل سند ہیں۔ (عمل مصححہ اول ص ۲۲۴)

اور تابعین میں سے حضرت مجاہدؒ، حضرت قتادہؒ، حضرت ابی مالکؒ، حضرت حسن بصریؒ اور حضرت ضحاکؒ سے بھی یہی تفسیر ثابت ہے اور حافظ ابن کثیرؒ جیسے جلیل القدر اور بزرگ مفسر (جن کو سید محمد احسن مرزائی امر وہی اپنی کتاب مکہ العارف ص ۲۲ پر مقتداء اہل حدیث تسلیم کرتے ہیں) بھی انہی معنوں کو مانتے ہیں اور یہ سب

بزرگان دین چودہویں صدی کے مرزائی حکیم خدا بخش مصنف عمل مصفے سے زیادہ عالم اور دیندار تھے۔

قادینی: اور ضمیرانہ کی جب مسیح کی طرف پھیری جائے۔ تو مسیح قیامت کا علم قرار پاتا ہے اور آیت: ”وَعِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَالْيَهُ رَاجِعُونَ“ ظاہر کرتی ہے کہ قیامت کا علم خدا کے ہاں ہے تو پھر مسیح خدا کے پاس ہوئے اور خدا کے پاس وہی ہوتا ہے جو دنیا سے بالکل قطع تعلق کر کے اس بھری لوازمات سے پاک ہوتا ہے جس کا نام موت ہے۔ (عمل مصفے حصہ اول ص ۴۹۳)

مسلمان: بے شک قرآن مجید کی سورہ زخرف میں ہے: ”وَعِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَالْيَهُ رَاجِعُونَ“ یعنی قیامت کا علم خدا کے پاس ہے اور اللہ کی طرف پھیرے جائیں گے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کا علم یعنی قیامت کے آنے کا وقت اللہ ہی جانتا ہے خدا کے سوا کوئی اس وقت کو نہیں جانتا حضرت مسیح کا نزول قیامت کی نشانیوں میں ایک نشانی ہے۔ حضرت مسیح کے نزول سے پتہ لگ جائے گا کہ اب قیامت قریب ہے۔ اس کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ مسیح کو قیامت کے آنے کا علم ہے اور اسکے دن کی خبر ہے۔ جس طرح سورج کا مغرب کی طرف سے نکلنا قیامت کی علامتوں میں سے ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح ابن مریم کا نازل ہونا بھی ایک علامت ہے۔

(سنن ابن ماجہ شریف ص ۲۹۹ باب خروج الدجال و خروج عیسیٰ بن مریم) حضرت عبد اللہ بن مسعود سے ایک روایت آئی ہے۔ اس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ شب اسرا میں حضرت رسول خدا ﷺ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی اور قیامت کا ذکر ہوا۔ ان تینوں نبیوں نے صاف

صاف فرمادیا کہ قیامت کا علم تو خدا ہی جانتا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اتنا زیادہ کیا کہ دنیا میں دجال خروح کرے گا۔ اور فتنہ پھیلانے کا پھر میں اتروں گا اور اس کو قتل کروں گا۔ یہ روایت مرفوعاً (مسند احمد مطبوعہ مصر ج ۱ ص ۷۵ پر) ابن مسعود سے آئی ہے۔ اس حدیث شریف سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قیامت سے پیشتر دجال کو قتل کرنے کے لئے وہی عیسیٰ نازل ہو گا۔ جو آنحضرت ﷺ کو شب اسرا میں آسمان میں ملا تھا۔

قادیانی: جب خود مفسرین کا اتفاق نہیں کہ مسیح علیہ السلام کی طرف انہ کی ضمیر راجع ہے تو پھر اس زمانہ کے علماء کس برتے پر زور دیتے ہیں کہ ضمیر مسیح کی طرف راجع ہے۔ (عمل مطبوعہ اول ۱۹۹۶ء)

انہ کی ضمیر قرآن شریف کی طرف ہے مسیح کا یہاں کوئی ذکر نہیں۔ (عمل مطبوعہ اول ۱۹۹۵ء)

مسلمان: جب خود مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتابوں (مثلاً نزاع ابہام ص ۲۲۴، حمانۃ البشری ص ۹۰ اور اعجاز احمدی ص ۲۱) پر تین مختلف معنی کئے ہیں۔ (جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے) تو حکیم خدا بخش مرزائی نے اہل سنت والجماعت مفسرین پر کس طرح اعتراض کر دیا ہے۔ پھر لطف کی بات یہ ہے کہ اسی کتاب (عمل مطبوعہ اول ص ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۸، ۴۹۹) پر: ”وانہ لعلم للساعة“ کی ضمیر کو قرآن شریف کی طرف پھیرا گیا ہے اور پھر اسی کتاب (ص ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۹) پر وانہ کی ضمیر کو حضرت مسیح کی طرف پھیرا گیا ہے۔

سورہ زخرف رکوع ۳۱، ۳۲ میں بے شک قرآن مجید کا ذکر خیر آیا ہے۔ مگر رکوع ۶ جہاں یہ آیت واقع ہے میں قرآن شریف کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

قادیانی: ”غیر احمدیوں کا اس آیت سے استدلال یہ ہے کہ انہ کی ضمیر کا

مرجع ابن مریم ہے وہی قیامت کے نزدیک دنیا میں تشریف لائیں گے پس وہ زندہ ہیں۔“

الجواب الاول: انہ کی ضمیر کا مرجع ابن مریم یا المسیح لینے سے بہت سی قباحتیں لازم آئیں گی۔ مثلاً :

(۱)..... اس کے آگے خدا تعالیٰ فرماتا ہے: ”ہذا صراط مستقیم یعنی یہ صراط مستقیم ہے اور صراط مستقیم سے ہٹنے والا شخص ضال اور گمراہ ہوتا ہے۔ پس اگر انہ کی ضمیر کا مرجع ابن مریم لیا جائے اور یہ مان لیا جائے کہ نعوذ باللہ حیات مسیح کا عقیدہ صراط مستقیم ہے۔ تو گویا اس کا منکر ضال اور گمراہ ہو گا حالانکہ غیر احمدیوں کے مسلمات کی رو سے حیات و وفات مسیح کا عقیدہ ایمان کی جزئیات میں سے نہیں اور اس کے مان لینے سے تو حضرت امام مالک، حضرت امام ابن حزم، حضرت عبدالحق صاحب محدث دہلوی، حضرت محی الدین صاحب ابن عربی، حضرت عاکشہ صدیقہ، حضرت ابن جریر، حضرت امام جبائی وغیرہم اجمعین حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ خود حضرت ابو بکر و حضرت امام حسنؑ کو جنہوں نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ نعوذ باللہ ضال اور گمراہ ماننا پڑے گا۔ پس ثابت ہوا کہ انہ کی ضمیر کا مرجع کچھ اور ہی ہے جس کے انکار سے کفر لازم آتا ہے۔ فافہم۔

(الفضل ۱۰ ستمبر ۱۹۲۶ء ص ۸ ج ۱۳ ش ۲۱)

مسلمان: قادیانی نامہ نگار کے ان مغالطوں کا جواب ذیل میں مختصر طور پر

دیا جاتا ہے: ”وفا توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب“

(۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی

حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی

قادیانی نامہ نگار نے آپ ﷺ کی طرف یہ بات منسوب کی ہے۔ کہ آپ نے فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ ”حالانکہ آپ نے کبھی یہ نہ فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں (صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ترمذی، سنن ابن ماجہ، سنن ابو داؤد، سنن نسائی، مسند احمد، کتاب الاسماء والصفات، مستدرک حاکم، مشکوٰۃ، مرآۃ المفاتیح، مظاہر حق، فتح الباری، عمدۃ القاری، ارشاد الساری، کنز العمال، منتخب کنز العمال وغیرہ کتب حدیث اور اہل سنت کی تفسیروں مثلاً ابن کثیر و تفسیر ابن جریر و درمثور) میں بہت سی صحیح مرفوع حدیثیں اس بارے میں آئی ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم قیامت کے پہلے نازل ہوں گے۔ ان احادیث نبویہ میں کہیں شیل مسیح کے الفاظ نہیں ہیں۔ احادیث صحیحہ نبویہ میں الفاظ عیسیٰ ابن مریم، مسیح ابن مریم، ابن مریم، عیسیٰ مسیح، روح اللہ، عیسیٰ آئے ہیں۔ آپ ﷺ نے یہ کبھی نہ فرمایا کہ ایک شیل مسیح پیدا ہوگا۔

(الف)..... ”قال الحسن قال رسول الله ﷺ لليهود ان عيسى لم يموت وانه راجع اليكم قبل يوم القيامة“ ﴿﴾ حضرت حسن نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا یہود کے واسطے کہ تحقیق عیسیٰ نہیں مرے اور تحقیق وہ تمہاری طرف قیامت سے پہلے دوبارہ تشریف لائیں گے۔ ﴿﴾ (تفسیر جامع البیان ج سوم ص ۲۸۹ تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۳۶۶ من طریق آخر ابن کثیر ج ۱ ص ۵۷۶ ابن جریر تفسیر جامع البیان ج ۳ ص ۲۸۹ تفسیر درمثور ج ۲ ص ۳۶)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودی کہتے تھے کہ عیسیٰ وفات پا گئے ہیں اور قیامت سے پہلے نہ آئیں گے اور حضرت رسول خدا ﷺ نے یہودی کی تردید کی۔

(ب)..... ”الستم تعلمون ان ربنا حي لا يموت وان عيسى

یائی علیہ الفناء“ یعنی ہمارا رب ہمیشہ زندہ ہے کبھی نہ مرے گا اور تحقیق حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر موت آئے گی۔ (تفسیر ابن جریر ج سوم ص ۱۶۳ تفسیر درمذرج دوم ص ۳ پر ہے کہ آنحضرت ﷺ نے نجران کے نصاریٰ کے مقابل پر فرمایا تھا)

(ج)..... ”ان اباہريرة قال قال رسول له ﷺ كيف انتم اذا نزل ابن مريم من السماء فيكم واما مكم منكم“ تحقیق حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا تمہارا اس وقت کیا حال ہو گا جب ابن مریم آسمان سے اترے گا تم میں اور تمہارا امام تم میں سے ہو گا۔ (کتاب الاسماء والصفات ص ۳۰۱)

قرآن کریم کی سورۃ المومنون کی آیت: ”وجعلنا ابن مريم وامه آية واوليٰنهما الى ربوة ذات قرار ومعين“ اور سورہ زخرف کی آیت: ”ولما ضرب ابن مريم مثلا اذا قومك منه يصدون“ میں ابن مریم سے مراد حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم ہی ہیں۔

(د)..... ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں لوگوں میں قریب تر ہوں عیسیٰ ابن مریم سے اور پیغمبر علامتی بھائی ہیں میرے اور اس کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوا ہے (صحیح بخاری ج اول ص ۴۸۹) دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ”لیس بینی و بین“ یعنی ”عیسیٰ علیہ السلام نبی و انہ نازل فاذا رأیتموه فاعرفوه رجل مربوع الى الحمرة والبياض“

(ابوداؤد ج ۲ ص ۲۳۸ کتاب الن باب خروج الدجال)

ان دونوں روایتوں کے ملانے سے معلوم ہوا کہ آنے والا عیسیٰ وہی مسیح ابن مریم ہے جو آپ ﷺ سے پہلے تھا اور جس کے اور آپ ﷺ کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوا۔

(۲) حضرت امام حسنؑ کا قول

”ان علیا قتل صبیحة احدى و عشرين من رمضان قال فسمعت الحسن بن علی يقول وهو یخطب وذكر مناقب علی فقال قتل ليلة انزل القرآن وليلة اسرى بعيسى وليلته قبض موسى قال وصلى عليه الحسن بن علی“ تحقیق حضرت علیؑ ماہ رمضان کی ۲۱ کی صبح کو شہید ہوئے تھے۔ راوی حدیث نے کہا کہ میں نے امام حسنؑ سے سنا اور وہ وعظ کرتے تھے اور حضرت علیؑ کے مناقب بیان کرتے تھے۔ پس امام حسنؑ نے فرمایا کہ حضرت علیؑ اس رات شہید ہوئے جس میں قرآن شریف اتر اور جس رات میں حضرت عیسیٰ اٹھائے گئے۔ اور اس رات میں حضرت موسیٰ نے وفات پائی۔ راوی نے کہا کہ حضرت امام حسنؑ نے آپ پر نماز جنازہ پڑھی۔“ (کتاب مستدرک حاکم ج ۳ ص ۱۴۳)

(۳) حضرت امام مالکؑ کا قول

اگر کوئی مرزائی کہے کہ ان حوالہ جات سے جو مالکی مذہب کے آئمہ کی مشہور و مستند کتب میں سے ہیں صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ امام مالکؑ نے اپنی کتاب عقیبہ میں شائع کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی ماضی وفات پا چکے ہیں۔ (عمل صفحہ ۷۰۱ ص ۵۱) تو اس کا جواب یہ ہے کہ مرزائی (کتاب اکمال المصنف شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۶۵) کی عبارت تو پیش کر دیتے ہیں۔ مگر (ص ۶۶۶) کی عبارت نقل نہیں کرتے۔ حالانکہ وہاں یہ بھی لکھا ہے۔

”وفی العقیبة قال مالک بینا الناس قیام یستمعون لاقامة الصلوة فتغشوا هم غمامة فاذا عیسیٰ قد نزل..... الخ“

اور واضح ہو کہ کتاب عقیبہ حضرت امام مالکؑ کی نہیں ہے۔ بلکہ امام

عبدالعزیز اندلسی قرطبی کی ہے جس کی وفات ۲۵۴ ہجری میں ہوئی ہے۔

(دیکھو کتاب کشف الظنون ج اول ص ۱۰۶، ۱۰۷)

(۴) ابن حزم کا مذہب

(۱)..... ”(۱۲) مسألة الا ان عيسى ابن مريم عليه السلام

سينزل عن ابن جريج قال اخبرنا ابو الزبير انه سمع جابر بن عبد الله يقول سمعت النبي ﷺ يقول ولا تزال طائفة من امتي يقاتلون على الحق ظاهرين الى يوم القيمة قال فينزل عيسى بن مريم فيقول اميرهم تعال صل لنا فيقول لا ان بعضكم على بعض امرأتكمرة الله هذه الامة“ (كتاب المحلى ج اول ص ۹۸)

(۲)..... ”قد صح عن رسول ﷺ بنقل الكواف التي نقلت

بنبوة واعلامه و كتابه انه اخبرانه لا نبى بعده الا ما جأت الاخبار الصحاح من نزول عيسى عليه السلام الذي بعث الى بنى اسرائيل وادعى اليهود قتله وصلبه وجب الا قرار بهذه الجملة وصح ان وجود النبوة بعده عليه السلام باطل“

(كتاب الفصل في الملل ولا هواء وانحل ج ۱ ص ۷۷)

(۳)..... ”ولكن رسول الله و خاتم النبيين وقول رسول

ﷺ لا نبى بعدى فكيف يستجيز مسلم ان يثبت بعده عليه السلام نبياً في الارض حاشا ما استثناه رسول ﷺ في الآثار المسندة

الثابتة في نزول عيسى بن مريم عليه السلام في آخر الزمان“

(كتاب الفصل ج ۲ ص ۱۸۰)

نوٹ: ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم حضرت عیسیٰ مریم علیہ السلام

کے دوبارہ آنے کے قائل ہیں۔

(۵) حضرت شیخ عبدالحقؒ محدث دہلوی کا عقیدہ

(الف)..... ”لیکن اٹھانا اور لے جانا عیسیٰ کا آسمان پر۔ ہمارے پیغمبر کو شب

معراج میں بالا تر اس سے اس جگہ لے گئے کہ کسی کو نہ لے گئے تھے۔“

(کتاب منہاج النبوت ترجمہ مدارج النبوة ج ۱ ص ۲۴۰)

(ب)..... ”ونزول عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام یاد کرد

آنحضرت ﷺ فرو آمدن عیسیٰ از آسمان بزمین“

(کتاب اشعة اللمعات ج ۴ ص ۳۴۴)

(ج)..... ”بہ تحقیق ثابت شدہ است باحادیث صحیحہ کہ

عیسیٰ السلام فرو وے آید از آسمان بزمین وے باشد تابع دین

محمد ﷺ را و حکم مے کند بشریعت آنحضرت ﷺ“

(اشعة اللمعات ج ۴ ص ۴۴۳)

(د)..... ”سوگند بخدائے تعالیٰ کہ بقائے ذات من در دست

قدرت اوست ہر آئینہ نزدیک ست کہ فرو آید از آسمان در اہل دین

و ملت شماعیسیٰ پسر مریم علیہا السلام“ (اشعة اللمعات ج ۴ ص ۴۴۳)

(۶) شیخ اکبر محی الدین ابن عربی کا مذہب

(الف)..... ”فاستفتح جبریل السماء الثانية كما فعل الاولى

وقال وقيل له فلما دخل اذا بعيسى عليه السلام بجسد عينه فانه لم

يمت الى الآن بل رفعه الله الى هذه السماء واسكنه بها و حكمه

فيها..... الخ“ (نوامت كيرج سوم باب ۳۶ ص ۳۴۱)

(ب)..... ”(فلما توفيتني) ولما كان التوفي ظاهري الامانة

وعيسى لم يمت بل رفعه الله الى السماء فسرره رضى الله تعالى عنه
بقوله (اي رفعتنى اليك) (كتاب نفوس القلم مع شرح جائي ص ۳۱۳)

(ج)..... حضرت مہدی کے ذکر میں ہے: ”ينزل عليه عيسى ابن
مريم بالمنارة البيضاء بشرقي دمشق مهرزتين متكأ على ملكين
ملك عين يمينه و ملك عن يساره يقطر راسه ماء مثل الجمان يتحدر
كانما خرج من ديماس والناس في الصلاة العصر“
(فتوحات ج سوم باب ۳۶۶ ص ۳۲۷)

نوٹ: کتاب (فتوحات کیرج باب ۲۳ ص ۷۳ ج اول باب ۲۲ ص ۱۸۵ ج اول ۲۲۲ ج باب
۱۰ ص ۱۳۵ ج ۲ ص ۱۴۲ ج ۲ ص ۱۴۹ ج ۲ ص ۱۴۵ ج سوم ص ۳۴۱ و ۵۱۳ و ۵۱۴) میں بھی حضرت عیسیٰ ابن
مریم علیہ السلام کے نزول کا ذکر موجود ہے۔

(۷) حضرت عائشہ صدیقہ کی روایت

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کبھی نہیں فرمایا کہ عیسیٰ
ابن مریم فوت ہو گئے ہیں۔ اور یہ بھی نہ فرمایا کہ مسیح نازل نہ ہوگا۔ بلکہ آپ سے (مندرجہ
ج ششم ص ۷۵ پر) روایت ہے:

”حدثنا عبدالله حدثني ابي ثنا سليمان بن داود قال ثنا
حرب بن شداد عن يحيى بن ابي كثير قال حدثني الحضرمي بن
لاحق ان ذكوان ابا صالح اخبره ان عائشة اخبرته قالت دخل على
رسول الله ﷺ وانا ابكي فقال ما يبكيك قلت يا رسول الله ذكرت
الدجال فبكيت فقال رسول الله ﷺ ان يخرج الدجال وانا حيي
كفيتكموه وان يخرج الدجال بعدى فان ربكم عزوجل ليس باعورانه
يخرج في يهودية اصبهان حتى ياتي المدينة فينزل ناحيتها ولها

يومئذ سبعة ابواب على كل نقب منها مكان فيخرج اليه ثرا اهلها
حتى الشام مدينة فلسطين، باب لد قال ابوداؤد مرة حتى ياتي
فلسطين تاب لد فينزل عيسى عليه السلام فيقتل ثم يمكث عيسى
عليه السلام في الارض اربعين سنة اماما عدلا وحكما مقسطاً“ (نيز
دیکھو کنز العمال ج ۱۳ ص ۳۱۳ حدیث نمبر ۸۹۷۷۸ مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۴۱ اقامۃ البرہان ص ۵۵ در منشور
ج ۲ ص ۲۴۲)

(۸) حافظ ابو جعفر محمد بن جریر کا عقیدہ

اخبار (الفضل مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۲۶ء ص ۸ کالم ۲ حاشیہ) پر صرف اتنی عبارت نقل کی گئی ہے :

”قدمات عیسیٰ“ (لن جریج ص ۳ ص ۱۰۹ الطبع مصر ۱۹۵۴ ص ۱۶۴)

حالانکہ (تفسیر لن جریج سوم ص ۱۰۱ پر) اصل عبارت یوں ہے :

”حدثنا محمد بن حميد قال حدثنا مسلمة بن الفضل قال
 ثنى محمد بن اسحاق عن محمد بن جعفر بن الزبير الحبي الذي
 لا يموت وقدمات عيسى و صلب فى قولهم“ (از عمل سے حصہ اول ص ۹۱۵)
 یہاں تو صاف لکھا ہے کہ نصاریٰ کے قول کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ
 السلام مر گیا۔ اور صلیب پر چڑھایا گیا۔

(الف)..... اب رہا حافظ ابو جعفر محمد بن جریر طبریؒ کا اپنا عقیدہ۔ سو اس کی بابت ان کی (تفسیر ابن جریر جلد ششم ص ۱۸) ملاحظہ ہو۔ جہاں انہوں نے آیت: ”و ان من اهل الكتاب الا لیثومنن به قبل موته“ پر بحث کی ہے۔ اور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام کے نزول کو مانتا ہے۔

(ب)..... "عن ابي هريرة ان نبى الله ﷺ قال الا نبيا

اخوة لعلات امها تهم شتى ودينهم واحدوانى اولى الناس بعيسى بن مريم لانه لم يكن بينى وبينه نبى وانه نازل فاذا ارايتموه فاعرفوه فانه رجل مربوع الخلق الى الحمرة والبياض سبط الشعركان راسه يقطر وان لم يصبه بلل بين ممصرتين فيدق الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية ويفيض مال ويقاتل الناس على الاسلام حتى يهلك الله فى زمانه مسيح الضلالة الكذاب الدجال وتقع الامنه فى الارض فى زمانه حتى ترتع الاسود مع الابل والنمور مع البقر والذئب مع الثغنم وتلعب الغلمان والصبيان بالحيات لا يضر بعضهم بعضا ثم يلبث فى الارض ماشاء الله وربما قال اربعين سنة ثم يتوفى ويصلى عليه المسلمون ويدفونه

(تفسير لن جريه حصه ٦ ص ٢٢ حصه سوم ص ٢٩١)

(ج)..... "قال الحسن قال رسول الله ﷺ لليهودان

عيسى لم يمت وانه راجع اليكم قبل يوم القيامة"

(تفسير لن جريه حصه سوم ص ٢٨٩)

(و)..... حضرت نبى كريم ﷺ نے فرمایا: "الستم تعلمون ان ربنا

حيى لا يموت وان عيسى عليه السلام يأتى عليه الفناء"

(تفسير لن جريه حصه سوم ص ١٦٣)

(ر)..... "عن ابن عباس انه كان يقرأ وانه لعلم للساعة قال

نزول عيسى ابن مريم عليه السلام"

(تفسير لن جريه حصه ٢٥ ص ٩٠)

(س)..... "وقوله ليظهره على الدين كله' يقول ليظهر دينه

الحق الذى ارسل به رسوله على كل دين سواه وذلك عند نزول

عيسى عليه السلام ابن مريم وحين تصير الملة واحدة فلا يكون

دین غیر الاسلام“ (تفسیر ابن جریر حصہ ۲۸ ص ۸۸)

(ش)..... ”قال ابو جعفر واولی هذا لاقوال بالصحة عندنا قول من قال معنى ذلك انى قابضك من الارض ورافعك الى التواتر الاخبار عن رسول الله ﷺ انه قال ينزل عيسى بن مريم عليه السلام فيقتل الدجال ثم يمكث فى الارض مدة ذكرها اختلفت الرواية فى مبلغها ثم يموت فيصلى عليه المسلمون ويدفنونه“ (تفسیر ابن جریر حصہ ۳ ص ۲۹۱)

نوٹ: امام جیلانی معتزلی تھا اور فرقہ معتزلہ حیات و نزول مسیح علیہ السلام کا منکر تھا۔ (دیکھو کتاب البیہقیۃ والحوالہ ج ۳ صفحہ ۶۵ ص ۳۶ اور نوڈی شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۰۱)

قرآن مجید، احادیث صحیحہ نبویہ، اقوال صحابہؓ و تابعینؓ، اہل سنت و اہل تشیع مفسرین کی تفسیروں سے حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا قیامت سے پیشتر نازل ہونا ثابت ہے۔ پس جو اس عقیدہ کا منکر ہے وہ گمراہ ہے۔

قاویانی: دوسری قباحت یہ ہے کہ آگے چل کر فرمایا: ”لا تمترن بہا واتبعون“ کہ تم آپس میں شک نہ کرو۔ اور میری پیروی کرو۔ کیوں؟ اس لئے کہ اس کا ثبوت یکساں تعداد زمانہ کے بعد دیا جائے گا۔ گویا دعویٰ تو اس وقت منوایا جاتا ہے۔ اور دلیل ۱۹۰۰ء سال کے بعد دینے کا وعدہ ہے۔ چہ خوب۔

(الفضل قاویان سورہ ۱۰ ستمبر ۱۹۲۶ء ص ۸)

مسلمان: آیت: ”وانہ لعلم للساعۃ“ کی تفسیر خود حضرت عبداللہ بن عباسؓ صحابی نے یہی کی ہے کہ یہ قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا نزول ہے۔ (مسند احمد ج ۲ ص ۳۱۷ ص ۳۱۸ اور تفسیر ابن جریر ج ۲۵ ص ۹۰ درعروج ص ۶ ص ۳۰) پس

حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام نبی اللہ کا نزول قیامت کی نشانی ہے: ”وانہ لعلم للساعة“ میں عین اور لام کو زہ کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے۔ (الہدایت والوجہ ج ۲ ص ۶۵) اور قیامت کا ماننا ضروری ہے۔

قادیانی: تیسری قیامت یہ لازم آئے گی۔ کہ اس آیت کے ساتھ والی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”ولما جاء عيسى بالبينات“ اگر انہ کی ضمیر کا مرجع ابن مریم ہوتا تو پھر ضمیر کے بعد دوبارہ مرجع کے نام لینے کے کیا معنی؟ اور یہ تو فصاحت و بلاغت کے بھی صریح خلاف ہے۔ پس ثابت ہوا کہ انہ کی ضمیر کا مرجع ابن مریم نہیں کچھ اور ہے۔ چنانچہ تفسیر مجمع البیان میں اس آیت کے نیچے لکھا ہے: ”وقيل ان معناه ان القرآن لدليل للساعة لانه آخر الكتاب“ کہا گیا ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ قرآن شریف قیامت کی دلیل ہے۔ کیونکہ وہ آخری کتاب ہے۔ پھر تفسیر معالم التنزيل میں بھی اس آیت کے نیچے لکھا ہے: ”قال الحسن و جماعة وانه يعنى ان القرآن لعلم للساعة“ کہ امام حسن اور ایک جماعت نے کہا ہے کہ قرآن علم للساعة ہے۔ پھر تفسیر جامع البیان میں بھی اس کے ماتحت لکھا ہے: ”وقيل الضمير للقرآن“ پس انہ کا مرجع القرآن ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ فرمایا: ”هذا صراط مستقيم“ (الفضل مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۲۶ء ص ۸)

مسلمان: ابی علی فضل بن حسن بن فضل طبرسی نے لکھا ہے

”قوله عزوجل وانه لعلم للساعة القراءه في اشواذ قراءه ابن عباس وقتادة والضحاك وانه لعلم بفتح العين واللام ای امارۃ وعلامة والمعنى ثم رجع سبحانه الى ذكر عيسى عليه السلام فقال انه لعلم للساعة يعنى ان نزول عيسى عليه السلام من اشراط

الساعة يعلم بها قربها (فلا تمترن بها) ای بالساعة فلا تكذبوا بها ولا تشكوا فيها عن ابن عباس وقتادة ومجاهد والسدي وقال ابن جريج اخبرني ابو الزبير انه سمع جابر بن عبدالله يقول سمعت النبي ﷺ يقول ينزل عيسى بن مريم فيقول اميرهم تعال صل بنا فيقول ان بعضكم على بعض امراء تكرمه من الله هذه الامة راوه مسلم في الصحيح وفي حديث آخر كيف انتم اذا نزل فيكم ابن مريم وامامكم منكم وقيل ان الها في قوله وانه يعود الى القران ومعناه ان القران لدلالة على قيام الساعة والبعث يعلم به ذلك عن الحسن وقيل معناه ان القرآن لدليل الساعة لانه آخر الكتب انزل على آخر الانبياء عن ابي مسلم“ (تفسير مجمع البيان) (مطبوعه ايران ج دوم ص ۳۳۴)

نوٹ: تفسیر مجمع البیان کی اصل عبارت آپ نے ملاحظہ کی۔ مرزائی نامہ نگار کی لیاقت علمی ملاحظہ ہو کہ مفسر کا جواب نامذہب تھا۔ اس کو نقل نہیں کیا۔ اور جو عبارت نقل کی اس کے بعد کے الفاظ: ”انزل علی آخر الانبیاء عن ابی مسلم“ بھی چھوڑ دیئے۔ الفاظ ”وقیل“ کے معنی مرزا غلام احمد نے خود یہ کئے ہیں: ”اور ایک قول ضعیف یہ بھی ہے۔“ (الحق مباحہ دہلی ص ۵۶ خزائن ص ۸۶ ج ۴) پس الفاظ ”وقیل“ آپ کے لئے مفید نہیں ہے۔ اور یہی جواب تفسیر جامع البیان کے الفاظ: ”وقیل الضمیر للقرآن“ کے متعلق ہیں۔

قاویانی: الجواب الثانی: ”لما ضرب ابن مريم مثلاً“ میں شیل مسیح مراد ہے نہ کہ اصل مسیح کیونکہ مثل کے معنی مانند، مساوی سب صفتوں میں (کریم اللغات ص ۱۳۵) کے مانند وہمتا کے ہیں۔ (متنی الارب فی لغات العرب ج ۴ ص ۱۶۲) پس اس آیت میں

مسح کی مانند کسی شخص کے آنے کی پیش گوئی ہے۔ یعنی حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی ملعون) کی چنانچہ ہمارے ان معنوں کی تصدیق شرح عقائد کی مندرجہ ذیل سے بھی ہوتی ہے :

”قال مقاتل بن سليمان ومن تابعه من المفسرين في تفسير قوله تعالى (وانه لعلم للساعة) قال هوالمهدي يكون في آخرالزمان وبعد خروجه تكون امارات الساعة“ (دیکھو نیز اس شرح عقائد ص ۴۲۷ حاشیہ) علامہ ابن سلیمان اور دیگر مفسرین نے کہا ہے کہ : ”انه لعلم للساعة“ سے مراد مہدی ہے۔ جو آخری زمانہ میں ہوگا۔ اور اس کے ظہور کے بعد قیامت کے نشانات ہونگے۔ پس اس سے مراد حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) ہیں نہ کہ عیسیٰ بن مریم جن کی وفات شمس النہار کی طرح واضح ہے۔

(الفضل مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۲۶ء ص ۸ کالم نمبر ۳)

مسلمان : سورہ زخرف کی ان آیات مقدسہ میں ”مسیح کی مانند کسی شخص کے آنے کی پیش گوئی“ نہیں ہے۔ بلکہ اس میں حضرت ”ابن مریم“ کے قیام سے پیشتر تشریف لانے کی خبر دی گئی ہے۔ جن کا نام نامی اسم گرامی ”عیسیٰ“ ہے۔ صفاتی نام ”مسیح“ ہے۔ جن کو خدا نے بنی اسرائیل کے واسطے نمونہ بنایا تھا۔ جیسا کہ اس جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا : ”وجعلنه مثلاً لبني اسرائيل“ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۴۹ میں اسی مسیح عیسیٰ ابن مریم کے بارے میں آیا ہے : ”ورسولاً الى بني اسرائيل“ یعنی اللہ نے اس کو بنی اسرائیل کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا۔ سورۃ القف آیت ۶ میں آیا ہے : ”وانذ قال عيسى ابن مريم يبنی اسرائيل انی رسول الله اليکم“ یعنی جب حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نے فرمایا کہ ابے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف خدا کا رسول ہوں۔ آیت مقدسہ : ”ولما ضرب ابن

مریم مثلاً ”میں ٹیل مسیح مراد نہیں ہے۔ بلکہ وہی نبی مسیح عیسیٰ ابن مریم مراد ہے جس کا ذکر خیر سورۃ المومنون کی آیت نمبر ۵۰: ”وجعلنا ابن مریم وامه آية وآوينهما الى ربوة ذات قرار ومعين“ میں ہے۔

یہ جو کہا گیا ہے۔ کہ ”مثل کے معنی مانند۔ مساوی سب صفتوں میں سودا ضخ ہو کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے ٹیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ اور یہ لکھا تھا کہ: ”اس مسیح کو ابن مریم سے ہر ایک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے۔“ (مشتی نوح ص ۴۹ خزائن ص ۵۳ ج ۱۹) اور یہ کہ: ”اس عاجز کو حضرت مسیح سے مشابہت تامہ ہے۔“ (دراپین احمد یہ ص ۴۹۹ خزائن ۱۹۵۹ ج ۱) حق بات یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی ٹیل مسیح نہیں ہے۔ نہ اس کو حضرت مسیح سے مشابہت تامہ ہے۔ اور نہ ہر ایک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے۔ مقاتل بن سلیمان کی تفسیر سر اسر غلط ہے۔ اور صحابہ تابعین کی تفسیر کے خلاف ہے۔

حضرت مسیح علیہ السلام کا رفع اور آمد ثانی

حضرت امام عبد الوہاب ”شعرانی کی زبانی

مرزا غلام احمد قادیانی کا اعتراض

”آیت جو عام استدلال کے طریق سے مسیح ابن مریم کے فوت ہو جانے پر دلالت کرتی ہے یہ آیت ہے: ”وما جعلنا ہم جسدا لا یاکلون الطعام وما کانوا خالدين“ یعنی کسی نبی کا ہم نے ایسا جسم نہیں بنایا جو کھانے کا محتاج نہ ہو اور وہ سب مر گئے کوئی ان میں سے باقی نہیں۔“ (مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب ازالہ الوہام ص ۳۲۵، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱

مرزا قادیانی کے مریدوں میں سے حکیم خدا بخش لاہوری مرزائی مصنف کتاب غسل مصنع کے ایک دھوکے کی طرف منعطف کرتا ہوں۔ حکیم خدا بخش مرزائی کے دھوکے کی تردید کرتے ہوئے..... مرزا قادیانی کے مندرجہ بالا اعتراض کا جواب بھی ساتھ ہی آجائے گا: ”وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب“

حکیم خدا بخش مرزائی کا دھوکہ

حکیم خدا بخش مرزائی اپنی کتاب غسل مصنع حصہ اول (مطبوعہ اگست ۱۹۱۳ء مطبع وزیر ہند امرتسر) کے باب آٹھویں کی سترھویں فصل میں بعنوان ”مسح کی وفات پر دیگر اشخاص کی شہادت“ ص ۵۲۳ پر لکھتے ہیں:

”شہادت امام شعرانی“ لکھتے ہیں: ”وكان يقول ان علي بن ابي طالب رفع كما رفع عيسى عليه السلام وسينزل عيسى عليه السلام“ وہ کہتے تھے کہ علی ابن ابی طالب بھی اسی طرح اٹھائے گئے جس طرح عیسیٰ علیہ السلام اٹھائے گئے۔ اس سے ظاہر ہے کہ جیسے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اس دنیا سے وفات پا کر اٹھائے گئے ہیں۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی لعنت کی موت سے بچ کر طبعی موت کے بعد آسمان پر گئے۔“ (طبقات جلد ۴ ص ۴۴) (نیز دیکھو کتاب محقق ص ۱۱۹ پیغام صلح مورخہ ۷ صفر ۱۳۴۰ھ ص ۹ رسالہ تہذیبیت نومبر ۱۹۲۱ء ص ۲۳)

جواب: خداوند کریم کے فضل و کرم سے حکیم خدا بخش مرزائی کے اس دھوکہ اور مغالطہ کی تردید ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ یہاں غور سے سنئے:

حضرت امام عبد الوہاب شعرانیؒ اپنی کتاب (طبقات الکبریٰ نامی) (مطبوعہ ۱۳۱۵ھ مطبع عامرہ مصر) ج ۲ ص ۳۹ پر ایک بزرگ حضرت سید علی الخواصؒ کا ذکر کرتے ہوئے ان کا مذہب یوں نقل کرتے ہیں:

”وكان يقول ان علي بن ابي طالب رضى الله عنه رفع

کمارفع عیسیٰ علیہ السلام وسینزل کماینزل عیسیٰ علیہ السلام“ سید علی الخواصؒ کہا کرتے تھے۔ کہ تحقیق حضرت علیؑ بیٹے ابوطالب کے اٹھائے گئے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اٹھائے گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نازل ہونگے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونگے۔“

مندرجہ بالا عبارت تو بتا رہی ہے کہ حضرت سید علی الخواص نامی کسی بزرگ کا قول امام عبد الوہاب شعرانیؒ نقل فرماتے ہیں۔ یہ نہیں کہ یہ ان کا اپنا عقیدہ ہے۔ ان الفاظ سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ سید علی الخواص حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے رفع اور نزول کے قائل تھے۔ خیر یہ اس بزرگ کا اپنا عقیدہ تھا۔ امام عبد الوہاب کا یہ عقیدہ نہ تھا۔ کہ حضرت علیؑ کا رفع ہوا اور وہ نازل ہونگے۔ امام عبد الوہاب شعرانیؒ کا اپنا مذہب دیکھنا ہو تو ان کی مشہور و معروف کتاب (الیواقیت والجواہر فی بیان عقائد الاکابر ج دوم ص ۲۵) میں خوب غور سے پڑھو۔

حضرت مسیح علیہ السلام کا رفع اور آمد ثانی

امام عبد الوہابؒ شعرانی کی زبانی

اب میں ذیل میں حضرت امام عبد الوہاب شعرانیؒ کا عقیدہ اس بارے میں ان کی کتاب (الیواقیت والجواہر فی بیان عقائد الاکابر ج دوم ص ۶۵ و ۱۳۶) سے نقل کرتا ہوں۔ امام صاحب فرماتے ہیں :

”اگر تو سوال کرے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر کیا دلیل ہے تو جواب یہ ہے کہ اس کے نزول پر دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے : ”وان من اهل الكتاب الا لیؤمنن به قبل موته“ یعنی جس وقت نازل ہوگا۔ اور لوگ اس پر ایمان لائیں گے۔ اور معتزلہ اور فلاسفر اور یہود اور نصاریٰ جو عیسیٰ علیہ السلام کے جسم

کے ساتھ آسمان پر جانے کے منکر ہیں۔ اس وقت یہ سب لوگ ایمان لائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرمایا: ”وانه لعلم للساعة“ اور عیسیٰ البتہ قیامت کی نشانی ہے اور قرآن کے لفظ علم کو عین اور لام کے زبر کے ساتھ پڑھا گیا ہے اور انہ میں جو ضمیر ہے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف پھرتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: ”ولما ضرب ابن مريم مثلاً“ اور اس کے معنی یہ ہیں کہ تحقیق مسیح علیہ السلام کا نازل ہونا قیامت کی نشانی ہے۔ اور حدیث میں دجال کی صفت میں آیا ہے۔ کہ لوگ نماز میں ہونگے۔ کہ ناگماں اللہ بھجے گا حضرت مسیح ابن مریم کو وہ اتریں گے دمشق کی مشرقی طرف سفید منارہ کے پاس۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے زرد رنگ کی دو چادریں پہنی ہوئی ہونگی۔ دو فرشتوں کے بازوؤں پر اپنے ہاتھ رکھے ہونگے۔ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا کتاب و سنت کے ساتھ ثابت ہو گیا۔ حق یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اپنے جسم کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھائے گئے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ایمان لانا واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ”بل رفعه الله اليه“ ﴿بلکہ اللہ نے اس کو اپنی طرف اٹھالیا﴾ حضرت ابو طاہر قزوینیؒ نے کہا ہے جان کہ عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان میں جانے کی کیفیت اور اس کے اترنے اور آسمان میں ٹھہرنے کی کیفیت اور کھانے پینے کے سوا اس قدر ٹھہرنا یہ اس قبیل سے ہے کہ عقل اس کے جاننے سے قاصر ہے۔ اور ہمارے لئے اس میں بجز اس کے کوئی راستہ نہیں کہ ہم اس کے ساتھ ایمان لائیں اور اللہ کی اس قدرت کو تسلیم کریں۔ پس اگر کوئی سوال کرے کہ اس قدر عرصہ تک کھانے پینے سے بے پرواہ رہنا یہ کس طرح ہو سکتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ”وما جعلناهم جسداً لا يأكلون الطعام“ یعنی ہم نے نبیوں کا ایسا جسم نہیں بنایا جو کھانے پینے سے مستغنی ہو۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ طعام کھانا اس شخص کے لئے ضروری ہے جو زمین میں ہے۔ کیونکہ اس پر ہوا

گرم و سرد غالب ہے۔ اس لئے اس کا کھانا پینا تحلیل ہو جاتا ہے۔ جب پہلی غذا ہضم ہو جاتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو اور غذا اس کے بدلے میں عنایت کرتا ہے۔ کیونکہ اس دنیا غبار آلود میں اللہ کی یہی عادت ہے۔ لیکن جس شخص کو اللہ آسمان کی طرف اٹھالے۔ اللہ اس کے جسم کو اپنی قدرت سے لطیف اور نازک کر دیتا ہے۔ اور اس کو کھانے اور پینے سے ایسا بے پرواہ کر دیتا ہے جیسے اس نے فرشتوں کو ان سے بے پرواہ کر دیا ہے۔ پس اس وقت اس کا کھانا تسبیح ہو گا اور اس کا پینا تحلیل ہو گا۔ جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے اس سوال کے جواب میں فرمایا جبکہ آپ سے یہ پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ کھانے پینے کے بغیر پے در پے روزے رکھتے ہیں۔ اور ہم لوگوں کو اجازت نہیں دیتے۔ یعنی روزے وصالی کی ہم کو اجازت نہیں دیتے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں اپنے رب کے پاس رات گزارتا ہوں۔ میرا رب مجھ کو کھانا دیتا ہے۔ اور پانی پلاتا ہے اور مرفوع حدیث میں ہے۔ کہ دجال کے پہلے تین سال قحط کے ہونگے۔ پہلے سال میں آسمان تیسرا حصہ بارش کم کر دیگا۔ اور زمین تیسرا حصہ زراعت کا کم کر لے گی۔ اور دوسرے سال میں دو حصے بارش کے کم ہو جائیں گے۔ اور دو حصے زراعت کے کم ہو جائیں گے۔ اور تیسرے سال میں بارش بالکل بند ہو جائے گی۔ پس اسماء بنت زید نے عرض کی۔ یا رسول اللہ اب تو ہم آنا گوندھنے سے پکنے تک بھوک سے صبر نہیں کر سکتے۔ اس دن کیا کریں گے۔ فرمایا جو چیز اہل سماء کو کفایت کرتی ہے۔ یعنی اللہ کی تسبیح اور تقدیس کرنا۔ شیخ ابو طاہر نے فرمایا کہ ہم نے ایک شخص نامی خلیفہ فراط کو دیکھا ہے کہ وہ شہر ابہر میں (جو مشرقی بلاد سے ہے) مقیم تھا۔ اس نے ۲۳ سال کچھ نہیں کھایا اور دن رات اللہ کی عبادت میں مشغول رہا تھا۔ اور اس سے اس میں کچھ ضعف نہیں آیا تھا۔ پس جب یہ بات ممکن ہے تو عیسیٰ علیہ السلام کے لئے آسمانوں میں تسبیح و تحلیل کی غذا ہو تو کیا عید ہے۔ اور ان باتوں کا اللہ ہی عالم ہے۔“

نوٹ: اس مندرجہ بالا عبارت سے یہ امر روز روشن کی طرح ثابت ہوتا ہے کہ حضرت امام عبدالوہاب شعرانیؒ وفات مسیح علیہ السلام کے قائل نہ تھے۔ بلکہ حیات مسیح علیہ السلام کے قائل تھے۔ چنانچہ ان کے یہ الفاظ قابل غور ہیں:

”حق یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اپنے جسم کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھائے گئے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ایمان لانا واجب ہے۔“ (الہدایۃ ج ۲ ص ۱۴۶ء ۱۴۷ء)

• مندرجہ بالا عبارت میں مرزا قادیانی کے اعتراض کا جواب بھی آگیا ہے۔ واضح ہو کہ اصحاب کف بھی تو کئی سال سوئے رہے تھے بغیر کھانے پینے کے۔ جب سو کر اٹھے تو پھر ان کو طعام کی ضرورت پڑی تھی۔ سورۃ کف میں ہے:

فَضْرِبْنَا عَلَىٰ اِذَا نَهُم فِي الْكَهْفِ سَنِينَ عَدَدًا ثُمَّ بَعَثْنَا هُمُ اور حضرت یونس علیہ السلام نبی مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہے تھے۔ اور ان کی تسبیح یہ تھی: ”لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین“

خادم دین رسول اللہ

عاجز حبیب اللہ

کیا آپ نے کبھی غور کیا

کہ۔ قادیانی

جب
آپ
حق

پر نہیں تو

— ہمارے نوجوانوں کو درغلا کر مرتد بنا رہے ہیں —
— اس مقصد کیلئے وہ کروڑوں روپے پانی کی طرح بہا رہے ہیں —

اپنے ناموں رسالتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے کیا انتظام کیا، کیا یہ آپ کی ذمہ داری نہیں کہ قادیانیوں کی خطرناک

ہفت روزہ ختم نبوت مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی بھرپور ترجمانی کرتا ہے اور مجلس کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچاتا ہے۔

مرزائیت کا جدید انداز میں تجزیہ کیا جاتا ہے، دینی و اصلاحی مضامین بھی شائع کئے جاتے ہیں

معیاری مضامین
جس میں

الحمد للہ

ہفت روزہ
امریکہ، برطانیہ
اسپین، پاریس
جنوبی افریقہ،
ناجیریا،

سعودی عرب
قطر، جھکوش
آسٹریلیا
ہی جاتا ہے

سرگرمیوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں؟ اگر بے توجہی

حلقہ اسلامیہ کابینہ الاقوامی
ہفت روزہ

ختم نبوت کا مطالعہ کریں

نفس کتابت

تعاون کا
ہاتھ بڑھائیے

ہر جمعہ کو پابندی
سے شائع ہوتا ہے

خریداریہ نیٹے۔۔۔ بنائیے
اشتہارات دیجئے۔
مالی اعداد فراہم کیجئے۔

انشاء اللہ اس میں دنیا و آخرت کا فائدہ ہے

ملنے کا پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی ۷۴۰۰ پاکستان

حلیہ مسیح مع رسالہ ایک غلطی کا ازالہ

بسم الله الرحمن الرحيم

مرزا قادیانی کا اعتراض

(۱)..... مرزا قادیانی نے لکھا ہے: ”صحیح بخاری میں جو اصح الکتاب بعد کتاب اللہ کہلاتی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ سرخ رنگ لکھا ہے۔ جیسا کہ عام طور پر شامی لوگوں کا ہوتا ہے۔ ایسا ہی ان کے بال بھی خمدار لکھے ہیں۔ مگر آنے والے مسیح کا رنگ ہر ایک حدیث میں گندم گوں لکھا ہے اور بال سیدھے لکھے ہیں اور تمام کتاب میں یہی التزام کیا ہے کہ جہاں کہیں حضرت عیسیٰ نبی علیہ السلام کے حلیہ لکھنے کا اتفاق ہوا ہے تو ضرور بالالتزام اس کو احمر یعنی سرخ رنگ لکھا ہے اور اس احمر کے لفظ کو کسی جگہ چھوڑا نہیں اور جہاں کہیں آنے والے مسیح کا حلیہ لکھنا پڑا ہے تو ہر ایک جگہ بالالتزام اس کو آدم یعنی گندم گوں لکھا ہے۔ یعنی امام بخاریؒ نے جو لفظ آنحضرت ﷺ کے لکھے ہیں۔ جس میں ان دونوں مسیحوں کا ذکر ہے۔ وہ ہمیشہ اس قاعدہ پر قائم رہے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بنی اسرائیلی کے لئے احمر کا لفظ اختیار کیا ہے اور آنے والے مسیح کی نسبت آدم یعنی گندم گوں کا لفظ اختیار کیا ہے۔ پس اس التزام سے جس کو کسی جگہ صحیح بخاری کی حدیثوں میں ترک نہیں کیا گیا۔ جز اس کے کیا نتیجہ نکل سکتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے نزدیک عیسیٰ ابن مریم بنی اسرائیلی اور تھا اور آنے والا مسیح جو اسی امت میں سے ہو گا اور ہے۔ ورنہ اس بات کا کیا جواب ہے کہ تفریق حلیہ کا پورا التزام کیوں کیا گیا۔“

(تحد کو لڑیہ ص ۳۲۳ خزائن ص ۱۱۹ ج ۱۷)

(۲)..... حکیم خدا بخش مرزائی لکھتا ہے:

”جب انبیاء سابقین کی ذیل میں مسیح علیہ السلام کا ذکر کیا گیا ہے تو ان کا حلیہ

یوں ذکر کیا ہے کہ وہ سرخ رنگ، گھونگر والے بال اور فراخ صدر ہیں اور جب کبھی مسیح کو دجال کے ساتھ بیان کیا ہے تو اس کا حلیہ الگ ظاہر کیا ہے۔ یعنی وہ گندم گوں ہے بال سیدھے لٹکے ہوئے اور میانہ قد ہیں جس سے صاف عیاں ہے کہ بخاری کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کے خیال میں دو الگ شخصوں سے مراد ہے۔ جو ایک ہی نام سے موسوم کئے گئے ہیں۔“ (عمل مع حصہ اول ص ۵۰۸ نیز دیکھو کتاب مک العارف ص ۳۴۳ کتاب تبلیغ ہدایت حصہ اول ص ۳۹)

قادیانی اعتراض کا جواب

خدا کے فضل و کرم کے ساتھ ذیل میں مندرجہ بالا قادیانی اعتراض کا جواب بطریق احسن لکھا جاتا ہے۔ سب سے پہلے یہ بتایا جاتا ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام اور آنے والے مسیح قاتل دجال کے حلیے میں کوئی فرق نہیں ہے۔

صحیحین کی حدیثیں مسیح ناصری علیہ السلام کا حلیہ

”عن ابی عالیہ قال حدثنا ابن عم نبیکم ﷺ قال رايت ليلة اسرى بی موسیٰ رجل آدم طوالا جعدا كأنه من رجال شنوءة ورايت عیسیٰ رجلا مربوعا مربوع الخلق الى الحمرة والبیاض سبط الراس“ ﴿حضرت ابو العالیہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا دیکھا میں نے شب معراج میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایک مرد ہیں گندم گوں دراز قد بدن کے سخت اور مضبوط۔ گویا کہ وہ (یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام) قبیلہ شنوءہ کے مردوں میں سے ہیں اور دیکھا میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایک مرد متوسط پیدائش مائل ہمرخی و سفیدی سر کے بال سیدھے لمبے ﴿مصحح بخاری شریف ج ۱ ص ۳۵۹ فتح الباری پارہ ۱۳ ص ۱۹۹ عمدة القاری ج ۷ ص ۲۳۹ ارشاد الساری ج ۵ ص ۲۷۸ مصحح مسلم شریف ج ۱ ص ۹۴﴾

اس حدیث نبوی سے معلوم ہوا کہ حضرت مسیح ماری علیہ السلام اسرائیلی نبی کا حلیہ یوں ہے کہ متوسط پیدائش، سر کے بال لمبے اور سیدھے، رنگ مائل سرخی و سفیدی یعنی گندم گول اور الی الحمرة والبیاض جو فرمایا گیا اس کے معنی صاف ظاہر ہیں کہ اسر اللون یعنی گندم گول ہیں۔ کیونکہ جب کوئی رنگ مائل سرخی و سفیدی ہوتا ہے اسی کو آدمیا اسر اللون کہتے ہیں۔ “(محمد احسن مرزائی مروی کی کتاب مک العارف ص ۴۱)

حضرت مسیح علیہ السلام قاتل دجال کا حلیہ

”عن سالم عن ابیه قال لا والله ما قال النبی ﷺ لعیسیٰ احمر ولكن قال بینما انا نائم اطوف بالكعبة فاذا رجل آدم سبط الشعر یهادی بین رجلین ینطف رأسه ماء او یهراق رأسه ماء فقلت من هذا قالوا ابن مریم فذهبت التفت فاذا رجل احمر جسیم جعد رأسه اعور عینہ الیمنی کان عینہ عنبة طافئة فقلت من هذا قالوا اهذا الدجال واقرب الناس به شبها ابن قطن قال الزهری رجل من خزاعة هلك فی الجاهلیة“ (روایت ہے سالم بن عبد اللہ بن عمر بن خطاب سے کہ اس نے روایت کی اپنے باپ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ کہا اللہ کی قسم ہے کہ نبی ﷺ نے ہرگز نہیں کہا کہ حضرت عیسیٰ سرخ رنگ ہے۔ لیکن فرمایا کہ میں سویا ہوا تھا اور میں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہوں۔ اس وقت ایک گندم گول آدمی پر نظر پڑی جس کے بال کندھوں تک لٹکے ہوئے تھے۔ یعنی سیدھے لمبے تھے اور دو آدمیوں کے درمیان چلتا تھا۔ اس کے سر سے پانی ٹپکتا تھا یا اس کے سر پر سے پانی کے قطرات گرتے تھے۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے تو جواب ملا کہ ابن مریم علیہ السلام ہے۔ پھر میں آگے چلا گیا تو پھر میری نظر ایک سرخ رنگ بھاری جسم والے پر پڑی جس کے بال گھونگر والے ہیں۔ اس کی داہنی آنکھ کافی ہے۔ گویا ٹینٹ نکلا ہوا ہے۔ میں

نے پوچھا کہ وہ کون ہے تو جواب ملا یہ دجال ہے اور اس کی شکل لکن قطن سے بہت ملتی جلتی تھی۔ زہریؒ راوی فرماتے ہیں کہ لکن قطن قبیلہ خزاعہ کا ایک آدمی تھا جو جاہلیت میں مر گیا۔ (صحیح بخاری شریف ج ۱ ص ۲۸۹، فتح الباری پارہ ۱۳ ص ۲۸۸، ۲۸۹، عمدۃ القاری ج ۷ ص ۴۷۷، ارشاد الساری ج ۵ ص ۴۱۵، ۴۱۶، صحیح مسلم ج ۱ ص ۹۶ (واللفظ للبخاری))

نوٹ: اس حدیث نبوی میں بتلایا گیا کہ آنے والے مسیح علیہ السلام جو قاتل و جال ہیں گندمی رنگ کا ہے اور اس کے سر کے بال سیدھے لمبے ہیں۔ امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری کی تفسیر (کے پارہ سوم ص ۲۹۱ پارہ ششم ص ۲۲) پر ہے :

” عن ابي هريرة قال قال رسول الله ﷺ الانبياء اخوة لعلات امهاتهم شتى ودينهم واحد وانا اولى الناس بعيسى بن مريم لانه لم يكن بينى وبينه نبي وانه خليفتى على امتى وانه نازل فاذا رأ تيموه فاعرفوه فانه رجل مربوع الخلق الى الحمرة والبياض سبط الشعر كان راسه يقطر وان لم يصبه بلل بين ممصرتين فيدق الصليب ويقتل الخنزير ويفيض المال ويقاتل الناس على الاسلام حتى يهلك الله فى زمانه الملل كلها غير الاسلام ويهلك الله فى زمانه مسيح الضلالة الكذاب الدجال وتقع فى الارض الامانة حتى ترتع الا سود مع الابل والنمر مع البقر والذأب مع الغنم وتلعب الغلمان والصبيان بالحيات لا يضرب بعضهم بعضا ثم يلبث فى الارض ماشاء الله وربما قال اربعين سنة ثم يتوفى ويصلى عليه المسلمون ويدفنونه“

دیکھئے اس روایت میں بھی آنے والے مسیح عیسیٰ بن مریم کا حلیہ یوں بیان کیا گیا ہے کہ متوسط پیدائش، مائل ہرخی و سفیدی یعنی گندمی رنگ اور سر کے بال سیدھے

لبے اور یسعی علیہ (صحیح حاری شریف ج ۱ ص ۴۵۹ اور صحیح مسلم ج ۱ ص ۹۴ پر) حضرت مسیح علیہ السلام ناصری کا آیا ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنے والا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام مسیح ناصری ہی ہے۔

صحیح مسلم کی روایتیں مسیح ناصری علیہ السلام کا حلیہ

”عن جابر ان رسول الله ﷺ قال عرض على الانبياء فاذا موسى ضرب من الرجال كأنه من رجال شنوءة ورايت عيسى ابن مريم فاذا اقرب من رايت به شبها عروة بن مسعود“

(صحیح مسلم شریف ج ۱ ص ۹۵ کتاب المعلم ج ۱ ص ۳۱۹ مشکوٰۃ ص ۵۰۸ باب بدء الخلق وذكر الانبياء)

﴿روایت ہے حضرت جابرؓ سے کہ تحقیق حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

میرے روز و انبیاء لائے گئے۔ پس ناگہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام وہ پتلے ہیں۔ گویا کہ وہ قبیلہ شنوءہ کے مردوں میں سے ہیں اور دیکھا میں نے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو پس ناگہاں قریب ترین ان شخصوں کا کہ دیکھے میں نے مناسب مشابہت میں ساتھ اس کے عروہ بن مسعودؓ ہے۔﴾

نوٹ: اس حدیث نبوی میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی مشابہت

حضرت عروہ بن مسعودؓ صحابی کے ساتھ دی گئی ہے۔ نیز مرزا یوں کے رسالہ (ریویو آف ریلیجز ۲۲ نمبر ۱۱۲۳ اکتوبر ۱۹۲۳ء ص ۱۷) پر اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو عروہ بن مسعودؓ سے مشابہت دی تھی۔

آنے والے عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ

”عن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله ﷺ يخرج

الديجال فيمكث في امتي اربعين لادري يوما او شهرا او عاما

فَبِيعْتُ اللَّهَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةُ بَنِ مَسْعُودٍ فَيَطْلُبُهُ فَيَهْلِكُهُ“
(صحیح مسلم شریف ج دوم ص ۴۰۳ کتاب العلم ج ۶ ص ۲۸۰۲، ۲۸۰۳، مشکوٰۃ ص ۴۸۱ باب لا تقوم الساعة الا على اشرار الناس)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا ﷺ نے کہ دجال نکلے گا۔ پس رہے گا چالیس (عبداللہ بن عمر کا قول ہے) میں نہیں جانتا چالیس سے چالیس دن مراد ہیں یا چالیس ماہ یا چالیس برس (نبی ﷺ نے فرمایا) پس اللہ بچھے گا حضرت عیسیٰ ابن مریم کو گویا وہ عروہ بن مسعود ہیں۔ پس وہ تلاش کریں گے دجال کو اور اس کو ہلاک کر ڈالیں گے۔

نوٹ: اس حدیث صحیح میں آنے والے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام کی مشابہت حضرت عروہ بن مسعودؓ کے ساتھ دی گئی ہے۔ چنانچہ مرزا یوں کے رسالہ (تغیۃ الاذہان ج ۱۵ نمبر ۸، اہل بیت ماہ اگست ۱۹۲۰ء ص ۳۸) پر اس امر کو تسلیم کیا گیا ہے کہ عروہ بن مسعودؓ کے ساتھ آپ ﷺ نے مشابہت اس ابن مریم علیہ السلام کی دی ہے جو کہ آئندہ آنے والا ہے جیسے حدیث مسلم میں آیا ہے۔ پس نتیجہ یہ نکلا کہ آنے والا عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام قاتل دجال حضرت مسیح ماضی ہی ہے۔

اب مرزا قادیانی اور ان کے مریدوں کے سوال کا جواب تحقیقی اور التزامی طور پر لکھا جاتا ہے:

قادیانی: ابن مریم کے آنحضرت ﷺ نے دو حلیے بیان فرمائے ہیں۔ ملاحظہ ہو کتاب بد الخلق بخاری مجاہد نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے عیسیٰ، موسیٰ، ابراہیم کو دیکھا۔ عیسیٰ سرخ رنگ، گھنگرالے بال، چوڑے سینے والے تھے۔ اس ابن مریم کا حلیہ جسے آپ نے امراء کی رات میں دیکھا سرخ رنگ والے گھنگرالے بال اور چوڑا سینہ فرمایا ہے اور جس کو دجال کے پیچھے طواف کرتے دیکھا

اس کا حلیہ آپ نے گندمی رنگ اور سیدھے بال بتلایا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ابن مریم کے دو حلیے بتائے ہیں۔ اس لئے وہ شخص دو ہیں۔

(رسالہ تشہید الاذہان بابت ماہ اگست ۱۹۲۰ء ص ۳۵۳ خلاصہ)

مسلمان : مسیح علیہ السلام کے دو حلیوں سے جو حدیثوں میں مذکور ہیں دو شخصوں کے مسیح ہونے پر استدلال کرنا غلط ہے ورنہ اس طرح تو حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی دو ہو سکتے ہیں کیونکہ معراج والی جو حدیث میں موسیٰ کا حلیہ ایک مرد گندم گوں، دراز قد جعد مذکور ہے اور ذکر الانبیاء میں جو حدیث ہے اس میں لکھا ہے کہ ایک مرد ہے مضطرب، رجل الشعر وہ بال کہ نہ بہت سیدھے ہوں اور نہ بہت گھنگرا لے ہوں۔ یعنی ایک روایت میں رجل الشعر آیا ہے اور دوسری میں جعد۔

قاویانی : حضرت موسیٰ علیہ السلام کے آپ نے دو حلیے نہیں بتائے۔ بلکہ وہ حلیہ ایک ہی ہے کیونکہ دونوں حدیثوں میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تشبیہ رجاں شذوۃ کے ساتھ دی گئی ہے۔ یہ بات بھی دلالت کرتی ہے کہ وہ ایک ہی ہیں۔

رہا یہ سوال کہ ایک حدیث میں حضرت موسیٰ کے لئے جعد آیا ہے اور دوسری حدیث میں رجل آدم اور ایک میں جسیم اور طوال آیا ہے۔ ان کے درمیان فتح الباری والے نے یوں تطبیق دی ہے نووی نے کہا کہ جعودۃ جو صفت موسیٰ علیہ السلام میں ہے اس سے جعودت جسم کی ہے یعنی جسم سخت اور مجتمع الخلق ہونا جعودت شعر مراد نہیں ہے کیونکہ اس کے متعلق آچکا ہے کہ آپ رجل الشعر تھے۔

(تشہید الاذہان بابت ماہ اگست ۱۹۲۰ء ص ۳۶۳ خلاصہ)

مسلمان : جس طرح حافظ ابن حجر عسقلانیؒ اور امام نوویؒ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں حلیوں میں تطبیق دی ہے اسی طرح انہوں نے حلیہ

مسح علیہ السلام میں بھی تطبیق دی ہے۔ ذرا غور سے سنئے کتاب (فتح الباری پارہ ۳ ص ۷۷ اور
نووی شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۹۴ اور کتاب المعلم ج ۱ ص ۳۱۷) پر لکھا ہے :

”واما قوله عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي عَيْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ جَعْدٌ وَوَقَعَ فِي
اَكْثَرِ الرِّوَايَاتِ فِي صِفَةِ سَبْطِ الرَّاسِ فَقَالَ الْعُلَمَاءُ الْمُرَادُ بِالْجَعْدِ هُنَا
جَعْدَةُ الْجَسْمِ وَهِيَ جَمَاعُهُ وَاکْتِنَازَعَةُ وَلَيْسَ الْمُرَادُ جَعْدَةُ
الشَّعْرِ“

﴿اور آپ ﷺ کا قول عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کہ وہ جعد تھے اور
واقع ہوا ہے اکثر روایتوں میں کہ عیسیٰ علیہ السلام کے سر کے بال لمبے سیدھے ہیں۔
پس علماء نے کہا ہے کہ اس جگہ جعدۃ سے مراد جعدۃ جسم کی ہے یعنی سخت اور مجتمع
الخلق ہونا اور بالوں کا گھنگریالے ہونا مراد نہیں ہے۔﴾

اس سے صاف معلوم ہوا کہ (صحیح بخاری شریف ج ۱ ص ۴۸۱، ۴۸۹ پر) حضرت
عیسیٰ کے لئے جو لفظ جعد آیا ہے۔ اس سے مراد بالوں کا گھنگریالے ہونا نہیں ہے بلکہ جسم
کا سخت و مضبوط ہونا ہے۔

(۲)..... مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ : ”صحیح بخاری میں جو اصح الکتاب
بعد کتاب اللہ کہلاتی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ سرخ رنگ لکھا ہے جیسا کہ عام
طور پر شامی لوگوں کا ہوتا ہے۔“ (تحد کو لڑیہ ص ۳۲ خزائن ص ۱۱۹ ج ۱۷)

اور نیز مرزا قادیانی نے لکھا ہے : ”اور بدھ نے اپنی پیشگوئی میں اس آنے
والے بدھ کا نام بجو امیتا اس لئے رکھا کہ بجو اسکر ت زبان میں سفید کو کہتے ہیں اور
حضرت مسیح چونکہ بلاد شام کے رہنے والے تھے اس لئے وہ بجو یعنی سفید رنگ تھے۔“
(صحیح ہندوستان میں ص ۸۱ خزائن ص ۸۳ ج ۱۵)

حضرت مسیح علیہ السلام ناصری کے بارے میں ان ہر دو میانوں میں تطبیق

کرتے ہوئے کہا جاتا ہے کہ سفید رنگ سے مراد دودھ کی مانند نہیں ہے اور سرخ رنگ سے مراد خون کی مانند سرخ نہیں ہے بلکہ شامی آدمی کو سرخ رنگ والا اور سفید رنگ والا بھی کہہ سکتے ہیں۔

ایک غلطی کا ازالہ

لوکان موسیٰ وعیسیٰ حین لما وسعی ما الا اتباعی کی تحقیق

مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے مرید وفات مسیح علیہ السلام پر ایک دلیل یہ بھی دیا کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو میری پیروی کرتے۔ چنانچہ ذیل میں مرزا قادیانی اور ان کے مریدوں کی کتبوں سے عبارتیں لکھی جاتی ہیں اور اس کے بعد ان کا جواب بھی دیا جاتا ہے: ”وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب“

مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریر

”ایک حدیث میں آنحضرت ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر موسیٰ اور عیسیٰ زندہ ہوتے تو میری پیروی کرتے۔“ (تحدہ گولڈیہ ص ۱۹۵، خزائن ص ۲۹۵ ج ۱، ایام النسخ اردو ص ۴۲، خزائن ص ۳۳ ج ۲، ۱۴، تبیین نمبر ۲ ص ۲۶، خزائن ص ۴۳ ج ۳، ۱، اتمام المعجز ص ۶، خزائن ص ۷۹ ج ۸، حلیۃ البشری ص ۱۲، خزائن ص ۲۵۴ ج ۷ کا خلاصہ مطلب)

حکیم خدا بخش مرزائی کی تحریر

حکیم خدا بخش مرزائی نے لکھا ہے:

”بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر موسیٰ اور عیسیٰ زندہ ہوتے تو ان کو بجز ہماری اطاعت کے اور کچھ چارہ نہ ہوتا۔“ (اپنی کتاب عمل بمعہ

(طبع ثانی) حصہ اول ص ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰ پر حوالہ تفسیر ابن کثیر، تفسیر ترجمان القرآن، فصل الخطاب، الیہ ایت والیجو اہر مدارج السالکین، زرقانی شرح مواہب اللدین

جلال الدین سیکھوانی کی تحریر

تیسری حدیث جس میں حضرت عیسیٰ کا ذکر ہے جو (فقہ اکبر مطبوعہ مصر ایڈیشن اول ص ۱۰۰) پر لکھی ہوئی ہے: ”ویقندی به لیظهر متابعتہ لنبینا ﷺ کما اشار الی هذا المعنی ﷺ لوکان عیسیٰ حیالما وسعه الاتباعی“ یعنی مسیح موعود مہدی کی اقتدا کریں گے تا یہ ظاہر کریں کہ آپ آنحضرت ﷺ کے پیرو ہیں جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی حدیث میں اس مدعا کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ اگر عیسیٰ زندہ ہو تا تو اسے میری پیروی کے سوا چارہ نہ ہوتا۔ پس ان کا پیروی نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ زندہ نہیں ہیں۔“ (رسالہ مباحثہ مہمانی ص ۵۳، ۵۴)

سید مصطفیٰ بہائی کی تحریر

سید مصطفیٰ بہائی لکھتا ہے:

”رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ”لوکان عیسیٰ حیالما وسعه دینی (کتاب المعیار الصحیح لمعرفة ظهور المہدی والمسیح) (مطبوعہ ۱۳۲۸ طبع انوار محمدی مکتبہ ص ۹۱)“ اگر عیسیٰ مسیح جیتے رہتے اور میرے زمانہ (بعثت) میں موجود ہوتے تو ان کو ضرور میری شریعت اور دین کی پیروی کرنی پڑتی۔“

جواب: واضح ہو کہ حدیث کی کتابیں دو قسم کی ہیں۔ ایک قسم کی وہ کتابیں ہیں جن میں محدثین نے اپنی اپنی سندوں سے آنحضرت ﷺ کی حدیثیں لکھی ہیں جس میں صحاح ستہ شریف، مسند احمد شریف، موطا امام مالک، موطا امام محمد، مستدرک حاکم، تصانیف امام بیہقی، امام طبرانی، سنن دارمی، دلائل النبوت، ابو نعیم ان کو مسندات

کہتے ہیں۔ دوسری قسم کی وہ کتابیں ہیں جن کے لکھنے والوں نے پہلی قسم کی کتب حدیث سے حدیثیں نقل کی ہیں اور راوی کا نام اور حدیث کی کتاب کا حوالہ بھی لکھ دیا ہے جیسے مشکوٰۃ شریف، کتاب الترغیب والترہیب، ان کو مخراجات کہتے ہیں۔ مرزائی اور بیہائی مولوی کے پیش کردہ الفاظ: ”لوکان موسیٰ وعیسیٰ حیین لما وسعہما الاتباعی“ اور الفاظ: ”لوکان عیسیٰ حیالما وسعہ الا اتباعی“ حدیث کی کسی مسند یا مخرج میں آنحضرت ﷺ سے نہیں آئے ہیں۔

صحیح کی تعریف یہ ہے کہ ”ما ثبت بنقل عدل تام الضبط“ جو عادل تام الضبط کی نقل سے ثابت ہو یعنی جس کے راوی عادل تام الضبط ہوں۔ مرفوع اس کو کہتے ہیں: ”ما انتہی الی النبی ﷺ“ جس کی سند رسول اللہ ﷺ تک پہنچتی ہو۔

متصل کی تعریف یہ ہے: ”فان لم یسقط راو من الرواة من البین فالحديث متصل“ یعنی اگر راویوں میں سے کوئی راوی درمیان سے نہ گیا ہو تو حدیث متصل کہلاتی ہے۔ (دیکھو جلال الدین شمس سیکوئی مرزائی کی کتاب تنقید صحیح ص ۵۳، ۵۴، ۵۵) صحیح مرفوع متصل کی آپ جب تعریف معلوم کر چکے تو اس کے ساتھ یہ بھی سمجھ لینا چاہئے کہ کس حدیث کو اس وقت تک محل استدلال میں پیش نہیں کیا جاسکتا۔ تاوقتیکہ اس کا صحیح، مرفوع، متصل ہونا نہ پایا جائے۔ اب میں ذیل میں یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ حدیث کی مستند کتابوں میں حدیث نبوی ان الفاظ کے ساتھ ہے: ”لوکان موسیٰ حیالما وسعہ الاتباعی“ حدیث کی مستند کتابوں میں الفاظ: ”لوکان عیسیٰ حیالما وسعہ الاتباعی“ نہیں آئے ہیں۔

(۱)..... ”حضرت جابرؓ سے روایت ہے انہوں نے نقل کی حضرت رسول خدا ﷺ سے، اس وقت کہ آپ ﷺ کے پاس حضرت عمرؓ آئے اور عرض کیا کہ ہم

یہودیوں کی باتیں سنتے ہیں اور ہم کو اچھی لگتی ہیں۔ کیا آپ اجازت دیں گے کہ ہم ان میں سے بعض لکھ لیں۔ اس وقت حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم حیران ہو جیسے یہود اور نصاریٰ حیران ہیں؟۔ تحقیق میں لایا ہوں تمہارے پاس روشن اور صاف شریعت: ”ولو كان موسى حيا ما وسعه الاتباعي“ اور اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو ان کو میری پیروی کے سوا چارہ نہ ہوتا۔ (اس روایت کو محدث امام بیہقی نے بھی اپنی کتاب شعب الایمان میں لکھا ہے۔) (مسند احمد شریف ص ۳۳۸ ج ۳۸ ص ۳۰ مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۰ کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مظاہر حق ج ۱ ص ۸۳ طبع کراچی)

(۲)..... ”حضرت جلد سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ حضرت رسول خدا ﷺ کے پاس توریت کا ایک نسخہ لے کر آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ توریت کا نسخہ ہے۔ پس حضرت رسول خدا ﷺ چپ رہے۔ حضرت عمرؓ تورات پڑھنے لگے اور حضرت رسول خدا ﷺ کا چہرہ انور متغیر ہوا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کہا اے عمرؓ کیا تو آنحضرت ﷺ کے چہرہ مبارک کو نہیں دیکھتا۔ حضرت عمرؓ نے آنحضرت ﷺ کی طرف دیکھا اور عرض کیا میں اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں۔ اللہ کے غصے سے راضی ہوئے ہم اللہ کے ساتھ جو رب ہے اور حضرت محمد ﷺ کے ساتھ جو نبی ہے اور اسلام کے ساتھ جو ہمارا دین ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں (حضرت) محمد (ﷺ) کی جان ہے۔ اگر تمہارے واسطے حضرت موسیٰؑ ظاہر ہوں۔ پس تم اس کی پیروی کرنے لگ جاؤ تو گمراہ ہو جاؤ سیدھے راستہ سے: ”لو كان موسى حيا وادرك نبوتي لا تبعني“ اور اگر حضرت موسیٰؑ زندہ ہوتے اور میری نبوت کو پاتے تو ضرور میری اتباع کرتے۔ (سنن دارقطنی ص ۱۱۵ ج ۱ باب ما یقی من تفسیر حدیث النبی ﷺ وقول غیرہ عند قوله مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۲ کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ)

(۳)..... ”عن عمر بن الخطاب قال اتيت النبي ﷺ ومعى

كتاب اصبعه من بعض اهل الكتب فقال والذي نفس محمد بيده لو

ان موسى كان حيا ما وسعه الا ان يتبعنى“

(محدث بو نعیم اسمعانی کتاب دلائل النبوت ج ۱ ص ۸ اور کتاب خصائص الکبریٰ ج ۲ ص ۱۸۷)

(۴)..... ”محدث ابو یعلیٰ موصلی“ حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں

کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ اہل کتاب سے کچھ مت پوچھو وہ تم کو کیا خاک

ہدایت دیں گے جب کہ وہ خود گمراہ ہو گئے ہیں۔ تم یا تو باطل کی تصدیق کرو گے یا سچ کو

بھٹاؤ گے۔ واللہ حال یہ ہے کہ اگر موسیٰ تمہارے درمیان زندہ ہوتے تو ان کو میری

پیروی کرنے کے سوا کچھ چارہ نہ ہوتا۔“

(تفسیر ابن کثیر (۲) حاشیہ تفسیر فتح البیان مطبوعہ مصر ج ۲ ص ۲۶۶ اور تفسیر ترجمان القرآن ج ۲ ص ۲۶۱)

(۵)..... ”احمد و ابن شیبہ و ہزار نے حضرت جابرؓ سے روایت کیا کہ تحقیق

حضرت عمرؓ ایک کتاب لے کر آئے جس کو انہوں نے بعض اہل کتاب سے پایا تھا۔

حضرت عمرؓ نے وہ کتاب پڑھی۔ پس آنحضرت ﷺ غصے ہوئے اور آپ ﷺ نے

فرمایا میں تمہارے پاس لایا ہوں صاف روشن شریعت۔ اہل کتاب سے کچھ نہ پوچھو

کیونکہ تم کو حق کی خبر دیں گے پس تم اس کی تکذیب کرو گے یا خبر دیں گے باطل کے

ساتھ پس تم اس کی تصدیق کرو گے۔ قسم ہے اس خدا کی جس کے ہاتھ میں میری جان

ہے۔ اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو ان کو میری پیروی کے بغیر چارہ نہ ہوتا۔“

(کتاب عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۰۷)

غرض

حدیث کی کتابوں (مثلاً مسند احمد، سنن دارمی، امام بیہقی) کی کتاب شعب الایمان، دلائل النبوت،

ہزار، ابو یعلیٰ، ابن ابی شیبہ، مشکوٰۃ شریف) میں صحیح مرفوع متصل روایت میں الفاظ: ”لو کان

موسیٰ حیا ما وسعه الاتباعی“ آئے ہیں۔ حضرت عیسیٰ کا اسم گرامی نہیں۔
حدیث کی کسی مستند کتاب میں الفاظ: ”لوکان موسیٰ وعیسیٰ
حیین لما وسعهما الاتباعی“ نہیں آئے ہیں۔ جس کتاب میں ایسے الفاظ لکھے
گئے ہیں بے ثبوت ہیں۔ مرزا قادیانی اور ان کے مریدوں نے خود غرضی کی وجہ سے
تحقیق سے کام نہیں لیا۔

اعتراض: (کتاب البیواقیت والجواہر فی بیان عقائد الاکابر ص ۲۲ پر) حدیث ان الفاظ
میں آئی ہے: ”لوکان موسیٰ وعیسیٰ حیین ما وسعهما الاتباعی“
(عمل صفحہ ۱۷۹ ص ۲۲۹ خلاصہ)

جواب: کتاب البیواقیت والجواہر میں فتوحات مکیہ کے باب دس کا حوالہ دیا
گیا ہے۔ حالانکہ اس کتاب (یعنی فتوحات مکیہ) میں یہ عبارت نہیں ملتی بلکہ (فتوحات مکیہ کی
ج ۱ باب ۱۰ ص ۱۳۵ پر) اصل عبارت یوں مرقوم ہے:

”وقد ابان عَلَیْهِمُ عَنْ هَذَا الْمَقَامِ بِأَمْرِ مِنْهَا قَوْلُهُ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِمُ وَسَلَّمَ وَاللَّہُ
لَوْكَانَ مُوسٰی حَیًا مَا وَسَعَهُ اِلَّا اَنْ یَتَّبِعْنِی وَقَوْلُهُ فِی نَزْوِلٍ عَلَیْسٰی بِنَ
مَرْیَمَ فِی آخِرِ الزَّمَانِ اِنَّہُ یُؤْمِنُ اِیْ یَحْکُمُ فِیْنَا بِسُنَّةِ نَبِیْنَا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِمُ وَسَلَّمَ
وِیْکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخَنْزِیْرَ“

مختصر یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام کسی قابل سند روایت میں
نہیں ملتا۔

اقوال مرزا غلام احمد قادیانی خلاف آیات قرآنی

واضح ہو کہ قرآن مجید کی سورۃ بقرہ، سورۃ آل عمران، نساء، مائدہ، انعام،
مریم، انبیاء، مؤمنون، احزاب، زخرف، حدید اور صف میں حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہا

السلام کا ذکر خیر آیا ہے اور یہ بیان کیا گیا ہے کہ آپ بن باپ کے پیدا ہوئے تھے۔ آپ نے اللہ کے حکم سے معجزات دکھائے۔ آپ اللہ کے نبی و رسول تھے۔ آپ اللہ کے پیارے مقرب اور صالح بندے تھے۔ آپ اللہ کی طرف سے ایک روح تھے۔ آپ خدا کی طرف سے ایک کلمہ تھے۔ اللہ نے آپ کو دشمنوں (یعنی یہود) کے ہاتھوں سے چلایا اور اپنی طرف اٹھایا اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اللہ نے آپ کو کتاب و حکمت تورات شریف اور انجیل شریف سکھائی۔ آپ نے مد میں باتیں کیں آیت: ”وانه لعلم للساعة“ میں آپ کا قیامت سے پیشتر دوبارہ آنے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اور حضرت عبد اللہ بن عباس صحابیؓ نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ حضرت عیسیٰ کا قیامت سے پیشتر تشریف لانا ہے۔ (دیکھو مسند احمد ج اول ص ۳۱۷، ۳۱۸) اب میں بتاتا ہوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال قرآن مجید کی آیتوں کے خلاف ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کے یہ اقوال ایسے ہیں کہ ان کا ثبوت نہ قرآن مجید سے ملتا ہے اور نہ احادیث صحیحہ نبویہ سے۔

(۱)..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”اذ قالت الملكة يا مريم ان الله يبشرك بكلمة منه اسمہ المسيح عيسى ابن مريم وجيهاً فى الدنيا والاخرة ومن المقربين ويكلم الناس فى المهد وكهلاً ومن الصالحين قالت رب انى يكون لى ولد ولم يمسسنى بشر قال كذلك الله يخلق ما يشاء اذا قضى امراً فانما يقول له كن فيكون ويعلمه الكتاب والحكمة والتوراة والانجيل ورسولا الى بنى اسرائيل (سورہ آل عمران آیت ۴۵-۴۶)“

جس وقت فرشتوں نے کہا اے مریم تحقیق اللہ تعالیٰ تجھ کو اپنی طرف سے ایک کلمہ سے بھارت دیتا ہے۔ اس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہے دنیا اور آخرت میں

آبرو والا اور مقرب بندوں میں سے ہوگا اور لوگوں سے باتیں کرے گا مہد میں۔ اور ادھیڑ
 عمر میں 'صالح بندوں میں سے ہوگا۔ حضرت مریم صدیقہ نے فرمایا اے میرے رب
 میرے واسطے لڑکا کیونکر ہوگا، مجھے کسی مرد نے ہاتھ نہیں لگایا۔ کہا اسی طرح اللہ پیدا
 کرتا ہے جو چاہتا ہے اور عیسیٰ کو اللہ تعالیٰ لکھنا اور حکمت اور تورات اور انجیل سکھانے کا
 اور اس کو بنی اسرائیل کی طرف رسول کرے گا۔ ﴿

(۲)..... خدا تعالیٰ فرماتے ہیں :

” اذ قال الله يا عيسى ابن مريم اذكر نعمتي عليك وعلى
 والدتك اذ ايدتك بروح القدس تكلم الناس في المهد وكهلا واذ علمتك
 الكتاب والحكمة والتوراة والانجيل (سورۃ المائدہ آیت نمبر ۱۱۰)“

﴿ جس وقت اے عیسیٰ بیٹے مریم صدیقہ کے یاد کر میری نعمت تجھ پر اور
 تیری ماں پر جس وقت کہ قوت دی میں نے تجھ کو روح القدس کے ساتھ توبائیں کرتا
 تھا لوگوں سے مہد میں اور ادھیڑ عمر میں اور جس وقت کہ میں نے تجھ کو لکھنا اور حکمت
 اور تورات اور انجیل سکھائی تھیں۔ ﴿

نوٹ : سورۃ آل عمران اور سورۃ مائدہ کی ان آیات مبارکہ سے ثابت ہوتا
 ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابن مریم کو لکھنا اور حکمت اور توریت اور انجیل سکھائی
 تھی اور قرآن مجید اور احادیث صحیحہ نبویہ میں یہ کہیں نہیں آیا ہے کہ حضرت مسیح نے
 لکھنا اور توریت کسی یہودی استاد سے سیکھی تھی۔

اقوال مرزا قادیانی

(۱)..... ”یہ ثابت شدہ امر ہے کہ حضرت مسیح نے ایک یہودی استاد سے
 سبقاً توریت پڑھی تھی اور طالمود کو بھی پڑھا تھا۔“ (کتاب نزول المسحوق، ۶۰، خزائن ص ۳۸، ۳۹، ۱۸)

(۲)..... ”اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا استاد ایک یہودی تھا جس سے انہوں نے ساری بائبل پڑھی اور لکھنا بھی سیکھا۔“

(کتاب اربعین نمبر ۲ ص ۱۰ خزائن ص ۵۸ ج ۱۷)

(۳)..... ”اگر آنحضرت ﷺ پر یہ اعتراض ہو سکتے ہیں تو پھر حضرت عیسیٰ پر کس قدر اعتراض ہوں گے جنہوں نے ایک اسرائیلی فاضل سے توریت کو سبقاً سبقاً اور یہودیوں کی تمام کتابوں کا مودود وغیرہ کا مطالعہ کیا تھا۔“

(کتاب چشمہ منکبی ص ۷۷ خزائن ص ۵۷ ج ۲۰)

(۴)..... ”حضرت مسیح نے وہ کتاب سبقاً سبقاً ایک استاد سے پڑھی تھی۔ اس کے مقابل ہمارے سید و مولیٰ ہادی کامل امی تھے۔ آپ کا کوئی استاد بھی نہ تھا۔“

(رپورٹ سالانہ جلسہ ۱۸۹۷ء ص ۵۳ کتاب منقولہ ص ۴۶)

(۵)..... ”آپ کا ایک یہودی استاد تھا جس سے آپ نے توریت کو سبقاً سبقاً پڑھا تھا..... عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا..... اور آپ کے ہاتھ میں سوائے مکرو فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔“

(ضمیمہ انجام آختم ص ۶ خزائن ص ۲۹۰ ج ۱۱)

(۶)..... ”ہمارے نبی ﷺ نے اور نبیوں کی طرح ظاہری علم کسی استاد سے نہیں پڑھا تھا۔ مگر حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ مکتبوں میں بیٹھے تھے اور حضرت عیسیٰ نے ایک یہودی استاد سے تمام توریت پڑھی تھی۔“

(کتاب پیام صلح اردو ص ۱۷۷ خزائن ص ۹۳ ج ۱۳)

نوٹ: قرآن مجید کی آیات مبارکہ اور احادیث صحیحہ نبویہ میں یہ کہیں نہیں آیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک یہودی استاد سے توریت اور لکھنا سیکھا تھا۔

چیلنج: میں مرزا یوں کو چیلنج دیتا ہوں کہ قرآن مجید کی کسی آیت یا کسی صحیح

حدیث نبوی سے ثابت کریں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے لکھنوالور توریت ایک
یہودی استاد سے سیکھا تھا۔

یہودیت: اللہ و مرزائی جالندھری نے اپنی کتاب (مہمات ربانیہ طبع ۶۸
۶۷۱ میں) پر لکھا ہے کہ یہودی تاریخی روایت ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے ایک
استاد سے سب سے پہلے تورات پڑھی تھی۔“

دشمن کی بات قابل اعتبار نہیں

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

”جو بات دشمن کے منہ سے نکلے وہ قابل اعتبار نہیں۔“

(اعجاز احمدی ص ۲۵، خزائن ص ۱۳۴ ج ۱۹)

عَقِيلًا حَتْمِيَّوْنَ بِشْرٍ

مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی تصانیف

- مرزائی اور تعمید مسجد
- قادیانیوں کو دعوت اسلام
- سر ظفر اللہ خان کو دعوت اسلام
- قادیانی جنازہ (اُردو، انگریزی، عربی)
- قادیانی مژدہ
- قادیانی ذبیحہ
- قادیانی کلمہ (اُردو، انگریزی)
- قادیانی سبیلہ، مرزا قاسم کے جواب میں (اُردو، انگریزی)
- مرزا قاسم پر آخری تمام حجت (اُردو، انگریزی)
- قادیانیوں اور دوسرے غیر مسلموں میں فتنہ (اُردو، انگریزی)
- مرزا قادیانی اپنی تحریروں کے آئینہ میں (اُردو، انگریزی)
- حیات عیسیٰ علیہ السلام، اکابر اُمت کی نظر میں
- نزول عیسیٰ علیہ السلام
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مرزا قادیانی
- الہدیٰ والسیح
- قدار پاکستان، ڈاکٹر عبد السلام قادیانی (اُردو، انگریزی)
- ربوہ سے تل ایب تک
- عقیدہ ختم نبوت (اُردو، انگریزی، ہندی)
- میں خدا کی طرف سے نہیں
- آخری زمانے میں آنے والے مسیح کی شناخت

معجزہ اور مسمریزم میں فرق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب اول

جبرائیل فرشتے کا کنواری مریم صدیقہ کے پاس آنا

(۱)..... سورۃ آل عمران آیت ۴۵، ۴۶ میں ہے :

”جس وقت فرشتوں نے کہا اے مریم! تحقیق اللہ تعالیٰ تجھ کو بخت دیتا ہے اپنی طرف سے ایک کلمہ کی۔ اس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہے۔ وہ دنیا اور آخرت میں آمروالا ہو گا اور خدا کے مقرب بندوں میں سے ہو گا۔ اور عیسیٰ لوگوں سے کلام کرے گا مہد میں (یعنی ماں کی گود میں شیر خوارگی کی حالت میں) اور اوہیز عمر میں اور صالح بندوں میں سے ہو گا حضرت مریم صدیقہ نے فرمایا کہ اے میرے رب! میرے ہاں لڑکا کیسے پیدا ہو گا۔ حالانکہ مجھے کسی مرد نے چھوا نہیں۔ فرشتے جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا۔ اسی طرح اللہ پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے۔ جب اللہ کچھ کام مقرر فرماتا ہے پس سوائے اس کے نہیں کہ اس کو فرماتا ہے ہو، پس وہ ہو جاتا ہے۔ اور اللہ مسیح کو کتاب اور حکمت اور تورات اور انجیل سکھا دے گا۔ اور اللہ اس کو بنی اسرائیل کی طرف رسول کرے گا۔“

(۲)..... سورۃ مریم آیت ۱۶، ۲۰ میں ہے :

”اور کتاب میں حضرت مریم صدیقہ کو یاد کر جب وہ اپنے لوگوں سے شرقی مکان میں دور چلی گئی۔ پس ان سے دورے پر وہ پکڑا۔ پس ہم نے اس کی طرف اپنی روح

(یعنی فرشتہ جبرائیل) کو بھیجا۔ پس اس نے اس کے واسطے تندرست آدمی کی صورت پکڑی۔ حضرت مریم صدیقہ نے فرمایا تحقیق میں تجھ سے رحمن کی پناہ پکڑتی ہوں۔ اگر تو پرہیزگار ہے۔ فرشتے نے جواب دیا۔ سوائے اس کے نہیں کہ میں تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں۔ تجھ کو ایک پاکیزہ لڑکا پیدا ہونے کی خوشخبری دوں۔ حضرت مریم نے فرمایا میرے ہاں لڑکا کس طرح پیدا ہو گا حالانکہ مجھے کسی مرد نے ہاتھ نہیں لگایا اور میں بدکار عورت بھی نہیں ہوں۔ جبرائیل فرشتے نے جواب دیا کہ اسی طرح تیرے رب نے فرمایا ہے کہ وہ میرے پر آسان ہے اور تاکہ کریں اس کو نشانی لوگوں کے واسطے اور اپنے پاس سے رحمت اور ہے امر مقرر کیا ہوا۔“

باب دوم

حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش

سورہ مریم آیت ۲۳، ۲۶ میں ہے :

”پس درودزہ حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام کو درخت خرما کے تنے کی طرف لے گیا۔ آپ نے فرمایا اے کاش میں اس سے پہلے مر گئی ہوتی۔ اور بھولی بھلائی ہوتی پس مریم کو اس کے نیچے سے پکارا یہ کہ اے مریم مت غم کھا تحقیق تیرے رب نے تیرے نیچے ایک چشمہ جاری کر دیا ہے۔ اور تو اپنی طرف ہلا کھجور کے تنے کو، تجھ پر کھجور تر و تازہ گرائے گا۔ پس کھجور کھا اور آب سرد شیریں پی اور (اپنے ننھے بچے عیسیٰ کو دیکھ کر) اپنی آنکھوں کو ٹھنڈی رکھ۔ پس اگر تو آدمیوں میں سے کسی کو دیکھے پس کہہ کہ میں نے رحمن کے واسطے روزہ نذر کیا ہے۔ پس میں آج کے دن کسی انسان سے بات نہ کروں گی۔“

حضرت مسیح کا شیر خوارگی کی حالت میں کلام کرنا

سورۃ مریم آیت ۲۷ میں ہے :

”پس حضرت مریم صدیقہ حضرت عیسیٰ کو اپنی گود میں اٹھائے ہوئے اپنی قوم میں آئی یسودنا مسعود نے کہا اے مریم! تحقیق تو عجیب چیز لائی۔ اے ہارون کی بہن! تیرا باپ برا آدمی نہ تھا اور تیری ماں بدکار عورت نہ تھی۔ پس حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام نے اپنے بچے حضرت مسیح کی طرف اشارہ کیا۔ یسود نے کہا کہ ہم کیونکر اس بچے سے کلام کریں۔ جو ابھی تیری گود میں چڑھ ہے۔ حضرت عیسیٰ نے (ماں کی چھاتی چھوڑ کر لوگوں کی طرف منہ کرتے ہوئے اللہ کے حکم سے) فرمایا انی عبد اللہ تحقیق میں خدا کا پیارا بندہ ہوں۔ اللہ مجھے کتاب (انجیل شریف) عطا فرمائے گا اور مجھے نبی کرے گا۔ اور مجھے برکت والا کرے گا جہاں کہیں میں ہوں۔ اور اللہ مجھے حکم کرے گا نماز پڑھنے کا اور پاکیزہ زندگی بسر کرنے کا جب تک میں زندہ رہوں اور میں اپنی ماں کے ساتھ خوش سلوک ہوں گا اور اللہ مجھے سرکش بدبخت نہیں کرے گا۔ اور سلامتی ہے مجھ پر جس دن میں زندہ ہو کر اٹھوں گا۔ یہ ہے عیسیٰ پنا مریم کا۔ بات حق ہے وہ جو اس میں شک کرتے ہیں۔“

باب چہارم

حضرت مریم حضرت مسیح علیہا السلام کی جائے قرار

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

”وجعلنا ابن مریم وامہ آية وأوينها الى ربوة ذات قرار و

معین (سورۃ المؤمنون آیت ۵۰) ﴿اور ہم نے ان مریم (یعنی عیسیٰ) اور اس کی ماں کو نشانی بنایا اور ہم نے ان دونوں کو پناہ دی طرف بلند زمین کے جگہ رہنے کی اور پانی جاری کئے۔﴾

نوٹ: جب حضرت عیسیٰ ماں (یعنی حضرت مریم صدیقہ) سے پیدا ہوئے اس وقت کے بادشاہ (یعنی ہیرودیس) نے نجومیوں سے سنا کہ اسرائیل کا بادشاہ پیدا ہوا۔ وہ دشمن ہوا۔ ان کی تلاش میں پڑا۔ ان کو بھارت ہوئی کہ اس ملک سے نکل جاؤ۔ نکل کر مصر کے ملک میں گئے۔ ایک گاؤں کے زمیندار نے حضرت مریم کو اپنی بیٹی کر رکھا۔ جب حضرت عیسیٰ جوان ہوئے۔ اس وطن کا بادشاہ (ہیرودیس) مرچکا تب پھر آئے اپنے وطن کو وہ گاؤں (یعنی مقام ناصره) ٹیلے پر تھا اور وہاں کاپانی خوب تھا۔ (سورۃ القرآن ص ۷۵)

باب پنجم

حضرت مسیح علیہ السلام کے معجزات

سورۃ آل عمران آیت ۴۹ میں ہے:

”حضرت مسیح نے فرمایا تحقیق میں تمہارے پاس تمہارے خدا کی طرف سے نشان لے کر آیا ہوں۔ یہ کہ میں مٹی سے تمہارے واسطے جانور کی صورت کی مانند بناتا ہوں۔ پس میں اس میں پھونکتا ہوں پس خدا کے حکم کے ساتھ وہ زندہ ہوتا ہے۔ اور میں پیٹ کے جنے اندھے کو اور برص (کوڑھی) والے کو اچھا کرتا ہوں۔ اور مردے کو زندہ کرتا ہوں ساتھ اس چیز کے کہ جو تم کھاتے ہو اور جو تم اپنے گھروں میں اکٹھا کرتے ہو۔ تحقیق اسی میں البتہ نشانی ہے تمہارے واسطے اگر تم ایماندار ہو۔“

باب ششم

حضرت مسیح علیہ السلام کی تعلیم

(۱)..... سورۃ آل عمران آیت ۵۰، ۵۱ میں ہے :

”حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اور میں سچا کرنے والا ہوں اس چیز کو جو میرے آگے ہے تو رات سے اور تاکہ میں تمہارے واسطے حلال کروں بعض وہ چیز کہ حرام کی گئی ہے تم پر اور میں تمہارے خدا کی طرف سے تمہارے پاس نشان کے ساتھ آیا ہوں پس خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ تحقیق اللہ تعالیٰ میرا رب ہے اور تمہارا پروردگار ہے۔ یہ سیدھا راستہ ہے۔“

(۲)..... سورۃ المائدہ آیت ۷۲ میں ہے :

”اور حضرت مسیح نے فرمایا اے بنی اسرائیل عبادت کرو اللہ کی کہ میرا پروردگار ہے اور تمہارا پروردگار ہے۔ تحقیق بات یہ ہے کہ جو کوئی شریک لائے ساتھ اللہ کے۔ پس اللہ نے اس پر بہشت حرام کی اور اس کی جگہ آگ ہے اور مشرکوں کے واسطے کوئی مددگار نہ ہوگا۔“

باب ہفتم

حضرات حواری

(۱)..... سورۃ آل عمران آیت ۵۲، ۵۳ میں ہے :

”پس جب حضرت مسیح نے یسودنا مسعود سے کفر دیکھا تو فرمایا۔ کہ مجھ کو اللہ کی طرف مدد دینے والا کون ہے۔ حواریوں نے جواب دیا کہ ہم اللہ کے دین کی مدد کرنے والے ہیں۔ ہم اللہ کے ساتھ ایمان لائے اور تو اس بات پر گواہ رہ کہ ہم تیرے

مطیع ہیں۔ اے ہمارے رب ہم ایمان لائے ساتھ اس چیز کے کہ تو نے اتاری اور ہم نے تیرے پیغمبر کی پیروی کی پس ہم کو شاہدوں کے ساتھ لکھ۔“

(۲)..... سورۃ المائدہ آیت ۱۱ میں خدا تعالیٰ فرماتے ہیں:

”وَإِذْ أُوحِيَ إِلَى الْخَوَارِجِ أَنْ آمَنُوا بِرَسُولِي قَالُوا آمَنَّا وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ“ اور جس وقت ہم نے حواریوں کی طرف وحی بھیجی یہ کہ ایمان لاؤ ساتھ میرے اور ساتھ رسولوں میرے کے انہوں نے عرض کیا ہم ایمان لائے اور تو گواہ رہ کہ ہم مسلمان ہیں۔ ﴿

(۳)..... سورۃ القف آیت ۱۴ میں ہے:

”اے ایماندار لوگو اللہ کے دین کے مددگار بن جاؤ جیسا کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم نے کہا تھا حواریوں کو کہ کون ہے میری مدد کرنے والا طرف اللہ کے حواریوں نے جواب دیا کہ ہم خدا کے دین کی مدد کرنے والے ہیں۔ پس بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ ایمان لایا۔ اور ایک جماعت نے کفر (یعنی انکار) کیا پس ہم نے ایمانداروں کی مدد کی ان کے دشمنوں پر۔ پس مومن غالب آگئے۔“

باب ہشتم

نزول مائدہ

سورۃ المائدہ آیت ۱۱۳، ۱۱۵ میں ہے:

”جس وقت حواریوں نے عرض کیا اے عیسیٰ بیٹے مریم کے کیا تیرا پروردگار کر سکتا ہے یہ کہ ہم پر اتارے مائدہ (خوان) آسمان سے حضرت مسیح نے جواب دیا کہ خدا سے ڈرو۔ اگر تم ایماندار ہو۔ حواریوں نے عرض کیا۔ ہم ارادہ کرتے ہیں یہ کہ ہم اس میں سے کھاویں اور ہمارے دل اطمینان پکڑیں اور ہم جانیں یہ کہ البتہ آپ نے ہم

سے بچ فرمایا ہے۔ اور ہم اس پر گواہ ہو جائیں۔ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام نے دعا کی یا اللہ ہمارے پروردگار آسمان سے ہم پر خوان اتار ہمارے واسطے ہووے عید ہمارے پہلوں اور پچھلوں کے واسطے اور تیری طرف سے نشانی اور ہم کو رزق عطا فرما اور تو بہتر ہے رزق دینے والا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تحقیق میں مائدہ تم پر اتارنے والا ہوں۔ پس اس کے بعد جو کوئی تم میں سے کفر کرے۔ پس میں اس کو وہ عذاب دوں گا کہ ایسا عذاب جہانوں میں سے کسی کو نہ دوں گا۔“

(صحیحات یہ ہے کہ مائدہ نازل ہوا قبل کن یثیر سوم ص ۹۷۷)

باب نہم

احمد رسول اللہ ﷺ کے آنے کی بشارت

سورۃ صف آیت ۶ میں ہے :

”اور جس وقت حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام نے فرمایا اے بنی اسرائیل تحقیق میں اللہ کا رسول ہوں تمہاری طرف ماننے والا اس چیز کو کہ میرے آگے ہے تورات سے اور میں خوشخبری دینے والا ہوں ساتھ ایک رسول کے کہ میرے بعد تشریف لائے گا۔ اس کا (جمالی و صفاتی) نام احمد ہو گا پس جب وہ احمد رسول لوگوں کے پاس کھلے کھلے نشانات لے کر آیا۔ مخالفوں نے کہا یہ جادو ہے ظاہر۔“

باب دہم

یسود کی تدبیر اور خدا کے چار وعدے

سورۃ آل عمران آیت ۵۴، ۵۵ میں ہے :

”اور یسود نامسعود نے تدبیر کی اور خدا نے تدبیر کی اور اللہ بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔ جس وقت اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے عیسیٰ میں تجھے چانے والا ہوں۔ اور تجھے اپنی

طرف اٹھانے والا ہوں اور تجھے پاک کرنے والا ہوں ان لوگوں سے کہ کافر ہوئے اور تیری پیروی کرنے والوں کو تیرے منکروں پر قیامت تک غلبہ دینے والا ہوں پھر میری طرف تم سب پھر آؤ گے پھر حکم کروں گا تمہارے درمیان اس میں کہ تم اختلاف کرتے تھے۔“

باب یازدہم حضرت مسیح علیہ السلام کا رفع

سورۃ النساء آیت ۷۱، ۷۲، ۷۳ میں ہے :

”اور (یسود پر طعنت ہوئی) بسبب کہنے ان کے کہ تحقیق ہم نے مار ڈالا مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام کو جو رسول خدا ہونے کا مدعی تھا اور یسود نے نہ مارا اس کو اور نہ اس کو پھانسی پر چڑھایا اور لیکن شبیہ ڈالا گیا واسطے ان کے ان کو اس کا کچھ علم نہیں مگر گمان کی پیروی کرنا اور یسود نے مسیح کو یقیناً قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے عیسیٰ کو اپنی طرف اٹھالیا۔ اور اللہ غالب ہے اور حکمت والا ہے اور نہیں کوئی اہل کتاب میں سے مگر البتہ ایمان لائے گا ساتھ مسیح کے اس کی وفات سے پہلے اور قیامت کے دن عیسیٰ ان پر گواہی دے گا۔“

باب دوازدہم حضرت مسیح علیہ السلام قیامت کی نشانی ہے

سورۃ الزخرف آیت ۵۷، ۵۸ میں ہے :

”اور جب حضرت ابن مریم (یعنی مسیح) مثال بیان کیا گیا ناگماں تیری قوم کے لوگ اس سے تالیاں بجاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں ہمارے معبود بہتر ہیں یا وہ نہیں بیان

کرتے اس کو تیرے واسطے مگر جھگڑا کرنے کو۔ بلکہ وہ قوم ہیں جھگڑالو نہیں عیسیٰ مکر ایک ہندہ کہ ہم نے اس پر انعام کیا۔ اور کیا اس کو نمونہ بنی اسرائیل کے واسطے اور اگر ہم چاہتے البتہ ہم کرتے تم میں سے فرشتے کو زمین میں جانشین ہوتے اور تحقیق مسیح الن مریم البتہ نشانی قیامت کی ہے۔ پس اس کے ساتھ شک مت لاؤ اور میری پیروی کرو یہ سیدھی راہ ہے۔“

نوٹ: ایک قرات میں علم بھی آیا ہے۔ (الہدایت والجوہر ج ۲ صفحہ ۶۵ ص ۱۴۶)
 آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ حضرت عیسیٰ الن مریم کا نزول قیامت کی نشانی ہے۔
 (دیکھو صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۹۳ ترمذی ج ۲ ص ۴۱ سنن ابن ماجہ ص ۲۹۹) حضرت عبداللہ بن عباسؓ صحابی نے آیت: ”وانہ لعلم للساعة“ کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ قیامت سے پیشتر حضرت عیسیٰ کا تشریف لانا ہے۔

(دیکھو مسند احمد ج ۱ ص ۳۱۸، درعورج ۶ ص ۲۰، الن جریج ۲ ص ۹۱)
 حضرت ابن عباسؓ نے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ میرا بھائی عیسیٰ آسمان سے نازل ہوگا۔ (کنز العمال ج ۱۴ ص ۶۱۹ حدیث ۲۶۲۶، مسند احمد ج ۶ ص ۷۵، حج الکرامہ ص ۴۳) ایک حدیث نبوی سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح ملک شام میں نازل ہوں گے اور فلسطین میں باب لد پر وصال کو قتل کریں گے۔ (مسند احمد ج ۶ ص ۷۵) حضرت مسیح حج کریں گے۔ حضرت ﷺ کے روضہ اقدس پر حاضر ہوں گے اور سلام کریں گے اور آپ ﷺ ان کو جواب عطا فرمائیں گے۔ (حج الکرامہ ص ۴۲۹) آخر حضرت عیسیٰ فوت ہونے کے بعد مدینہ طیبہ میں آنحضرت ﷺ کے پاس دفن کئے جائیں گے۔

باب سیزدہم

حضرت مسیح علیہ السلام مثیل آدم علیہ السلام ہے

سورۃ آل عمران آیت ۵۹ میں ہے :

”ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم خلقہ من تراب ثم قال له کن فیکون“ تحقیق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مثال اللہ کے نزدیک مانند مثال حضرت آدم علیہ السلام کے ہے۔ اللہ نے اس کو مٹی سے پیدا کیا۔ پھر اس کو فرمایا ہو پس وہ ہو گیا۔ ﴿

نوٹ : نصاریٰ اس بات پر حضرت ﷺ سے بہت جھگڑے کہ عیسیٰ ہندہ نہیں، اللہ کا بیٹا ہے۔ آخر کہنے لگے کہ اللہ کا بیٹا نہیں تو تم بتاؤ کہ کس کا بیٹا ہے۔ اس کے جواب میں یہ آیت اتری کہ آدم کا تو نہ ماں نہ باپ، عیسیٰ کا باپ نہ ہو تو کیا عجیب ہے۔ (موضح القرآن ص ۷۷)

باب چہار دہم

اللہ کے انعامات مسیح پر

سورۃ المائدہ آیت ۱۱۰ میں ہے :

”جس وقت (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ فرمادے گا۔ اے عیسیٰ ابن مریم یاد کر نعمت میری تیرے پر اور تیری ماں پر جس وقت میں نے تیری مدد کی تھی۔ ساتھ روح القدس کے تو لوگوں سے باتیں کرتا تھا جھوٹے میں اور اوہیڑ عمر میں اور جس وقت کہ سکھائی میں نے تجھ کو کتاب اور حکمت اور توریت اور انجیل اور جس وقت تو مٹی سے جانور کی صورت کی طرح بناتا تھا۔ میرے حکم سے پس اس میں پھونکتا تھا۔ پس وہ پرندہ

ہو جاتا میرے حکم کے ساتھ اور تو اچھا کرتا تھا اور مادرِ زاد اندھوں کو اور کوڑھی کو میرے حکم کے ساتھ اور جس وقت تو زندہ کرتا تھا مردوں کو میرے حکم کے ساتھ اور جس وقت کہ روک رکھا تھا۔ میں نے بنی اسرائیل کو تجھ سے جب تو ان کے پاس معجزات لایا تھا۔ پس کافروں نے کہا نہیں یہ مگر جادوِ ظاہر۔“

باب پانزدہم

اللہ تعالیٰ کا سوال اور حضرت عیسیٰ کی بریت

سورۃ المائدہ آیت ۱۱۶، ۱۱۷ میں ہے :

”اور جب (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اے عیسیٰ بیٹے مریم کے کیا تو نے لوگوں کو یہ تعلیم دی تھی کہ مجھ کو اور میری ماں کو اللہ کے سوا دوسرے معبود پکڑو۔ حضرت عیسیٰ جواب دیں گے یا اللہ تو پاک ہے۔ میرے واسطے زیبا نہیں یہ کہ میں کہوں وہ چیز کہ میرے واسطے حق نہیں ہے۔ اگر میں نے کہا ہو گا ان کو پس تحقیق آپ جانتے ہوں گے آپ جانتے ہیں جو کچھ میرے جی میں ہے اور میں نہیں جانتا جو کچھ آپ کے جی میں ہے۔ تحقیق آپ ہی ہیں غیروں کے جاننے والے میں نے ان کو نہیں کہا مگر جو کچھ کہ آپ نے مجھے حکم فرمایا تھا ساتھ اس کے یہ کہ عبادت کرو اللہ کی کہ میرا پروردگار ہے اور تمہارا رب ہے۔ اور میں ان پر شاہد تھا جب تک میں ان میں رہا پس جب آپ نے مجھے اپنی طرف اٹھالیا تو آپ ہی ان لوگوں پر نگہبان (محافظ) رہے اور آپ ہر چیز پر گواہ ہیں۔ اگر آپ عذاب کریں ان کو پس تحقیق وہ آپ کے بندے ہیں۔ اور اگر آپ ان کو بخش دیں پس آپ غالب اور دانا ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ یہ دن ہے کہ بچوں کو فائدہ دے ان کا سچ ان کے واسطے بہشت میں چلتی ہیں ان کے نیچے نہریں ہمیشہ رہیں گے ان میں ہمیشہ اللہ راضی ہو ان سے اور وہ راضی ہوئے اللہ سے یہ ہے مرا پانا ہوا۔“

معجزہ اور مسمریزم میں فرق معجزات حضرت عیسیٰ رسول ربانی اور اقوال مرزا غلام احمد قادیانی

بسم الله الرحمن الرحيم

(الف)..... سورہ آل عمران آیت ۴۹ میں ہے کہ مسیح ابن مریم نے فرمایا:

”انی قد جئتکم بآیۃ من ربکم انی اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر فانفخ فیہ فیکون طیراً باذن اللہ وابری الا کمہ والا برص واحیی الموتی باذن اللہ وانبتکم بمعاتاکلون ومائد خرون فی بیوتکم ان فی ذالک لآیۃ لکم ان کنتم مؤمنین“

﴿یہ کہ تحقیق میں اپنے رب کی طرف سے نشان لے کر تمہارے پاس آیا ہوں (۱) یہ کہ میں تمہارے واسطے مٹی سے جانور کی صورت کی مانند بناتا ہوں۔ پس اس پر پھونکتا ہوں پس ہو جاتا ہے پرندہ جانور اللہ کے حکم کے ساتھ (۲) اور اچھا کرتا ہوں پیٹ کے جنے اندھے کو (۳) اور سفید داغ والے کو (۴) اور اللہ کے حکم کے ساتھ مردے کو زندہ کرتا ہوں (۵) اور تم کو خبر دیتا ہوں اس چیز کی کہ تم کھاتے ہو اور جو کچھ تم اپنے گھروں میں ذخیرہ کرتے ہو، تحقیق اس میں البتہ تمہارے واسطے نشانی ہے اگر تم ایمان والے ہو۔﴾

(ب)..... سورہ مائدہ آیت ۱۱۰ میں ہے:

”اذ قال اللہ یعیسیٰ بن مریم اذکر نعمتی علیک وعلی والدتک اذ ایدتک بروح القدس تکلم الناس فی المهد وکھلا واذ علمتک الکتاب والحکمۃ والتواریۃ والانجیل واذ تخلق من الطین کھیئۃ الطیر باذن

فتنفخ فیہا فتکون طیرا باذنی وتبرئ الاکمه والا برص باذنی
وانتخرج الموتی باذنی“

﴿جس وقت (قیامت کے دن) اللہ فرمائے گا۔ اے عیسیٰ ابن مریم یاد کر میری نعمت جو میں نے تجھ پر اور تیری ماں پر کی جس وقت میں نے تیری مدد کی تھی روح القدس کے ساتھ‘ تو باتیں کرتا تھا لوگوں سے جھوٹے میں اور ادھیڑ عمر میں‘ اور جب سکھلائی میں نے تجھ کو کتاب اور حکمت اور توریت اور انجیل اور جس وقت تو مٹی سے جانور پرندہ کی صورت کی مانند بناتا تھا میرے حکم سے پس اس میں پھونکتا تھا۔ پس وہ ہو جاتا تھا پرندہ میرے حکم سے‘ اور تو اچھا کرتا تھا مادر زاد اندھے کو اور سفید داغ والے کو میرے حکم سے‘ اور جس وقت تو مردے کو میرے حکم کے ساتھ زندہ کرتا تھا۔﴾

حدیث رسول ربانی

(صحیح مسلم شریف ج ۲ ص ۴۱۵) حضرت صہیبؓ رومی صحابی سے ایک روایت نبی کریم ﷺ سے آئی ہے کہ ایک ولی اللہ بندہ آپ سے پیشتر تھا۔ جس کو مشرک و ظالم بادشاہ نے پھانسی پر لٹکا کر مار دیا تھا۔ ایک ٹکڑا اس حدیث نبوی کا یوں ہے :

”وكان الغلام يبرئى الاکمه والابرص ويداوى الناس سائر الا دواء“ ﴿وہ لڑکا اندھے اور برص والے کو اچھا کرتا تھا اور ہر قسم کی بیماری سے لوگوں کے علاج کرتا تھا۔﴾

نوٹ نمبر ۱: کتاب (نوی شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۱۵، فیض الباری حصہ ۱۳ ص ۱۶۵)

تھیرلن جریبارہ سوم ص ۱۷۳، تفسیر لکن کثیر ج ۲ ص ۱۴۳، روح المعانی ج ۳ ص ۱۴۹ پر لکھا ہے کہ :
”اکمہ مادر زاد“ اندھے کو کہتے ہیں۔

نوٹ نمبر ۲: اہل سنت والجماعت کی تفسیروں (مثلاً ابن کثیر، ابن جریر، غرائب

القرآن، درصور، روح البیان، روح المعانی، بحر الحلیط، الدر المنثور، الدر المنثور، مخزن، مدارک معارف، ترجمان القرآن، فتح البیان، حجتی، جلالین، فتوحات ہدیہ، تفسیر کبیر، تفسیر ابن السعد، بیضاوی، سراج منیر، اکسیر اعظم، اعظم التفسیر، فتح التان، مزاح البیہ) میں آیت مندرجہ بالا کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت عیسیٰ ابن مریم کے معجزات کو لکھا گیا ہے۔ اور تسلیم کیا گیا ہے کہ خداوند تعالیٰ کے حکم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو اچھا کرتے تھے اور باذن الہی مردہ کو زندہ کرتے تھے۔

نوٹ نمبر ۳: (ابن کثیر دوم ص ۱۳۳، ۱۳۴) پر لکھا ہے :

”قال كثير من العلماء بعث الله كل نبي من الانبياء بما يناسب اهل زمانه فكان الغالب على زمان موسى عليه السلام السحرو تعظيم السحرة فبعثه الله بمعجزات بهرت الابصار وحيرت كل سحار فلما استيقنوا انها من عند العظيم الجبار انقادوا للاسلام وصاروا من عباد الله الابرار“

”واما عيسى عليه السلام فبعث في زمن الاطباء واصحاب علم الطبيعت فجاءهم من الآيات بما لا سبيل لاحداليه الا ان يكون مؤيد امن الذي شرع الشريعة فمن اين اللطبيب قدرة على احياء الجماد وعلى مداواة الاكمه والابرص وبعث من هوفى قبره رهين الى يوم التناد“

”وكذلك محمد ﷺ بعث في زمان الفصحاء واليلفاء و تجاريد الشعراء فاتاهم بكتاب من الله عزوجل فلوا اجتمعت الانس والجن على ان يأتوا بمثله او بعشر سور من مثله او بسورة من مثله

لم يستطيعوا ابدالوكان بعضهم لبعض ظهيرا وما ذاك الا ان كلام الرب عزوجل لا يشبه كلام الخلق ابدالاً“

بہت سے علماء نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک نبی کو نبیوں میں سے ایسے معجزات دیئے جو کہ اس زمانہ کے مناسب تھے پس موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں جادو کا غلبہ اور اس کی تعظیم تھی پس بھیجا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو ایسے معجزات کے ساتھ جو آنکھوں پر غالب آگئے۔ اور ہر ایک بڑے جادوگر کو حیرت میں ڈال دیا پس جب ان کو یقین ہو گیا کہ یہ معجزات جبار عظیم کے پاس سے ہیں تو اسلام کے تابعدار ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے ہو گئے۔ اور لیکن عیسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجا ان کو طبیعوں اور ماہرین علم طبعیات کے زمانہ میں پس وہ ایسے معجزات لائے کہ کسی کو قدرت نہیں ہو سکتی مگر اسی کو ہو سکتی ہے جو مؤید من اللہ ہو جمادات کے زندہ کرنے پر اور ناپیوں کو پینا کرنے اور برص والے کو اچھا کرنے اور مردوں کے اٹھانے پر بھلا طبیب کو کیسے قدرت ہو سکتی ہے؟ اور اسی طرح محمد ﷺ ایسے زمانہ میں مبعوث ہوئے جبکہ بڑے بڑے فصیح اور بلیغ اور فضلاء شعراء کا غلبہ تھا پس ان کے پاس اللہ سے ایسی کتاب لائے کہ اگر جن اور انس جمع ہو جائیں کہ اس جیسی کتاب یادس سورتیں یا ایک ہی سورت لائیں تو کبھی اس کی قدرت نہیں پاسکتے۔ اگرچہ ایک دوسرے کے مددگار ہوں۔ اس لئے کہ کلام الہی سے مخلوق کا کلام کبھی مشابہ نہیں ہو سکتا۔ ﴿

مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال

”اور چونکہ قرآن شریف اکثر استعادات سے بھرا ہوا ہے۔ اس لئے ان آیات کے روحانی طور پر یہ معنی بھی کر سکتے ہیں۔ کہ مٹی کی چڑیوں سے مراد وہ امی اور نادان لوگ ہیں جن کو حضرت عیسیٰ نے اپنا رفیق بنایا۔ گویا اپنی صحبت میں لے کر پرندوں کی صورت کا خاکہ کھینچا پھر ہدایت کی روح ان میں پھونک دی جس سے وہ

(ازالہ لوہام ص ۳۰۴ حاشیہ، خزائن ج ۳ ص ۲۵۵)

پرداز کرنے لگے۔“

مسمریزم

”ماسوا اس کے یہ بھی قرین قیاس ہے۔ کہ ایسے ایسے اعجاز طریق عمل الترب یعنی مسمریزی طریق سے بطور لہو لعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آسکیں۔ کیونکہ عمل الترب میں جس کو زمانہ حال میں مسمریزم کہتے ہیں۔ ایسے عجائبات ہیں کہ اس میں پوری پوری مشق کرنے والے اپنی روح کی گرمی دوسری چیزوں پر ڈال کر ان چیزوں کو زندہ کے موافق کر دکھاتے ہیں؟“

(ازالہ لوہام ص ۳۰۵ حاشیہ، خزائن ج ۳ ص ۲۵۵)

بقول مرزا حضرت مسیح مسمریزم کرتے تھے

”اور یہ بات اور یقینی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت مسیح لکن مریم باذن و حکم الہی الیسع نبی کی طرح اس عمل الترب میں کمال رکھتے تھے گوا الیسع کے درجہ کاملہ سے کم رہے ہوئے تھے۔“

(ازالہ لوہام حصہ اول ص ۳۰۸ ح ۳۰۹، خزائن ج ۳ ص ۲۵۷)

”اور یہ جو میں نے مسمریزی طریق کا عمل الترب نام رکھا جس میں حضرت مسیح بھی کسی درجہ تک مشق رکھتے تھے۔ یہ الہامی نام ہے اور خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ ظاہر کیا کہ یہ عمل الترب ہے۔“

(ازالہ لوہام ص ۳۱۲ حاشیہ، خزائن ج ۳ ص ۲۵۹)

”عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔“

(مہمہ انجام آتھم ص ۶ حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰)

”اور آپ کے ہاتھ میں مکرو فریب کے لور کچھ نہیں تھا۔“

(مہمہ انجام آتھم ص ۷ حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱)

یسو دنا مسعود کی بجواس

”حسب بیان یسوع مسیح سے کوئی معجزہ ظہور میں نہیں آیا۔“

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز، بلیٹ ماہ جنوری ۱۹۳۰ء ص ۲۹)

دشمن کا بیان قابل اعتبار نہیں

”جوابات دشمن کے منہ سے نکلے وہ قابل اعتبار نہیں۔“

(انجاز احمدی ص ۲۵، خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۴)

مرزائیت

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے: ”یسوع در حقیقت بوجہ بیماری مرگی

(ست سخن ص ۷۱، احاشیہ، خزائن ص ۹۵ ج ۱۰)

دیوانہ ہو گیا تھا۔“

یسودیت

”اور بہترے تو کہنے لگے کہ اس (یعنی یسوع) میں بدروح ہے اور دیوانہ

(انجیل یوحنا ص ۲۰ اور ص ۲۰) (اخبار فاروق قادیان مورخہ ۱۲ اگست ۱۹۳۲ء ص ۱۰)

ہے۔“

عمل الترب (مسمریزم) اور مرزا قادیانی

”بہر حال مسیح کی یہ ترمیمی کارروائیاں زمانہ کے مناسب حال بطور خاص

مصلحت کے تھیں۔ مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں۔ جیسا کہ

عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں۔ اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ

سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان عجوبہ نمایوں میں

حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا۔“

(ازالہ لبام ص ۳۰۹، احاشیہ، خزائن ج ۳ ص ۲۵۷)

محمود احمد قادیانی اور مسمریزم

”عمل مسمریزم کا یہی اصول ہے کہ توجہ ڈال کر اپنا اثر دوسرے پر ڈال دیا جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی (مرزا محمود) نے فرمایا کہ مجھ کو بھی یہ علم آتا ہے۔“
(الفضل ۲۱ مئی ۱۹۲۶ء ص ۸)

معجزہ اور مسمریزم میں فرق

(۱)..... ”جو کام خدا تعالیٰ کی طرف سے خوارق عادت کے طور پر نبیوں کے ذریعہ سے صادر ہوں ان کو معجزات کہا جاتا ہے۔ اور خلقت ان کا مقابلہ کرنے سے عاجز آجاتی ہے اور دوسرے لوگوں کے طلسمات جو بذریعہ مشق حاصل ہو سکتے ہیں عمل مسمریزم کہلاتے ہیں۔ پھر نجومی اور مسمریزم اقتداری پیشگوئیاں نہیں کر سکتے۔ اور نہ آج تک کسی غیر نبی نے کیں۔ پھر نبیوں کے کاموں میں ثبوت ہستی باری تعالیٰ کا جلوہ نظر آتا ہے۔ اور مسمریزم کے اپنے اخلاق ایسے اعلیٰ نہیں ہوتے۔ اور نہ ہی اپنے طلسمات سے ثبوت ہستی باری تعالیٰ دے سکتا ہے۔ بلکہ ایک دہریہ بھی مسمریزم کی مشق کر سکتا ہے مسمریزم کی مشق ہر ایک صاحب استعداد حاصل کر سکتا ہے۔ مگر معجزات کا دعویٰ ہر ایک نہیں کر سکتا۔ بلکہ مشاہدہ بتا رہا ہے کہ خدا پر افتراء کرنے والا جلدی خائب و خاسر ہو جاتا ہے اور پھر آپ یہ بھی یاد رکھیں کہ مسمریزموں کو معجزہ دکھلانے کا دعویٰ بھی نہیں ہوتا۔ کیا آپ کو کسی مسمریزم والے نے یہ کہا ہے کہ یہ نشانی میں خدا تعالیٰ کی طرف سے لے کر آیا ہوں۔ اگر ایسا ہے تو اس عاجز کو بھی مطلع کریں۔ میرے خیال ناقص میں وہ تو یہی کہا کرتے ہیں کہ یہ ہماری اپنی مشق کا نتیجہ ہے۔ مسمریزم اور معجزہ میں وہی فرق ہے جو چراغ اور سورج کی روشنی میں فرق ہے۔“

(بدر قادیان مورخہ ۱۳ جون ۱۹۰۷ء ص ۷۷ ج ۶ ش ۲۳)

(۲)..... معجزہ اور مسمریزم میں کیا فرق ہے؟

مرزا محمود نے کہا ۱۳۲، مسمریزم والا جب چاہتا ہے یہ تماشا کر سکتا ہے۔ اور اس کو ہر ایک شخص کر سکتا ہے لیکن معجزہ ہر وقت نہیں دکھایا جاسکتا اور نہ ہر شخص دیکھا سکتا ہے۔ مسمریزم سکھایا جاسکتا اور معجزہ انہیں سکھایا جاسکتا ہے اور علمی فرق بھی ہیں۔ (اخبار الفضل مورخہ ۷ جولائی ۱۹۲۲ء ص ۷ ج ۱۰ نمبر ۵)

(۳)..... مولوی نیاز محمد صاحب فتح پوری نے ”معجزات انبیاء اور دیگر اعمال معجزہ کا فرق“ کے عنوان سے ایک مضمون خطیب میں ۱۹۱۵ء میں چھپوایا تھا جس کا خلاصہ مطلب ذیل میں لکھا جاتا ہے :

(۱)..... پہلا فرق تدرج کا ہے۔ عامل مسمریزم سے یہ کسی طرح ممکن نہیں کہ بدوں تکمیل ضبط و خیال کے اپنا پورا اثر کسی معمول پر ڈال سکے اور انبیاء کے لئے یہ شرط نہیں۔

(۲)..... اعمال نفسانی روحانی میں اجتماع حواس تخلیہ امور دنیا سے بے تعلقی، تشویش ظنون، تردد خاطر سے دور ہونی چاہئے لیکن برخلاف اس کے انبیاء علیہم السلام کے ہزاروں معجزات اضطراب اور پریشانی خاطر کی حالت میں رونما ہوئے بلکہ محاصرہ اور زہرہ اعداء میں خاص طور سے ان کا ظہور ہوا۔

(۳)..... جس قدر آلات و وسائل قوت نفسانی و روحانی کے بڑھانے میں آج تک معلوم ہوئے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام ان میں سے کسی کے محتاج نہ تھے۔

(۴)..... جب کوئی عامل مسمریزم اپنا اثر کسی دوسرے پر بغرض سلب امراض پہنچانا چاہتا ہے۔ تو اس کو کسی واسطہ دراصل کی ضرورت ہوتی ہے لیکن انبیاء علیہم السلام اس کے محتاج نہ تھے۔ ان کو خدا نے یہ طاقت دی تھی کہ ادھر منہ سے کہا اور ادھر ہو گیا۔

(۵)..... مسمریزم کے معمول کے حواس خمسہ ظاہری بالکل مسلوب ہو

جاتے ہیں لیکن برخلاف اس کے انبیاء علیہم السلام کسی امر غائب کا معائنہ کراتے تھے۔
تو وہ شخص اپنی معمولی حالت میں رہتا تھا۔

(۶)..... مسمریزم کا اثر پورا ہونے میں یہ شرط ہے کہ جس پر اثر ڈالا جائے۔ اثر یا موثر کا منکر نہ ہو لیکن انبیاء علیہم السلام جو جس قدر زیادہ منکر ہوتا تھا اسی قدر زیادہ اظہار اعجاز کرتے تھے۔

(۷)..... کیسا ہی زبردست عامل سحر و مسمریزم اور کیسا ہی خواص حروف کا عالم کیوں نہ ہو لیکن انبیاء پر اس کے علم و عمل کا اثر نہیں ہو سکتا اور انبیاء کا اثر اعجاز کوئی عامل نہیں روک سکتا۔
(از رسالہ تحفۃ الافہان ماہ اکتوبر و نومبر ۱۹۱۵ء ص ۲)

ہندو سادہ ہو مسمریزم کرتے تھے

(۳)..... ایک صاحب نے سوال کیا کہ جس دم وغیرہ کا خدایابی سے کیا تعلق ہے۔؟

مرزا محمود احمد قادیانی نے کہا کچھ تعلق نہیں میں نے غور کیا ہے کہ جب مسلمان ہندوستان میں وارد ہوئے اور انہوں نے ہندو سادہ ہوؤں میں دیکھا کہ وہ توجہ اور مسمریزم کرتے ہیں اور لوگوں میں ان کی وجہ سے اصل معجزات اور کرامات کے متعلق اشتباہ اور شک پیدا ہو سکتا ہے۔ تو اس شک و اشتباہ کو دور کرنے کیلئے اولیاء امت نے جو ہندوستان میں آئے۔ اس کام کو بھی کیا تاکہ بتائیں کہ یہ کوئی کرامت نہیں۔ درحقیقت اس کا تصوف سے کوئی تعلق نہ تھا۔
(الفضل ۷ جولائی ۱۹۲۲ء ص ۷)

(۵)..... مسمریزم کسی استاد سے سیکھنا چاہئے۔ (الفضل ۲۰ مارچ ۱۹۲۲ء ص ۶)
(۶)..... مسمریزم ایک دنیاوی علم ہے۔ اس لئے احتیاطاً واقف کاروں نے اس علم میں پڑنے سے منع فرمایا ہے۔
(الفضل ۱۵ جولائی ۱۹۱۶ء ص ۲)

(۷)..... مرزا قادیانی مسمریزم نہیں جانتے تھے۔ اور نہ پسند کرتے کہ کوئی

مسمریزم کرے اور اس کو مکروہ جانتے تھے۔ (بدر قادیان ۱۸ فروری ۱۹۰۹ء ص ۳)

مسمریزم کا عمل کرنے والا

(۸)..... ”جس طرح مسمریزم کا عمل کرنے والا اپنی قوت ارادی سے معمول کے حواس ظاہری کو اپنے قابو میں کر کے اس کی قوت ارادی کو سلب کر دیتا ہے اور اس طرح جو اثر چاہے معمول پر ڈال سکتا ہے۔ اسی طرح ملم کے حواس ظاہری کو بھی اللہ تعالیٰ اپنی قدرت اور حکمت سے اپنے قبضہ میں کر لیتا ہے۔“

(رسالہ ریویو ستمبر ۱۹۲۹ء ص ۳)

مسمریزم کبھی ہے

(۹)..... ”مسمریزم کبھی ہے اور یہ انبیاء کی شان کے شایان نہیں۔ کہ وہ مسمریزم سیکھتے اور اس کی مشق کرتے پھریں اور یہ بھی یاد رہے کہ حضرت مسیح نے اسے باذن و حکم الہی شروع کیا تھا۔“

(دیکھو ازالہ ص ۳۰۸، تحفۃ الازہان بابت ماہ جون ۱۹۱۳ء ص ۲۸۱، ۲۸۲)

(۱۰)..... ”اصل خلق طیر جو کسی رنگ میں بھی خدا تعالیٰ کی خلق کے مشابہ ہو، قرآن شریف سے ناممکن ہے اور دوسری خلق مسمریزم والی ہے۔ اس سے ایک نبی کی کوئی ایسی عظمت نہیں۔ ہاں تیسری طرز سے وہ خالق طیراً باذن اللہ ہو سکتے ہیں۔ اور وہ سب نبیوں کا کام ہے۔“

(تحفۃ الازہان ۱۹۱۳ء ص ۸۹، بابت ماہ اپریل ج ۸۸ نمبر ۳)

مسمریزم اور علم روحانیت

(۱۱)..... ”ایک دفعہ ایک بہت بڑے صوفی آپ (یعنی مرزا قادیانی) کی خدمت میں بیعت کے لئے حاضر ہوئے وہ علم توجہ اور مسمریزم کے بڑے ماہر تھے۔“

عرض کی کہ میرا دل چاہتا ہے کہ علم توجہ اور مسمریزم پر ایک کتاب لکھوں، مرزا قادیانی فرمانے لگے۔ کہ صوفی صاحب اس علم سے خدا ملتا ہے؟ عرض کی نہیں، فرمایا آگے ہی لوگ لہو و لعب میں مشغول ہیں۔ اب اس نئے کھیل تماشا میں ڈال کر خدا سے غافل رکھنے کی راہیں کیوں پیدا کرتے ہیں۔“ (پیغام صلح ۷ ذی الحجہ ۱۳۳۵ھ ص ۶)

مسمریزم اچھی چیز نہیں ہے

(۱۲)..... جناب مولوی محمد یامین احمدی داتوی نے ایک دفعہ اپنے ایک مخالف مولوی فضل حق صاحب حنفی کو مخاطب کر کے فرمایا:

”اگر آپ کے نشانات خارق عادت ثابت نہ ہوں بلکہ وہ مسمریزم اور شعبدہ بازی کے ثابت ہوں تو کیا آپ اپنی خلافت ابن مریم سے توبہ کر کے مامور من اللہ حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کر لیں گے۔“ (الحکم ۷ فروری ۱۹۰۲ء ص ۱۱)

نتیجہ

یہ نکلا کہ معجزہ اور مسمریزم میں بڑا بھاری فرق ہے حضرت عیسیٰ ابن مریم کی نسبت مرزا قادیانی کا یہ لکھنا کہ مسمریزم میں آپ بھی کسی درجہ تک مشق رکھتے تھے۔ سراسر جھوٹ ہے بھلا نبی اللہ کو مسمریزم جیسے شعبدے سے کیا تعلق ہو سکتا ہے اور یہ لکھنا بھی صحیح نہیں کہ حضرت مسیح ابن مریم ہاؤن و حکم الہی اس عمل الترب (مسمریزم) میں کمال رکھتے تھے جس طرح کسی نبی یا ولی کی نسبت یہ کہنا ناجائز ہو گا۔ کہ وہ باؤن و حکم الہی شعبدہ بازی میں کمال رکھتا تھا قرآن کریم کی سورۃ آل عمران و سورۃ مائدہ میں حضرت مسیح کے معجزات کا اقرار ہے۔

تقدیس حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام رسول ربانی از طعن مرزا غلام احمد قادیانی

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

”اذ قالت الملائكة يُمِرِم ان الله يبشرك بكلمة منه اسمه المسيح عيسى بن مريم وجيهاً فى الدنيا والاخرة ومن المقربين
ويكلم الناس فى المهد وكمهلاً ومن الصالحين (سورة آل عمران آیت ۴۵، ۴۶)“

﴿جس وقت فرشتوں نے کہا کہ اے مریم تحقیق اللہ تعالیٰ تجھ کو بشارت دیتا ہے اپنی طرف سے ایک کلمہ کی کہ اس کا نام مسیح عیسیٰ بیٹا مریم کا ہے دنیا میں اور آخرت میں عزت والا ہے اور خدا کے مقرب بندوں میں سے ہے اور لوگوں سے باتیں کرے گا۔ جھولے میں اور ادھیڑ عمر میں اور صالح بندوں میں سے ہو گا۔﴾

نوٹ : قرآن مجید کی (سورة البقرة آل عمران نساء مائدہ انعام مریم الانبیاء مؤمنون احزاب زخرف صید مف) میں حضرت عیسیٰ کا ذکر خیر آیا ہے۔ اور بیان کیا گیا ہے کہ آپ بن باپ پیدا ہوئے۔ آپ نے مہد میں باتیں کیں۔ آپ اللہ کے مقرب و صالح بندے ہیں، آپ نبی ہیں، آپ رسول ہیں، اللہ کی طرف سے ایک کلمہ ہیں، اللہ کی طرف سے ایک روح ہیں، آپ سے معجزات صادر ہوئے، آپ کو اللہ تعالیٰ نے کتاب و حکمت و تورات و انجیل سکھائی۔ آپ کو یسود قتل نہ کر سکے۔ اللہ نے آپ کو اپنی طرف اٹھالیا۔ اور سورة زخرف کی آیت : ”وانه لعلم للساعة“ میں آپ کے قیامت سے پیشتر دوبارہ آنے کی طرف اشارہ ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے۔

(دیکھو مسند احمد ج ۱ ص ۳۱۸، ۳۱۷، تفسیر ابن جریر تفسیر درمثور ج ۶ ص ۲۰)

مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال

”یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے۔ اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے مگر اے مسلمانو! تمہارے نبی علیہ السلام تو ہر ایک نشہ سے پاک اور معصوم تھے۔ جیسا کہ وہ فی الحقیقت معصوم ہیں..... قرآن انجیل کی طرح شراب کو حلال نہیں ٹھہراتا۔ پھر تم کس دستاویز سے شراب کو حلال ٹھہراتے ہو۔ کیا مرنا نہیں۔“ (کشتی نوح ص ۶۵ حاشیہ خزائن ص ۱۷ ج ۱۹ اور اخبار الحکم قادیان مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۰۵ء ص ۴)

(ب)..... ”یحییٰ علیہ السلام جو نشہ نہیں پیتے تھے۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ اس وقت بھی منع تھی مسیح نے مرشد کی تقلید کیوں نہ کی۔“

(اخبار قادیان مورخہ ۷ نومبر ۱۹۰۲ء ص ۱۰)

محمود احمد قادیانی کا قول

”عرض کیا گیا حضرت مسیح موعود نے اپنی تصنیفات میں انجیل کی ایک یہ تعلیم بیان کی ہے کہ اتنی شراب مت پیو کہ مست ہو جاؤ مگر انجیل میں یہ نہیں حضور نے فرمایا حضرت مسیح موعود نے یہ انجیل سے استنباط فرمایا ہے۔ انجیل میں لکھا ہے شراب میں متوالے نہ ہو۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ اتنی شراب نہ پیو جو بد مست کر دے۔ دوسری طرف یسوع کا شراب پینا بھی انجیل سے ثابت ہے۔“

عرض کیا گیا انجیل میں شیرہ انگور پینے کا ذکر ہے شراب کا نہیں فرمایا شیرہ انگور عیسائیوں کی اصطلاح ہے۔ اسی کو شراب کہتے ہیں۔ ایک صاحب نے عرض کیا۔ انجیل کے انگریزی تراجم میں شیرہ انگور کی جگہ وائن کا لفظ ہے۔ جو ایک قسم کی شراب کا نام ہے۔ حضور نے فرمایا یسوع مسیح کا معجزہ کے طور پر شراب بنانا بھی انجیل میں لکھا ہے۔“

(اخبار الفضل مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۲۹ء ص ۷۰ ج ۷۰ نمبر ۷۷)

جواب: (۱)..... یہ تو سچ ہے کہ یورپ کے لوگوں کو شراب نے نقصان

پہنچایا ہے لیکن یہ ہرگز سچ نہیں کہ اس کا سبب یہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام (بقول مرزا قادیانی) شراب پیا کرتے تھے۔

(۲)..... یورپ کے لوگوں کو شراب کے علاوہ شرک و کفر، زنا و کاری،

تثلیث پرستی اور لحم خنزیر نے بھی نقصان پہنچایا تھا۔ مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دامن مبارک ان تمام عیبوں سے پاک تھا۔

(۳)..... مرزائی لوگ کہا کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے انجیلی یسوع کو داکما

ہے۔ مگر (کشتی نوح ص ۶۵ کے حاشیہ، خزائن ص ۱۷۹ پر) مرزا قادیانی نے الفاظ عیسیٰ علیہ السلام لکھے ہیں لفظ یسوع نہیں لکھا ہے۔

(۴)..... بقول مرزا قادیانی کے حضرت عیسیٰ شراب پیا کرتے تھے۔ اس جگہ

الفاظ پیا کرتے تھے صیغہ ماضی استمراری کے ہیں اور دوام اور ہمیشگی پر دال ہیں۔

(۵)..... بقول مرزا قادیانی کے حضرت عیسیٰ شراب پیا کرتے تھے۔ شاید

کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔ مرزا قادیانی نے یہ نہ بتلایا کہ یہ عادت ان میں دعویٰ نبوت سے پہلے تھی یا دعویٰ رسالت کے بعد تھی اور وہ بیماری کیا تھی۔ اور اس بیماری کا علاج کسی سے کیوں نہ کرایا؟

شریعت موسوی میں شراب کی حرمت

”اسلام سے پہلے شریعت موسوی میں شراب کی حرمت موجود تھی۔ چنانچہ

بائبل بھی اس کی گواہ ہے۔ احبار باب ۱۰ آیت ۸ میں لکھا ہے۔ پھر خداوند نے خطاب کر کے ہارون کو فرمایا کہ جب تم جماعت کے خیمے میں داخل ہو تو تم کوئی چیز جو نشہ کرنے والی ہو نہ پیو نہ تو اور نہ تیرے بیٹے تانہ ہو کہ تم مر جاؤ اور یہ تمہارے لئے

تمہارے قرونوں میں ہمیشہ تک قانون ہے۔ تاکہ تم حلال اور حرام اور پاک اور ناپاک میں تمیز کرو۔“
(اخبار الفضل مورخہ ۲۹ اگست ۱۹۱۶ء ص ۱۲ کالم نمبر ۳ ش ۱۶)

حضرت سلیمان نبی اللہ کا قول

”مے مسخرہ بناتی ہے اور مست کرنے والی ہر ایک چیز غضب آلودہ کرتی ہو
جوان کا فریب کھاتا وہ دانش مند نہیں ہے۔“ (کتاب امثال سلیمان نبی کے باب ۲۰ ص ۲۰ کے درس اول)

حضرت عیسیٰ نے شراب منع کی

حضرت عیسیٰ نے شراب کی برائی کا ان الفاظ میں اظہار فرمایا ہے :
”دنیا کی محبت گناہوں کی جڑ ہے۔ عورتیں شیطان کا جال ہیں۔ اور شراب
برائی کی طرف لے جاتی ہے۔“ (اخبار پیغام صلح مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۳۰ء ص ۴)

(۲)..... ”اخرج عبدالله في زوائده عن جعفر بن حرفاس ان
عيسى بن مريم قال رأس الخطية حب الدنيا والخمر مفتاح كل
شر والنساء حباله الشيطان“ (تفسير درمورج دوم ص ۲۷)

﴿جعفر بن حرفاس سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام
فرماتے ہیں دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ اور شراب ہر برائی کی چابی اور عورت شیطان کا
پھندا ہے۔﴾

انجیل میں شراب کی ممانعت

”انجیل نوید‘ مشرق اور مغرب کے علماء نے بھی شراب کی برائی خیال کرتے
ہوئے اس کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔“ (اخبار پیغام صلح مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۳۰ء ص ۴)

نئے عہد نامے میں شرابی کی مذمت

”فریب نہ کھاؤ کیونکہ حرام کار اور مت پرست اور زنا کرنے والے اور عیاش اور لونڈے باز اور چور اور لالچی اور شرابی اور گالی بچنے والے اور لیسرے خدا کی بادشاہت کے وارث نہ ہوں گے“
(پولوس کا پہلا خط قرنتیوں کو باب ۶ درس ۱۰۹)

قرآن مجید کا فرمان

شراب پینا شیطانی فعل ہے

”اور شراب پینا تو یقیناً شیطانی افعال میں سے ہے:“ **اتما الخمر والمیسر والانصاب ولا زلام رجس من عمل الشیطن فاجتنبوا (۹۲:۵)**
(اخبار فاروق قادیان مورخہ ۲۸ اپریل ۷ مئی ۱۹۳۰ء ص ۱۰)

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد

”رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ شراب ام النجاست ہے۔ یعنی تمام برے کاموں کے ارتکاب کی دعوت دینے والی۔“
(رسالہ ریویو آف ریلیجز قادیان بابت ماہ دسمبر ۱۹۲۹ء ص ۲۹ حاشیہ)

شرابی لوگوں کی حالت

”شرابی لوگ روحانی عزم شجاعت اور تمام اعلیٰ قابلیوں کو کھو بیٹھتے ہیں۔“
(رسالہ ریویو بابت ماہ ستمبر ۱۹۳۱ء ص ۳۰)

شراب در حقیقت ایک سخت زہر ہے

مسٹر الگزینڈر اس ایم ڈی ڈی پی ایچ ماہر علم الاغذیہ نے شراب کے متعلق اپنی تحقیقات ان الفاظ میں بیان کی ہے:

”اس میں کچھ شبہ باقی نہیں رہا کہ شراب در حقیقت ایک سخت زہر ہے جو باریک ریشوں کو تباہ کر دیتا ہے۔“ (اخبار الفضل قادیان مورخہ ۶ اکتوبر ۱۹۳۱ء ص ۷)

شراب ام النجاشہ ہے

”شراب جو ام الجرائم اور ام النجاشہ ہے۔ اس کی یورپ میں اس قدر کثرت ہے۔ کہ اس کی نظیر کسی دوسرے ملک میں نہیں ملتی۔“ (اخبار الحکم قادیان جون ۲۱ ۱۹۲۵ء ص ۲)

انجیل برنباس میں بریت عیسیٰ

”تب فرشتہ نے کہا تو اس نبی کے ساتھ حاملہ ہو جا جس کو آئندہ یسوع کے نام سے پکارے گی۔ پھر اس کو شراب نشہ لانے والی چیز اور ہر ایک ناپاک گوشت سے باز رکھ۔ کیونکہ چہ اللہ کا قدس ہے۔“

(انجیل برنباس (مطبوعہ ۱۹۱۶ء حمید یہ شمیم پریس لاہور) کی پہلی فصل ص ۲ آیت ۸، ۹)

نوٹ: انجیل برنباس وہ کتاب ہے جس کو مرزا غلام احمد نے اپنی کتاب (سرمد چشم آریہ کشف اعظم مسیح ہندوستان میں تریاق القلوب چشمہ سبکی) میں معتبر مانا ہے۔

یسودیت

یسودنا مسعود کی بجواس

”یسودیوں نے اسے مے خوار یعنی شرابی کہا“ (رسالہ کرم صلیب نمبر اس ۲۲ دیوبند آف دی بلچر بلت ماہ دسمبر ۱۹۲۹ء ص ۳۲ دیوبند آف دی بلچر بلت ماہ اگست ۱۹۰۲ء ص ۳۰۸)

مرازیت

(۱)..... ”یسوع کا شرابی کہا جی ہوتا تو خیر ہم نے مان لیا۔“

(رسالہ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب ص ۷۷ خزائن ج ۲ ص ۷۳)

(۲)..... ”عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی ہمساری کی وجہ

سے یا پرانی عادت کی وجہ سے“ (کشتی نوح ص ۶۵ حاشیہ خزائن ج ۱۹ ص ۷۱)

دشمن کی بات معتبر نہیں

”جواب دشمن کے منہ سے نکلے وہ قابل اعتبار نہیں“

(اعجاز احمدی ص ۲۵ خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۴)

انجیل متی میں دشمنوں کا قول

”اور وہ کہتے ہیں کہ اس پر ایک دیو ہے۔ ابن آدم کھاتا پیتا آیا اور وہ کہتے ہیں

کہ دیکھو ایک کھاؤ اور شرابی اور محصول لینے والوں اور گنہگاروں کا یار پر حکمت اپنے

فرزندوں کے آگے راست ٹھہری۔“ (انجیل متی باب ۱۱ ص ۱۸، ۱۹)

انجیلوں میں الفاظ انگور کارس نہ شراب

یسوع نے کہا: ”میں تم سے کہتا ہوں کہ انگور کے پھل کارس پھر نہ پیو گے۔

اس دن تک تمہارے ساتھ اپنے باپ کی بادشاہت میں نہ بنے پیو گے۔“

(انجیل متی باب ۲۶ ص ۱۲۹ انجیل مرقس ص ۱۴۵ انجیل لوقا باب ۲۲ ص ۱۸)

نوٹ: اس جگہ انگریزی انجیل میں الفاظ ہیں FUITO FVINE

WINE..... (وائن) ہے۔ اس کے معنی شراب ہیں۔ دوسرا لفظ (وائن) ہے جس

کے معنی انگور ہیں انجیل انگریزی میں اس مقام پر لفظ WINE نہیں ہے۔ اگر کوئی

مرزائی یہ کہے کہ انجیل یوحنا کے باب ۲ میں لکھا ہے کہ یسوع نے قنائے جلیل میں

ایک شادی کے موقع پر پانی سے شراب بنادی تھی۔ تو عرض یہ ہے کہ وہاں یہ نہیں

لکھا ہے کہ یسوع شراب پیا کرتے تھے۔

سخت یہودہ اور شرمناک امر

”خدا کے پاک نبی حضرت نوح علیہ السلام پر مئے نوشی کا الزام لگانا سخت بے ہودہ اور شرمناک امر ہے۔ بھلا وہ شخص جو خود نشے میں چور ہو کر اپنے آپ کو بھول جاتا ہو۔ دوسروں کی کیا اصلاح کرے گا۔“ (اخبار فاروق مورخہ ۲۱ اپریل ۷ مئی ۱۹۳۰ء ص ۹ میں بائبل کتاب پیدائش باب ۹ درس ۲۰ تا ۲۴ کا حوالہ دیتے ہوئے زیر عنوان ’خدا کے نبیوں پر بائبل کے ناروا الزامات‘)

عرض حبیب

مرزا غلام احمد قادیانی کا خدا کے پاک نبی حضرت عیسیٰ کی نسبت یہ لکھنا کہ وہ شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔ (کشتی نوح ص ۶۵ حاشیہ خزانہ ص ۷۱ ج ۱۹) سخت بے ہودہ اور شرمناک امر ہے۔ بھلا وہ شخص جو پرانی عادت میں مبتلا ہو۔ دوسروں کی کیا اصلاح کرے گا؟

جاہل مسلمان کا کام

بعض دفعہ مرزائی لوگ یہ بھی کہہ دیا کرتے ہیں کہ چونکہ عیسائی پادریوں نے آنحضرت محمد ﷺ کی شان میں گستاخی کی ہے۔ اس لئے مرزا قادیانی نے بعض جگہ الزامی طور پر حضرت عیسیٰ کی نسبت سخت الفاظ لکھے ہیں۔ سو اس کے جواب میں مرزا قادیانی کا کلام مندرجہ (کتاب تلخیص رسالت ج ۱ ص ۱۰۲ مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۴۴) ذیل میں لکھتا ہوں۔ ذرا غور سے پڑھئے۔ مرزا قادیانی نے کہا:

”بعض جاہل مسلمان کسی عیسائی کی بدزبانی کے مقابل پر جو وہ آنحضرت ﷺ کی شان میں کرتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کچھ سخت الفاظ کہہ دیتے ہیں۔“

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حج کرنا
اور مرزا قادیانی کا بغیر حج کے مرنا

بسم الله الرحمن الرحيم احادیث رسول ﷺ ربانی

(۱)..... ”عن حنظلة الاسلمی قال سمعت ابوہریرۃ یحدث عن النبی ﷺ قال والذی نفسى بیده لیہلن ابن مریم بفج الروحاء حاجا و معتمرا اولیثنیہما“ (صحیح مسلم شریف ج اول ص ۳۰۸ اور ج التکرار ص ۳۲۹)

﴿حضرت ابوہریرہؓ حضرت نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔ کہ حضور پر نور نے ارشاد فرمایا مجھے اس پاک ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ ضرور ابن مریم علیہ السلام روحا کی گھاٹی میں لپک پکاریں گے۔ حج کی یا عمرہ کی یا قرآن کریں گے اور دونوں کی لپک پکاریں گے ایک ہی ساتھ۔﴾

(نیز دیکھو کتاب العلم ج سوم ص ۱۲۸)

(۲)..... ”عن حنظلة الاسلمی سمع اباہریرۃ قال قال رسول الله ﷺ والذی نفس محمد بیده لیہلن ابن مریم بفج الروحاء حاجا و معتمرا اولیثنیہما“

(مسند احمد ج دوم ص ۲۳۰ ص ۲۷۲ ۵۱۳ ۵۴۰ اور تفسیر درمختار ج ۲ ص ۲۳۲)

(۳)..... ”عن حنظلة عن ابی ہریرۃ قال رسول الله ﷺ ینزل عیسیٰ ابن مریم فیقتل الخنزیر ویمحوا لصلیب وتجمع له الصلوة ویعطى المال حتی لا یقبل ویضع الخراج وینزل الروحاء فیحج منها و یعتمراء و یجمعہما قال وتلا ابوہریرۃ وان من اهل

الكتاب الالیؤمنن به قبل موته ویوم القيامة یكون علیهم شهیدا
 فزعم حنظلة ان اباهريرة قال یومن به قبل موته عیسی فلا ادری
 هذا كله حدیث النبی ﷺ اوشئ قاله ابوهريرة” (مسند احمد ج ۲ ص ۲۹۰ تفسیر
 ابن کثیر (مدحاشیہ فتح البیان) ج سوم ص ۲۳۵ در بخور ج ۲ ص ۲۲۲ ج ۱ کرامہ ص ۲۲۹)

﴿حضرت حنظله تابعی﴾ سے روایت ہے کہ اس نے حضرت ابو ہریرہؓ صحابی
 سے روایت کی ہے کہ حضور پر نور نے ارشاد فرمایا حضرت عیسیٰ بن مریم اتریں گے۔
 پس خنزیر کو قتل کریں گے اور صلیب کو مٹا دیں گے اور ان کے واسطے نماز اکٹھی کی
 جائے گی اور دے گا مال، یہاں تک کہ اسے کوئی قبول نہ کرے گا اور خراج (جزیہ) کو بند
 کریں گے اور روحاء میں تشریف لائیں گے۔ پس جگہ سے حج کریں گے یا عمرہ یا
 دونوں کو اکٹھا کریں گے۔ حضرت حنظله راوی نے کہا اور حضرت ابو ہریرہؓ نے آیت
 پڑھی: ”وان من اهل الكتاب الالیؤمنن به قبل موته ویوم القيامة
 یكون علیهم شهیدا“ پس حنظله نے گمان کیا کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ اہل
 کتاب ایمان لائیں گے حضرت عیسیٰ کے ساتھ ان کے مرنے سے پہلے۔ پس میں
 نہیں جانتا کہ یہ سارا کلام نبی ﷺ کا ہے یا ابو ہریرہؓ کا کلام ہے۔ ﴿

(۴).....” عن عطاء مولى ام حبيبة قال سمعت ابا هريرة
 يقول قال رسول الله ﷺ ليهيطن عيسى ابن مريم حكما عدلا
 وماما مقسطا وليس لکن فجا حاجا او معتمرا اولياء تین قبری حتی
 یسلم علی ولاردن علیہ یقول ابوهريرة ای بنی اخی ان رأیتموه
 فقولوا اوهريرة یقرئك السلام” (مسند رک حاکم ج ۲ ص ۵۹۵ ج ۱ کرامہ ص ۲۲۹ در بخور
 ج ۲ ص ۲۳۵ کنز العمال ج ۷ ص ۲۰۲ منتخب کنز العمال مدحاشیہ مسند احمد ج ۶ ص ۵۵ کنز العمال ج ۱۳ ص ۳۳۵
 نمبر ۳۸۸۵۱)

﴿حضرت عطاء تابعی﴾ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ

حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا البتہ ضرور اترے گا۔ حضرت عیسیٰ بن مریم حاکم عادل ہو گا اور امام انصاف کرنے والا اور البتہ ضرور گذرے گا ایک راہ سے حج یا عمرہ کرتا ہوا اور البتہ ضرور میری قبر پر تشریف لائے گا اور مجھے سلام کرے گا اور میں اسے جواب دوں گا۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اے میرے بھتیجے اگر تم ان کو دیکھو تو کہو کہ ابو ہریرہؓ آپ کو سلام کتا ہے۔ ﴿

(۵)..... ”محدث ابو یعلیٰ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے سنا ہے کہ قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ ضرور حضرت عیسیٰ بن مریم اتریں گے۔ پھر میری قبر پر کھڑے ہو کر پکاریں گے کہ اے محمد ﷺ تو میں ان کو ضرور جواب دوں گا۔“ (امام جلال الدین سیوطی کے رسالہ انتہاء الاذکیانی حیۃ الانبیاء ص ۵۴، الحاوی ص ۱۳۸ ج ۲، مجمع الزوائد ص ۲۱۴، الحاوی ج ۲ ص ۱۶۳ روح المعانی ج ۲۲ ص ۳۳)

پیشگوئی از قاضی محمد سلیمان منصور پوری

مشہور و معروف کتاب ”رحمۃ اللعالمین“ کے مصنف حضرت مولانا مولوی قاضی محمد سلیمان صاحب نے اپنی کتاب (تائید الاسلام حصہ دوم ص ۱۱۶ طبع دوم بن تصنیف ۱۸۹۸) پر تحریر فرمایا تھا:

”مرزا قادیانی کے مسیح موعود نہ ہونے پر حدیث ابو ہریرہؓ جو احمد اور ابن جریر کے نزدیک ہے شاہد ہے کہ حضرت مسیح مقام روحاء میں آکر حج و عمرہ کریں گے۔ میں نہایت جزم کے ساتھ با آواز بلند کتا ہوں کہ حج بیت اللہ مرزا قادیانی کے نصیب میں نہیں میری اس پیشگوئی کو سب صاحب یاد رکھیں۔“

اقوال مرزا قادیانی

(الف)..... مرزا قادیانی لکھتا ہے: ”ماسوا اس کے میں آپ لوگوں سے پوچھتا

ہوں کہ آپ اس سوال کا جواب دیں کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا۔ تو کیا اول اس کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ مسلمانوں کو دجال کے خطرناک فتنوں سے نجات دے یا یہ کہ ظاہر ہوتے ہی حج کو چلا جائے۔ اگر بموجب نصوص قرآنیہ و حدیثیہ پہلا فرض مسیح موعود کا حج کرنا ہے نہ دجال کی سرکوبی تو وہ آیات اور احادیث دکھلانی چاہئے تاں پر عمل کیا جائے اور اگر پہلا فرض مسیح موعود کا جس کے لئے وہ با اعتقاد آپ کے مامور ہو کر آئے گا قتل دجال ہے جس کی تاویل ہمارے نزدیک اہلاک مل باطلہ بذریعہ حج و آیات ہے۔ تو پھر وہی کام پہلے کرنا چاہئے اگر کچھ دیانت اور تقویٰ ہے تو ضرور اس بات کا جواب دو کہ مسیح موعود دنیا میں آکر پہلے کس فرض کو ادا کرے گا کیا پہلے حج کرنا اس پر فرض ہو گا یا کہ پہلے دجالی فتنوں کا قصہ تمام کرے گا۔ یہ مسئلہ کچھ باریک نہیں ہے صحیح بخاری یا مسلم کے دیکھنے سے اس کا جواب مل سکتا ہے۔ اگر رسول اللہ ﷺ کی یہ گواہی ثابت ہو کہ پہلا کام مسیح موعود کا حج ہے تو لو ہم بہر حال حج کو جائیں گے ہر چہ بادل باد لیکن پہلا کام مسیح موعود کا استیصال فتن دجالہ ہے۔ تو جب تک اس کام سے ہم فراغت نہ کر لیں حج کی طرف رخ کرنا خلاف پیشگوئی نبوی ہے۔ ہمارا حج تو اس وقت ہو گا جب دجال بھی کفر اور دجل سے باز آکر طواف بیت اللہ کرے گا۔ کیونکہ بموجب حدیث صحیح کے وہی وقت مسیح موعود کے حج کا ہو گا۔ دیکھو وہ حدیث جو مسلم میں لکھی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مسیح موعود اور دجال کو قریب قریب وقت میں حج کرتے دیکھا یہ مت کہو کہ دجال قتل ہو گا کیونکہ آسمانی حربہ جو مسیح موعود کے ہاتھ میں ہے کسی کے جسم کو قتل نہیں کرتا۔ بلکہ وہ اس کے کفر اور اس کے باطل عزرات کو قتل کرے گا اور آخر ایک گروہ دجال کا ایمان لا کر حج کرے گا۔ سو جب دجال کو ایمان اور حج کے خیال پیدا ہوں گے۔ وہی دن ہمارے حج بھی ہوں گے۔“

(ب)..... ”ایک شخص نے عرض کی کہ مخالف مولوی اعتراض کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی حج کو کیوں نہیں جاتے۔ فرمایا! یہ لوگ شرارت کے ساتھ ایسا اعتراض کرتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ دس سال مدینہ میں رہے۔ صرف دو دن کاراستہ مدینہ اور مکہ میں تھا۔ مگر آپ نے دس سال میں کوئی حج نہ کیا۔ حالانکہ آپ سواری وغیرہ کا انتظام کر سکتے تھے لیکن حج کے واسطے صرف یہی شرط نہیں کہ انسان کے پاس کافی مال ہو بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ کسی قسم کے فتنہ کا خوف نہ ہو وہاں تک پہنچنے اور امن کے ساتھ حج کرنے کے وسائل موجود ہوں۔ جب وحشی طبع علماء اس جگہ ہم پر قتل کا فتویٰ لگا رہے ہیں۔ اور گورنمنٹ کا بھی خیال نہیں کرتے تو وہاں یہ لوگ کیا نہ کریں گے لیکن ان لوگوں کو اس امر سے کیا غرض ہے کہ ہم حج نہیں کرتے۔ کیا اگر ہم حج کریں گے تو وہ ہم کو مسلمان سمجھ لیں گے اور ہماری جماعت میں داخل ہو جائیں گے۔ اور ہمارے مرید ہو جائیں گے۔ اگر وہ ایسا لکھ دیں اور اقرار حلفی کریں تو ہم حج کر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے واسطے اسباب آسانی کے پیدا کر دے گا۔ تاکہ آئندہ مولویوں کا فتنہ رفع ہو، ناحق شرارت کے ساتھ اعتراض کرنا چھانیں۔ یہ اعتراض ان کا ہم پر نہیں پڑتا بلکہ آنحضرت ﷺ پر بھی پڑتا ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ نے بھی صرف آخری سال میں حج کیا تھا۔“ (اخبار الحکم مورخہ ۷ اگست ۱۹۰۷ء ص ۱۰۰ کالم نمبر ۳ ملفوظات ج ۹ ص ۳۲۳، ۳۲۵)

نوٹ: مرزا غلام احمد قادیانی کی وفات ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء (۱۳۲۶ھ)

کو ہوئی تھی اور بیت اللہ شریف کا حج مرزا قادیانی کو نصیب نہ ہوا۔ پس دیکھئے کہ کس طرح جناب قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم و مغفور کی پیش گوئی پوری ہوئی۔ مرزائی صاحبان غور کریں۔

ایک اعتراض

”حضرت پیغمبر خدا ﷺ کی ایک حدیث (صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۰۸ میں ہے) جس کے الفاظ یہ ہیں: ”والذی نفسی بیدہ لیہلن ابن مریم بفع الروحا حاجاً او معتمراً او یثنیہما“ یعنی آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں خدا کی قسم ہے جس کے قبضے میں میری جان ہے حضرت عیسیٰ ابن مریم بفع الروحا (مکہ مدینہ کے درمیان) سے حج کا احرام باندھیں گے۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ مسیح موعود ضرور حج کریں گے۔ یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ نے ان کے احرام باندھنے کی جگہ بھی بتادی جس کے دیکھنے سے یقین ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں یہ وقوعہ ضرور ہو گا یعنی حضرت مسیح موعود حج کریں گے۔ مرزا قادیانی نے حج نہیں کیا۔ وجہ اس کی یہ بتائی گئی ہے کہ ان کے حق میں امن نہ تھا لیکن حدیث شریف بتا رہی ہے کہ مرزا قادیانی اگر مسیح موعود ہوتے تو ان کے لئے ہر طرح خدا کے حکم اور پیغمبر خدا ﷺ کی خبر سے راستہ صاف اور ہر طرح امن ہوتا۔ کیا خدا قادر قیوم اس پر قادر نہیں کہ وہ اپنے مسیح موعود کے لئے ہر قسم کی رکاوٹیں اٹھائے! وہو علی کل شئ قدير۔“

(رسالہ ریویو آف الٹیمجر ج ۲۳ نمبر ۹ بابت ماہ ستمبر ۱۹۲۲ء ص ۲۰ بحوالہ اخبار اللیل حدیث یکم جون ۱۹۲۳ء)

اللہ دتہ مرزائی مولوی فاضل کا جواب نا صواب

”ناظرین! ابھی آپ پر منکشف ہو جائے گا کہ یہ اعتراض کس پایہ کا ہے:

جواب اول: مولوی ثناء اللہ نے: ”والذی نفسی بیدہ..... الخ“

کو آنحضرت ﷺ کا قول قرار دے کر لکھا ہے کہ آپ ﷺ نے مسیح موعود کا یہ نشان قرار دیا ہے حالانکہ معاملہ بالکل دگرگوں ہے۔ الفاظ اس حدیث کے صراحۃً بتلاتے ہیں

کہ یہ آنحضرت ﷺ ہی کے الفاظ نہیں، چنانچہ مکمل حدیث یوں ہے: ”عن حنظلۃ الاسلامی قال سمعت اباہریرۃ يحدث عن النبی ﷺ قال والذي نفسی بیدہ لیہلن ابن مریم بفتح الروحاء حاجاً او معتمراً وبثنیہما“ جس کے اس جگہ مناسب عبارت یہ معنی بھی ہیں۔ کہ حنظلہ اسلمی میان کرتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہؓ کو آنحضرت ﷺ سے باتیں میان کرتے سنا۔ ابو ہریرہؓ نے کہا کہ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مسیح ضرور فح الروحاء سے احرام حج یا عمرہ یا قرآن باندھیں گے۔ گویا حضرت ابو ہریرہؓ نے یہ کلمات مندرجہ آنحضرت ﷺ سے نقل نہیں کئے۔ بلکہ دیگر بیانات سے استنباط کر کے انہوں نے اپنی طرف سے بطور قیاس بیان کئے ہیں۔ پس جب یہ الفاظ حضرت ابو ہریرہؓ کے اپنے الفاظ ہیں۔ تو امر تسری کی بجائے ہی سرے سے اکھڑ جاتی ہے۔

(ریویو آف ریلیجز، مئی ۱۹۲۳ء ص ۲۰ ج ۲۳ ش ۹)

اقوال: (۱)..... ”حنظلۃ الاسلامی قال سمعت اباہریرۃ عن

النبی ﷺ قال والذي نفسی بیدہ لیہلن ابن مریم بفتح الروحاء حاجاً او معتمراً اولیثنیہما“ (صحیح مسلم شریف اول ص ۴۰۸ ج ۱)

حضرت حنظلہ اسلمی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے سنا کہ وہ حضرت نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے تھے کہ حضور ﷺ پر نور نے ارشاد فرمایا، مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ ضرور حضرت ابن مریم روحاء کے راستے سے احرام حج یا عمرہ و قرآن باندھیں گے۔

قادیانی مولوی فاضل کی لیاقت علمی ملاحظہ ہو لکھتا ہے:

”یہ آنحضرت ﷺ ہی کے الفاظ نہیں“ پھر لکھتا ہے ”ابو ہریرہؓ نے کہا کہ مجھے اس ذات کی قسم ہے۔ گویا حضرت ابو ہریرہؓ نے یہ کلمات مندرجہ آنحضرت ﷺ

سے نقل نہیں کئے۔“ یہ الفاظ حضرت ابو ہریرہؓ کے اپنے الفاظ ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ الفاظ: ”والذی نفسی بیدہ لیہلن ابن مریم“ حضرت ابو ہریرہؓ کے اپنے الفاظ نہیں ہیں بلکہ آنحضرت ﷺ کے الفاظ ہیں۔ (دیکھو صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۹۰ پر لکھا ہے):

”ان سعید بن المسیب سمع اباہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان یئزل فیکم ابن مریم (الحديث)“ تحقیق حضرت سعید تابعیؒ نے حضرت ابو ہریرہؓ صحابی سے سنا کہ اس نے کہا کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا مجھے اس اللہ کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ ضرور تم میں حضرت ابن مریم نازل ہوں گے۔“

اس حدیث نبوی کے الفاظ ہیں: ”والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان یئزل فیکم ابن مریم“ صحیح مسلم شریف ج ۱ ص ۴۰۸ پر الفاظ ہیں: ”والذی نفسی بیدہ لیہلن ابن مریم“ پس یہ الفاظ حدیث نبوی کے ہیں۔ اب رہا کہ ”ابن مریم“ سے کیا مراد ہے تو سورۃ المؤمنون آیت ۵۰: ”وجعلنا ابن مریم وامہ آیۃ وآوینہما الی ربوۃ ذات قرار ومعین“ اور کیا ہم نے حضرت ابن مریم کو اور اسکی ماں کو نشانی اور ان دونوں کو پناہ دی تھی ایک اونچی جگہ پر جو جائے قرار تھی اور جہاں پانی جاری تھا اور سورۃ الزخرف آیت ۵۷: ”ولما ضرب ابن مریم مثلاً“ اور جب حضرت ابن مریم مثال کے طور پر بیان کیا گیا صاف ظاہر کرتی ہے کہ ”ابن مریم“ سے مراد حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہیں۔ کسی صحیح حدیث نبوی یا اقوال صحابہؓ یا تابعینؒ میں یہ نہیں آیا ہے کہ ایک ٹیل مسیح پیدا ہوگا۔

(۲)..... کسی نے کہا ہے کہ دروغ گور حافظہ نہ باشد، مولوی اللہ دتہ جالندھری مرزائی مولوی فاضل نے رسالہ ریویو پابٹ ماہ ستمبر ۱۹۲۴ء ص ۲۰ پر صحیح مسلم شریف کی اس روایت کے حدیث نبوی ہونے سے انکار کیا ہے اور اخبار الفضل

مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۲۹ء ص ۷ کالم نمبر ۳۲ میں اس روایت کو حدیث نبوی قرار دیتے ہیں۔ ایک اور عجیب بات سنئے رسالہ ریویو بابت ماہ ستمبر ۱۹۲۴ء ص ۲۰ پر حدیث نبوی کے الفاظ بفتح الروحاء کا ترجمہ ”فج الروحاء سے“ کیا ہے اور اخبار الفضل مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۲۹ء ص ۷ کالم ۲ پر لکھا ہے:

”نیز عربی زبان کے لحاظ سے لیہلن بفتح الروحاء کا ترجمہ ”فج الروحاء سے“ غلط ہے بلکہ ”فج الروحاء میں“ چاہئے۔“

(۳)..... ”عن حنظلة الاسلمیٰ انه سمع ابا هريرة يقول قال رسول ﷺ والذي نفسي بيده ليهلن ابن مريم من فج الرجاء بالحج والعمرة وليثنيهما“ (مسند احمد شريف (چھاپہ مصری) ج ۲ ص ۲۷۲)

حضرت حنظلہ تابعیؒ سے روایت ہے کہ اس نے سنا حضرت ابو ہریرہؓ صحابی سے کہ وہ کہتے تھے کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا۔ مجھے اس اللہ کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ ضرور حضرت ابن مریمؑ روحاء کے راستے سے احرام حج یا عمرہ یا قرآن باندھیں گے۔

(۴)..... ”عن ابی هريرة ان رسول الله ﷺ قال ليهلن عيسى بن مريم بفتح الروحاء بالحج والعمرة وليثنيهما جميعا“ (مسند احمد شريف ج ۲ ص ۵۱۳) نیز دیکھو مسند احمد ج ۲ ص ۵۳۰

ان دونوں حدیثوں میں الفاظ ہیں: ”قال رسول ﷺ ان رسول الله ﷺ قال“ پس قادیانی مولوی فاضل کی تحریر سر اسر غلط ثابت ہوئی۔

قادیانی: اگر بالفرض یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی علامت قرار بھی دی جائے تو اسی مسلم اور بخاری کی دوسری حدیث کو ساتھ ملانے سے نہ صرف مسیح ہی کی علامت حج کرنا بتائی گئی ہے بلکہ دجال ملعون کے لئے بھی ایسا ہی حج طواف ثابت ہوتا

ہے۔

(رسالہ ریویو آف ریلیجز، مئی ۱۹۲۳ء ص ۲۲)

مسلمان: حدیث نبوی کے الفاظ یہ ہیں:

”وانی اللیل عند الکعبۃ فی المنام“ اور مجھ کو خواب میں ایک رات معلوم ہوا کہ میں کعبے کے پاس ہوں۔
(صحیح بخاری شریف ج اول ص ۳۸۹)

اور دوسری حدیث کے الفاظ ہیں:

”قال بینما انا نائم اطوف بالکعبۃ“ ﴿فرمایا میں خواب میں کعبے کا طواف کرتا تھا﴾

ان دونوں حدیثوں میں حضور پر نور ﷺ نے اپنا خواب مبارک بیان کیا ہے اس واسطے شارحین حدیث نے اس حدیث کی تعبیر و تاویل بیان کی ہے مگر (صحیح مسلم شریف ج ۱ ص ۴۰۸، مسند احمد ج ۲ ص ۲۴۲، ۲۵۱، ۲۹۰، مستدرک حاکم ج ۲ ص ۵۹۵) جو حدیثیں حضرت مسیح ابن مریم کے حج کے بارے میں آئی ہیں ان میں حضور پر نور ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا۔

قادیانی: آپ ثابت کریں کہ آپ (مرزا قادیانی) کو فارغ المبالی اور مرفیہ الحالی حاصل تھی۔
(رسالہ ریویو آف ریلیجز، مئی ۱۹۲۳ء ص ۲۸)

مسلمان: مرزا قادیانی کے دعوے کے بعد ہزاروں رسکوں روپے کی آمدنی ہوئی تھی۔ سننے اور غور سے سنئے۔ مرزا قادیانی نے خود تحریر کیا ہے کہ:

(۱)..... ”اور مالی فتوحات اب تک دو لاکھ روپیہ سے بھی زیادہ ہے۔“

(نزول المسیح ص ۳۲، خزائن ج ۱۸ ص ۴۱۰)

(۲)..... ”ہزارہا کو س سے لوگ آتے ہیں اور ہزار ہا روپیہ سے مدد کرتے

(اربعین نمبر ۲ ص ۴، خزائن ج ۱ ص ۵۱، حاشیہ)

ہیں۔“

(۳)..... ”مجھے اپنی حالت پر خیال کر کے اس قدر بھی امید نہ تھی کہ دس روپیہ بھی ماہوار آئیں گے۔ مگر خدا تعالیٰ جو غریبوں کو خاک میں اٹھاتا اور متکبروں کو خاک میں ملاتا ہے۔ اس نے ایسی میری دستگیری کی کہ میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ اب تک تین لاکھ کے قریب روپیہ آچکا ہے۔“ (حقیقت الوحی ص ۲۱۱ خزائن ج ۲۲ ص ۲۲۱)

(۴)..... ”اگرچہ منی آرڈروں کے ذریعہ ہزار ہاروپے آچکے ہیں مگر اس سے زیادہ وہ ہیں جو خود مخلص لوگوں نے آکر دیئے اور جو خطوط کے اندر نوٹ آئے اور بعض مخلصوں نے نوٹ یا سونا اس طرح بھیجا جو اپنا نام بھی ظاہر نہیں کیا اور مجھے اب تک معلوم نہیں کہ ان کے نام کیا کیا ہیں۔“ (حقیقت الوحی ص ۲۱۱ حاشیہ خزائن ج ۲۲ ص ۲۲۱)

(۵)..... ”اور اس وقت سے آج تک دو لاکھ سے زیادہ روپیہ آیا اور اس قدر ہر ایک طرف سے تحائف آئے کہ اگر وہ سب جمع کئے جاتے تو کئی کوٹھے ان سے بھر جاتے۔“ (حقیقت الوحی ص ۲۲۲ خزائن ج ۲۲ ص ۲۵۳)

(۶)..... ”اور کئی لاکھ روپیہ آیا۔“ (حقیقت الوحی ص ۳۴۲ خزائن ج ۲۲ ص ۳۵۵)

قادیانی: سنے آپ (مرزا قادیانی) کو دنیا سے تو فارغ البالی تھی۔ لیکن دین کے معاملے میں آپ فارغ البال نہ تھے۔ آپ نے دین کی خدمت کیلئے رات اور دن ایک کر دیا تھا۔ (ریویو آف ریلیجز ج ۲۲ ش ۱۲ باب ۱۲ مافروری ۱۹۲۳ء ص ۲۹)

مسلمان: دین کی خدمت کرنا حج کرنے کے منافی نہیں ہے۔ دین کی خدمت کرنے والا تقریریں کرنے والا مخالفوں کے مقابل پر کتابیں لکھنے والا شخص حج بھی کر سکتا ہے۔ دیکھئے حنفی علماء میں سے جناب مولانا مولوی محمد اشرف علی صاحب چشتی تھانوی اور مولانا مولوی احمد علی صاحب قادری لاہوری جناب مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب حنفی قادری بریلوی مرحوم اور اہل حدیث میں سے جناب قاضی

محمد سلیمان صاحب مرحوم و مغفور اور جناب مولانا مولوی ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب امر تسریٰ (جنہوں نے ستر کے قریب کتابیں عیسائیوں، آریوں، مرزائیوں، نیچریوں، اور چکڑالویوں کی تردید میں لکھی ہیں) نے دین کی خدمت تحریروں اور تقریروں سے کی ہے اور حج بیت اللہ کا بھی کیا ہے۔

قادیانی: مخفی نہ رہے کہ آپ (مرزا قادیانی) کے نزول کی غرض جو قرآن مجید و احادیث میں بتائی گئی ہے صلیبی مذہب کا دلائل سے پاش پاش کرنا اور دین اسلام کا ادیان باطلہ پر غالب کر کے دکھانا ہے۔ اس لئے آپ پر لازم ہی یہی تھا کہ آپ اس اہم کام کی طرف پہلے متوجہ ہوتے۔
(ریویو ج ۲۲ ش ۲ فروری ۱۹۲۳ء ص ۲۹)

مسلمان: قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے پتہ لگتا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے صلیبی مذہب کو دلائل سے پاش پاش کیا ہے اور یہود اور مشرکین عرب کے عقائد کی خوب تردید کی ہے اور بیت اللہ شریف کا حج بھی کیا ہے۔ مرزا قادیانی کو حج نصیب نہ ہوا۔

قادیانی: ”قرآن مجید و احادیث صحیحہ سے حضرت مرزا قادیانی کا مسیح موعود اور ابن مریم ہونا ظہر من الشمس ہے۔ اور دوسری طرف سے حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ مسیح موعود نہیں ہیں کیونکہ آپ نے حج نہیں کیا تو یہ حدیث بوجہ معارض ہونے قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے ساقط عن الاعتبار ہے۔ اس لئے قابل قبول نہیں ہو سکتی، کیونکہ جو حدیث قرآن مجید کے مخالف و معارض ہو اس کے متعلق آنحضرت ﷺ کا فیصلہ ہے کہ اس کو رد کرو۔“

(ریویو ج ۲۲ ش ۲ ص ۳۴ فروری ۱۹۲۳ء، ریویو ج ۲۳ ش ۴ ص ۶ اپریل ۱۹۲۴ء)

مسلمان: مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ تھا کہ ”میں مسیح موعود ہوں“

(نزل المسحس ۲۸، خزائن ج ۱۸ ص ۴۲۶) اس کی تشریح مرزا قادیانی نے یوں کی کہ ”مجھے مسح ابن مریم ہونے کا دعویٰ نہیں اور نہ میں تناسخ کا قائل ہوں۔ بلکہ مجھے شیل مسح ہونے کا دعویٰ ہے۔“ (اشتہار مورخہ ۲ اکتوبر ۱۸۹۱ء تبلیغ رسالت ج ۲ ص ۲۱، مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۲۳۰، عمل ص ۵۲۸ ج ۲ ص ۵۲۸) اس کے علاوہ مرزا قادیانی نے یہ بھی لکھا ہے کہ: ”اس مسح کو ابن مریم سے ہر ایک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے۔“ (کشتی نوح ص ۴۹، خزائن ج ۱۹ ص ۵۳)

میں کہتا ہوں کہ قرآن مجید کی کسی آیت قطعیت الدلالت، نص صریح میں اور کسی حدیث صحیح مرفوع متصل میں کسی شیل مسح کے آنے کی کوئی خبر نہیں ہے۔ شیل مسح کے الفاظ کسی صحیح حدیث مرفوع یا موقوف میں نہیں آئے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے کبھی یہ نہیں فرمایا کہ ایک شیل مسح اس امت میں سے آئے گا۔ البتہ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ نبویہ میں الفاظ عیسیٰ، مسح، ابن مریم، عیسیٰ ابن مریم، مسح ابن مریم، اس نبی و رسول کے لئے آئے ہیں جن کی والدہ ماجدہ حضرت مریم صدیقہ تھیں۔ جو بن باپ پیدا ہوئے تھے، جن پر انجیل اتری تھی، صحاح ستہ، مسند احمد، کنز العمال، اور مشکوٰۃ وغیرہ کتب احادیث میں تمیں یا اس سے زیادہ حدیثوں میں مسح موعود کے آنے کی خبر دی گئی ہے۔ مگر الفاظ مسح ابن مریم، عیسیٰ بن مریم، ابن مریم، مسح، عیسیٰ، روح اللہ عیسیٰ آئے ہیں۔ اور یہ الفاظ ”یا ثی مثل المسیح منکم“ آنحضرت ﷺ نے نہیں فرمائے جب بنیاد ہی پکی نہیں تو عمارت کب کھڑی ہو سکتی ہے۔ اگر حضرت مسح ابن مریم وفات یافتہ ہوتے تو آنحضرت علیہ السلام ان کے آنے کی خبر نہ دیتے اور مرزا قادیانی شیل مسح نہیں ہیں۔ اور آپ کو ان کے ساتھ ہر ایک پہلو سے تشبیہ بھی نہیں ہے۔

قادیانی: یہ حدیث صحیح مسلم کتاب الحج میں مذکور ہے۔ تمام الفاظ یہ ہیں:

”والذی نفسی بیدہ لیہلن ابن مریم بفتح الروحاء حاجاً او معتمراً

اولیٰ ثنیہما“ ان الفاظ میں کہیں مذکور نہیں کہ بعد نزول یہ واقعہ ہو گا یا آمد ثانی میں وہ حج کریں گے۔“
(الفضل ۱۹ مارچ ۱۹۲۹ء ص ۷ کالم نمبر ۲۱)

مسلمان: ”اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے: ”کلامی یفسر بعضہ بعضاً“ کہ میرے کلام کے بعض حصے دوسرے بعض کی تفسیر کرتے ہیں۔“
(اخبار الفضل سورجہ ۱۹ مارچ ۱۹۲۹ء ص ۷ کالم نمبر ۳)
سوز راغور سے سنئے کہ :

”عن حنظلة عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ ينزل عيسى بن مريم فيقتل الخنزير ويمحو الصليب وتجمع له الصلوة ويعطى المال حتى لا يقبل ويضع الخراج وينزل الروحاء فيحج منها او يعتمر ويجمعهما قال وتلا ابو هريرة ان من اهل الكتاب الا يؤمنن به قبل موته فزعم حنظلة ان ابا هريرة قال يؤمن قبل موت عيسى فلا ادري هذا كله حديث النبي ﷺ او شئ قاله ابو هريرة“
(مسند احمد شریف ج دوم ص ۲۹۰)
اس حدیث نبوی سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم بعد نزول حج کریں گے۔

قاویانی: حضرت ابو ہریرہؓ اس کے راوی ہیں۔ اور الفاظ: ”حاجا او متعمرا اولیٰ ثنیہما“ میں ”یا . یا“ کے تکرار سے اس کی محفوظیت ظاہر ہے۔
(الفضل ایضاً ص ۷ کالم نمبر ۱)

مسلمان: ذرا اپنے گھر کی بھی خبر لیجئے۔ کتاب (حمید مبین احمد یہ حصہ پنجم ص ۹۷ خزائن ج ۲۱ ص ۲۵۸) میں ہے: ”اور تیس برس کی مدت گذر گئی کہ خدا نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمر اسی برس کی ہوگی اور یہ کہ پانچ چھ سال زیادہ یا

پانچ چھ سال کم۔“

قادیانی: حدیث نبوی کا ہر گز یہ منشا نہیں کہ مسیح موعود فوج الروحاء سے احرام باندھیں گے اور یہ بات بعد نزول من السماء ہوگی۔ اگر یہ مطلب ہوتا تو اس حدیث میں کوئی لفظ تو ایسا ہوتا جو آمد ثانی یا بعد نزول پر صراحتاً اشارہ دلالت کرتا۔ نیز عربی زبان کے لحاظ سے لیہلن بفتح الروحاء کا ترجمہ فوج الروحاء سے غلط ہے بلکہ فوج الروحاء میں چاہئے اگر حضور علیہ السلام کا منشاء مبارک یہ ہوتا کہ فوج الروحاء سے تلبیہ شروع کریں گے یا کرتے ہیں تو من فوج الروحاء فرماتے۔
(الفضل مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۲۹ء ص ۷۷ کالم نمبر ۲)

مسلمان: (الف) امام نوویؒ نے لکھا ہے :

”وهذا يكون بعد نزول عيسى من السماء في آخر الزمان“
(شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۰۸)

(ب) ”احمد بن حنبل نے ابو ہریرہؓ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ ابن مریم اترے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا اور ضلیب کو محو کرے گا اور نماز اس کے لئے جمع کی جائے گی اور مال دے گا لیکن قبول کوئی نہیں کرے گا اور خراج اٹھا دے گا اور روحا میں اترے گا۔ اور وہاں حج یا عمرہ کرے گا یا دونوں کو جمع کرے گا۔“ (مرزائیوں کی مشہور و معروف کتاب عمل ص ۶۰۶ پر حوالہ تفسیر روح المعانی ج ۳ ص ۲۱۳ اور کنز العمال ج ۷ ص ۲۲۸)

پس ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم نزول فرمانے کے بعد حج کریں گے۔

(ج) دوسرے اعتراض کا جواب یہ ہے کہ حدیث نبوی میں من فوج الروحاء بھی آیا ہے۔ جیسا کہ (مسند احمد شریف ج ۲ ص ۲۷۲) پر ہے : ”عن حنظلة

الاسلمیٰ انه سمع ابا هريرة يقول قال رسول ﷺ والذي نفسي بيده ليهلن ابن مريم من فجج الروحاء بالحج او العمرة اوليتيهما“

قادیانی: ”حضرت خلیفہ المسیح اول (نور الدین ثانی) اس کی تطبیق یوں

فرماتے تھے کہ اس حدیث میں مضارع بمعنی ماضی استعمال ہوا ہے جیسا کہ عربی زبان میں استعمال ہوتا ہے اور اس سے مراد آنحضرت ﷺ کا وہ کشف ہے جس میں آپ نے حضرت موسیٰ اور حضرت یونس علیہ السلام کو حج کرتے ہوئے دیکھا ہے ویسے ہی ان میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی آپ نے احرام باندھے ہوئے دیکھا ہے“ (رسالہ ریویولت ماہ اپریل ۱۹۲۳ء ص ۲، ریویولت ماہ فروری ۱۹۲۳ء ص ۳۳، الفضل مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۲۹ء ص ۷)

مسلمان: بے شک (مکتوہ شریف ص ۵۰۸ باب بئالخلق و ذکر الانبیاء فصل اول

میں) حضرت ابن عباسؓ سے حوالہ صحیح مسلم ایک روایت آئی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے وادی ارزق میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اور وادی ہرثے میں حضرت یونس علیہ السلام کو بلیک کہتے ہوئے دیکھا ہے۔ مگر یہ آپ نے کشفی حالت میں دیکھا جیسا کہ الفاظ: ”قال کائی انظر الی موسیٰ“ (گویا میں دیکھتا ہوں حضرت موسیٰ کی طرف) اور الفاظ: ”قال کائی انظر الی یونس“ (فرمایا گویا میں دیکھتا ہوں حضرت یونس کی طرف) اس پر دال ہیں۔ مگر صحیح مسلم ولں ص ۳۰۸، مسند احمد ج ۲ ص ۲۲، ۲۹۰، ۵۱۳، ۵۳۰، مستدرک حاکم ج ۲ ص ۵۹۵، کنز العمال ج ۱۳ ص ۶۱۹، نمبر ۳۹۷۲۶، کسی جگہ یہ الفاظ نہیں ہیں: ”قال کائی انظر الی عیسیٰ“ پس حضرت موسیٰ کلیم اللہ اور حضرت یونس نبی اللہ کا واقعہ پیش کرنا صحیح جواب نہیں ہے۔

قادیانی: ”آنحضرت ﷺ نے جس طرح وادی ارزق سے گزرتے

ہوئے حضرت موسیٰ کو حج کے لئے جاتے دیکھا۔ ثنیہ ہرثے میں حضرت یونس کو

لبیک کہتے سنا ایسا ہی حضور نے فوج الروحاء سے گزرتے حضرت مسیح کو لبیک کہتے سنا اور ذکر فرمایا جسے راوی نے مسلم شریف کے مندرجہ بالا الفاظ میں ذکر کیا ہے۔ اس صورت میں حدیث مذکور کے صحیح لفظی معنی بغیر کسی تاویل کے یہ ہوں گے کہ خدا ان مریم فوج الروحاء میں حج یا عمرہ یا ہر دو کے لئے لبیک لبیک کہتے ہیں؟
(الفضل ۱۹ مارچ ۱۹۳۹ء ص ۷)

مسلمان: ”آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے: کلامی یفسر بعضہ بعضاً“ کہ میرے کلام کے بعض حصے دوسرے بعض کی تفسیر کرتے ہیں“ (الفضل ۱۹ مارچ ۱۹۳۹ء ص ۷ کالم نمبر ۳) مسند احمد شریف اور مستدرک حاکم میں جو روایتیں آنحضرت ﷺ سے اس بارے میں آئی ہیں وہ ثابت کرتی ہیں کہ قادیانی مولوی کا ترجمہ صحیح نہیں ہے۔ حضرت عیسیٰ ابن مریم نزول کے بعد حج کریں گے۔ (کنز العمال ج ۱۳ ص ۶۱۹ حدیث نمبر ۲۶۷۲۹ منتخب کنز العمال ج ۶ ص ۵۶، حج الکرامہ ص ۳۲۳ میں) حدیث نبوی ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم آسمان سے اتریں گے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ خود مرزا قادیانی نے (اپنی کتب حیات البشر ص ۸۸، ۸۹، ۹۰ ج ۷ ص ۳۱۲ پر) یہ حدیث نقل کی ہے مگر الفاظ: ”من السماء“ نقل نہیں کئے ہیں۔ اس جگہ مرزا قادیانی نے امانت سے کام نہیں لیا ہے اور قرآن مجید میں اللہ نے فرمایا ہے: ”وما کان لنبی ان یغل“ یعنی کسی نبی کے لئے یہ جائز نہیں کہ خیانت کرے۔ اس معیار قرآنی کی رو سے مرزا قادیانی اپنے دعوؤں میں جھوٹے ثابت ہوتے ہیں۔

قادیانی: ”فج کے معنی راستہ کے ہیں اور روحاء سے مراد راحت والا یعنی آرام کا راستہ مراد اسلام ہے۔ یعنی مسیح موعود اسلام کے راستہ میں کمر باندھے گا۔ عمرہ اور حج میں آپ نے تردد ظاہر کیا ہے۔ یعنی آیا مسیح کے ذریعہ جلالی تکمیل ہوگی یا جمالی یا دونوں جمع کرے گا۔ جمالی اور جلالی دونوں رنگ میں آئے گا۔ اول یہ ایک

آنحضرت ﷺ کا کشف ہے جو تعبیر طلب ہے..... پس آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ جب مسیح ابن مریم آئے گا تو اس پر خدا تعالیٰ کی طرف سے فیوض و انوار نازل ہوں گے۔ اور اسے علم لدنی عطا کیا جائے گا اور اسرار شریعت اس پر کھولے جائیں گے۔ جس کی وجہ سے کوئی مخالف آپ پر غالب نہیں آسکے گا۔ اور آپ کے ذریعہ سے دین اسلام کا ادیان باطلہ پر غلبہ ظاہر ہو گا اور آپ کو دو ہماریاں ہوں گی جیسا کہ حدیث میں ان ہماریوں کو دو زرد چادروں سے تعبیر کیا گیا ہے۔

(ریویوبلت ماہ فروری ۱۹۲۳ء ص ۳۵، ۳۶، ۳۷ ج ۲۲ ش ۲)

مسلمان: مرزائی مولوی کے الفاظ ہیں۔ ”جمالی اور جلالی دونوں رنگ میں آئے گا۔“ مگر مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے۔

”اب اسم محمد کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں۔ یعنی اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں کیونکہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہو چکا ہے سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں۔ اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں ہوں..... اور کوئی شخص زمین پر ایسا نہ رہا۔ کہ مذہب کے لئے اسلام پر جبر کرے۔ اس لئے خدا نے جلالی رنگ کو منسوخ کر کے اسم احمد کا نمونہ ظاہر کرنا چاہا۔ یعنی جمالی رنگ دکھلانا چاہا اس نے قدیم وعدہ کے موافق اپنے مسیح موعود کو پیدا کیا جو عیسیٰ کا دوتا اور احمدی رنگ میں ہو کر جمالی اخلاق کو ظاہر کرنے والا ہے۔“

(البعین نمبر ۴ ص ۱۷، خزائن ص ۴۴، ۴۵، ۴۶ ج ۱۷)

(۲)..... صحیح مسلم اور مسند احمد میں..... حدیث نبوی میں الفاظ

”والذی نفسی ببیدہ“ آئے ہیں اور مرزا قادیانی حدیث نبوی: ”واقسم باللہ ما علی الارض من نفس منفوسۃ یا ثی علیہا مائۃ سنۃ وہی حیۃ یومئذ“ پر بحث کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

”اور قسم صاف ہوتی ہے کہ یہ خبر ظاہری معنوں پر محمول ہے نہ اس میں کوئی تاویل ہے اور نہ استثناء ہے ورنہ قسم میں کونسا فائدہ ہے۔ (حاشیہ البشریٰ ترجمہ ص ۴۳ حاشیہ خزائن ص ۱۹۲ ج ۷) میں کہتا ہوں کہ صحیح مسلم شریف اور مسند احمد شریف کی روایتوں میں قسم صاف ہوتی ہے کہ یہ خبریں ظاہری معنوں پر معمول ہیں نہ اس میں کوئی تاویل ہے اور نہ استثناء ہے۔



مرزا قادیانی مثل مسیح نہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلا باب

مسیح علیہ السلام کا نزول ہند میں نہیں بلکہ شام میں

گرمی کا موسم ہے، جون کا مہینہ ہے، موسم گرما اپنے عالم شباب میں ہے گرمی کی بڑی شدت ہے۔ شہر امرتسر کے مشرقی حصہ دروازہ مہاں سنگھ کے قریب ایک کوچے میں قریب دس بجے اتوار کے دن ایک مکان میں چند دوستوں کا مجمع ہے ان میں مذہبی گفتگو ہو رہی ہے۔ ایک مرزائی ہے۔ اس کا مد مقابل ایک اہل سنت ہے۔ چند احباب اور بھی تشریف فرما ہیں۔ گفتگو میں سختی اور درشتی نہیں ہے بلکہ سنجیدگی اور متانت ہے۔ زیر بحث یہ مسئلہ ہے کہ آیا عیسیٰ علیہ السلام ہندوستان میں ہوں گے یا ملک شام میں۔ مرزائی کا اس پر اصرار ہے کہ مسیح موعود ہندوستان میں ہوا ہے۔ چنانچہ موزا غلام احمد قادیانی مہدی موعود و مسیح موعود ہیں۔ اہل سنت کا یہ عقیدہ ہے کہ مسیح علیہ السلام ملک شام میں نازل ہوں گے۔ مرزائی نے جو دلائل دعوے کے اثبات میں پیش کئے ہیں اور اہل سنت نے جو جوابات دیئے ان کو ناظرین کے دلچسپی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:

مرزائی: (۱)..... اس مہدی کے لئے جو مسیح بھی ہے مشرقی جانب

مخصوص ہے: ”ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم“ عیسیٰ کو آدم سے تشبیہ دی گئی ہے اور آدم کا نزول ہند میں ہوا ہے۔ پس عیسیٰ بھی ہند میں نازل ہوگا۔

(۲)..... (کنز العمال ج ۷ ص ۲۰۲ اور باب عزۃ اللہ میں) امام نسائی نے دو گروہوں کا

ذکر کیا ہے۔ ایک وہ جو ہند میں جہاد کرے گا: ”وعصابتہ معہ عیسیٰ ابن مریم“ اور ایک وہ جو ہند میں مسیح موعود کے ساتھ ہوگا۔

(۳)..... تمام مفسرین کا اس پر اجماع ہے کہ پیشگوئی: ”لیظہرہ علی الدین کلہ“ کا ظہور امام مہدی مسیح موعود کے ہاتھ پر ہوگا۔ پس اس کے ظہور کے لئے وہ ملک مناسب ہے جس میں ہر مذہب کا نمونہ موجود ہو اور سب کو آزادی بھی ہو اور یہ خصوصیت محض ہند کو ہے اور ایک صاحب نے مہدی پنجاب ہند کے اعدا و یکساں میان کئے ہیں تاکہ مناسبت ظاہر ہو۔

(۴)..... دجال کے ظہور کا مقام بھی مشرق ہے۔ پس اس فتنہ کا دور کرنے والا بھی مشرق ہی میں چاہئے۔

(۵)..... پھر ایک حدیث میں جو جو اہر الاسرار محرر ۸۴۰ھ میں ہے۔ اس میں صاف لکھا ہے: ”یخرج المہدی من قریۃ یقال لہ قدہ“ یعنی قادیان اور یہ دمشق کی مشرق میں بھی ہے۔

نوٹ: یہ مضمون قادیان (کے رسالہ تنبیذ الاذہان ج ۷ ش ۷ ص ۲۹۹، ۳۰۰، تنبیذ الاذہان بلیت ماہ اگست ۱۹۲۰ء ص ۶۴) پر ہے۔

جواب اہل سنت: مرزائی کے پیش کردہ پانچ دلائل کی تردید کرنے سے پیشتر میں چند دلائل اپنے عقیدہ کی تائید میں لکھتا ہوں اور میرا یہ عقیدہ ہے کہ مسیح موعود عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ملک شام میں ہوں گے۔ ان مندرجہ ذیل احادیث نبویہ کو غور سے سنئے:

دلیل نمبر ۱: ”حضرت مجمع بن جاریہؓ صحابی روایت کرتے ہیں کہ میں نے سائر رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ فرماتے تھے کہ ابن مریم دجال کو باب لد پر قتل کرے

گا۔“ (سنن ترمذی شریف ج ۲ ص ۳۸ باب ماجاء فی قتل عیسیٰ ابن مریم الدجال اور کتب جائزۃ الشیعہ ذی شرح سنن ترمذی ج ۲ ص ۱۱۱)

(ب)..... (صحیح مسلم شریف ج ۲ ص ۴۰۱، سنن ابن ماجہ ص ۹۷ باب قتال الدجال پر) حضرت نواس بن سمعان سے ایک حدیث نبوی آئی ہے جس کا ایک حصہ یوں ہے :

”مسیح علیہ السلام دجال کو تلاش کریں گے اس کو پاویں گے باب لد پر۔ پس اس کو قتل کر ڈالیں گے۔“

نوٹ نمبر ۱: ”لد علاقہ فلسطین میں ایک گاؤں ہے۔“ (نوی شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۰۱، جائزۃ الشیعہ ج ۲ ص ۱۱۰، تاریخ الخلفاء ج ۳ ص ۳۲۸، مرآۃ المفاتیح ج ۵ ص ۱۸۷، ۱۹۸، اشعۃ المعانی ج ۳ ص ۳۵۱، مظاہر حق ج ۳ ص ۳۵۷، مجمع البحار ج ۳ ص ۴۹۰، باب لد، قاموس ج ۱ ص ۳۲۸، پنج العروس ج ۲ ص ۴۹۳، مفتی الاربع ج ۴ ص ۸۰، لسان العرب ج ۴ ص ۳۹۶)

نوٹ نمبر ۲: ”حضرت ابن مریم دجال کی تلاش میں لگیں گے اور لد کے دروازہ پر جو بیت المقدس کے دیہات میں سے ایک گاؤں ہے اس کو جا پکڑیں گے اور قتل کر ڈالیں گے۔“ (مرزا قادیانی کی کتاب خزان من ص ۲۰۹ ج ۳، نزالہ ابوام ص ۲۲۰)

دلیل نمبر ۲: ”حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے کہ روایت کی حضرت رسول خدا ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مسیح الدجال جانب مشرق سے نکلے گا اور قصد اس کا مدینہ مطہرہ میں آنے کا ہو گا یہاں تک کہ کوہ احد کے پیچھے ٹھہرے گا۔ پھر فرشتے اس کا منہ ملک شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہاں ہی وہ ہلاک ہو گا۔“ (مشکوٰۃ شریف ص ۷۵، باب العلامات بین یدی الساعة و ذکر الدجال فصل اول، مرآۃ المفاتیح ج ۵ ص ۲۰۳، اشعۃ المعانی ج ۳ ص ۳۵۷، مظاہر حق ج ۴ ص ۳۶۲)

دلیل نمبر ۳: ”یقتله اللہ تعالیٰ بالشام علی عقبۃ یقال لها عقبۃ افیق لثلاث ساعات یمضین من النہار علی یدی عیسیٰ ابن

مریم“ (کتاب کنز العمال ج ۷ ص ۲۶۷ پر حضرت علیؑ سے ایک کلمہ روایت آئی ہے جس کا ایک حصہ یہ ہے)

﴿اللہ تعالیٰ دجال کو ملک شام میں ایک ٹیلے پر جس کو افق کہتے ہیں دن کے تین ساعت میں عیسیٰ ابن مریم کے ہاتھ سے قتل کرائے گا۔ (مسلم معہ حدیث ص ۷۶)﴾
 دلیل نمبر ۴: ”عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ

وذكروا الهند يغزو الهند بكم جيش يفتح الله عليهم حتى ياتوا بملوكهم مغلولين بالسلاسل يغفر الله ذنوبهم فينصرفون حين ينصرفون فيجدون ابن مریم عليهما السلام بالشام (نعيم بن حماد)
 (کنز العمال ج ۷ ص ۲۶۷ اور کتاب فتح الکرامہ ص ۳۳۳)

دلیل نمبر ۵: ”حدثنا عبد الله حدثني ابی ثناسليمان بن

داؤد قال ثنا حوب بن شداد عن يحيى بن ابی كثير قال حدثني الحضرمي بن لاحق ان ذكوان اباصالح اخبره ان عائشة اخبرت قالت دخل على رسول الله وانا ابكى فقال لي ما يبكيك قلت يا رسول الله ذكرت الدجال فبكيت فقال رسول الله ﷺ ان يخرج الدجال وانا حيي كفتيكموه وان يخرج الدجال بعدى فان ريكم عزوجل ليس باعور وانه يخرج في يهودية اصفهان حتى ياتي المدينة ينزل ناحيتها ولها يومئذ سبعة ابواب على كل نقب منها مكان فيخرج اليه شرار اهلها حتى الشام مدينة بفلسطين باب لد قال ابو داؤد مرة حتى ياتي بفلسطين باب لد فينزل عيسى عليه السلام فيقتله ثم يمكث عيسى عليه السلام في الارض اربعين سنة اماما عدلا وحكما مقسطا“

(مسند احمد (مطبوعه مصر) ج ۶ ص ۷۵)

﴿حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا ﷺ میرے پاس

تشریف لائے۔ اس حال میں کہ میں رو رہی تھی۔ حضور پر نور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کس چیز نے تجھے رلایا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نے دجال کا ذکر پایا پس میں رو پڑی حضور پر نور ﷺ نے فرمایا۔ اگر دجال نے خروج کیا میری زندگی میں، تو میں تمہاری طرف سے اس کو کافی ہوں گا۔ اور اگر اس نے خروج کیا میرے بعد تو جان لو کہ تمہارا رب کا نام نہیں۔ دجال شہر اصفہان کے یہود سے خروج کرے گا۔ یہاں تک کہ مدینہ طیبہ کی طرف آئے گا۔ اور اس کے قریب کسی جگہ ٹھہرے گا۔ اس روز مدینہ طیبہ کے سات دروازے ہوں گے اور ہر راستے پر دو فرشتے ہوں گے۔ پس دجال کی طرف شریروں کو نکلیں گے یہاں تک کہ دجال ملک شام میں آئے گا۔ فلسطین میں مقام لد کے دروازے پر، یہوداؤد نے کہا فلسطین میں آئے گا لد مقام پر۔ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور اس کو قتل کریں گے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین میں چالیس برس رہیں گے امام ہوں گے، عادل اور حاکم ہوں گے انصاف کرنے والے۔ ﴿

دلیل نمبر ۶: ”عرب میں اکثر لوگ بیت المقدس میں ہوں گے۔ ان کا

امام ایک نیک شخص ہوگا۔ ایک روز ان کا امام آگے بڑھ کر صبح کی نماز پڑھانا چاہے گا۔ اتنے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام صبح کے وقت اتریں گے تو یہ امام ان کو دیکھ کر الٹے پاؤں پیچھے ہٹے گا تاکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آگے ہو کر نماز پڑھاویں۔ لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنا ہاتھ اس کے دونوں مونڈھوں کے درمیان رکھ دیں گے پھر اس سے فرمائیں گے تو ہی آگے بڑھ۔ اس لئے کہ یہ نماز تیرے ہی لئے قائم ہوئی تھی۔ خیر وہ امام لوگوں کو نماز پڑھا دے گا۔ جب نماز سے فارغ ہوگا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے دروازہ کھول دو۔ دروازہ کھول دیا جائے گا۔ وہاں پر دجال ہوگا۔ ستر ہزار یہودیوں کے ساتھ جن میں سے ہر ایک کے پاس تلوار ہوگی جب دجال حضرت عیسیٰ

علیہ السلام کو دیکھے گا کھل جائے گا جیسے نمک میں پانی کھل جاتا ہے اور دجال بھاگے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے میرا ایک وار تجھ کو کھانا ہے تو اس سے بچ نہ سکے گا۔ آخر باب لد کے پاس اس کو پاویں گے اور اس کو قتل کریں گے پھر اللہ تعالیٰ یہودیوں کو شکست دے گا۔“ (سنن ابن ماجہ ص ۹۸ باب قتالہ دجال اور رفع الحجاب عن سنن ابن ماجہ ج سوم ص ۳۳۸ پر حضرت ابو اللہ الباقی سے ایک لمبی روایت مرفوعاً آئی ہے جس کا ایک حصہ یوں ہے)

نوٹ: اس حدیث نبوی نے تو مرزا قادیانی کی مسیحیت اور باطلہ تادیلات پر پانی پھیر دیا ہے۔

دلیل نمبر ۷: حضرت قتادہ تابعی نے بھی فرمایا ہے کہ ملک شام ارض محشر ہے۔ اس جگہ لوگ جمع ہوں گے اور اس جگہ عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور اس جگہ اللہ تعالیٰ گمراہ جھوٹے دجال کو ہلاک کرے گا۔ (تفسیر ابن جریر ج ۱ ص ۳۱)

عرض حبیب

(۱)..... حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کا رفع ملک شام ہی سے ہوا تھا۔ ملک شام ہی میں آپ کا نزول ہوگا۔

(۲)..... پہلی دفعہ یہودنا مسعود نے آپ کو قتل کرنا چاہا۔ دوبارہ آپ تشریف لا کر یہود کو اور دجال کو قتل کریں گے۔

(۳)..... پہلی دفعہ حضرت مسیح علیہ السلام نے تلوار نہیں اٹھائی۔ اب آن کر تلوار اٹھائیں گے۔ دجال کے قتل کے بعد جنگ بند ہو جائے گی۔

(۴)..... پہلی دفعہ مسیح علیہ السلام نے شادی نہیں کی اب آن کر شادی کریں گے۔ (عملہ مجمع البحار ص ۸۵)

(۵)..... پہلی دفعہ مسیح علیہ السلام کی اولاد نہ تھی اب اولاد ہوگی۔

(۶)..... پہلی بار حکومت و سلطنت نہ کی تھی اب حکومت کریں گے۔

(طبقات ابن سعد ج ۱ ص ۲۶)

(۷)..... پہلی بار انجیل پر عمل کیا تھا۔ جب دوسری بار تشریف لائیں گے تو

آنحضرت ﷺ کے دین پر ہوں گے۔

(۸)..... دین اسلام پھیلائیں گے۔

(۹)..... پولوس کے پھیلانے ہوئے دین (موجودہ مسیحیت) کو مٹا دیں گے

(۱۰)..... بیت اللہ شریف کا حج کریں گے۔ (صحیح مسلم و مسند احمد)

(۱۱)..... حضرت ﷺ کی قبر مبارک پر حاضر ہو کر سلام کریں گے۔

(رسالہ انتہاء الاذکیا ص ۵۴، حج الکرامہ ص ۴۲۹)

(۱۲)..... آنحضرت ﷺ کے مقبرہ شریف میں دفن کئے جائیں گے اور

ان کی قبر چوتھی ہوگی۔ (حج الکرامہ ص ۴۲۹، ۴۳۰)

مرزائی کے دلائل کا جواب

(الف)..... سورۃ آل عمران کی آیت مقدسہ: ”ان مثل عیسیٰ عند اللہ

کم مثل آدم خلقہ من تراب ثم قال له کن فیکون“ میں حضرت مسیح ناصری کی مثال حضرت آدم کی سی پیش کی گئی ہے یعنی آپ بن باپ پیدا ہوئے اور حضرت آدم بن باپ بن ماں۔ اس آیت میں کسی شبہ کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

(ب)..... سنن نسائی کتاب الجہاد باب غزوہ ہند ص ۳۹۶ اور کنز العمال ج ۷

ص ۲۰۲ کے حوالہ سے جو روایت پیش کی گئی ہے۔ اس میں لفظاً یا اشارتاً اس بات کا کوئی ذکر نہیں ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام ہند میں ہوگا۔ البتہ کنز العمال ج ۷ ص ۲۶۱ اور حج الکرامہ کے ص ۳۴۳ کے حوالہ سے جو روایت میں نے بطور دلیل چارم لکھی ہے۔

اس کے الفاظ: ”فیجدون ابن موعم بالشام“ صاف ظاہر کرتے ہیں کہ ابن

مریم علیہا السلام ملک شام میں ہوں گے۔

(ج)..... شہر لندن میں بھی ہر فرقے ہر ملک ہر قوم کے لوگ پائے جاتے ہیں اور وہاں مذہبی آزادی بھی ہے۔

(د)..... (مکتلہ شریف ترجمہ ۴ ص ۱۱۸ پر) حضرت ابو بکرؓ سے ایک مرفوع روایت آئی ہے کہ دجال مشرق کی جانب سے ملک خراسان سے خروج کرے گا مگر نصاریٰ یورپ (پادری اور فلاسفر) تو مغرب سے آئے ہیں اور یورپ ایشاء کے مغرب میں ہے۔

(ه) کتاب جواہر الاسرار حدیث کی مستند کتاب نہیں ہے۔ البتہ محدث ابن عدی نے کامل میں یہ روایت لکھی ہے :

”يُخْرِجُ الْمَهْدِيَّ مِنْ قَرْيَةٍ بِالْيَمَنِ يُقَالُ لَهَا كَرْعَةٌ“

مگر اس روایت میں ایک راوی عبد الوہاب ضحاک ہے جس کو ابو حاتم نے جھوٹا کہا۔ نسائی وغیرہ نے متروک کہا، دارقطنی نے منکر الحدیث کہا۔

(میزان الاعتدال ج ۲ ص ۱۶۰، ۱۶۱)

کتاب فصل الخطاب قلمی، غایت المصنوع ج ۱ ص ۱۶۳، ۱۶۵، حج الکرامہ ص

۳۵۸ پر حوالہ دلائل النبوت لفظ ”کرعہ“ لکھا ہے۔ لفظ قدہ، کدہ، کدیہ، کدعہ صحیح نہیں ہے بلکہ لفظ کرعہ ہے۔ (نیز دیکھو احوال الاخرت حافظ عمر صاحب ص ۲۳)

دوسرے باب

مرزا غلام احمد قادیانی شیل مسیح علیہ السلام نہیں

مرزا قادیانی کا دعویٰ

”وہ مسیح موعود جس کے آنے کا قرآن کریم میں وعدہ کیا گیا ہے یہ عاجز ہی

(ازالہ لوہام ص ۶۸۲، خزائن ص ۳۶۸ ج ۳)

ہے۔“

”سو مسیح موعود جس نے اپنے تئیں ظاہر کیا وہ یہی عاجز ہے۔“

(ازالہ لوہام ص ۶۸۶، خزائن ص ۷۰ ج ۳)

دعوئی کی تشریح

”اور مجھے مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ نہیں اور نہ میں تاج کا قائل ہوں بلکہ

مجھے تو فقط شیل مسیح ہونے کا دعویٰ ہے۔“ (تلخ رسالت ج ۲ ص ۲۱، مجموعہ اشتہارات ص ۱۶۳ ج ۱)

کتاب عمل ص ۲ ج ۲ ص ۶۲۸ پر حوالہ اشتہار مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۸۹۱ء)

مشابہت تامہ: (۱)..... مرزا غلام احمد نے لکھا:

”اس عاجز کو حضرت مسیح سے مشابہت تامہ ہے۔“

(برائین احمدیہ ص ۴۹۹، حاشیہ، خزائن ص ۵۹۳ ج ۱)

(۲)..... ”اس مسیح کو ابن مریم سے ہر ایک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے۔“

(کشتی نوح ص ۴۹، خزائن ص ۵۵۳ ج ۱۹)

اقوال: حق بات یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو حضرت عیسیٰ ابن مریم

علیہا السلام سے مشابہت تامہ نہیں ہے اور مرزا قادیانی حضرت مسیح ناصری کے شیل نہ

تھے جیسا کہ مندرجہ ذیل نقشہ سے ثابت ہوتا ہے:

(۱) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: حضرت عیسیٰ ابن مریم باپ کے بغیر

(ازالہ لوہام ص ۶۶۹، خزائن ص ۳۶۱ ج ۳)

پیدا ہوئے تھے۔

(۱) مرزا قادیانی: مرزا غلام احمد قادیانی کے باپ کا نام غلام مرتضیٰ تھا

(کشف الغلاص ۲، خزائن ص ۷۹ ج ۱۳)

(۲) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: حضرت مسیح علیہ السلام نے مدد

باتیں کیں۔ (تزیان القلوب ص ۳۱ خزائن ص ۱۵ ج ۲۱)

(۲) مرزا قادیانی: مرزا قادیانی نے مہد میں باتیں نہیں کیں۔

(۳) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: حضرت مسیح علیہ السلام کی کوئی

بیوی نہیں تھی۔ (رسالہ ریویلویت ماہ اپریل ۱۹۰۲ء ص ۱۲۴)

(۳) مرزا قادیانی: مرزا قادیانی کی شادی ہوئی تھی اور آپ کی دو

بیویاں تھیں۔

(۴) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: حضرت مسیح علیہ السلام کی کوئی آل

(اولاد) نہ تھی۔ (تزیان القلوب ص ۹۹ حاشیہ خزائن ص ۱۵ ج ۲۳)

بودن عیسیٰ ہے پدر وی فرزندان

(مواہب الرحمن ص ۷۶ خزائن ص ۱۹ ج ۲۹۵)

(۴) مرزا قادیانی: مرزا قادیانی کے ہاں کئی لڑکے اور لڑکیاں ہوئی

ہیں۔

(۵) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: بقول مرزا قادیانی عیسیٰ علیہ السلام

شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔

(کشتی نوح ص ۶۵ حاشیہ خزائن ص ۱۹ ج ۱۹)

(۵) مرزا قادیانی: مرزا قادیانی شراب نہ پیا کرتے تھے نہ کسی بیماری

کی وجہ سے نہ کسی پرانی عادت کی وجہ سے۔ (بلکہ تقویت.....؟)

(۶) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: بقول مرزا قادیانی یسوع در حقیقت

بوجہ ہماری مرگی کے دیوانہ ہو گیا تھا۔ (ست جن مں ۷۱ احاشیہ، خزائن مں ۲۹۵ ج ۱۰)

(۶) مرزا قادیانی: مرزا قادیانی کو مرگی کی بیماری نہ تھی۔

(۷) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: بقول مرزا قادیانی حضرت مسیح

مسیزیم میں مشق کرتے تھے۔ (ازالہ اوہام مں ۳۱۲ احاشیہ، خزائن مں ۵۹ ج ۳)

(۷) مرزا قادیانی: مرزا قادیانی کو مسریزم نہ آتا تھا بلکہ آپ اس

عمل کو قابل نفرت اور مکروہ سمجھتے تھے۔ (ازالہ اوہام مں ۳۰۹ احاشیہ، خزائن مں ۵۸ ج ۳)

(۸) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: بقول مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ

السلام ۳۳/۱/۲ سال کی عمر میں پھانسی پر چڑھائے گئے تھے۔

(تحدہ کولڈیہ طبع ہانی مں ۲۱۰ خزائن مں ۳۱۱ ج ۱۷)

(۸) مرزا قادیانی: مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھ ایسا واقعہ کبھی پیش

نہیں آیا تھا۔

(۹) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: بقول مرزا قادیانی حضرت مسیح

صلیب پر مرے نہ تھے البتہ بے ہوش ہو گئے تھے اور مرہم عیسیٰ سے آپ کا علاج کیا گیا

تھا۔ (کتاب ہندستان میں مں ۵۲۵۴ خزائن مں ۵۲۵۴ ج ۱۵)

(۹) مرزا قادیانی: مرزا قادیانی کے ساتھ ایسے واقعات پیش نہ آئے

تھے۔

(۱۰) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: کتاب مسیح ہندوستان میں مں ۵۳

پر ہے کہ مسیح علیہ السلام نے دنیا کے اکثر حصوں کی سیاحت کی اس لئے نبی سیاح

کہلائے اور ص ۶۵، ۶۸ کا خلاصہ یہ ہے کہ مسیح نے صلیبی واقعہ کے بعد شام سے نکل کر ملک عراق، عرب، ایران، افغانستان، پنجاب، ہندس، نیپال، کشمیر کا سفر کیا تھا۔
(خلاصہ خزان ص ۵۳، ۵۴ ج ۱۵)

(۱۰) مرزا قادیانی: مرزا قادیانی نے بنالہ، گورداسپور، سیالکوٹ، جہلم، امرتسر، لاہور، ہوشیارپور، جالندھر، دہلی، علی گڑھ، لدھیانہ وغیرہ مقامات کا سفر کیا یا یوں کہو کہ صوبہ پنجاب اور یوپی کے باہر نہ نکلے۔ یہ مرزا قادیانی کی سیاحت ہے۔

(۱۱) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: ناکامی اور نامرادی جو مذہب کے پھیلائے میں کسی کو ہو سکتی ہے عیسیٰ علیہ السلام سب سے اول نمبر پر ہیں۔
(نمبرالحق ص ۴۵، خزان ص ۲۱ ج ۵۸)

(۱۱) مرزا قادیانی: لاکھوں انسانوں نے مجھے قبول کر لیا اور یہ ملک ہماری جماعت سے بھر گیا۔
(دراہن احمدیہ حصہ پنجم ص ۷۴، خزان ص ۲۱ ج ۹۶، ۹۵)

(۱۲) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام مسیح ناصری نے کبھی یہ اقرار نہ کیا کہ مجھے مراق کی بیماری ہے۔

(۱۲) مرزا قادیانی: مرزا قادیانی نے اقرار کیا کہ مجھے مراق کی بیماری ہے۔
(انتخابد رمورح ۷ جون ۱۹۰۶ء ص ۵، لورر سالہ تحفیۃ الاذیان بلساہ جون ۱۹۰۶ء ص ۵)

(۱۳) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نبی اللہ اور رسول اللہ کے ساتھ ایسا واقعہ کبھی نہ پیش آیا تھا۔

(۱۳) مرزا قادیانی: مرزا بشیر احمد مرزائی ایم اے نے لکھا ہے کہ مرزا قادیانی کو مرض ہسٹیریا کا دورہ پڑا تھا۔
(سیرت الہدی حصہ اول ص ۱۳، روایت نمبر ۱۹)

(۱۴) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: حضرت مسیح ہصری علیہ السلام کی ذات مبارک ان تمام مرضوں سے پاک و صاف تھی۔

(۱۴) مرزا قادیانی: مرزا قادیانی کو دوران سر، درد سر، کئی خواب، تشنخ دل، بد ہضمی، اسہال، کثرت پیشاب اور مراق تھا۔ (رسالہ ریویو بہت ماہ مئی ۱۹۲۷ء ص ۲۶)

(۱۵) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام نے کبھی ایسا نہ فرمایا تھا۔

(۱۵) مرزا قادیانی: مرزا قادیانی نے اپنی نسبت لکھا ہے کہ حافظہ اچھا نہیں۔ یاد نہیں رہا۔ (تسیم دعوت ص ۷۱، خزائن ص ۴۳۹ ج ۱۹ حاشیہ)

(۱۶) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو ام نہیں تھا۔ (نزول المسیح ص ۱۲، خزائن ص ۵۰۵ ج ۱۸)

(۱۶) مرزا قادیانی: میں آدم کی طرح توام ہوں۔

(نزول المسیح ص ۱۲، خزائن ص ۵۰۵ ج ۱۸)

(۱۷) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں محض جمالی رنگ تھا۔ (نزول المسیح ص ۱۲، خزائن ص ۵۰۵ ج ۱۸)

(۱۷) مرزا قادیانی: آدم کی طرح میں جمالی اور جلالی دونوں رنگ رکھتا ہوں۔ (نزول المسیح ص ۱۲، خزائن ص ۵۰۵ ج ۱۸)

(۱۸) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: بقول مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام مکتبوں میں بیٹھے تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ

السلام نے ایک یہودی استاد سے تمام توریت پڑھی تھی۔

(کتاب پیام الصلح ص ۷۱۲ خزائن ص ۳۹۴ ج ۱۳)

(۱۸) مرزا قادیانی: میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا حال یہی ہے کوئی

ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے۔
(پیام الصلح ص ۷۱۲ خزائن ص ۳۹۴ ج ۱۳)

(۱۹) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: حضرت مسیح علیہ السلام کی عمر ۱۲۰

برس ہوئی ہے۔
(تختہ کوثر ص ۲۱۰ خزائن ص ۱۱ ج ۱۷)

(۱۹) مرزا قادیانی: مرزا قادیانی کی عمر ۱۹۰۸ء میں ۶۹ برس سنٹی

حساب سے تھی۔
(کتاب نور الدین ص ۱۷۱ سطر ۱۹)

(۲۰) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: پارہ اول قرآن مجید مع ترجمہ اردو

وفوائد تفسیریہ ص ۱۸۴ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صاحب شریعت نبی ہیں۔

(۲۰) مرزا قادیانی: مرزا قادیانی غیر تشریفی امتی نبی ہیں۔

(حقیقت البدعہ ص ۱۱۱)

(۲۱) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: فیضان پانے کے لحاظ سے حضرت

مسیح علیہ السلام ہا صری نے براہ راست فیضان پایا ہے۔
(حقیقت البدعہ ص ۱۳)

(۲۱) مرزا قادیانی: اور حضرت مسیح محمدی (یعنی مرزا قادیانی) نے

حضرت محمد ﷺ کی اتباع سے سب کچھ حاصل کیا ہے۔
(حقیقت البدعہ ص ۱۳)

(۲۲) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے منہ

سے بھی یہی نکلا کہ میں اسرائیل کی بھیڑوں کے سوا اور کسی کی طرف نہیں بھیجا گیا۔

(چشمہ معرفت ص ۶۸، خزائن ص ۶۷ ج ۲۳)

(۲۲) مرزا قادیانی: مرزا قادیانی کا الہام ہے: ”قل یا ایہا الناس

انی رسول اللہ الیکم جمیعاً“ (حقیقت النبوة ص ۱۹۹، ۲۰۰)

(۲۳) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: دیلمی اور ابن التجار نے حضرت

جائے سے روایت کی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سفر کرتے تھے۔ جب شام پڑ جاتی تو جنگل کا ساگ پات کھا لیتے اور چشموں کا پانی پیتے اور مٹی کا تکیہ بنا لیتے (یعنی زمین پر ہی بلاستر کے لیٹ رہتے) پھر فرماتے کہ نہ تو میرا گھر ہے کہ جس کے خراب ہونے کا اندیشہ ہو اور نہ کوئی اولاد ہے کہ جن کے مرنے کا غم ہو۔ (عمل مطبوعہ اول ص ۱۹۱، ۱۹۲)

(۲۳) مرزا قادیانی: مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ حالت نہ تھی۔ کئی

بیویاں تھیں کئی بچے تھے، قریباً تین لاکھ روپے کی آپ کو آمدنی ہوتی تھی۔

(حقیقت الوحی ص ۲۱۱، خزائن ص ۲۲۱ ج ۲۲)

(۲۴) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: بقول مرزا غلام احمد قادیانی

آنحضرت ﷺ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد ۲۲ ویں صدی میں پیدا ہوئے تھے۔ (ازالہ الوہام ص ۲۷۸، خزائن ص ۲۴۱ ج ۳) اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمارے نبی سے چھ سو برس پہلے گزرے ہیں۔ (راز حقیقت ص ۱۵، حاشیہ، خزائن ص ۱۶۷ ج ۱۳) مطلب یہ نکلا کہ حضرت مسیح علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد سولہویں صدی میں ہوئے ہیں۔

(۲۴) مرزا قادیانی: مرزا غلام احمد قادیانی کی پیدائش ۱۲۶۰ھ میں

ہوئی تھی۔ (رسالہ دیوبند ص ۱۹۲، ۱۵۴) دعویٰ مسیحیت ۱۳۰۸ھ میں کیا اور وفات

۱۳۲۶ھ میں ہوئی۔

سنت اللہ کے معنی
مع
رسالہ واقعات نادرہ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على خاتم النبيين وعلى

آله واصحابه اجمعين

واضح ہو کہ مرزائیوں کی طرف سے یہ اعتراض بھی پیش ہوا کرتا ہے کہ آسمان پر جانا سنت اللہ کے خلاف ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی عادت نہیں ہے کہ کبھی کسی کو اس جسم کے ساتھ آسمان پر لے گیا ہو۔ (حکیم خدا خٹس مرزائی کی کتاب عمل مع حصہ اول ص ۵۰۵ تا ۵۰۶) اس مرزائی مصنف نے لکھا ہے کہ: ”ولن تجد لسنة الله تبديلاً“ پارہ ۲۲ سورة الفاطر رکوع ۵ ”یعنی اے رسول تمہیں معلوم رہے سنت اللہ میں ہرگز تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ پس جو قانون اللہ تعالیٰ نے دیگر بنی آدم کے لئے مقرر فرمایا ہے وہی مسیح علیہ السلام کے لئے ہے۔ کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ جو سنت دیگر انبیاء و رسل و عامۃ الناس کے لئے جاری و ساری ہے۔ اس سے مسیح علیہ السلام مستثنیٰ رکھے جائیں۔ (عمل مع حصہ اول ص ۲۸۹)

اقوال: الزامی جواب: حکیم خدا خٹس مرزائی اس بات کو تسلیم کرتے

ہیں کہ :

”وہ یہی عیسیٰ علیہ السلام جو برخلاف عام سنت اللہ کے خارق عادت طور پر بغیر باپ کے پیدا ہوا ہے۔“ (عمل مع حصہ اول ص ۴۹۵)

پس میں پوچھتا ہوں کہ جو قانون اللہ تعالیٰ نے دیگر بنی آدم کی پیدائش کے لئے مقرر فرمایا ہے کیا وہی قانون مسیح علیہ السلام کی پیدائش کے لئے ہے کیا وجہ ہے کہ جو سنت دیگر انبیاء و رسل و عامۃ الناس کی پیدائش کے لئے جاری و ساری ہے۔ اس سے

حضرت مسیح علیہ السلام مستثنیٰ رکھے گئے ہیں؟۔

تحقیقی جواب : معلوم ہو کہ کسی قاعدہ کو سنت اللہ یا خدا کا قاعدہ قرار

دینے کے دو طریقے ہیں ایک نقلی اور دوسرا عقلی۔ نقلی یہ کہ قرآن شریف یا حدیث صحیح میں اسے سنت اللہ کہا ہو اور عقلی یہ کہ ہم اس کا رخا نہ قدرت کے انتظام کے سلسلہ پر نظر کر کے کسی امر کو سنت اللہ قرار دے لیں۔ اسے علم منطق میں استقراء کہتے ہیں اور اس کی دو قسمیں ہیں۔ تام اور ناقص۔ تام اسے کہتے ہیں کہ تمام ہم قسم جزئیات پر نظر کریں اور ان میں ایک مشترک نظام پائیں اور اسے قاعدہ قرار دیں۔

ناقص یہ کہ چند جزئیات پر نظر کر کے ایک امر کو قاعدہ قرار دیں۔ استقراء تام جو عقلاً سب جزئیات کا حصر کرے مفید یقین ہوتا ہے اور استقراء ناقص مفید ظن ہوتا ہے۔ (مستداز لابین ص ۲۴۹) کیونکہ تمام جزئیات کا حصر نہیں ہوا اور یہ بھی ممکن ہے کہ بعض دیگر جزئیات جو ہمارے علم میں نہیں آئیں اس نظام و قاعدہ کے ماتحت نہ ہو۔ جو ہم نے سمجھ رکھا ہے۔ پس اس قرار داد کو قاعدہ کہنا درست نہیں کیونکہ قاعدہ وہ ہے جو جمیع جزئیات پر منطبق ہو۔ لہذا وہ ہمارا سمجھا ہوا قاعدہ سنت اللہ نہ رہا۔

اب سوال یہ ہے کہ جس امر کو ہم نے سنت اللہ قرار دیا ہے آیا اس کے متعلق خدا نے یا اس کے رسول ﷺ نے کہا ہے کہ یہ امر سنت اللہ ہے یا جو قاعدہ ہم نے اپنے استقراء سے بنایا ہے وہ سب جزئیات کو دیکھ بھال کر بنایا ہے اور ہم اس کی مخلوقات کا احاطہ کر چکے ہیں اور اس کی قدرت کے اسرار کو اور اس کے نظام کو کامل طور پر سمجھ چکے ہیں۔

قرآن وحدیث کا واقف اور نظام قدرت پر صحیح نظر رکھنے والا بے شک گردن جھکا دے گا اور اس امر کو تسلیم کرے گا کہ ان قواعد کو جو ہم نے بنائے ہیں خدا اور رسول

نے ہرگز سنت اللہ نہیں کہا اور ہمارا معتقرا بالکل ناقص ہے۔ کیونکہ مخلوقات الہی اور اس کے عجائبات قدرت انسان کے احاطہ علم سے باہر ہیں۔ ہم کو: ”وما یعلم جنود ربك الا هو (سورہ نثر پارہ ۲۹)“ یعنی تیرے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور: ”وما اوتيتم من العلم الا قليلا (سورہ بنی اسرائیل پارہ ۱۵)“ یعنی تم کو تو صرف تھوڑا سا علم عطا کیا گیا ہے۔ کو ملحوظ رکھنا چاہئے۔ آیت: ”ولن تجد لسنة الله تبديلا (سورہ النحل پارہ ۲۶)“ اور اس کی دیگر نظائر کی صحیح تفسیر یہ ہے کہ ان آیات میں سنت اللہ سے انبیاء کی نصرت اور ان کے دشمنوں کی تعذیب اور خدا لان و ناکامی مراد ہے۔ سو اس امر کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری یہ قدیمی روش ہے۔ اس میں تبدیلی نہیں ہوگی۔ اس بات کے سمجھنے کا آسان طریق یہ ہے کہ یہ آیات جہاں جہاں قرآن مجید میں وارد ہوئی ہیں۔ طالب مشتاق ان مواضع کو نکال کر ماقبل و مابعد پر نظر کرے تو ساتھ ہی انبیاء علیہم السلام کی نصرت اور ان کے دشمنوں کی ناکامی اور ان پر خدا کی مار اور پھٹکار کا ذکر موجود ہوگا۔ پس قاعدہ نظم و ارتباط قرآن حکیم اس کو مجبور کروے گا کہ وہ تسلیم کرے کہ اس جگہ سنت اللہ سے مراد پیغمبروں کی نصرت اور ان کے دشمنوں کی تعذیب و خدا لان ہے۔ چنانچہ وہ سب مواضع علی الترتیب مع ان کے ماقبل کے نقل کر کے فیصلہ ناظرین کے فہم رساء پر چھوڑتے ہیں۔

(از کتاب شہادت القرآن حصہ اول ص ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ از مولانا میرزا احمد سیالکوٹی)

پہلا مقام: خدا تعالیٰ فرماتے ہیں:

”وان كادوا ليستفزونك من الارض ليجرؤك منها
وانا الابلغون خلافك الا قليلا سنة من قد ارسلنا قبلك من رسلنا
ولا تجد لسنةنا تحويلا (سورہ بنی اسرائیل آیت ۷۶ ۷۷)“ اور تحقیق نزدیک تھے کہ
اکھاڑتے تھے کہ اس زمین سے تاکہ نکال دیوے تھے کہ اس میں سے اور اس وقت نہ رہیں

گے تیرے پیچھے مگر تھوڑے عادت ان کی کہ تحقیق بھجاہم نے تجھ سے پیشتر اپنے رسولوں سے اور تو نہ پاوے گا واسطے عادت جاری کے تغیر۔ ﴿

اس مقام پر صاف مذکور ہے کہ کفار مکہ پیغمبر ﷺ کو مکہ شریف سے نکالنا چاہتے تھے۔ اللہ نے آپ کو تسلی فرمائی کہ اگر آپ کو نکالیں گے تو خود بھی نہ رہیں گے..... کیونکہ انتقام انبیاء از اعداء ہماری سنت قدیمہ ہے اور یہ کبھی تبدیل نہ ہوگی۔ اس آیت کے ذیل میں تفسیر کبیر میں کہا ہے: ”یعنی ان کل قوم اخرجوا نبیہم سنة اللہ ان یہلکھم اللہ“ یعنی خدا تعالیٰ کی اس سے یہ مراد ہے کہ جس کسی قوم نے اپنے نبی کو نکالا ان کے متعلق خدا کی سنت یہی ہے کہ ان کو ہلاک ہی کر دیوے۔

دوسرا مقام: ”البتہ اگر منافق اور وہ لوگ کہ جن کے دلوں میں ہمساری ہے اور شہر میں مری خبریں اڑانے والے باز نہ رہیں گے۔ البتہ پیچھے لگا دیں گے ہم تجھ کو ان کے۔ پھر نہ ہمسایہ رہیں گے تیرے پیچ اس کے مگر تھوڑے دنوں لعنت کئے جائیں جہاں پائے جائیں پکڑے جائیں اور قتل کئے جائیں۔ خوب قتل کرنا۔ عادت اللہ کی پیچ ان لوگوں کے کہ گزرے پہلے اس سے اور ہر گز نہ پاوے گا تو واسطے عادت اللہ کے بدل ڈالنا۔“ (سورۃ الاحزاب آیت ۶۰-۶۲)

تیسرا مقام: ”اور نہیں گھیرتا مکر برا مکر کرنے والوں کو۔ پس نہیں انتظار کرتے مگر عادت پہلوں کی۔ پس ہر گز نہ پائے گا تو واسطے عادت اللہ کے بدل ڈالنا اور ہر گز نہ پائے گا تو واسطے عادت اللہ کے پھیر دینا۔ کیا نہیں سیر کی انہوں نے پیچ زمین کے پس دیکھ کیونکر ہوا آخر کام ان لوگوں کا کہ پہلے ان سے تھے اور تھے بہت سخت ان سے قوت میں۔“ (سورۃ فاطر آیت ۴۳-۴۴)

نوٹ: تفسیر ابوالسعود میں ہے: ”ای سنتہ اللہ فیہم بتعذیب مکذ

بیہم“ یعنی ایسے لوگوں کے بارے میں خدا کی سنت ہے کہ مکذبین کو عذاب کرے۔

چوتھا مقام: ”کیا پس نہیں سیر کی انہوں نے زمین میں۔ پس دیکھیں

کیونکر ہوا آخر کام ان لوگوں کا جو ان سے پہلے تھے زیادہ تر ان سے اور سخت تر قوت میں اور نشانیوں میں زمین میں۔ پس نہ کفایت کیا ان سے اس چیز نے کہ تھے کماتے۔ پس جب آئے ان کے پاس رسول ان کے ساتھ دلیلوں ظاہر کے خوش ہوئے ساتھ اس چیز کے کہ نزدیک ان کے تھی علم سے اور گھیر لیا ان کو اس چیز نے کہ تھے ساتھ اس کے استہزاء کرتے۔ پس جب دیکھا انہوں نے عذاب ہمارا کہا انہوں نے ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے اور منکر ہوئے ہم ساتھ اس چیز کے کہ تھے ہم ساتھ اس کے شریک کرتے۔ پس نہ تھا کہ نفع کرتا ان کو ایمان ان کا جب دیکھا انہوں نے عذاب ہمارا۔ عادت اللہ کی جو تحقیق گزر گئی ہے اپنے ہندوں کے اور زیاں پایا اس جگہ کافروں نے۔“

(سورہ المومن آیت ۸۲، ۸۵)

پانچواں مقام: ”ولو قاتلکم الذین کفروا لولو الادبار ثم

لا یجدون ولیا ولا نصیرا سنة الله التي قد خلّت من قبل ولن تجد لسنة الله تبديلا (سورہ الحج آیت ۲۲، ۲۳)“ اور اگر لڑیں تم سے وہ لوگ کہ کافر ہوئے۔ البتہ پھیر لیتے پیٹھ پھر نہ پاتے کوئی دوست اور نہ مدد دینے والا۔ عادت اللہ کی جو تحقیق گزری ہے اس سے پہلے اور ہر گز نہ پائے گا تو واسطے عادت اللہ کے بدل جانا۔ ﴿

آیۃ اللہ: خوب یاد رکھو کہ عادات الہیہ جو بنی آدم سے تعلق رکھتے

ہیں دو طور کے ہیں ایک عادات عامہ جو ردپوش اسباب ہو کر مسبب پر مؤثر ہوتی ہیں۔ دوسری عادات خاصہ جو توسط اسباب خاص تعلق رکھتی ہیں جو اس کی رضا اور

محبت میں کھوئے جاتے ہیں اور اسی درجہ میں جب کوئی انسان پہنچ جاتا ہے تو اس سے خرق عادات کا ظہور ہوتا ہے اور اللہ عزوجل جب کوئی کام عموماً اسباب خاص پیدا فرماتا ہے تو اس کا نام شریعت الہیہ میں آیت اللہ ہے جس کو معجزہ اور کرامت وغیرہ ناموں سے موسوم کرتے ہیں۔ سنت اللہ اور آیت اللہ میں عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے۔ قرآن کریم میں جہاں کہیں آیت اللہ کا لفظ کسی امر کے متعلق آیا ہے تو اس سے امور خارق عادات مراد ہے۔ اس کو سنت اللہ کہنا غلط ہے۔

(از کتاب حنیف پاکستان بک حصہ اول ص ۹۳، ۹۴)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات

”اے موسیٰ علیہ السلام یہ تیرے واسطے ہاتھ میں کیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ یہ میرا عصا ہے۔ میں اس پر تکیہ کرتا ہوں اور میں اس کے ساتھ اپنی بچیوں کے لئے پتے جھاڑتا ہوں اور اس میں میرے لئے اور بھی فائدے ہیں۔ اللہ نے فرمایا کہ اے موسیٰ اس کو پھینک دے۔ پس حضرت موسیٰ نے اپنی لاٹھی کو پھینکا۔ پس ناگماں وہ سانپ تھا دوڑتا۔ اللہ نے فرمایا کہ اے موسیٰ اس کو پکڑ لے اور مت ڈر۔ ابھی ہم اس کو پہلی حال میں پھیر دیں گے اور اپنا ہاتھ اپنے بازو کی طرف ملا۔ نکل آئے گا سفید بغیر کسی عیب کے، نشانی دوسری تاکہ دکھلا دیں ہم تجھ کو نشانیاں اپنی بڑی میں سے۔“

(سورۃ آیت ۲۳، ۲۴)

حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش

”اور یاد کر کتاب میں حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام کو جس وقت اپنے اہل سے الگ جا پڑی مشرقی جگہ میں پس ان سے پردہ کیا۔ پس ہم نے اپنی روح (یعنی جبرائیل علیہ السلام فرشتے) کو بھیجا۔ پس اس نے اس کے واسطے تندرست آدمی کی صورت اختیار کی۔ حضرت مریم علیہا السلام کہنے لگی میں رحمن کے ساتھ پناہ پکڑتی

ہوں تجھ سے اگر تو پرہیزگار بھی ہے۔ جبرائیل علیہ السلام فرشتے نے جواب دیا کہ میں تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں تاکہ دے جاؤں تجھے بشارت (یعنی خوشخبری) لڑکا پاکیزہ پیدا ہونے کی۔ حضرت مریم نے کہا میرے لڑکا کیونکر ہوگا۔ درحالیہ کسی آدمی نے مجھے نہیں چھوا اور نہ میں بدکار عورت ہوں۔ جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا اس طرح تیرے رب نے فرمایا ہے وہ میرے پر آسان ہے: ”وَلَنَجْعَلَنَّ آيَةً لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِنَّا وَكَانَ أَمْرًا مَقْضِيًّا“ اور تاکہ ہم اس کو لوگوں کے واسطے نشانی کریں اور اپنی طرف مہربانی اور ہے کام مقرر کیا ہوا۔“

(سورہ مریم آیت ۲۱/۱۶)

حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام

”وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَامَّهُ آيَةً وَأَوَيْنَهُمَا إِلَىٰ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ (سورہ المؤمنون آیت ۵۰)“ اور ہم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اور اس کی ماں مریم صدیقہ علیہا السلام کو نشانی اور جگہ دی ہم نے ان دونوں کو طرف زمین بلند کے جگہ رہنے کی اور پانی جاری کیا۔ ﴿﴾

حضرت مسیح علیہ السلام کے معجزات

(سورہ آل عمران آیت ۴۹ میں ہے کہ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

”یہ کہ تحقیق میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشان کے ساتھ آیا ہوں یہ کہ میں تمہارے واسطے ہٹاتا ہوں مٹی سے مانند صورت جانور کے۔ پس پھونکتا ہوں میں اس میں۔ پس وہ ہو جاتا ہے جانور اللہ کے حکم کے ساتھ اور اچھا کرتا ہوں پیٹ کے جنے اندھے کو اور سفید داغ والے کو زندہ کرتا ہوں مردے کو ساتھ حکم اللہ کے اور تم کو خبر دیتا ہوں اس چیز کی کہ تم کھاتے ہو اور جو کچھ ذخیرہ کرتے ہو تم اپنے گھروں میں۔ تحقیق اس میں البتہ نشانی ہے تمہارے واسطے اگر ہو تم

ایمان والے۔“

مائدہ کا نزول

”حضرت مریم علیہا السلام کے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دعا کی یا اللہ ہمارے پروردگار ہم پر آسمان سے خوان اتار ہو دے واسطے ہمارے عید اول ہمارے کو اور آخر ہمارے کو اور تیری طرف سے نشانی اور رزق دے ہم کو اور تو بہتر رزق دینے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تحقیق میں اتارنے والا ہوں اس کو تم پر۔ پس جو کوئی کفر کرے اس کے بعد تم میں سے۔ پس تحقیق میں عذاب کروں گا اس کو۔ وہ عذاب کہ نہ عذاب کروں گا وہ کسی کو عالموں میں سے۔“
(سورۃ المائدہ آیت ۱۱۳، ۱۱۵)

اصحاب کھف کا کئی سال سونا

- (۱)..... ”کیا گمان کیا ہے تو نے یہ کہ غار اور اس کھودے ہوئے کے رہنے والے ہماری نشانیوں میں سے عجیب تھے۔“
(سورۃ کھف آیت ۹)
- (۲)..... ”پس ہم نے ان کو غار میں سلا دیا کئی برس گنتی کے پھر ہم نے ان کو اٹھایا۔“
(سورۃ کھف آیت ۲۱، ۲۲)
- (۳)..... ”یہ نشانیوں اللہ کی سے ہے۔“
(سورۃ کھف آیت ۷)
- (۴)..... ”اور وہ اپنی غار میں رہے تین سو نو برس۔“
(سورۃ کھف آیت ۲۵)

معجزہ شق القمر

”قیامت نزدیک آئی اور چاند پھٹ گیا اور اگر کوئی نشان دیکھیں تو منہ پھیر لیویں اور کہتے ہیں جادو ہے۔ ہمیشہ کا قوی اور جھٹلایا انہوں نے اور پیروی کی اپنی خواہشوں کی اور ہر بات قرار پکڑنے والی ہے۔“
(سورۃ القمر آیت ۱، ۳)

نوٹ : ان سات مختلف واقعات کو آیات اللہ یعنی خدا کی قدرت کے نشانات کہا گیا ہے۔

واقعات نادرہ خدا کی قدرت کے نشان

اور مرزا غلام احمد رئیس قادیان

مرزا قادیانی اور ان کے مرید کہا کرتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام کا رفع جسمانی سنت اللہ اور قانون قدرت کے خلاف ہے۔ ذیل میں چند ایک ایسے واقعات لکھے جاتے ہیں جو قانون قدرت کے خلاف ہیں اور ان کو مرزا قادیانی اور ان کے مریدوں نے نہ صرف لکھا ہے بلکہ صحیح تسلیم کیا ہے۔

(۱) حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آگ سرد ہو گئی

”ابراہیم علیہ السلام چونکہ صادق اور خدا تعالیٰ کا وفادار بندہ تھا اس لئے ہر ایک ابتلا کے وقت خدا نے اس کی مدد کی۔ جبکہ وہ ظلم سے آگ میں ڈالا گیا۔ خدا نے آگ کو اس کے لئے سرد کر دیا۔“
(حقیقت الوحی ص ۵۰ خزائن ص ۵۲ ج ۲۲)

(۲) حضرت یونس علیہ السلام نبی مچھلی کے پیٹ میں

”اب ظاہر ہے کہ یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں مرا نہیں تھا اور اگر زیادہ سے زیادہ کچھ ہوا تھا تو صرف بے ہوشی اور غشی تھی اور خدا کی پاک کتابیں یہ گواہی دیتی ہیں کہ یونس علیہ السلام خدا کے فضل سے مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہا اور زندہ نکلا اور آخر قوم نے اس کو قبول کیا۔“
(سبح ہندوستان میں ص ۱۳ خزائن ص ۱۶ ج ۱۵)

(۳) نبی نے مردہ زندہ کیا

”انبیاء سے جو عجائبات اس قسم کے ظاہر ہوئے ہیں کہ کسی نے سانپ، بھار

دکھلادیا اور کسی نے مردے کو زندہ کر کے دکھلایا۔ یہ اس قسم کی دست بازیوں سے منزہ ہیں جو شعبہ باز لوگ کیا کرتے ہیں۔“ (مدین احمدیہ ص ۴۳۳، خزائن ص ۵۱۸، ج ۱)

(۴) حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام بے باپ

”ہمارا ایمان اور اعتقاد یہی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام بن باپ تھے اور اللہ تعالیٰ کو سب طاقتیں ہیں اور نیچری جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کا باپ تھا وہ بڑی غلطی پر ہیں۔“ (اخبار الحکم ۲۴ جون ۱۹۰۱ء ص ۱۱)

(۵) حضرت مسیح علیہ السلام نے مہد میں باتیں کیں

”یہ عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح نے تو صرف مہد میں ہی باتیں کیں مگر اس لڑکے نے پیٹ میں ہی دو مرتبہ باتیں کیں۔“ (تزیین القلوب ص ۴۱، خزائن ص ۱۷۷، ج ۱۵)

(۶) چاند دو ٹکڑے ہو گیا

”قرآن شریف میں مذکور ہے کہ آنحضرت ﷺ کی انگلی کے اشارہ سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور کفار نے اس معجزہ کو دیکھا۔ اس کے جواب میں یہ کہنا کہ ایسا وقوع میں آنا خلاف علم ہیئت ہے یہ سراسر فضول باتیں ہیں کیونکہ قرآن شریف تو فرماتا ہے کہ: ”اقتربت الساعة وانشق القمر وان يروا آية يعرضوا ويقولوا سحر مستمر“ یعنی قیامت نزدیک آگئی اور چاند پھٹ گیا اور کافروں نے یہ معجزہ دیکھا اور کہا کہ یہ پکا جادو ہے جس کا آسمان تک اثر چلا گیا۔“

(چشمہ معرفت ص ۴۱، حصہ ۲، خزائن ص ۴۱۱، ج ۲۳)

(۷) بعض نادار الوجود عورتیں

”بعض عورتیں جو بہت ہی نادار الوجود ہیں، باعث غلبہ رجولیت اس لائق ہوتی ہیں کہ ان کی منی دونوں طور قوت فاعلی و انفعالی رکھتی ہو اور کسی سخت تحریک

خیال شہوت سے جنبش میں آکر خود خود حمل ٹھہرنے کا موجب ہو جائے۔“

(سرمد چشم آریہ ص ۳۷ خزائن ص ۲۷۹ ج ۲)

(۸) بکرے نے دودھ دیا

”کچھ تھوڑا عرصہ گزرا ہے کہ مظفر گڑھ میں ایک ایسا بکر پیدا ہوا کہ جو بکریوں کی طرح دودھ دیتا تھا۔ جب اس کا شہر میں بہت چڑچاہیلا تو میکالف صاحب ڈپٹی کمشنر مظفر گڑھ کو بھی اطلاع ہوئی تو انہوں نے یہ ایک عجیب امر قانون قدرت کے برخلاف سمجھ کر وہ بکر اپنے روپر منگولایا۔ چنانچہ وہ بکر جب ان کے روپر دودھا گیا تو شاید قریب ڈیڑھ سیر دودھ کے اس نے دیا اور پھر وہ بکر احکم جناب ڈپٹی کمشنر عجائب خانہ لاہور میں بھیجا گیا تب ایک شاعر نے اس پر ایک شعر بھی بنایا اور وہ شعر یہ ہے :

مظفر گڑھ جہاں ہے مکالف صاحب عالی

یہاں تک فضل باری ہے کہ بکرا دودھ دیتا ہے

(سرمد چشم آریہ ص ۳۹ خزائن ص ۲۷۹ ج ۲)

(۹) ایک مرد نے دودھ دیا

”تین معتبر اور ثقہ اور معزز آدمی نے میرے پاس بیان کیا کہ ہم نے چشم خود چند مردوں کو عورتوں کی طرح دودھ دیتے دیکھا ہے بلکہ ایک نے ان میں سے کہا کہ امیر علی نام ایک سید کا لڑکا ہمارے گاؤں میں اپنے باپ کے دودھ سے ہی پرورش پایا تھا۔ کیونکہ اس کی ماں مر گئی تھی۔“

(سرمد چشم آریہ ص ۳۹ خزائن ص ۲۷۹ ج ۲)

(۱۰) اڈی میں سے پاخانہ آنا

”ان دونوں طبیبوں میں سے ایک نے اور غالباً قرشی نے خود اپنی اڈی میں

سوراخ ہو کر اور پھر اس راہ سے مدت تک برازی یعنی پاخانہ آتے رہنا تحریر کیا ہے۔“

(سرمد چشم آریہ ص ۴۰ خزائن ص ۲۷۹ ج ۲)

(۱۱) خدا اپنا قانون بھی بدل لیتا ہے

”یہ توجہ ہے کہ جیسا کہ خدا غیر متبدل ہے اس کے صفات بھی غیر متبدل ہیں۔ اس سے کس کو انکار ہے مگر آج تک اس کے کاموں کی حد بست کس نے کی ہے اور کون کہہ سکتا ہے کہ وہ اس کی عمیق در عمیق اور بے حد قدرتوں کی انتہا تک پہنچ گیا ہے بلکہ اس کی قدرتیں غیر محدود ہیں اور اس کے عجائب کام ناپیدا کنار ہیں اور اپنے خاص بندوں کے لئے اپنا قانون بھی بدل لیتا ہے مگر وہ بدلنا بھی اس کے قانون میں داخل ہے۔“

(چشمہ معرفت ص ۹۶ خزائن ص ۱۰۴ ج ۲۳)

(۱۲) روٹی درختوں کو لگتی ہے

”جزائر ویلکیک میں پکی پکائی روٹی درختوں کو لگتی ہے۔ اسے بریڈ فروٹ کہتے ہیں۔ ملاحظہ ہو برٹن انسائیکلو پیڈیا، جزائر پالی نیٹیا۔“ (فاروق قادیان ۷ اکتوبر ۱۹۲۴ء ص ۸)

(۱۳) داڑھی والی عورت

”۹ جنوری ۱۸۹۲ء کے رسالہ نیچر میں لکھا ہے کہ ایک گھوڑے کے بال ۱۳ فٹ اور دم ۱۰ فٹ ناپے گئے۔ ایک عورت مس اوولنس کی داڑھی کے بال ساڑھے آٹھ فٹ ناپے گئے۔“

(مذاقت مرسیہ ص ۹۹)

”ایک عورت کی کمر تک لمبی داڑھی تھی۔ ڈریسٹرن کے ہسپتال میں ایک عورت فوت ہوئی جس کی گھنی داڑھی اور مضبوط مونچھیں تھیں۔“ (مذاقت مرسیہ ص ۹۸)

(۱۴) داڑھی والا بچہ

بھیر ۳۰ اکتوبر۔ بھیر ۵ میں ایک عجیب الخلق بچہ پیدا ہوا ہے جس کے منہ پر پیدا ہوتے ہی داڑھی ہے۔ داڑھی سے اس کی شکل عجیب سی نظر آتی ہے۔ لوگ اس کو

دیکھنے کے لئے آتے ہیں۔“ (الفضل قادیان ج ۱۶ نمبر ۷۳، نومبر ۱۹۲۸ء ص ۱۲)

(۱۵) تین ٹانگوں والا بچہ

اخبار سیاست مورخہ ۷ اپریل ۱۹۲۵ء میں حسب ذیل خبر شائع ہوئی ہے۔
امر تر میں ہاتھی دروازہ کے باہر چند روز سے ایک عجیب الخلق انسان کی نمائش کی
جار ہے جس کی خلاف معمول تین ٹانگیں ہیں۔ نصف حصہ جسم میں اندری ہے۔“
(الفضل ۱۲۵ اپریل ۱۹۲۵ء ص ۱۲ ج ۱۲ نمبر ۱۱۸)

(۱۶) دانتوں والی مرغی

”نیویارک میں ایک شخص کے پاس ایک مرغی ہے جس کے منہ میں دانت
ہیں اور اس کی مٹاٹ بھی کسی قدر عجیب ہے۔ اس کی چونچ چوٹی بلکہ بیٹھی ہوئی ہے اور
اس کے نیچے منہ کا سوراخ مثل دہن کے ہے جس کے اندر دو مسلسل لڑیاں دانتوں کی
ہیں۔“ (بدر قادیان ۲۳ مئی ۱۹۱۲ء ص ۶)

(۱۷) مرد کے ہاں بچہ ہونا

”چند سال گزرے ہیں کہ اخبارات نے شائع کیا کہ یورپ میں کسی جگہ ایک
جوان آدمی کے پیٹ میں رسولی پیدا ہو گئی۔ جب وہ بڑھ کر زیادہ تکلیف دینے لگی تو اس
پر آپریشن کیا گیا۔ جیرا دینے پر اس میں سے ثلاث انسانی چہ نکلا اگرچہ زندہ نہ تھا مگر اس
کے قریباً تمام اعضاء بنے ہوئے اور پورے تھے۔“ (الفضل ج ۱۶ نمبر ۸۵، ۱۳۰ اپریل ۱۹۲۹ء ص ۶)

(۱۸) مرد کے پیٹ میں توام بچے

”بلگریڈ (سربیا) کے شفاخانہ میں ایک کاشتکار اپنی بیوی کو داخل کرانے کی
غرض سے لے گیا۔ وہ حاملہ تھی جب کاشتکار کی ڈاکٹر سے ملاقات ہوئی تو ڈاکٹر نے
دیکھا کہ اس کاشتکار کے شکم میں ایک غیر معمولی دنبیل ہے جس کی وجہ سے اس کو بے

حد تکلیف ہے اس پر عمل جراحی کیا گیا تو دنبل میں سے دو تو امچے برآمد ہوئے۔“
(فاروق قادیان مورخہ ۷ اکتوبر ۱۹۲۹ء ص ۴)

(۱۹) بے دانت بچے

”ایک یہودی کے دو بچے ایسے پیدا ہوئے تھے کہ ان کی ساری عمر میں نہ تو بال پیدا ہوئے اور نہ ہی ان کے دانت نکلے۔“
(مذاقت مرسیہ ص ۵۸)

(۲۰) نو برس کی لڑکی کو لڑکا پیدا ہوا

”ڈاکٹر واہ صاحب کا ایک چشم دید قصہ لیٹس نمبر ۱۵، مطبوعہ یکم اپریل ۱۸۸۱ء میں اس طرح لکھا ہے کہ انہوں نے ایسی عورت کو جنایا جس کو ایک برس کی عمر سے حیض آنے لگا تھا اور آٹھویں برس حاملہ ہوئی اور آٹھ برس دس مہینہ کی عمر میں لڑکا پیدا ہوا۔“
(آریہ دھرم ص ۵۶، خزائن ص ۶۳ ج ۱۰)

(۲۱) عجیب بچہ جو پیدائشی بوڑھا ہے

”لنڈن کے اخبار مانچسٹر گارڈین میں ایک عجیب و غریب بچہ کے حالات چھپے ہیں یہ ۱۹۲۲ء میں کرسمس کی رات کو مسٹر جوزف کاہن سکھ ۴۸ ہائی سٹریٹ ہائی گیٹ لنڈن کے ہاں پیدا ہوا تھا۔ یہ پیدائش کے وقت سے ہی بوڑھا معلوم ہوتا تھا۔ اس کے چہرے اور جسم پر جھریاں پڑی ہوئی تھیں۔ یہ پیدائش کے دن سے لے کر اب تک رویا ہی نہیں۔“
(فاروق قادیان ۱۳۶۶، جنوری ۱۹۲۶ء ص ۲)

(۲۲) ۱۶ سیر وزنی بچہ

دہلی ۹ ستمبر کل زمانہ ہسپتال میں ایک عورت کے ۱۶ سیر وزنی بچہ پیدا ہوا جو عورت کا چار جگہ سے پیٹ چاک کر کے نکالا گیا۔ بچہ اور اس کی ماں دونوں مر گئے۔“
(الفضل قادیان ۱۸ ستمبر ۱۹۲۸ء ص ۱۲ ج ۱۶ نمبر ۲۳)

(۲۳) دودھ دینے والا مرد

”اس کے علاوہ میں نے جموں میں ایک آدمی ایسا دیکھا تھا جس کے پستانوں سے عورتوں کی طرح دودھ نکلتا تھا۔ پھر جب ہم قرآن شریف کی طرف غور کرتے ہیں تو وہاں پر بھی بعض امور تادیرہ قسم کے پاتے ہیں۔ مثلاً حضرت یونس علیہ السلام کا مچھلی کے پیٹ میں تین دن تک زندہ صحیح سالم رہنا اور پھر زندہ ہی نکل آنا۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ کا صحیح سالم سمندر سے پار چلے جانا اور فرعون کا اسی راستہ پر غرق ہو جانا اور شق القمر کا ہونا۔“

(فاروق قادیان ج ۱۸ نمبر ۱۹ اگست ۱۹۳۳ء ص ۷۶)

(۲۴) جاپانی مرغی

”ٹوکیو یکیم اپریل ناگاساگا کے نزدیک ایک کسان کے پاس ایک مرغی ہے جو باتیں کرتی ہے مرغی چچا سلام‘ الوداع اور چند دیگر الفاظ جاپانی زبان میں بول سکتی ہے۔ (ریفارمر)“

(اخبار فاروق قادیان ج ۱۹ نمبر ۲ سورہ ۲۸ اپریل ۱۹۳۳ء ص ۶۶ کالم نمبر ۳)

(۲۵) ہنگو میں ایک عجیب الخلقیت بچہ

ہنگو ۸ ستمبر شہر کے ایک محلہ میں فخر بینگش خان غلام حیدر خان نے ایک ایسے لڑکے کو دیکھا جو دو دن کا تھا۔ دونوں پاؤں کی انگلیاں ایریڈیوں کی جگہ تھیں اور دونوں ایریاں انگلیوں کی جگہ پر اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں بھی الٹی تھیں۔ لوگ اس بچہ کو دیکھنے آرہے تھے۔“

(اخبار ملاپ لاہور ۱۱ ستمبر ۱۹۳۰ء ص ۱۵ کالم نمبر ۳)

(۲۶) عجیب و غریب عورت

”پولینڈ میں ”ماریا زدرسکا“ نام ایک خاتون ہے جس کی عمر تو ۶۵ برس کی ہے مگر وہ دیکھنے میں بیس سال کی معلوم ہوتی ہے اسے شادی کئے ۷۳ سال گزر چکے

ہیں۔ اب تک پولینڈ کے متعدد ڈاکٹر اس کا معائنہ کر چکے ہیں مگر وہ اس کے شباب جادوانی کی کوئی توجیہ نہیں کر سکے ان کا بیان ہے کہ خاتون کی جسمانی حالت اور جلد سے بڑھاپے کے آثار بالکل ظاہر نہیں ہوتے۔ ماریا اپنی عمر میں کبھی بھڑک نہیں پڑی اس نے نہ کبھی سگریٹ پیا ہے نہ قہوہ۔“

(اخبار مصباح قادیان ج ۱۱ نمبر ۸ مورخہ ۱۵ اپریل و یکم مئی ۱۹۳۷ء ص ۲۱)

(۲۷) بہت سونے والی عورت

”اٹلی میں ایک لڑکی میٹنا پیری ۱۸۶۳ء میں جبکہ اس کی عمر ۱۵ سال کی تھی سوئی اور آج تک اس کی نیند نہیں کھلی۔ اس تمام عرصہ میں وہ سوئی رہی۔ درمیان میں شاذ و نادر ہی کبھی اس کی آنکھ کھلی ہوگی اب اس کی عمر ۸۸ سال ہے..... امریکہ میں ایک لڑکی ۶ سال تک متواتر سوئی رہی۔“

(اخبار مصباح قادیان ج ۱۱ نمبر ۸ مورخہ ۱۵ اپریل و یکم مئی ۱۹۳۷ء ص ۲۱)

(۲۸) عجیب و غریب دل

”بھڑی کے ایک سٹیشن ماسٹر کی بیوی کا دل نہ صرف الٹی جانب یعنی دائیں جانب ہے بلکہ اس کا رخ بھی الٹا ہے اور اوپر کا حصہ نچلی طرف اور نچلا حصہ اوپر کی طرف ہے۔ اس حیرت انگیز امر واقعہ کا انکشاف اس وقت ہوا جب وہ ایک دن ہسپتال میں ایکس رے معائنہ کے لئے گئی کیونکہ اسے دل کا عارضہ ہو گیا تھا۔ آج تک اس قسم کی مثال دنیا بھر میں کہیں سننے میں نہیں آئی۔ ڈاکٹر بھی حیرت سے انگشت بدندان رہ گئے لیکن عورت کو کسی قسم کی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ اس کی صحت بہت اچھی ہے۔“

(اخبار مصباح قادیان ج ۱۱ نمبر ۶ مورخہ ۱۵ مارچ ۱۹۳۷ء ص ۱۷)

(۲۹) حسن بلبا کا حال

”حسن بلبا نامی ایک شخص جو درہ وانیال کے قریب ایک گاؤں میں رہتا ہے

اس کی عمر ۱۲۹ سال ہے۔ اس کی جسمانی اور دماغی حالت نہایت عمدہ ہے۔ اس نے حال ہی میں ایک ۳۷ سالہ عورت فاطمہ خانم سے شادی کی ہے۔ حسن بلبا کی بصارت بھی اچھی ہے اور وہ ہفتہ میں تین بار ۲۴ میل چلتا ہے۔ اس کا قول ہے کہ چلنے پھرنے ہی سے میری صحت قائم ہے۔“ (اخبار معراج قادیان ج ۱۱ نمبر ۶ مورخہ ۱۵ مارچ ۱۹۳۷ء ص ۱۵)

(۳۰) کھانا نہ کھانے والی عورت

”تریانہ میں ایک ۳۸ سال کی جرمن عورت ہے جس کے ہاں کسائی کا پیشہ ہوتا ہے۔ یہ عورت براعظم یورپ میں چودہ سال سے مسجد مشہور ہے کہا جاتا ہے کہ اس تمام مدت میں تریانہ کوئی ٹھوس غذا نہیں کھائی نہ دس سال سے کسی رقیق شے کا ایک قطرہ اس کے ہونٹوں سے مس ہوا۔ مزید برآں وہ اس زمانہ میں بغیر سوئے ہوئے سب کام کاج کرتی رہی۔ ان حالات کے باوجود وہ مستعد خوش نظر اور ہشاش بھاش نظر آتی ہے۔“ (رسالہ ہمدرد صحت دہلی ج ۶ نمبر ۷ بابت ۱۹۳۸ء ص ۴۴)

(۳۱) آگ تنکے کو نہ جلا سکی

”عنصر کی طبعی خاصیتیں چونکہ خداوند کریم نے ہی ان کو عطا فرمائی ہوئی ہیں وہ جس وقت چاہے ان سے واپس لے سکتا ہے اور معطل کر سکتا ہے۔ چنانچہ آریہ شاستروں میں یہ لکھا ہے کہ :

برہمن نے آگ کے سامنے ایک تنکار رکھ دیا مگر آگ اپنی پوری طاقت صرف کرنے پر بھی اس تنکے کو نہ جلا سکی۔ تب آگ کو خدا کی طاقت کا پتہ لگا۔“ (اخبار فاروق قادیان مورخہ ۷ اگست ۱۹۲۹ء ص ۶۱ کالم نمبر ۲) (کیونکہ انہیں تیسرا ٹکڑا ترجمہ در شانند آریہ مطبوعہ ۱۹۲۰ء ص ۲۱)

(۳۲) ایک لڑکے کے دو دل ہیں

”لو صحیفہ میں ایک لڑکے کے دو دل ہیں۔ ڈاکٹر اس کا معائنہ کر چکے ہیں اور

اسے نہایت عجیبات بتاتے ہیں۔ لڑکے کو اس سے ذرہ بھی تکلیف نہیں۔“

(اخبار بدرد قادیان ج ۱۱ نمبر ۳۲ مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۱۲ء ص ۵ کالم نمبر ۳)

(۳۳) دو عجیب و غریب لڑکیاں

ہاڑپور ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں ایک کھار کے گھر میں دو لڑکیاں پیدا ہوئیں جن کی پشت آپس میں ملی ہوئی تھی۔ دوسر اور چار آنکھیں مگر ٹانگیں دو تھیں۔ لڑکیاں پیدا ہوتے ہی بولنے لگیں مگر ان کی زبان کچھ سمجھ میں نہیں آتی۔ صرف کلمہ سمجھ میں پڑتا تھا۔ لوگ جوق در جوق انہیں دیکھنے آئے تو لڑکیوں نے انہیں دیکھ کر رونا شروع کیا اور ٹھنڈی آہیں بھر کر کچھ کہتی تھیں مگر ایک حرف بھی سمجھ میں نہ آتا تھا اور ایک دن زندہ رہ کر مر گئیں۔ جس کی لاش غائب ہو گئی۔“

(اخبار بدرد قادیان مورخہ ۱۳ مئی ۱۹۱۲ء ص ۵)

(۳۴) عجیب و غریب بکری

”موضع کرم آباد تحصیل دزیر آباد ضلع گوجرانوالہ میں ایک زمیندار کے ہاں ایک بکری نے چھ بچے دیئے..... ۱۹۱۱ء کو الہ آباد میں ایک وکیل کی بکری نے ایسا بچہ دیا کہ جس کا سر انسان کی مانند اور دھڑ بکرے جیسا تھا۔ یہ بچہ تھوڑی دیر زندہ رہ کر مر گیا۔“

(اخبار بدرد قادیان مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۱۲ء ص ۶)

(۳۵) تین عجیب واقعات

- (۱)..... ۱۹۰۸ء کو نواب معین الدین خان بہادر جاگیردار حیدر آباد دکن نے حضور نظام الملک کو ایک مرغ نذر گزارا جس کی چار ٹانگیں تھیں۔
- (۲)..... ۱۹۰۹ء کو حیدر آباد دکن کے کو تو ال نے حضور سرکار نظام کے سامنے ایک لڑکی پیش کی جس کے دو منہ، چار ہاتھ، چار پاؤں، چار آنکھیں تھیں۔

(۳).....۱۹۱۰ء میں دہلی میں ایک مسلمان سوداگر کے ہاں لڑکا پیدا ہوا جس کی جائے پر از ندر د تھی۔
(اخبار در قادیان مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۱۲ء ص ۶ کالم نمبر ۱۰۱)

(۳۶) ایک عجیب و غریب عورت

”حال ہی میں برطانیہ اعظم میں ایک عورت بھر ایک سو ۱۲ سال فوت ہوئی ہے اس کی صرف ایک لڑکی ۹ سال کی عمر کی رہ گئی ہے گویا اس کو جس وقت پہلا حمل ہوا تھا تو اس کی عمر ۱۰۳ سال کی تھی۔“
(مذاقت مرسیہ ص ۷۴)

(۳۷) بوڑے سروالا انسان

”یونس میں ایک مور بھر ۳۱ سالہ قد درمیانہ تھا اس کا سراپا بڑا تھا کہ لوگ دور دور سے دیکھنے کے لئے جمع ہوتے رہتے تھے۔ اس کا ناک بھی بہت بڑا تھا۔ اس کا منہ اتنا بڑا تھا کہ وہ ایک تریوز کو آسانی سے کھا جاتا تھا جس طرح عام آدمی سیب کو کھا سکتا ہے۔“
(مذاقت مرسیہ ص ۱۰۰)

(۳۸) طویل القامت انسان

”اسی طرح دراز قد ۹ گزے، ہفت گزے، ۱۰ فٹ، ۹ فٹ ۱۱ فٹ اور اسی طرح کے طویل القامت اور عظیم الجثہ انسان پیدا ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ حضرت آدم کا قد ۱۲۳ فٹ تھا اور حوا ۱۱۸ فٹ لمبی تھی۔ اس زمانہ میں بھی مختلف مقامات میں مستند لوگ گواہی دیتے ہیں کہ ۱۲ فٹ تک لمبے آدمی ان کے مشاہدے میں آئے ہیں جو ۲۰ سیر سے زیادہ تک ایک وقت کی معمولی غذا میں گوشت کھاتے ہیں۔“ (مذاقت مرسیہ ص ۱۰۱)

(۳۹) بچہ کے پیٹ میں بچہ

”اور لیگان امریکہ سے ایک عجیب و غریب اطلاع موصول ہوئی ہے۔ بد

ایر اسٹوپي ایک تیرہ مہینے کی لڑکی ہے یہ پیدائش کے وقت صحت کے لحاظ سے اچھی تھی لیکن چند ماہ سے اس کا پیٹ بڑھنا شروع ہوا۔ جب پیٹ بہت بڑھ گیا تو علاج کرایا گیا۔ ڈاکٹروں کی سمجھ میں کوئی بیماری نہ آئی آخر ایک سرے کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اس کے پیٹ میں چھ ہے۔ ڈاکٹروں کی حیرت کی انتہا نہ رہی دو چار ڈاکٹروں نے پورا اطمینان کر کے لڑکی کا پیٹ چاک کیا اور چھ نکالا جس کا قد سات انچ تھا۔ اس کا چہرہ ابھی نہیں بنا تھا لیکن دماغ اور ہاتھ پاؤں من چکے تھے۔ ماہر ڈاکٹروں کا بیان ہے کہ اسٹوپي کے ساتھ ایک اور چھ کا استقرار بھی ہو گیا لیکن اتفاق سے یہ نطفہ اسٹوپي کے اندر چلا گیا اور اس کی نشوونما جگہ نہ ملنے کی وجہ سے رک گئی اور جب اسٹوپي پیدا ہوئی اور بڑھنے لگی تو اس چھ کی نشوونما بھی ہونے لگی۔ ہزار لوگ اس جی اور جی کے چھ کو دیکھنے آرہے ہیں۔“

(اخبار مدینہ منورہ ۲۷ نومبر ۲۸ جون ۱۹۳۸ء ص ۴ کالم نمبر ۲)

(۴۰) بائیس سال سے نیند نہیں آئی

جنگ کے ایک زخم خوردہ کی حالت

یورڈالٹ (ہوائی ڈاک سے) یہاں کے ایک قریبی گاؤں میں ایم پال کرن نامی ایک ریٹائرڈ کلرک اپنی بیوی اور تین بچوں کے ساتھ رہتا ہے۔ اس کی عمر ۵۴ سال ہے اس شخص کا سر جنگ عظیم کے دوران میں جون ۱۹۱۵ء میں مجروح ہو گیا تھا۔ اس وقت سے لے کر آج تک یعنی کامل ۲۲ سال تک یہ شخص اب تک نہیں سویا۔ حال ہی میں امریکہ کی ایک فرم نے (جس کا کام عجوبہ روزگار چیزوں کو فراہم کرنا ہے) اسے پیشکش کی تھی کہ اس کے مرنے کے بعد اس کا سر فرم حاصل کر سکے۔ یہ شخص چونکہ مذہبی رجحانات رکھتا ہے اور اس کا خیال ہے کہ جسم اور روح خدا کی ملکیت ہے اس لئے اس پیش کش کو ٹھکرادیا۔ ایم کرن کا بیان ہے کہ میں ۲۴ گھنٹہ میں ۸ مرتبہ روٹی کھاتا ہوں۔ جب میں تھک جاتا ہوں اور آرام کرنا چاہتا ہوں اس وقت چند گھنٹوں کے لئے

آنکھیں بند کر لیتا ہوں اور خالی الذہن ہونے کی کوشش کرتا ہوں لیکن اس کوشش میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکا۔
(اخبار عصر جدید کلکتہ مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۳۸ء)

(۴۱) کیا انسان بائیسکل کھا سکتا ہے

دنیا نے عجیب و غریب انسان پیدا کئے ہیں بعض انسانوں کے واقعات تو اس قدر حیرت انگیز ہیں کہ ان کا یقین کرنا بھی دشوار ہے۔ لندن کی ایک اطلاع ہے کہ وہاں آر تھریو لک نامی ایک ایسا عجیب و غریب شخص ہے کہ یہ تین ہفتہ کے اندر اندر فولادی کی بنی ہوئی پوری بائیسکل کھا گیا۔

اسی طرح آر تھریو لک کا ڈیڑھ سالہ بچہ جو چیز چاہتا ہے کھا جاتا ہے۔ اس بچہ کی عمر اگرچہ ابھی بہت کم ہے لیکن اس کے پورے دانت نکل آئے ہیں اور دانت نہایت مضبوط اور موتی کی طرح چمکدار ہیں۔

کچھ دن ہوئے یہ بچہ گھوڑے کے کھلونے کی دم کاٹ کر کھا گیا۔ اس کے بعد اس نے ایک مٹی کا لیپ کھالیا۔ گرامون ریکارڈ چبا گیا۔ حال ہی میں اس نے ایک سیفی پن کھالی۔

پن کے کھانے کے بعد اس بچہ کو سینٹ میری ہسپتال میں لے جایا گیا جہاں ڈاکٹروں نے اس بچہ کا معائنہ کیا تو پتہ چلا کہ یہ پن بچہ کے معدہ میں پوسٹ ہے لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ ڈاکٹروں نے بتایا کہ پن معدہ میں پوسٹ ہے مگر خطرہ نہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ہر ایک چیز کو کھا جانے اور ہضم کرنے کی صلاحیت اس بچہ کو اپنے باپ سے وراثت میں ملی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ایسے عجیب و غریب ہاضمہ کا بچہ صدیوں سے نہیں دیکھا گیا۔“ (اخبار مدینہ منورہ پوریج ۷۷ نمبر ۲۶ مورخہ ۲۸ جون ۱۹۳۸ء ص ۴)

(۴۲) دودھ دینے والا مرد

”ڈاکٹر شیک نے ایک شخص کا ذکر لکھا ہے کہ جسے وہ خوب جانتے تھے وہ اپنے شباب کے زمانہ سے چاس سال کی عمر تک دودھ دیتا رہا۔“

(رسالہ ہمدرد صحت دہلی بمقام دسمبر ۱۹۳۷ء ص ۳۰)

(۴۳) بغیر کان کے سننے والا لڑکا

”پشاور (بذریعہ ڈاک) کابل کے اخبار اصلاح میں ایک خبر شائع ہوئی ہے جس میں درج ہے کہ ہرات کے قریب عبدالرحمن نامی ایک شخص کا لڑکا جس کا نام نذر محمد ہے بغیر کانوں کے سنتا ہے۔ کان کی جگہ اس کے سوراخ تک نہیں ہیں۔ ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ اس کے نتھنے کانوں کا بھی کام دیتے ہیں۔“

(اخبار روزنامہ تج دہلی مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۴۰ء ص ۶ کالم نمبر ۳)

(۴۴) گھڑیال کے پیٹ سے زندہ آدمی نکلا

لاہور ۲۰ ستمبر ملتان کی ایک اطلاع سے پتہ چلتا ہے کہ ایک گھڑیال کے معدہ سے ایک زندہ آدمی نکالا گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پنجاب کے پانچ دریاؤں کے سنگھم میں ایک گھڑیال (مگرچہ) ایک آدمی کو ہڑپ کر گیا۔ ایک ماہی گیر حادثہ کی اطلاع پاتے ہی موقع پر پہنچا اور اس نے کسی تدبیر سے گھڑیال کو ہلاک کر کے اس کا پیٹ چاک کیا اور وہاں سے اس آدمی کو نکالا۔ یہ شخص اگرچہ بے ہوش تھا مگر ہندرتج اسے ہوش آگیا۔ ہسپتال میں اس کی حالت اچھی ہو رہی ہے۔“ (الہلال کلکتہ ۲۳ دسمبر ۱۹۳۷ء ص ۲ نمبر ۸۴)

نتیجہ

”غرض اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں بنظر غور تامل و تدبیر کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ دنیا میں انسانی پیدائش کے ایسے ایسے نمونے ہمارے سامنے پیش ہوتے ہیں

کہ جن کو دیکھ کر ہم اس کے حضور میں سر بسجود ہونے کے سوا کوئی چارہ نہیں دیکھتے۔ کسی معین طریق پیدائش کو ہم قانون..... قدرت کی محدود تعریف دائرے میں محیط نہیں کر سکتے۔ ہم کیا اور ہمارا علم کیا۔ دن رات ہمارے سامنے نئے نئے مشاہدے پیش ہوتے رہتے ہیں جبکہ وہ ذات خود ہم و قیاس سے بالاتر ہے اور اس کی قدرت بھی انسانی سمجھ کے دائرے اور وہم و قیاس سے بالاتر ہے۔ تو اس کے قانون پر انسانی علم کہاں احاطہ کر سکتا ہے۔“ (کتاب صداقت مرہمہ ص ۱۵۷ معارف الدین صاحب عمر قادیانی)



مرزا قادیانی کی کہانی !
مرزا اور مرزائیوں کی زبانی

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على خاتم النبيين وعلى
آله واصحابه اجمعين .

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ماہ دسمبر ۱۹۳۲ء سے آج تک میں نے چودہ
عد و کتابیں اور رسالے فرقہ مرزائیہ اور اس کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کی تردید میں
لکھے اور شائع کئے ہیں۔ اللہ کریم نے حضرت نبی کریم ﷺ کی برکت سے مجھے دین
اسلام کی خدمت کی توفیق عطا کی ہے۔ اور خاص دماغ، خاص حافظہ اور خاص طاقت اس
کار خیر کے لئے عطا کی ہے: ”هذا من فضل ربی“ میں نے ارادہ کیا ہے۔ کہ
مرزائی لٹریچر کے حوالوں سے ایک دلچسپ رسالہ لکھوں۔ اور اس میں مرزا غلام احمد
قادیانی کا خاندان، شجرہ نسب، پیدائش، چھن، جوانی اور امراض مختصر طور پر لکھوں۔
خد لوند تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ یہ رسالہ مفید ثابت ہو: ”وما توفیقی الا باللہ
علیہ توکلت والیہ انیب“

مرزا قادیانی کی کہانی مرزا اور مرزائیوں کی زبانی

خاندان مرزا

(۱)..... اب میرے سوانح اس طرح پر ہیں۔ کہ میرا نام غلام احمد میرے
والد صاحب کا نام غلام مرتضیٰ اور دادا صاحب کا نام عطا محمد اور میرے پردادا صاحب کا
نام گل محمد تھا۔ اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔ ہماری قوم مغل برلاس ہے۔ اور میرے
بزرگوں کے پرانے کاغذات سے جواب تک محفوظ ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس ملک
میں سمرقند سے آئے۔ (کتاب البریہ ص ۳۳۳ تا ۳۳۴ خزائن ج ۱۳ ص ۱۶۲)

(۲)..... ایسا ہی میں بھی توام پیدا ہونے کی وجہ سے حضرت آدم سے مشابہ ہوں۔ اور اس قول کے مطابق جو حضرت محی الدین ابن عربی لکھتے ہیں کہ خاتم الخلفاء صیغتی الاصل ہوگا۔ یعنی مغلوں میں سے۔ اور وہ جوڑہ یعنی توام پیدا ہوگا۔ پہلے لڑکی نکلے گی۔ بعد اس کے وہ پیدا ہوگا۔ ایک ہی وقت میں۔ اسی طرح میری پیدائش ہوئی۔ کہ جمعہ کی صبح کو بطور توام میں پیدا ہوا۔ اول لڑکی اور بعدہ میں پیدا ہوا۔ (تذکرہ شہادتمیں ص ۳۳ خزائن ج ۲۰ ص ۳۵)

(۳)..... اور اس پیشگوئی کو شیخ محی الدین ابن عربی نے بھی اپنی کتاب فصوص میں لکھا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ وہ صیغتی الاصل ہوگا۔

(حقیقت الوہی ص ۲۰۱ خزائن ج ۲۲ ص ۲۰۹)

(۴)..... اس سے مطلب یہ ہے کہ اس کے خاندان میں ترک کا خون ملا ہوا ہوگا۔ ہمارا خاندان جو اپنی شہرت کے لحاظ سے مغلیہ خاندان کہلاتا ہے۔ اس پیشگوئی کا مصداق ہے۔ کیونکہ اگر سچ وہی ہے۔ کہ جو خدا نے فرمایا۔ کہ یہ خاندان فارسی الاصل ہے۔ مگر یہ تو یقینی اور مشہور و محسوس ہے۔ کہ اکثر مائیں اور دایاں ہماری مغلیہ خاندان سے ہیں۔ اور وہ صیغتی الاصل ہیں۔ یعنی چین کے رہنے والی۔

(حقیقت الوہی ص ۲۰۱ حاشیہ خزائن ج ۲۲ ص ۲۰۹)

(۵)..... ایک حدیث سے جو کنز العمال میں موجود ہے۔ سمجھا جاتا ہے۔ کہ اہل فارس یعنی بنی فارس بنی اسحاق میں سے ہیں۔ پس اس طرح پر وہ آنے والا مسیح اسرائیلی ہوا۔ اور بنی فاطمہ کے ساتھ امہاتی تعلق رکھنے کی وجہ سے جیسا کہ مجھے حاصل ہے۔ فاطمی بھی ہوا۔ پس گویا وہ نصف اسرائیلی ہوا۔ اور نصف فاطمی ہوا۔ جیسا کہ حدیثوں میں آیا ہے۔ ہاں میرے پاس فارسی ہونے کے لئے جز الہام الہی کے اور کچھ ثبوت نہیں۔

(تقدہ کوثریہ طبع دوم ص ۲۹ خزائن ج ۱ ص ۱۱۶)

(۶)..... ”سوانی قرأت فی کتب سوانح ابائی وسمعت من“

ابی ابن ابائی کانوامن لجر ثومة المغلیة ولكن الله اوحى الى انهم
کانوامن بنی فارس لامن الاقوام التركية ومع ذلك اخبرنی ربی بان
بعض امهاتی کن من بنی الفاطمة ومن اهل بیت النبوة والله جمع
فیهم نسل اسحاق و اسطفیل من کمال الحکمة والمصلحة“

(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۷۷ خزائن ج ۲۲ ص ۷۰۳)

شجرہ نسب

(۱)..... ہمارا شجرہ نسب اس طرح پر ہے۔ میرا نام غلام احمد ابن مرزا غلام
مرتضیٰ صاحب۔ ابن مرزا عطاء محمد صاحب ابن مرزا گل محمد صاحب، ابن مرزا فیض محمد
صاحب، ابن مرزا محمد قائم صاحب ابن مرزا محمد اسلم صاحب۔ ابن مرزا محمد دلاور
صاحب ابن مرزا الہ دین صاحب۔ ابن مرزا جعفر بیگ صاحب ابن مرزا محمد بیگ
صاحب ابن مرزا عبدالباقی صاحب ابن مرزا محمد سلطان صاحب ابن مرزا ہادی بیگ
صاحب مورث اعلیٰ۔“

(کتاب البریہ ص ۱۳۲ حاشیہ خزائن ص ۷۲ ج ۱۳، ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۷۷، خزائن ص ۷۰۳ ج ۲۲)

شجرہ مرزا

مرزا غلام احمد قادیانی کا شجرہ نسب۔ مرزا ہادی بیگ، مغل، حاجی برلاس، مغل
خان کے ذریعے یافت بن حضرت نوح تک پہنچتا ہے۔ اگر مرزا قادیانی فارسی النسل یا
بنی اسرائیل یا بنی اسحاق میں سے ہوتا۔ تو چاہئے تھا۔ کہ اس کا شجرہ نسب حضرت
یعقوب علیہ السلام حضرت اسحاق علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعے
سام بن حضرت نوح علیہ السلام تک پہنچتا۔ مگر معاملہ برعکس ہے۔

پیدائش مرزا

عیسوی سنہ : مرزا قادیانی نے کہا :

”میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی

ہے۔“ (کتاب البریہ ص ۳۶ احاشیہ خزائن ج ۱۳ ص ۷۷ قادیانی اخبار بدھ مورخہ ۸ اگست ۱۹۰۴ء ص ۵ کتاب حیات النبی (از شیخ یعقوب علی تراب قادیانی ایڈیٹر اخبار الحکم) ج ۱ ص ۴۹ قادیانی رسالہ ریویو ج ۵ نمبر ۶ بات ماہ جون ۱۹۰۶ء ص ۲۱۹ قادیانی اخبار الحکم مورخہ ۲۱/۲۸ مئی ۱۹۱۱ء ص ۴)

تاریخ اور دن : ”یہ عاجز بروز جمعہ چاند کی چودھویں تاریخ میں پیدا ہوا

ہے۔“ (تحدہ کوٹرویہ (مطبوعہ ۱۹۱۴ء ضیاء الاسلام پریس قادیان) ص ۸۱ احاشیہ خزائن ج ۷ ص ۲۸۱)

وقت : ”میں بھی جمعہ کے روز بوقت صبح توام پیدا ہوا تھا۔“

(حقیقت الوحی ص ۲۰۱ خزائن ج ۲۲ ص ۲۰۹)

کیفیت ولادت : ”میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی۔ جس کا نام

جنت تھا۔ اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی۔ اور بعد اس کے میں نکلا تھا۔ اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا۔ اور میں ان کے لئے خاتم الاولاد تھا۔“

”تیسری آدم سے مجھے یہ بھی مناسبت ہے کہ آدم توام کے طور پر پیدا ہوا۔

اور میں بھی توام پیدا ہوا۔ پہلے لڑکی پیدا ہوئی۔ بعدہ میں لڑکیاں ہمہ میں اپنے والد کے لئے خاتم الولد تھا۔ میرے بعد کوئی چہ پیدا نہیں ہوا اور میں جمعہ کے روز پیدا ہوا تھا۔“

(تربیع القلوب ص ۱۵۷ خزائن ج ۱۵ ص ۷۹ نمبر ابن احمد یہ حصہ پنجم ص ۸۶ خزائن ج ۲۱ ص ۱۱۳)

مرزا قادیانی کی ماں کا نام

مرزا بشیر احمد ایم اے نے لکھا ہے :

”خامسار عرض کرتا ہے۔ کہ ہماری داوی صاحبہ یعنی حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی والدہ صاحبہ کا نام چراغ علی ملی تھا۔ وہ داوا صاحب کی زندگی میں ہی فوت ہو گئی تھیں۔“ (سیرۃ الہدی حصہ اول ص ۷ روایت نمبر ۱۰) (ایک اور نام بھی زبان زد خلافت ہے۔ مرتب)

مرزا قادیانی کے استاد

”چمن کے زمانہ میں میری تعلیم اس طرح پر ہوئی۔ کہ جب میں چھ سات سال کا تھا۔ تو ایک فارسی خواں معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا۔ جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں۔ اور اس بزرگ کا نام فضل الہی تھا۔ اور جب میری عمر قریب اوس برس کے ہوئی۔ تو ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کے لئے مقرر کئے گئے۔ جن کا نام فضل احمد تھا..... اور میں نے صرف کی بعض کتابیں اور کچھ قواعد نحو ان سے پڑھے۔ اور بعد اس کے جب میں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا۔ تو ایک اور مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ ان کا نام گل علیشاہ تھا۔ ان کو بھی میرے والد صاحب نے نوکر رکھ کر قادیان میں پڑھانے کے لئے مقرر کیا تھا۔ اور ان آخر الذکر مولوی صاحب سے میں نے نحو اور منطق اور حکمت وغیرہ علوم مروجہ کو جہاں تک خدا تعالیٰ نے چاہا۔ حاصل کیا۔ اور بعض طبابت کی کتابیں میں نے اپنے والد صاحب سے پڑھیں۔ اور وہ فن طبابت میں بڑے حاذق طبیب تھے۔“

(کتب البریہ ص ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳)

مرزا سلطان احمد کی پیدائش

”ہیان کیا مجھ سے مولوی شیر علی صاحب نے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) فرماتے تھے۔ کہ جب سلطان احمد پیدا ہوا۔ اس وقت ہماری عمر صرف سولہ سال کی تھی۔“

(سیرۃ الہدی حصہ اول ص ۲۵۶ نمبر ۲۸۳)

نوٹ: حضرت (مرزا قادیانی) ابھی گویا چہ ہی تھے کہ مرزا سلطان احمد پیدا ہو گئے تھے۔ (سیرۃ السدی حصہ اول ص ۵۲ نمبر ۵۹) (چہ کے چہ پیدا ہو گیا یہ مرزا غلام احمد قادیانی کا معجزہ ہے یا کسی صحابی کی کرامت؟)

مرزا غلام احمد کا بچپن

”چڑیاں پکڑنا“

”بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہا کہ تمہاری دلوں ایسے ضلع ہو شیار پور کی رہنے والی تھیں۔ حضرت صاحب فرماتے تھے۔ کہ ہم اپنی والدہ کے ساتھ بچپن میں کئی دفعہ ایسے گئے ہیں۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا۔ کہ وہاں حضرت صاحب بچپن میں چڑیاں پکڑا کرتے تھے۔ اور چاقو نہیں ملتا تھا تو سر کنڈے سے ذبح کر لیتے تھے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا۔ کہ ایک دفعہ ایسے چند لوڑھی عورتیں آئیں۔ تو انہوں نے باتوں باتوں میں کہا۔ کہ سندھی ہمارے گاؤں میں چڑیاں پکڑا کرتا تھا۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا۔ کہ میں نے نہ سمجھا کہ سندھی سے کون مراد ہے۔ آخر معلوم ہوا کہ ان کی مراد حضرت صاحب سے ہے۔“ (کتاب سیرۃ السدی حصہ اول ص ۲۶ نمبر ۵۹)

نیز والدہ صاحبہ فرماتی تھیں۔ کہ حضرت صاحب فرماتے تھے۔ کہ ہم بچپن میں چڑیاں پکڑا کرتے تھے۔ اور چاقو نہ ہوتا تھا۔ تو تیز سر کنڈے سے ہی حلال کر لیتے تھے۔“

(سیرت السدی حصہ اول ص ۲۲۲ نمبر ۲۵۱)

میاں محمود احمد کا چڑیاں پکڑنا

بیان کیا مجھ سے ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے کہ ایک دفعہ میاں (مرزا محمود) والان کے دروازے بند کر کے چڑیاں پکڑ رہے تھے کہ حضرت (مرزا قادیانی) نے جمعہ

کی نماز کے لئے باہر جاتے ہوئے ان کو دیکھ لیا۔ اور فرمایا۔ میاں! گھر کی چیزیاں نہیں پکڑا کرتے۔ جس میں رحم نہیں۔ اس میں ایمان نہیں۔“ (سیرت الہدی ص ۷۴ نمبر ۱۷۸)

چوری کرنا

”بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ حضرت صاحب سناتے تھے۔ کہ جب میں چڑھتا تھا۔ تو ایک دفعہ بعض بچوں نے مجھے کہا۔ کہ جاؤ۔ گھر سے بیٹھا لاؤ۔ میں گھر میں آیا اور بغیر کسی کے پوچھنے کے ایک برتن میں سے سفید بورا اپنی جیبوں میں بھر کر باہر لے گیا۔ اور راستہ میں ایک مٹھی بھر کر منہ میں ڈال لی۔ پس پھر کیا تھا۔ میرا دم رک گیا۔ اور بڑی تکلیف ہوئی۔ کیونکہ معلوم ہوا۔ کہ جسے میں نے سفید بورا سمجھ کر جیبوں میں بھرا تھا۔ وہ بورا نہ تھا۔ بلکہ پسا ہوا نمک تھا۔“

(سیرت الہدی حصہ اول ص ۲۲۶ نمبر ۲۳۳)

روٹی پر راکھ

”بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ بعض بوڑھی عورتوں نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ ایک دفعہ چچن میں حضرت صاحب نے اپنی والدہ سے روٹی کے ساتھ کچھ کھانے کو مانگا۔ انہوں نے کوئی چیز شاید گڑ بتایا۔ کہ یہ لے لو۔ حضرت صاحب نے کہا نہیں۔ یہ میں نہیں لیتا۔ انہوں نے کوئی اور چیز بتائی۔ حضرت صاحب نے اس پر بھی وہی جواب دیا۔ وہ اس وقت کسی بات پر چڑی ہوئی بیٹھی تھیں۔ سختی سے کہنے لگیں۔ کہ جاؤ پھر راکھ سے روٹی کھاؤ۔ حضرت صاحب روٹی پر راکھ ڈال کر بیٹھ گئے۔ اور گھر میں ایک لطیفہ ہو گیا۔ یہ حضرت صاحب کا بالکل چچن کا واقعہ ہے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ والدہ صاحبہ نے یہ واقعہ سنا کر کہا۔ جس وقت اس عورت نے مجھے یہ بات سنائی تھی۔ اس وقت حضرت صاحب بھی پاس تھے۔ مگر آپ خاموش رہے۔“

(سیرت الہدی حصہ اول ص ۲۲۶ نمبر ۲۳۵)

مرزا غلام احمد کی جوانی

باپ کی پنشن!

• بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ اپنی جوانی کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود تمہارے دادا کی پنشن وصول کرنے گئے۔ تو پیچھے پیچھے مرزا امام الدین بھی چلا گیا۔ جب آپ نے پنشن وصول کر لی۔ تو وہ آپ کو پھسلا کر اور دھوکہ دیکر بجائے قادیان لانے کے باہر لے گیا۔ اور ادھر ادھر پھرتا رہا۔ پھر جب اس نے سارا روپیہ اڑا کر ختم کر دیا۔ تو آپ کو چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا۔ حضرت مسیح موعود اس شرم سے واپس گھر نہیں آئے۔“ (سیرت الہدی حصہ اول ص ۳۲۳ نمبر ۴۹)

تلے ہوئے کرارے پکوڑے

بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ حضرت صاحب جب بڑی مسجد میں جاتے تھے۔ تو گرمی کے موسم میں کنوئیں سے پانی نکلوا کر ڈول سے ہی منہ لگا کر پانی پیتے تھے۔ اور مٹی کے تازہ ٹنڈیا تازہ آنجورہ میں پانی پینا آپ کو پسند تھا۔ اور میاں عبداللہ صاحب نے بیان کیا۔ کہ حضرت صاحب! اچھے تلے ہوئے کرارے پکوڑے پسند کرتے تھے۔ کبھی کبھی مجھ سے منگوا کر مسجد میں شملتے شملتے کھایا کرتے تھے۔ اور سالم مرغ کا کباب بھی پسند تھا۔“ (سیرت الہدی حصہ اول ص ۱۶۳ نمبر ۱۶)

مرزا قادیانی کا ہاضمہ

بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود کھانوں میں سے پرندہ کا گوشت زیادہ پسند فرماتے تھے۔ شروع شروع میں بئیر بھی کھاتے تھے لیکن جب طاعون کا سلسلہ شروع ہوا۔ تو آپ نے اس کا گوشت کھانا چھوڑ دیا۔ کیونکہ آپ

فرماتے تھے کہ اس میں طاعونی مادہ ہوتا ہے۔ پھلی کا گوشت بھی حضرت صاحب کو پسند تھا۔ ناشتہ باقاعدہ نہیں کرتے تھے ہاں عموماً صبح کو دودھ پی لیتے تھے۔ خاکسار نے پوچھا۔ کہ کیا آپ کو دودھ ہضم ہو جاتا تھا؟ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ ہضم تو نہیں ہوتا تھا۔ مگر پی لیتے تھے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا۔ کہ پکوڑے بھی حضرت صاحب کو پسند تھے۔

(سیرت الہدی حصہ اول ص ۳۸ نمبر ۵۶)

مرزا قادیانی کا حافظہ

فرقہ مرزائیہ کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے کہ :

”حافظہ اچھا نہیں یاد نہیں رہا۔“

(نسیم دعوت ص ۷۱، خزائن ج ۱۹ ص ۴۳۹، رسالہ ریویو ج ۲ نمبر ۴، بلیٹ ماہ اپریل ۱۹۰۳ء ص ۵۳ حاشیہ)

مرزا قادیانی کا ازار بند

اور والدہ صاحبہ بیان فرماتی ہیں کہ حضرت مسیح موعود عموماً ریشمی ازار بند استعمال فرماتے تھے۔ کیونکہ آپ کو پیشاب جلدی جلدی آتا تھا۔ اس لئے ریشمی ازار بند رکھتے تھے۔ تاکہ کھلنے میں آسانی ہو۔ اور گرہ بھی پڑ جاوے تو کھولنے میں دقت نہ ہو۔ سوتی ازار بند میں آپ سے بعض وقت گرہ پڑ جاتی تھی۔ تو آپ کو بڑی تکلیف ہوتی تھی۔“

(سیرت الہدی حصہ اول ص ۴۲ نمبر ۶۵)

مرزا قادیانی کی گرگالی

”ایک دفعہ کوئی شخص آپ کے لئے گرگالی لے آیا۔ آپ نے پسلی۔ مگر اس کے لئے سیدھے پاؤں کا آپ کو پتہ نہیں لگتا تھا۔ کئی دفعہ الٹی پسں لیتے تھے۔ اور پھر تکلیف ہوتی تھی۔ بعض دفعہ آپ کا الٹا پاؤں پڑ جاتا۔ تو تنگ ہو کر فرماتے۔ ان کی (انگریز) کوئی چیز بھی اچھی نہیں (اور ان کا خود کاشتہ پودا؟) ہے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا

کہ میں نے آپ کی سہولت کے واسطے سیدھے پاؤں کی شناخت کے لئے نشان لگا دیئے تھے۔ مگر باوجود اس کے آپ الٹا سیدھا پھن لیتے تھے۔ اس لئے آپ نے اسے اتار دیا۔“

(سیرت الہدی حصہ اول ص ۵۳ نمبر ۸۳)

مرزا غلام احمد کی بیماریاں

مرض ہسٹیریا کا دورہ

”ہیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹیریا کا دورہ بغیر اول ہمارا ایک بڑا بھائی ہوتا تھا۔ جو ۱۸۸۸ء میں فوت ہو گیا تھا) کی وفات کے چند دن بعد ہوا تھا۔ رات کو سوتے ہوئے آپ کو اتھو آیا۔ اور پھر اس کے بعد طبیعت خراب ہو گئی۔ مگر یہ دورہ خفیف تھا۔ پھر اس کے کچھ عرصہ بعد آپ ایک دفعہ نماز کے لئے باہر گئے۔ اور جاتے ہوئے فرما گئے۔ کہ آج کچھ طبیعت خراب ہے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا۔ کہ تھوڑی دیر کے بعد شیخ حامد علی (حضرت مسیح موعود کا پرانا منٹلس خادم تھا۔ اب فوت ہو چکا ہے) نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ کہ جلدی پانی کی ایک گاگر گرم کر دو۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا۔ کہ میں سمجھ گئی۔ کہ حضرت صاحب کی طبیعت خراب ہو گئی ہوگی۔ چنانچہ میں نے کسی ملازم عورت کو کہا۔ کہ اس سے پوچھو۔ میاں کی طبیعت کا کیا حال ہے۔ شیخ حامد علی نے کہا کہ کچھ خراب ہو گئی ہے۔ میں پردہ کرا کے مسجد میں چلی گئی۔ تو آپ لیٹے ہوئے تھے۔ میں جب پاس گئی تو فرمایا۔ میری طبیعت بہت خراب ہو گئی تھی لیکن اب افاقہ ہے۔ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ کہ میں نے دیکھا۔ کہ کوئی کالی کالی چیز میرے سامنے سے اٹھی ہے۔ اور آسمان تک چلی گئی ہے۔ پھر میں چیخ مہ کر زمین پر گر گیا۔ اور غشی کی سی حالت ہو گئی۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں۔ اس کے بعد سے آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہو گئے۔“

(۲)..... ”میان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ اوائل میں ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کو سخت دورہ پڑا۔ کسی نے مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد کو بھی اطلاع دیدی۔ اور وہ دونوں آگئے۔ پھر ان کے سامنے بھی حضرت صاحب کو دورہ پڑا۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں۔ اس وقت میں نے دیکھا۔ کہ مرزا سلطان احمد تو آپ کی چارپائی کے پاس خاموشی کے ساتھ بیٹھ رہے۔ مگر مرزا فضل احمد کے چہرہ پر ایک رنگ آتا تھا اور ایک جاتا تھا۔ اور وہ کبھی ادھر بھاگتا تھا۔ اور کبھی ادھر۔ کبھی اپنی پگڑی اتار کر حضرت صاحبہ کی ٹانگوں کو باندھتا تھا۔ اور کبھی پاؤں دبائے لگ جاتا تھا اور گھبراہٹ میں اس کے ہاتھ کاٹتے تھے۔“ (سیرت الہدی حصہ اول ص ۲۲ نمبر ۳۶)

نوٹ: (۱) اس سے معلوم ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو مرض ہسٹیریا کا دورہ پڑا تھا۔ مرض ہسٹیریا سے مراد باؤ گولہ ہے۔ اور حکیم ڈاکٹر غلام جیلانی مرحوم کی کتاب (مخزن حکمت ج دوم (طبع چہارم) ص ۹۶۶) پر زیر مرض ہسٹیریا لکھا ہے:

”یہ مرض عموماً عورتوں کو ہوا کرتا ہے۔ اگرچہ شاذ و نادر مرد بھی اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔“

نوٹ: (۲) ”ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس کو ہسٹیریا، نائٹولیا، مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعویٰ کی تردید کے لئے پھر کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ ایسی چوٹ ہے۔ جو اس کی صداقت کی عمارت کو بچ بن سے اکھڑ دیتی ہے۔“

(رسالہ ریویو ج ۲۵ نمبر ۸ بہت ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص ۷۶)

نوٹ: (۳) ”ہسٹیریا کے مریض کو جذبات پر قابو نہیں رہتا۔“

(قادیانی رسالہ ریویو آف ریلیجز بہت ماہ نومبر ۱۹۲۹ء ص ۹)

”کہ نبی میں اجتماع توجہ بالا ارادہ ہوتا ہے۔ جذبات پر قابو ہوتا ہے۔“

(سالہ ریویو آف ریلیجز ج ۲۶ نمبر ۵ ستمبر ۱۹۲۷ء ص ۳۰)

کثرت پیشاب

”میں ایک دائم المرض آدمی ہوں۔ اور وہ دوزرد چادریں جن کے بارے میں حدیثوں میں ذکر ہے۔ کہ ان دو چادروں میں مسیح نازل ہوگا۔ وہ دوزرد چادریں میرے شامل حال ہیں۔ جن کی تعبیر علم تعبیر الزویا کی رو سے دو ہمساریاں ہیں۔ سو ایک چادر میرے اوپر کے حصے میں ہے۔ کہ ہمیشہ سرد درد اور دوران سر اور کئی خواب اور تشنچ دل کی ہمساری دورہ کے ساتھ آتی ہے۔ اور دوسری چادر جو میرے نیچے کے حصہ بدن میں ہے۔ وہ ہمساری ذیابیطس ہے۔ کہ ایک مدت سے دامن گیر ہے۔ اور بسا اوقات سو سو دفعہ رات کو یاد ان کو پیشاب آتا ہے۔“

(ضمیمہ اربعین نمبر ۳۳ ص ۴۰ خزائن ج ۷ ص ۷۰)

دوران سر

”ہاں دو مرض میرے لاحق حال ہیں۔ ایک بدن کے اوپر کے حصہ میں اور دوسرے بدن کے نیچے حصہ میں۔ اوپر کے حصہ میں دوران سر ہے۔ اور نیچے کے حصہ میں کثرت پیشاب ہے۔“

(حقیقت الوحی ص ۷۰ خزائن ج ۲۲ ص ۳۲۰)

ذیابیطس شکری

”صرف دوران سر کبھی کبھی ہوتا ہے۔ تا دوزرد رنگ چادروں کی پیشگوئی میں خلل نہ آئے۔ دوسری مرض ذیابیطس تخمیناً بیس برس سے ہے۔ جو مجھے لاحق ہے۔ جیسا کہ اس نشان کا پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے اور ابھی تک بیس دفعہ کے قریب ہر روز پیشاب آتا ہے۔ اور امتحان سے بول میں شکر پائی گئی۔“

(حقیقت الوحی ص ۳۶۳-۳۶۴ خزائن ج ۲۲ ص ۷۷)

مرزا غلام احمد قادیانی
اور اس کی قرآن دانی

عرض حال

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على خاتم النبيين وعلى

آله واصحابه اجمعين .

ماہ اپریل ۱۹۳۱ء کا ذکر ہے کہ عید الاضحیٰ کی نماز پڑھ کر گھر کو واپس آ رہا تھا میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ فرقہ مرزائیہ کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتبوں میں قرآن شریف کی جو آیتیں لکھی ہیں ان کی بابت یہ دیکھنا چاہیے کہ اس نے وہ آیتیں صحیح لکھی ہیں یا نہیں۔ ماہ ذی الحجہ کی ۱۰ تاریخ تھی۔ کھانا کھا کر میں بیٹھ گیا۔ میں نے قرآن مجید کو سامنے رکھا اور مرزا غلام احمد قادیانی کی کتبوں کو دیکھنا شروع کیا۔ مجھے معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی نے پچاس سے زیادہ آیتیں اپنی کتبوں میں غلط لکھی ہیں۔ پھر میں نے اس مضمون کو بعنوان ”مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی قرآن دانی“ ماہ اکتوبر ۱۹۳۱ء کے حنفی اخبار ”العدل“ کو جو انوالہ میں شائع کیا۔ مرزائی شاطر اس کا ٹھیک جواب نہ دے سکے۔ میں نے اس بات کو حنفی اور اہل حدیث علماء کی خدمت میں پیش کیا۔ علمائے اسلام بہت خوش ہوئے اور یہ ایک نیا مضمون ان سب کے لئے بہت مفید ثابت ہوا۔

اگر کوئی مرزائی مناظر یہ کہے کہ سو کاتب ہو گیا ہے تو عرض یہ ہے کہ ایک آیت مرزا قادیانی نے پانچ یا چھ جگہ لکھی ہے اور سب جگہ غلط لکھی ہے اور مرزا قادیانی نے خود ترجمہ کیا ہے اور پچاس سے زیادہ آیتیں غلط لکھی ہیں۔ سو کاتب کا یہ مانہ غلط ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ مرزا قادیانی آیات قرآن کریم کو صحیح طور پر نہ جانتے تھے۔ یہ رسالہ تین بار شائع ہو چکا ہے۔ اب پھر شائع کیا جاتا ہے۔

خادم دین رسول اللہ ﷺ

حبیب اللہ امرتسریؒ اگست ۱۹۳۷ء

سحر مبین

(پارہ ۲۶، رکوع اول، اخفاف)

الفاظ مرزا قادیانی: ”ان هذا الاسحر مبین“

(دراہن احمدیہ ص ۱۹۶ حاشیہ)

(۵) آیت قرآنی: ”عسنى ربکم ان یرحمکم“ (پارہ ۱۵، رکوع ۱)

الفاظ مرزا قادیانی: ”عسنى ربکم ان یرحم علیکم“

(دراہن احمدیہ ص ۵۰۵ حاشیہ)

(۶) آیت قرآنی: ”الم یعلموا انه من یحاد دالله ورسوله

فان له نارجهنم خالداً فیها ذالك الخزى العظیم“ (پارہ ۱۰، رکوع ۱۳)

الفاظ مرزا قادیانی: ”الم یعلموا انه من یحاد دالله ورسوله

یدخله ناراً خالداً فیها ذالك الخزى العظیم“ (حقیقت الوحی ص ۱۳۰)

(۷) آیت قرآنی: ”ولقد اتینک سبعاً من المثنی والقرآن

العظیم“ (پارہ ۱۳، رکوع ۶، سورہ الحجر)

الفاظ مرزا قادیانی: ”انا اتینک سبعاً من المثنی والقرآن

العظیم“ (دراہن احمدیہ ص ۳۸۸ حاشیہ)

(۸) آیت قرآنی: ”و يجعلون لله البنات سبحانه ولهم

ما یشتھون“ (پارہ ۱۳، رکوع ۱۳)

الفاظ مرزا قادیانی: ”و يجعلون له البنات سنبحانه ولهم

ما یشتھون“ (دراہن احمدیہ حاشیہ ص ۴۲۸)

(۹) آیت قرآنی: ”فمن كان يزوجوا لقاء ربه“ (پارہ ۱۶، رکوع ۳)

الفاظ مرزا قادیانی: ”فمن يرجوا لقاء ربه“

(براہین حاشیہ ص ۳۲۸ ست جن ص ۱۰۰)

(۱۰) آیت قرآنی: ”وهم من خشية مشفقون“ (پارہ ۷، رکوع ۲)

الفاظ مرزا قادیانی: ”وهم من خشية ربهم مشفقون“

(براہین ص ۳۲۸ حاشیہ)

(۱۱) آیت قرآنی: ”لا تسجدوا الشمس ولا للقمر“

(پارہ ۲۳، رکوع ۱۹)

الفاظ مرزا قادیانی: ”ولا تسجدوا الشمس ولا للقمر“

(براہین ص ۳۲۹ حاشیہ)

(۱۲) آیت قرآنی: ”وان يسلبهم الذباب شيئاً لا يستنقذ

وه منه ضعف الطالب والمطلوب“ (پارہ ۷، رکوع ۱۷)

الفاظ مرزا قادیانی: ”وان يسلبهم الذباب شيئاً لا يستنقذ

وه ضعف الطالب والمطلوب“ (براہین ص ۳۲۹ حاشیہ)

(۱۳) آیت قرآنی: ”وجعلوا لله شركاء الجن وخلقهم

وخرقوا له بنين وبنات بغير علم“ (پارہ ۷، رکوع ۱۸ الانعام)

الفاظ مرزا قادیانی: ”وجعلوا لله شركاء الجن وخرقوا له

بنين وبنات بغير علم“ (براہین ص ۳۲۹ حاشیہ)

(۱۴) آیت قرآنی: ”ماکان لله ان يتخذ من ولد سبحانه“

(پارہ ۱۶، رکوع ۵)

الفاظ مرزا قادیانی: ”ماکان لله ان يتخذ ولد سبحانه“

(براین ص ۳۲۹ حاشیہ)

(۱۵) آیت قرآنی: ”ومن لا يجب داعی الله“ (پارہ ۲۶، رکوع ۴)

الفاظ مرزا قادیانی: ”ولا يجب داعی الله“ (براین احمدیہ ص ۲۲۳)

(۱۶) آیت قرآنی: ”كتب الله لا غلبن انا ورسلى ان الله

(پارہ ۲۸، رکوع ۳)

قوى عزيز“

الفاظ مرزا قادیانی: ”كتب الله لا غلبن انا ورسلى ان الله

(براین ص ۲۲۶)

لقوى عزيز“

(۱۷) آیت قرآنی: ”ان الذى فرض عليك القرآن لرادك

(پارہ ۲۰، رکوع ۱۲)

الى معاد“

الفاظ مرزا قادیانی: ”وانه لرادك الى معاد“ (براین احمدیہ ص ۲۳۴)

(۱۸) آیت قرآنی: ”ذلك الفوز العظيم“ (پارہ ۲۸، رکوع ۱۰)

الفاظ مرزا قادیانی: ”ذلك هو الفوز العظيم“ (براین ص ۲۳۵)

(۱۹) آیت قرآنی: ”وانذا قال الله يعيسى ابن مريم ء انت

(پارہ ۷، رکوع ۶)

قلت للناس“

الفاظ مرزا قادیانی: ”وانذال الله يا عيسى انت قلت

(ازالہ لوہام ص ۶۰۲، مواہب الرحمن ص ۷۳)

للناس“

(۲۰) آیت قرآنی: ”لخلق السموات والارض اكبر من

(پارہ ۲۳، رکوع ۱۱)

خلق الناس“

الفاظ مرزا قادیانی: قرآن شریف میں جو یہ آیت ہے: ”خلق

السموات والارض اكبر من خلق الناس“ (ایام الصلح اردو ص ۶۱)

(۲۱) آیت قرآنی: ”قد انزل الله اليكم ذكراً رسولاً“

(پارہ ۲۸، رکوع ۱۸)

الفاظ مرزا قادیانی: ”یہا قرآن میں نہیں ہے: ”انزل ذكراً

(ایام الصلح اردو ص ۸۱، ص ۸۰)

ورسولاً“

(۲۲) آیت قرآنی: ”هل ينظرون الا ان ياتيهم الله في

(پارہ ۲، رکوع ۹)

ظلل من الغمام“

الفاظ مرزا قادیانی: ”یوم یاتی ربك في ظلل من الغمام“ یعنی

اس دن بادلوں میں تیرا خدا آئے گا۔ یعنی انسانی مظہر کے ذریعے سے اپنا جلال ظاہر

(حقیقت الوحی ص ۱۵۴)

کرے گا۔“

(۲۳) آیت قرآنی: ”فاغرينا بينهم العداوة والبغضاء الى

(پارہ ۶، رکوع ۷)

يوم القيامة“

الفاظ مرزا قادیانی: ”واغرينا بينهم العداوة والبغضاء الى

یوم القيامة“ (مذاہب احمدیہ حصہ پنجم نمبر ۲۳۲ تختہ کولڑیہ ص ۲۰۸ و ۲۱۸ مباحثہ الحق دہلی ص ۳۷)

(۲۴) آیت قرآنی: ”وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ“

(پارہ ۹، رکوع ۱۸)

الفاظ مرزا قادیانی: ”مَا كَانَ اللَّهُ أَنْ يُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ“

(انوار الاسلام ص ۳۳)

(۲۵) آیت قرآنی: ”فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ“

(پارہ ۳۰، رکوع ۲۴)

الفاظ مرزا قادیانی: ”وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ“

(انوار الاسلام ص ۲۹)

(۲۶) آیت قرآنی: ”قَالُوا تَا اللَّهُ إِنَّكَ لَفِي ضَلَالٍ قَدِيمٍ“

(پارہ ۱۳، رکوع ۵)

الفاظ مرزا قادیانی: ”أَنَّكَ فِي ضَلَالٍ قَدِيمٍ“

(تختہ کولڑیہ ص ۷۱ حاشیہ)

(۲۷) آیت قرآنی: ”وَأَنْزَلْ لَكُمْ مِنَ الْأَنْعَامِ ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ“

(پارہ ۲۳، رکوع ۱۵)

الفاظ مرزا قادیانی: ”وَأَنْزَلْنَا مِنَ الْأَنْعَامِ ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ“ (الحق

مباحثہ دہلی ص ۳۵) ”وَأَنْزَلْ مِنَ الْأَنْعَامِ“ (حملۃ البشری عربی ص ۷۱ ص ۳۷)

(۲۸) آیت قرآنی: ”قَالَ آمَنْتُ أَنْهُ لَا إِلَهَ إِلَّا الَّذِي آمَنْتُ بِهِ“

(پارہ ۱۱، رکوع ۱۳)

بنوا اسرائیل“

الفاظ مرزا قادیانی: ”آمنت بالذی آمنت به بنوا اسرائیل“

(سراج منیر حاشیہ ص ۲۹، اربعین نمبر ۳۳ ص ۳۵، ضمیمہ تھڈہ گولڈیہ ص ۲۸) ”آمنت بالذی امنوا به

بنوا اسرائیل“ (رسالہ استقامت ص ۲۲ حاشیہ)

(۲۹) آیت قرآنی: ”وما ارسلنا من قبلك من رسول ولا

نبی الا اذا تمنى القی الشیطان فی امنیته“ (پارہ ۱۷ رکوع ۱۳)

الفاظ مرزا قادیانی: ”وما ارسلنا من رسول ولا نبی الا اذا

تمنى القی الشیطان فی امنیته“ (ازالہ لوہام ص ۶۲۹)

(۳۰) آیت قرآنی: ”وما ارسلنا قبلك من المرسلین“

(پارہ ۱۸ رکوع ۱۷)

الفاظ مرزا قادیانی: ”وما ارسلنا من قبلك من المرسلین“

(ازالہ لوہام ص ۶۱۲)

(۳۱) آیت قرآنی: ”فان مع العسریسرا . ان مع العسر

(پارہ ۳۰ رکوع ۱۹)

یسرا“

الفاظ مرزا قادیانی: ”اور آیت: ”ان مع العسر یسرا . ان مع

(تھڈہ گولڈیہ ص ۲۲۵)

العسر یسرا“

(۳۲) آیت قرآنی: ”حتی اذا فتحت یا جرج وما جوج“

(پارہ ۷ رکوع ۷)

الفاظ مرزا قادیانی: ”حتی فتحت یاجوج وما جوج“

(تحدہ کوٹویہ ص ۲۱۳)

(۳۳) آیت قرآنی: ”یوم تبدل الارض غیر الارض“

(پارہ ۱۳ رکو ع ۱۹)

الفاظ مرزا قادیانی: ”یدلت الارض غیر الارض“

(تحدہ کوٹویہ ص ۱۸۵)

(۳۴) آیت قرآنی: ”ولا تدع مع الله الها آخر لا اله الا

هوكل شئى هالك الا وجهه له الحكم واليه ترجعون“ (پارہ ۲۰ رکو ع ۱۲)

الفاظ مرزا قادیانی: ”ولا تدع مع الله الها اخر كل شئى

هالك الا وجهه له الحكم واليه ترجعون“ (براہین احمدیہ ص ۳۲۸)

(۳۵) آیت قرآنی: ”وقالو امالنا لا نرى رجالاً كنا نعدهم

من الاشرار“ (پارہ ۲۳ رکو ع ۱۳)

الفاظ مرزا قادیانی: ”مالنا لا نرى رجالاً كنا نعدهم من

الاشرار“ (یکمپریا لکٹ ص ۲۱)

(۳۶) آیت قرآنی: ”وكانوا من قبل يستفتحون على

الذين كفروا“ (پارہ لول رکو ع ۱۱)

الفاظ مرزا قادیانی: ”یہ وہی ہیں جن کے حق میں قرآن شریف میں

فرمایا گیا: ”وكانوا يستفتحون من قبل“ (ضرورت اللام ص ۵)

(۳۷) آیت قرآنی: ”فقد لبثت فيكم عمرا من قبله“

(پارہ ۱۱، رکوع ۷)

الفاظ مرزا قادیانی: اللہ جل شانہ قرآن شریف میں فرماتا ہے: ”وقد

لبثت فيكم عمرا من قبله افلا تعقلون“ (تبیان القلوب ص ۶۸)

(۳۸) آیت قرآنی: ”وهو بكل خلق عليم“ (پارہ ۲۳، رکوع ۴)

الفاظ مرزا قادیانی: ”بلی وهو بكل خلق عليم“

(ازالہ ابہام ص ۶۷)

(۳۹) آیت قرآنی: ”وجاهدوا بايكم وانفسكم في

سبيل الله“ (سورہ توبہ رکوع ۶) ان يجاهدوا بايهم وانفسهم“ (سورہ توبہ رکوع ۷)

الفاظ مرزا قادیانی: ”ان يجاهدوا في سبيل الله يايهم

وانفسهم“ (جنگ مقدس ص ۱۷۶)

(۴۰) آیت قرآنی: ”قد انزلنا عليكم لباساً يواري

سوايكم وريشاً“ (پارہ ۸، سورہ اعراف رکوع ۱۰)

الفاظ مرزا قادیانی: ”ونزلنا عليكم لباساً“ (حاشیہ البیڑی ترجمہ

ص ۵۲) ”وانزلنا عليكم لباساً“ (تحدیہ البیڑی ص ۷۷ حاشیہ)

(۴۱) آیت قرآنی: ”وجعل منهم القردة والخنازير“

(پارہ ۶، رکوع ۱۳)

الفاظ مرزا قادیانی: ”وجعلنا منهم القردة والخنازير“

(ازالہ لوہام ص ۶۷۴)

(۴۲) آیت قرآنی: ”ومنکم من یتوفی ومنکم من یردالی“

ارذل العمر لکیلا یعلم من بعد علم شیاء“ (پارہ ۷ رکوع ۸)

الفاظ مرزا قادیانی: ”ومنکم من یتوفی ومنکم من یردالی“

ارذل العمر لکیلا یعلم بعد علم شیاء“ (الجزء ۱۷ سورۃ بروج ازالہ لوہام ص ۳۲۶)

(۴۳) آیت قرآنی: ”فامسکو هن فی البیوت حتی

یتوفهن الموت“ (پارہ ۴ رکوع ۱۳)

الفاظ مرزا قادیانی: ”ثم یتوفهن الموت“ (ازالہ لوہام ص ۳۲۹)

(۴۴) آیت قرآنی: ”ولکن اعبد الله الذی یتوفکم“

(پارہ ۱۱ رکوع ۱۶)

الفاظ مرزا قادیانی: ”ولکن اعبد الذی یتوفکم“ (ازالہ لوہام ص ۶۰۰)

(۴۵) آیت قرآنی: ”کل من علیها فان ویبقی وجه ربک

نوالجلال والاکرام“ (پارہ ۷ رکوع ۱۲)

الفاظ مرزا قادیانی: ”کل شئی فان ویبقی وجه ربک

نوالجلال والاکرام“ (ازالہ لوہام ص ۱۳۶)

(۴۶) آیت قرآنی: ”لا یسمه الا المطہرون“ (پارہ ۷ رکوع ۱۶)

الفاظ مرزا قادیانی: ”ولا یمسه الا المطهرون“

(پارہ ۲۷ رکوع ۱۶ انزال لوہام ص ۶۳۶)

(۴۷) آیت قرآنی: ”وما انزلنا علیک الكتاب الا لتبین

لہم الذی اختلفوا فیہ“ (پارہ ۱۴ رکوع ۱۳ سورہ المخل)

الفاظ مرزا قادیانی: ”وما انزلنا علیک الكتاب الا لتبین

الذین اختلفوا فیہ“ (انزال لوہام ص ۶۵۴)

(۴۸) آیت قرآنی: ”قد بینا لکم الایات لعلکم تعقلون“

(پارہ ۲۷ رکوع ۱۸)

الفاظ مرزا قادیانی: ”قد بینا الایات لعلکم تعقلون“

(الجود نمبر ۲ سورہ الحدید نمبر ۱۹ ص ۵۲۳)

(۴۹) آیت قرآنی: ”کذا لک نجزی الظالمین“ (پارہ ۱۷ رکوع ۲)

الفاظ مرزا قادیانی: ”وکذا لک نجزی الظالمین“

(برائین احمدیہ ص ۳۲۹)

(۵۰) آیت قرآنی: ”محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء

علی الکفار“

(پارہ ۲۶ رکوع ۱۲)

الفاظ مرزا قادیانی: ”محمد رسول اللہ والذین آمنوا معہ

(اخبار الحکم مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۱ ص ۱۱ لفظات احمد حصہ اول ص ۵)

اشداء“

(۵۱) آیت قرآنی: ”وان الظن لا یغنی عن الحق شیاء“

(پارہ ۲۷ رکوع ۶)

الفاظ مرزا قادیانی: ”والظن لا یغنی عن الحق شیاء“

(ازالہ لوہام ص ۶۵۴)

(۵۲) آیت قرآنی: ”ان الله يحب التوابين ويحب

(سورہ بقرہ پارہ ۲ رکوع ۱۲)

المتطهرين“

الفاظ مرزا قادیانی: ”ان الله يخب التوابين ويحب

(چشمہ معرفت ص ۱۶)

المطهرين“

(۵۳) آیت قرآنی: ”الله الذي خلق السموات والارض

وما بينهما في ستة ايام ثم استوى على العرش“ (پارہ ۲۱ رکوع ۱۴ سورہ الحجۃ)

الفاظ مرزا قادیانی: ”الله الذي خلق السموات والارض

(چشمہ معرفت ص ۲۶۴)

في ستة ايام ثم استوى على العرش“

(۵۴) آیت قرآنی: ”يا ايها الذين امنوا ان تتقوا الله يجعل

(پارہ ۹ رکوع ۱۸)

لكم فرقانا“

الفاظ مرزا قادیانی: ”ويجعل لكم فرقانا“ (چشمہ معرفت ضمیمہ ص ۴۰)

(۵۵) آیت قرآنی: ”ان هم الا كما الا نعام بل هم اضل

(پارہ ۱۹ رکوع ۲)

سبيلا“

الفاظ مرزا قادیانی: ”اولئك كالانعام بل هم اضل سبيلا“

(چشمہ معرفت ضمیمہ ص ۲۶)

(۵۶) آیت قرآنی: ”ذالك اذكى لهم“ (سورۃ النور پارہ ۱۸)

الفاظ مرزا قادیانی: ”ذالك اذكى لكم“ (پارہ ۱۸) یہ تمہارے لئے

بہت ہی بہتر ہے۔“ (منظور الہی ص ۷۵)

(۵۷) آیت قرآنی: ”ولا تقف ما ليس لك به علم“

(سورہ بنی اسرائیل پارہ ۱۵ رکوع ۴)

الفاظ مرزا قادیانی: ”لا تقف ما ليس لكم به علم“

(الربعین نمبر ۴ ص ۲۷ حاشیہ)

(۵۸) آیت قرآنی: ”ان في خلق السموات والارض

واختلاف الليل والنهار لآيات لاولى الباب . الذين يذكرون الله قياماً

وقعوداً وعلى جنوبهم“ (سورۃ آل عمران پارہ ۳ رکوع ۱۱)

الفاظ مرزا قادیانی: ”ان في خلق السموات والارض

واختلاف الليل والنهار لآيات لاولى الاباب الذين يذكرون الله اليه“

(رپورٹ جلد سالانہ ۱۸۹۷ء ص ۷۰ اور کتاب منظور الہی (مرتبہ مولوی محمد منظور الہی مرزائی) ص ۵۹)

(۵۹) آیت قرآنی: ”قد جاءكم من الله نور وكتاب مبين“

(سورۃ المائدہ پارہ ۴ ششم رکوع ۷)

الفاظ مرزا قادیانی: ”قد جاءكم نور من الله“

(رسالہ سر لاج دین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب ص ۴۶)

(۶۰) آیت قرآنی: ”قل ان صلاتی ونسکی ومحیایی و

مماتی لله رب العالمین“ (سورۃ الانعام پارہ ۸، رکوع ۷)

الفاظ مرزا قادیانی: ”قل ان نسکی ومحیایی ومماتی لله

رب العالمین“ (رسالہ سراج دین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب ص ۳۱، ۳۲)

(۶۱) آیت قرآنی: ”وتواصوا بالصبر وتواصوا بالمرحمة“

(سورۃ البلد پارہ ۳۰، رکوع ۱۵)

الفاظ مرزا قادیانی: ”تواصوا بالحق وتواصوا بالمرحمة“

(رسالہ سراج دین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب ص ۳۳)

(۶۲) آیت قرآنی: ”انما المسيح عيسى ابن مريم رسول

الله وكلمته القاها الى مريم“ (پارہ ۶، رکوع ۳)

الفاظ مرزا قادیانی: ”وكلمة القاها الى مريم“

(کتاب کلمات الصادقین ص ۱۸، رسالہ پیغام صلح ص ۲۶)

(۶۳) آیت قرآنی: ”الله اعلم حيث يجعل رسالته“

(پارہ ۸، رکوع ۲)

الفاظ مرزا قادیانی: ”ان الله يعلم حيث يجعل رسالة“

(پیغام صلح ص ۳۰)

(۶۴) آیت قرآنی: ”ظهر الفساد في البر والبحر“

(سورۃ روم پارہ ۲۱، رکوع ۸)

الفاظ مرزا قادیانی: ”قد ظهر الفساد فی البر والیحر“

(رسالہ پیغام صلح مطبوعہ ستمبر ۱۹۰۸ء رفاہ عام پریس لاہور ص ۱۸)

(۶۵) آیت قرآنی: ”یا زکریا انا نبشروک بغلم ن اسمہ

(سورۃ مریم پارہ ۱۶ رکوع ۳)

یحییٰ“

الفاظ مرزا قادیانی: خدا تعالیٰ نے جو حضرت زکریا کو بشارت دے کر

(رسالہ برکات الدعاص ۲۳)

فرمایا: ”ان نبشروک بغلام حلیم“

نوٹ: مسلمان لوگ مرزائیوں سے یہ سوال کریں کہ جو الفاظ مرزا غلام

احمد قادیانی نے لکھے ہیں وہ الفاظ قرآن مجید کی کس سورت، کس پارے اور کس رکوع

میں ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع اور آمد ثانی
ابن تیمیہ کی زبانی
اور مرزا قادیانی کی کذب بیانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۹۳۴ء کا ذکر ہے کہ موسم سرما میں ہفتہ کے روز شہر امرتسر کے مشرقی حصہ دروازہ مہاں سنگھ کے قریب جناب حاجی مولوی حکیم محمد علی صاحب حق نقشبندی کے مکان کے سامنے ایک جوان شخص (جس کی عمر ۳۶ سے کچھ زیادہ ہے۔ رنگ گورا، سر پر سفید پگڑی، پاؤں میں سیاہ سلیر، بدن پر گرم کوٹ ہے) کھڑا ہے اور بلند آواز سے کہتا ہے :

السلام علیکم ! اس کے جواب میں حکیم صاحب نے فرمایا : علیکم السلام ! بابو صاحب آج آپ بڑے بھاشا نظر آتے ہیں۔ کی بات ہے :

بابو حبیب اللہ ! میں اپنے دفتر سے آیا ہوں۔ راستے میں میں نے ایک شخص سے سنا ہے کہ ماسٹر خیر الدین صاحب نے مرزائیت سے توبہ کی ہے اور اسلام قبول کیا ہے۔

حکیم صاحب ! یہ بات سچ ہے۔ کل جمعہ کے روز نماز جمعہ کے بعد ماسٹر خیر الدین صاحب نے میرے سامنے مرزائیت سے توبہ کی : ”الحمد للہ علیٰ ذالک“

بابو حبیب اللہ ! کاش کہ اس وقت مجھے ماسٹر خیر الدین صاحب ملتے تو میں ایک نئی بات اور سناتا۔ جو انہوں نے پیشتر نہ سنی ہے۔

اتفاق سے ماسٹر خیر الدین صاحب اس وقت اپنے کسی کام کے لئے حکیم صاحب کے پاس تشریف لائے۔

بابو حبیب اللہ! ماسٹر صاحب! مجھے یہ سن کر بڑی خوشی ہوئی کہ آپ نے مرزائیت کو ترک کر کے اسلام قبول کر لیا ہے۔ الحمد للہ

ماسٹر خیر الدین صاحب! میں نے کل جمعہ کے روز مسجد شیخ خیر الدین مرحوم میں ترک مرزائیت کا اعلان کر دیا ہے۔ حکیم صاحب وہاں موجود تھے۔

بابو حبیب اللہ! میں نے ایک رسالہ ”مرزا قادیانی نبی نہ“ نامی آپ کو دیا تھا۔ کیا آپ نے اس کا مطالعہ کیا ہے؟

ماسٹر خیر الدین صاحب! میں نے اس کا مطالعہ کیا ہے۔ واللہ بڑا دلچسپ اور عمدہ رسالہ ہے۔ اس میں آپ نے مرزائی لٹریچر سے ثابت کیا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے خود اقرار کیا کہ مجھے مراقبہ ہے۔

بابو حبیب اللہ! اب اور سنئے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے۔ کہ ان تہیہ وفات عیسیٰ علیہ السلام کا قائل تھا۔ حالانکہ یہ سراسر جھوٹ ہے۔

ماسٹر خیر الدین صاحب! یہ کس کتاب میں ہے؟

بابو حبیب اللہ! مرزا غلام احمد قادیانی نے (کتاب البریہ ص ۱۸۸ حاشیہ) ’خزانہ ج ۱۲ ص ۲۲۱ پر لکھا ہے: ”ایسا ہی فاضل و محدث و مفسر ابن تہیہ و ابن قیم جو اپنے اپنے وقت کے امام ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے قائل ہیں۔“

ماسٹر خیر الدین! تو کیا حافظ ابن قیم و ابن تہیہ وفات مسیح کے قائل نہ

بابو حبیب اللہ! حافظ لکن تھیہ نے اپنی کتاب الجواب الصحيح لمن بدل دين المسيح اور زیارة القبور میں اور حافظ لکن قیم نے اپنی کتاب ہدایۃ الحیاری اور قصیدہ نونیہ میں حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے رفع جسمانی (حیات) اور نزول کا اقرار کیا ہے۔

ماسٹر خیر الدین! یہ بات میں نے آج سنی ہے۔ آج سے پہلے کسی نے یہ حوالہ پیش نہیں کیا ہے۔

بابو حبیب اللہ! یہ دیکھئے میرے پاس حافظ لکن تھیہ کی کتاب زیارة القبور (مطبوعہ اسلامیہ پریس لاہور) ہے۔ اس کے ص ۷۵ پر حضرت مسیح کا آسمان سے نازل ہونا لکھا ہے۔ ذیل میں حافظ لکن تھیہ کے اقوال لکھے جاتے ہیں:

حوالہ نمبر ۱: ”وكان الروم اليونان وغيرهم مشركين ليعبدون الهياكل العلوية والاصنام الارضية فبعث المسيح عليه السلام رسله يدعوهم الى دين الله تعالى فذهب بعضهم في حياته في الارض وبعضهم بعد رفعه الى السماء فدعوهم الى دين الله تعالى فدخل من دخل في دين الله“

(الجواب الصحيح ج اول ص ۱۱۶ طبع مجد التجاریہ)

روم اور یونان وغیرہ میں مشرکین اشکال علویہ اور بتان زمین کو پوجتے تھے۔ پس مسیح علیہ السلام نے اپنے نائب بھیجے کہ وہ لوگوں کو دین الہی کی طرف دعوت دیتے تھے پس بعض تو حضرت مسیح علیہ السلام کی ارضی زندگی میں گئے اور بعض مسیح علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد گئے پس وہ لوگوں کو دین الہی کی دعوت دیتے

تھے۔ ان کی دعوت سے اللہ کے دین میں داخل ہوا۔ جس کسی نے داخل ہونا تھا۔ ﴿

حوالہ نمبر ۲: ”والمسیح الدجال يدعى الالهية ويأتي

بخوارق ولكن نفس دعواه الالهية دعوى ممتنعة في نفسها ويرسل
الله عليه المسيح ابن مريم فيقتله ويظهر كذبه ومعه يدل على كذبه
من وجوه“ (ج ۱ ص ۱۵۰)

﴿ مسیح الدجال دعویٰ خدائی کا کرے گا۔ اور خارق عادات لائے گا۔ لیکن
صرف دعویٰ خدائی اس کا نفس الامر میں محال ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس پر مسیح علیہ السلام
کو بھیجے گا۔ وہ دجال کو قتل کرے گا۔ اور اس کے جھوٹ افترا کو ظاہر کرے گا اور اس کے
ساتھ ایسی چیزیں ہوں گی۔ جو اس کے کذب پر دلالت کریں گی۔ کئی وجوہ سے۔ ﴿

حوالہ نمبر ۳: ”وثبت ايضا في الصحيح عن النبي ﷺ

انه قال ينزل عيسى بن مريم من السماء على المنارة البيضاء شرقي
دمشق فيكسر الصليب ويقتل الخزير ويضع الجزية ويقتل مسيح
الهدى عيسى بن مريم مسيح الضلالة الاعور الدجال على بضع
عشرة خطوة من باب لد“ (ج ۱ ص ۱۷۷)

﴿ اور صحیح میں یہ بھی ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عیسیٰ بن
مریم آسمان سے سفید منارہ شرقی و دمشق پر اترے گا۔ پس صلیب کو توڑے گا۔ اور خزیر
کو قتل کرے گا اور جزیہ موقوف کرے گا۔ اور مسیح ہدایت عیسیٰ بن مریم مسیح
الضلالہ کا نے دجال کو باب لد سے قریب چند قدموں پر قتل کرے گا۔ ﴿

حوالہ نمبر ۴: ”والمسيح عليه السلام ذهب الى انطاكية

اثنان من اصحابه بعد رفعه الى السماء ولم يعزروا بثالث ولا كان

حبیب النجار موجوداً اذناک“ (ج اول ص ۲۰۹)

✽ مسیح علیہ السلام کے آسمان کی طرف اٹھائے جانے کے بعد دو صحابی آپ کے انطاکیہ میں گئے اور تیسرے کے ساتھ ان کی نصرت نہیں کی گئی اور نہ اس وقت حبیب النجار موجود تھے۔ ✽

حوالہ نمبر ۵: ”وقد اخبرنا المسيح عيسى بن مريم المسيح

الهدى ينزل الى الارض على المنارة البيضاء شرقي دمشق فيقتل
مسيح الضلالة“ (ج اول ص ۳۲۳)

✽ اور آنحضور ﷺ نے یقیناً خبر دی ہے کہ تحقیقاً مسیح ہدایت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام زمین کی طرف سفید منارہ شرقی دمشق پر اترے گا۔ پس مسیح الضلالہ (دجال) کو قتل کرے گا۔ ✽

حوالہ نمبر ۶: ”ويقال ان انطاكيه اول المدائن الكبار الذين

آمنو بالمسيح عليه السلام وذلك بعد رفعه الى السماء“ (ج ۱ ص ۲۸۷)
✽ کہا جاتا ہے کہ انطاکیہ ان بڑے شہروں میں سے پہلا شہر ہے جس کے باشندے مسیح علیہ السلام پر ایمان لائے اور یہ مسیح علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد تھا۔ ✽

حوالہ نمبر ۷: ”والمسلمون واهل الكتاب متفقون على

اثبات مسيحين مسيح هدى من ولد داؤد ومسيح ضلال يقول اهل
الكتاب انه من ولد يوسف ومتفقون على ان مسيح الهدى سوف
ياتي كما ياتي مسيح الضلالته لكن المسلمون والنصارى يقولون
مسيح الهدى هو عيسى بن مريم وان الله ارسله ثم ياتي مرة ثانية

لكن المسلمون يقولون انه ينزل قبل يوم القيامة فيقتل مسيح الضلالة ويكسر الصيب ويقتل الخنزير ولا يبقى ديناً الا دين الاسلام ويومن به اهل الكتاب اليهود والتصارى كما قال تعالى وان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته والقول الصحيح الذي عليه الجمهور قبل موت المسيح وقال تعالى وانه لعلم للساعة“

(ج اول ص ۳۲۹)

مسلمان اور اہل کتاب دو سمیوں کے وجود پر متفق ہیں۔ مسیح ہدایت داؤد کی اولاد میں سے ہے اور اس پر بھی متفق ہیں کہ مسیح ہدایت عنقریب آئے گا۔ جبکہ مسیح ضلالت آئے گا۔ لیکن مسلمان اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ مسیح ہدایت وہ حضرت عیسیٰ ابن مریم ہے کہ خدا نے اس کو رسول بنایا۔ اور وہ پھر دوبارہ آئے گا۔ اور لیکن مسلمان کہتے ہیں کہ وہ اترے گا۔ پہلے قیامت کے پس وہ مسیح ضلالت کو قتل کرے گا اور صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا اور کوئی دین باقی نہیں چھوڑے گا۔ سوائے دین اسلام کے اور اہل کتاب یسود اور نصاریٰ اس پر ایمان لائیں گے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”وان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته“ یعنی کوئی اہل کتاب نہیں رہے گا سب کے سب ایمان لائیں گے پہلے موت اس کی کے اور قول صحیح جس پر جمہور امت ہے وہ یہ ہے کہ موت کی ضمیر عیسیٰ علیہ السلام کی طرف ہے۔ اس کی تائید اس آیت سے ہوتی ہے: ”وانه لعلم للساعة“ یعنی وہ عیسیٰ علیہ السلام قیامت کی نشانی ہے۔

حوالہ نمبر ۸: ”ولهذا اذا انزل المسيح بن مريم في امته لم

(ج اول ص ۳۲۹)

يحكم فيهم الا بشرع محمد ﷺ“

اس لئے جب مسیح علیہ السلام آنحضرت ﷺ کی امت میں نازل ہوں

گے تو نہیں حکم کریں گے۔ مگر مطابق شریعت محمدی کے۔ ﴿

حوالہ نمبر ۹: ”قالوا قد قال الله على افواه الانبياء

المرسلين الذين تنبوا على ولادته من العذراء الطاهرة مريم وعلى جميع افعاله التي فعلها في الارض و صعوده الى السماء وهذه النبوات جميعها عنداليهود و مقرين و معترفين بها و يقرونها في كنائسهم ولم ينكروا منها كلمة واحدة فيقال هذا كله مما لا ينازع فيه المسلمون فانه لا ريب انه ولد من مريم العذراء البتول التي لم يمسه بشرقط وان الله اظهر على يديه الآيات وانه صعد الى السماء كما اخبر الله بذلك في كتابه كما تقدم ذكره“ (۱۸۶۲۲ج)

﴿ کہتے ہیں کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے انبیاء مرسلین کی زبان پر فرمایا جنہوں نے مسیح کے پاکیزہ کنواری مریم کے شکم سے پیدا ہونے کی خبر دی تھی۔ اور تمام اس کے افعال جو زمین میں کرتا رہا۔ اور اس کا آسمان کی طرف چڑھ جانے کی خبر دی تھی۔ اور یہ خبریں تمام یہود کے پاس موجود ہیں۔ سب کو مانتے ہیں اپنے ہیکلوں میں اقرار کرتے ہیں۔ ایک کلمہ تک کا بھی انکار نہیں کرتے، پس کہا جائے گا کہ اس امر میں مسلمانوں کو بھی کوئی تنازع نہیں۔ اس میں شک نہیں کہ مسیح علیہ السلام یقیناً مریم کنواری تبارک الدنیا کے شکم سے جس کو کسی آدمی نے ہاتھ نہیں لگایا پیدا ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھ پر نشانات ظاہر کئے اور تحقیق وہ آسمان کی طرف چڑھ گیا۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں خبر دی جیسے پہلے گذر چکا ہے۔ ﴿

حوالہ نمبر ۱۰: ”فان بنی اسرائیل کا نواقد خذلو ابسبب

تبدیلہم فلما بعث المسيح عليه السلام بالحق كان الله مع من اتبع

المسيح والمسيح نفسه لم يبق معهم بل رفع الى السماء ولكن الله
كان من اتبع بالنصر والاعانة“ (٢١٢ ص ٢٢٦)

پس تحقیق بنی اسرائیل رسوا ہو چکے تھے۔ بسبب تبدیل و تحریف کے
پس جب اللہ تعالیٰ نے مسیح علیہ السلام کو حق کے ساتھ بھیجا تو اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ
ہوا۔ جو مسیح علیہ السلام کے پیرو ہوئے تھے اور مسیح علیہ السلام خود بھی ان کے ساتھ
نہیں رہا۔ بلکہ آسمان پر اٹھائے گئے لیکن اللہ تعالیٰ نصرت و اعانت کے ساتھ مسیح علیہ
السلام کے تابعداروں کے ساتھ تھا۔

حوالہ نمبر ۱۱: ”ثم قال وان من اهل الكتاب الاليؤمنن به
قبل موته و هذا عند اكثر العلماء معناه قبل موت المسيح وقد قيل قبل
موت اليهودي وهو ضعيف كما قيل انه قبل موت محمد ﷺ وهو
ضعف فانه لو امن به قبل الموت لنتفعه ايمانه به فان يقبل توبة العبد
مالم يغرر وان قيل المراد به الايمان الذي يكون بعد الغرغره لم يكن
في هذا فائدة فان كل احد بعد موته يؤمن بالغيب الذي كان يحجده
فلا اختصاص للمسيح به ولانه قال قبل موته ولم يقل بعد موته
ولانه لا فرق بين ايمانه بالمسيح بعد وبمحمد صلوات الله عليها
وسلامه واليهود الذي يموت يموت على اليهودية فيموت كافراً بمحمد
والمسيح عليهما الصلوة والسلام ولانه قال وان من اهل الكتاب
الاليؤمنن به قبل موته وقوله ليؤمنن به فعل مقسم عليه وهذا انما
يكون في المستقبل ندل ذالك على ان هذا الايمان بعد اخبار الله
بهذا ولو اريد قبل موت الكتابي لقال وان من اهل لكتاب الامن يؤمن
به لم يقل ليؤمنن به وايضا فانه قال وان من اهل الكتاب وهذا يعم

اليهود والنصارى فذلک علی ان جیمع اهل الكتاب اليهود والنصارى يؤمنون المسيح قبل موت المسيح وذلک اذا نزل آمنت اليهود والنصارى بانه رسول الله ليس كاذبا كما يقول اليهودى ولا هو الله كما تقوله النصارى“ (۲۶۰ ص ۲۸۲، ۲۸۳)

﴿وان من اهل الكتاب الا لیؤمنن به قبل موته﴾ اس کی تفسیر اکثر علماء نے یہ کی ہے کہ مراد قبل موته سے حضرت مسیح کی وفات ہے اور یہودی کی موت بھی کسی نے معنی کئے ہیں اور یہ ضعیف ہے جیسا کہ کسی نے موت محمد ﷺ بھی مراد لی ہے اور یہ اس سے بھی زیادہ ضعیف ہے کیونکہ اگر موت سے پہلے ایمان ہو تو نفع دے سکتا ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرتا ہے جب ہمہ غرہ تک نہ پہنچے اور اگر یہ کہا جائے کہ ایمان سے مراد ایمان بعد الغرہ ہے تو اس میں کوئی فائدہ نہیں۔ اس لئے کہ غرہ کے بعد ہر ایک امر جس کا وہ منکر ہے اس پر ایمان لانا ہے پس مسیح علیہ السلام کی کوئی خصوصیت نہیں۔ اور ایمان سے مراد ایمان نافع ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے قبل موتہ فرمایا ہے نہ بعد موت اگر ایمان بعد غرہ مراد ہوتا تو بعد موتہ فرماتا۔ کیونکہ بعد موت کے ایمان بالمسیح یا بمحمد ﷺ میں کوئی فرق نہیں ہے اور یہودی یہودیت پر مرتا ہے اس لئے وہ کافر مرتا ہے مسیح اور محمد علیہ السلام سے منکر ہوتا ہے۔ اور اس آیت میں: ”لیؤمنن بہ“ مقسم علیہ ہے یعنی قسمیہ خبر دی گئی ہے اور یہ مستقبل میں ہو سکتا ہے پس ثابت ہوا کہ یہ ایمان اس خبر کے بعد ہو گا اور اگر موت کتابی مراد ہوتی تو یوں فرماتے: ”وان من اهل الكتاب الامن يؤمن بہ“ اور لیؤمنن بہ نہ فرماتے اور نیز وان من اهل الكتاب یہ لفظ عام ہے ہر ایک یہودی و نصرانی کو شامل ہے۔ پس ثابت ہوا کہ تمام اہل کتاب یہودی و نصرانی مسیح علیہ السلام کی موت سے پیشتر مسیح علیہ السلام پر ایمان لائیں گے اور یہ جب ہو گا جب مسیح

علیہ السلام اتریں گے۔ تمام یہود و نصاریٰ ایمان لائیں گے کہ مسیح ابن مریم اللہ کا رسول ہے۔ کذاب نہیں جیسے یہودی کہتے ہیں اور نہ وہ خدا ہیں۔ جیسے نصاریٰ کہتے ہیں۔ ﴿

حوالہ نمبر ۱۲: ”والحافضة على هذا العموم أولى من ان

يدعى ان كل كتابي ليؤمنن به قبل ان يموت الكتابي فان هذا يستلزم
ايمان كل يهودى و نصرانى وهذا خلاف الواقع هولما قال وان منهم
الا ليؤمنن به قبل موته ودل على ان المراد بايمانهم قبل ان يموت
هو علم انه ارید بالعموم من كان موجود احين نزوله اى لا يختلف
منهم احد عن الايمان به لا ايمان من كان منهم ميتاً وهذا كما يقال انه
لا يبقى بلداً لا دخله الدجال الامكة والمدينة اى فى المدائن
الموجودة حينئذ وسبب ايمان اهل الكتاب به حثيث ظاهراً فانه يظهر
لكل احد انه رسول ماثود ليس بكذاب ولا هو رب العالمين فالله
تعالى ذكر ايمانهم به اذ انزل الى الارض فانه تعالى لما ذكر رفعه الى
الله بقوله انى متوفيك ورافعك الى هو ينزل الى الارض قبل يوم
القيامة ويموت حينئذ خبر بايمانهم به قبل موته“ (۲۸۲ ص ۲۷۷)

﴿اس عموم کا لحاظ زیادہ مناسب ہے۔ اس دعویٰ سے کہ موتہ سے مراد
موت کتابی ہے۔ کیونکہ یہ دعویٰ ہر ایک یہودی و نصرانی کے ایمان کو مستلزم ہے اور یہ
خلاف واقع ہے۔ اس لئے کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی کہ تمام اہل کتاب ایمان
لائیں گے۔ تو ثابت ہوا کہ اس عموم سے مراد عموم ان لوگوں کا ہے جو وقت نزول
موجود ہوں گے کوئی بھی ایمان لانے سے اختلاف نہیں کرے گا۔ اس عموم سے مراد
جو اہل کتاب فوت ہو چکے ہیں وہ مراد نہیں ہو سکتے۔ یہ عموم ایسا ہے جیسا کہ یہ کہا جاتا

ہے کہ: ”لا یبقی بلد الا دخله الدجال الامکة والمدینة“ پس مدائن سے مراد وہی مدائن ہو سکتے ہیں۔ جو اس وقت مدائن موجود ہوں گے اور اس وقت ہر ایک یہودی و نصرانی کے ایمان کا سبب ظاہر ہے۔ وہ یہ کہ ہر ایک کو معلوم ہو جائے گا کہ مسیح علیہ السلام رسول اللہ مکیہ تبارک اللہ ہے نہ وہ کذاب ہیں نہ وہ خدا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس ایمان کا ذکر فرمایا ہے۔ جو وقت نزول مسیح علیہ السلام کے ہوگا۔ کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ کا رفع الی السماء اس آیت میں ذکر فرمایا: ”وانی متوفیک ورافعک الی“ اور مسیح علیہ السلام قیامت سے پیشتر زمین پر اتریں گے۔ اور فوت ہوں گے تو اس وقت کی خبر دی کہ سب اہل کتاب مسیح کی موت سے پیشتر ایمان لائیں گے۔

حوالہ نمبر ۱۳: ”فی الصحیحین عن النبی ﷺ قال

یوشک ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا واماما مقسطا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة وقوله تعالیٰ وما قتلوه وما صلبوه ولكن شبه لهم و ان الذین اختلفوا فیہ لفی شک منه مالهم به من علم الاتباع الظن وما قتلوه یقینا بل رفعه الله الیه وكان الله عزیزا حکیمما بیان ان الله رفعه حیا وسلمه من القتل و بین انهم یؤمنون به قبل ان یموت. وكذلك قوله (ومطهرک من الذین کفروا) ولومات لم یکن فرق بینہ و بین غیرہ الفظ التوفی فی لغة العرب معانہ الاستیفا والقبض و ذالک ثلاثة انواع احدها تو فی النوم والثانی الموت والثالث توفی الروح والیدن جمعیاً فانه بذالک خرج عن حال اهل الارض الذین یحتاجون الی الاکل والشرب واللباس ویخرج منهم الغائط والبول والمسیح علیہ السلام توفاه الله وهو

فی السماء الثانية الى ان ينزل الى الارض ليست حاله كحالة اهل الارض فی الارض فی الاكل والشرب واللباس والنوم والغائط والبول ونحو ذلك“ (ج ۲ ص ۲۸۴، ۲۸۵)

﴿صحیحین میں وارد ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قریب ہے۔ کہ ابن مریم اترے گا حاکم عادل، پیشوا، انصاف کرنے والا، صلیب کو توڑے گا، خنزیر کو قتل کرے گا، جزیہ موقوف کرے گا۔ (اور آیت قرآنی: ”وماقتلوه وما صلبوه ولكن شبه لهم وان الذين اختلفو فيه لفي شك منه ما لهم به من علم الا اتباع الظن وماقتلوه يقينا بل رفع الله اليه وكان الله عزيزاً حكيماً“) میں بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسیح علیہ السلام کو زندہ اٹھالیا۔ اور قتل سے بچا لیا اور بیان فرمایا کہ مسیح علیہ السلام کے فوت ہونے سے پیشتر ایمان لائیں گے اور اسی طرح: ”قوله تعالى ومطهرك من الذين كفروا“ اگر عیسیٰ علیہ السلام مر چکے ہوتے تو تطہیر کا کوئی معنی نہیں ہے اس لئے کہ وفات سے تطہیر ہر ایک نبی کی ہو سکتی ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کی کوئی خصوصیت نہیں ہے اور لفظ توفی لغت عرب میں اس کے معنی پورا لیتا اور قبض کرنا ہے اور یہ تین طرح ہو سکتا ہے: (۱)..... قبض فی النوم (۲)..... قبض فی الموت (۳)..... قبض روح و بدن تمام پس وہ مسیح علیہ السلام اسی قبض کے سبب سے زمین کے بننے والوں کے حال کی طرح ان کا حال نہیں ہے۔ زمین میں بننے والے کھانے پینے پیشاب پاخانہ کی طرف محتاج ہیں پس مسیح علیہ السلام کا قبض (روح و بدن) دوسرے آسمان پر ہے تاکہ اس کے نازل ہونے تک اسی وجہ سے لوازمات بھریہ کی طرف محتاج نہیں ہے۔ جیسے زمین میں بننے والے محتاج ہیں۔﴾

حوالہ نمبر ۱۴: ”واما المسلمون فامنوا بما اخبرت به الانبياء

علی وجہ وہو موافق لما اخبرہ خاتم الرسل حیث قال فی الحدیث الصحیح یوشک ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا واما ما مقسطا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة واخبر فی الحدیث الصحیح انه اذا خرج مسیح الضلالة الاعور الکذاب نزل عیسیٰ بن مریم علی المنارة الیضا شرقی دمشق بین مہرو ذتین واضعا یدیه علی منکبئ ملکین فاذا راہ الدجال انماع کما ینماع الملح فی الماء فیدرکہ فیقتلہ بالحربة عند باب لدالشرقی علی بضع عشرة خطوة منه وهذا تفسیر قوله تعالی (وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته) ای یؤمن بالمسیح قبل ان یموت حین نزوله الی الارض حینئذ لا یبقی یهودی ولا نصرانی ولا یبقی دین الادیان الاسلام“ (ج ۳ ص ۳۲۵)

لیکن مسلمان صحیح طور پر اس طرح ایمان لائے جیسے کہ انبیاء علیہم السلام نے خبر دی تھی اور یہ ایمان پیغمبر علیہ السلام کے فرمان و پیشگوئی کے مطابق ہے۔ چنانچہ حدیث صحیح میں وارد ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قریب ہے کہ اترے گا پچ تہارے ابن مریم، حاکم، عادل، پیشوا، انصاف کرنے والا۔ پس صلیب کو توڑے گا۔ خنزیر کو قتل کرے گا۔ جزیہ موقوف کرے گا اور صحیح میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جس وقت مسیح دجال اور مسیح کاذب مسیح الضلالة نکلے گا تو عیسیٰ ابن مریم سفید منارہ شرقی دمشق پر اترے گا۔ درمیان دو چادر زرد رنگ کے دو فرشتوں کے کندھوں پر دونوں ہاتھ رکھنے والا ہوگا۔ پس جب مسیح علیہ السلام کو دیکھ لے گا تو جس طرح نمک پانی میں گھلتا ہے۔ اسی طرح وہ گھلتا جائے گا۔ چنانچہ مسیح علیہ السلام باب لد کے نزدیک اس کو پائے گا۔ اور بر جھی سے اس کو قتل کرے گا اور یہ تفسیر ہے قول اللہ تعالیٰ کی: ”وان من اهل

الكتاب الالیؤمنن به قبل موته “یعنی ہر ایک یہودی و نصرانی مسیح علیہ السلام کی وفات سے پہلے مسیح علیہ السلام پر ایمان لائے گا جس وقت مسیح علیہ السلام زمین پر اترے گا۔ اور اس وقت کوئی یہودی و نصرانی باقی نہیں رہے گا اور نہ کوئی دین باقی رہے گا۔ سوائے دین اسلام کے۔ ﴿

حوالہ نمبر ۱۵: ”قلت وصعود الادمی ببذنه الى السماء قد

ثبت فی امرالمسیح عیسی ابن مریم علیہ السلام فانه صعد الى السماء وسوف ينزل الى الارض وهذا مما يوافق النصارى علیہ المسلمین فانهم يقولون ان المسيح صعدالى السما ببذنه وروحه كمايقوله المسلمون ويقولون انه سوف ينزل الى الارض ایضاً كما يقوله المسلمون وكما اخبربه النبی ﷺ فی الاحادیث الصحیحةواما المسلمون وكثیر من النصارى فيقولون انه لم يصلب ولكن صعد الى السماء بلا صلب والمسلمون ومن وافقهم من النصارى يقولون انه ينزل الى الارض قبل يوم القيامة وان نزوله من اشراط الساعة كما دل على ذلك الكتاب والسنة“ (ج ۳ ص ۱۶۹، ۱۷۰)

﴿میں کتابوں آدمی کا بدن کے ساتھ چڑھ جانا تحقیق ثابت ہو چکا ہے مسیح عیسیٰ ابن مریم کے بارہ میں۔ پس وہ چڑھ گیا طرف آسمان کی اور عنقریب اترے گا طرف زمین کے اور نصاریٰ بھی مسلمانوں سے اس میں موافق ہیں۔ نصاریٰ بھی کہتے ہیں کہ بدن کے ساتھ آسمان پر چڑھ گیا جیسے مسلمان کہتے ہیں اور عنقریب زمین پر اترے گا۔ جیسے مسلمان کہتے ہیں جیسے کہ نبی کریم محمد رسول ﷺ نے احادیث صحیحہ میں خبر دی ہے لیکن مسلمان اور بہت سے عیسائی قائل ہیں کہ مسیح سولی نہیں دیئے گئے بلکہ آسمان پر بلا سولی چڑھ گئے اور مسلمان اور ان کے ہم خیال نصاریٰ قائل ہیں کہ مسیح

علیہ السلام زمین پر اترے گا۔ پہلے قیامت کے اور نزول مسیح علیہ السلام قیامت کی علامات سے ہے جیسے کہ کتاب و سنت اس پر دال ہیں۔ ﴿

حوالہ نمبر ۱۶: ”وقال لهم نبیہم لوکان موسیٰ حیثم

اتبعتموه وترکتمونی لضللتم وعیسیٰ ابن مریم علیہم السلام اذا نزل من السماء انما یحکم فیہم بکتاب ربہم وسنة نبیہم فای حاجة لهم مع هذا الی الخضر وغیره والنبی ﷺ قد اخبر ہم بنزول عیسیٰ من السماء حضوره معہ المسلمین وقال کیف تہلک امة انا اولہا وعیسیٰ فی آخرہا“ (کتاب زیارۃ القورس ص ۵)

﴿اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے اور تم اس کی پیروی کرتے اور مجھ کو چھوڑ دیتے تو تم گمراہ ہو جاتے اور عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام جب اترے گا آسمان سے تو وہ مسلمانوں میں کتاب و سنت کے مطابق حکم کرے گا۔ پس کون سی اور ضرورت ہے باوجود اس کے خضر علیہ السلام وغیرہ کی طرف، حالانکہ نبی ﷺ نے مسلمانوں کو بتایا کہ عیسیٰ بن مریم آسمان سے اتریں گے اور مسلمانوں کے ساتھ شامل ہوں گے اور فرمایا کہ کیسے ہلاک ہو سکتی ہے وہ امت جس کے ابتداء میں ہوں اور آخر میں عیسیٰ علیہ السلام ہو۔﴾

نوٹ: ان ۱۶ حوالوں سے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ حضرت شیخ الاسلام

امام ابن تیمیہؒ حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی حیات جسمانی اور نزول من السماء کے قائل تھے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا ”ان کو وفات مسیح کا قائل قرار دینا سرا سر جھوٹ اور بہتان ہے:“ ”فاعتبروا یا اولی الابصار“

جھوٹ بولنا سخت گناہ ہے

(۱)..... ”دروغ گوئی کی زندگی جیسی کوئی لعنتی زندگی نہیں۔“

(نزول المسیح ص ۲ خزائن ج ۱۸ ص ۳۸۰)

(۲)..... ”ظاہر ہے کہ جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثبوت ہو جائے تو پھر

دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔“ (چشم معرفت ص ۲۲۲ خزائن ص ۲۲۱ ج ۲۳)

(۳)..... ”جھوٹ ام الخبائث ہے۔“

(تبلیغ رسالت ج ۷ ص ۲۸ مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۳۱)

(۴)..... ”جھوٹ بولنے سے مرنا بہتر ہے۔“

(تبلیغ رسالت ج ۷ ص ۳۰ مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۳۳)

(۵)..... ”جھوٹے پر خدا کی لعنت..... لعنت اللہ علی الکاذبین“

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۱۱ خزائن ج ۲۱ ص ۲۷۵)

(۶)..... ”جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔“

(ضمیمہ تحفہ کوئٹہ ص ۱۹ احاشیہ خزائن ج ۷ ص ۵۶)

(۷)..... ”اے بے باک لوگو! جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برادر ہے۔“

(حقیقت الوحی ص ۲۰۶ خزائن ج ۲۲ ص ۲۱۵)

(۸)..... ”جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں اور کوئی برکام نہیں۔“

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۲۶ خزائن ج ۲۲ ص ۳۵۹)

قادیانی مغالطہ اور اس کا جواب

حکیم خدا بخش مرزائی نے لکھا ہے :

(الف)..... امام مالکؒ کی شہادت کہ وہ کہتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام

فوت ہو چکے ہیں۔ چنانچہ (مجمع البحار ج ۱ ص ۲۸۶) امام محمد ظاہر گجراتی لکھتے ہیں۔ یعنی اکثر کا

خیال ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نہیں مرے۔ لیکن مالکؒ کہتے ہیں۔ کہ وہ فوت ہو گئے

ہیں: ”والاكثر ان عيسى عليه السلام لم يموت وقال مالك مات“

(دیکھو مجمع البحار ج ۱ اول مطبوعہ مطبعہ نولکشور)

(ب)..... اور جواہر الحسان فی تفسیر القرآن۔ شیخ عبدالرحمن ثعالبی مطبوعہ

مطبع الجزائر کی ج ۱ اول ص ۲۷۲ میں حضرت امام مالکؒ کے قول کی نسبت زیر آیت: ”انی متوفیک“ لکھا ہے: ”وقال ابن عباس ہی وفاة موت ونحوه مالک فی العتبیۃ“ اور ابن عباس نے کہا ہے عیسیٰ علیہ السلام حقیقی موت سے وفات پا گئے ہیں۔ اور ایسا ہی امام مالکؒ نے اپنی کتاب عتبیہ نام میں فرمایا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔

(ج)..... اور لا کمال اکمال المعلم میں جو شرح مسلم ابی عبداللہ محمد بن خلیفہ

الوشتانی المالکی کی ہے۔ اور مطبوعہ مطبع السعاده مصری ہے۔ اور جس کو سلطان عبدالحفیظ سلطان مغرب نے اپنے مصارف خاص سے طبع کرایا ہے۔ امام مالکؒ کے قول کی یوں تصدیق کی ہے دیکھو شرح مذکورہ ص ۲۶۵: ”وفی العتبیۃ قال مالک مات عیسیٰ ابن مریم“ عتبیہ نام کتاب میں امام مالکؒ نے لکھا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔

(د)..... اور مکمل اکمال الاکمال شرح صحیح مسلم میں امام ابی عبداللہ محمد بن محمد

بن یوسف انسوی الحسن نے امام مالکؒ کے قول کی تصدیق کی ہے۔ دیکھو ص ۲۶۵ بر حاشیہ کتاب مذکور الصدر: ”وفی العتبیۃ قال مالک مات عیسیٰ علیہ السلام“ اور عتبیہ میں امام مالکؒ نے لکھا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔

ان حوالہ جات سے جو مالکی مذہب کے آئمہ کی مشہور و مستند کتب میں سے ہیں۔ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ امام مالکؒ نے اپنی کتاب عتبیہ میں شائع کیا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی ماضی وفات پا چکے ہیں۔“

(عسل معنی حصہ اول (مطبوعہ اگست ۱۹۱۳ء مطبعہ وزیر ہند امرتسر) باب ۸ فصل ۱۶ ص ۵۱۰)

جواب

(۱)..... واضح ہو کہ حضرت امام مالکؒ کی پیدائش شریف ۹۳ھ میں ہوئی تھی اور وفات ۱۷۹ھ ہجری میں ہوئی تھی۔ کتاب مؤطا ان کی تصنیف ہے (کتابستان اللہ میں ص ۲۱۲) کتاب مؤطا میں حضرت امام مالکؒ نے کہیں نہیں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ وفات پا چکے ہیں۔

(۲)..... کتاب مجمع البحار کے مصنف امام محمد گجراتیؒ کی وفات ۹۸۶ھ ہجری میں ہوئی تھی (عمل مصنف اول ص ۱۰۲) یہ حضرت امام مالکؒ کی وفات سے کئی سو برس بعد ہوا ہے۔ اس کتاب کی ج اول ص ۲۸۶ پر نہ تو حضرت امام مالکؒ کی کسی تصنیف کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اور نہ کوئی سند لکھی گئی ہے۔

(۳)..... کتاب عتبہ حضرت امام مالکؒ نے نہیں لکھی ہے بلکہ ملک اندلس (سپین) کے فقیہ محمد بن احمد بن عبد العزیز بن عتبہ بن ابوسفیان قرطبی نے لکھی ہے۔ ان کی وفات ۲۵۵ھ میں ہوئی تھی۔ (دیکھو کتاب نسیم الریاض فی شرح شفاء القاضی عیاض ج سوم ص ۵۲۴ مطبوعہ ۱۳۲۶ھ مطبع الزہریہ مصر اور کتاب کشف انطون ج اول ص ۱۰۶، ۱۰۷)

(۴)..... مرزائی مولوی کتاب اکمال لا اکمال المعلم شرح صحیح مسلم ج اول ص ۲۶۵ کا حوالہ تو پیش کر دیتے ہیں۔ مگر ص ۲۶۶ کا ذکر نہیں کرتے۔ حالانکہ وہاں حضرت عیسیٰ کے نزول کا ذکر خیر بھی ہے۔

مرزا غلام احمد رئیس قادیان
اور اس کے بارہ نشان

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على خاتم النبيين

و على آله واصحابه اجمعين .

واضح ہو کہ فرقہ مرزائیہ کا بانی مرزا غلام احمد قادیانی ۱۶۶۰ھ میں پیدا ہوا تھا۔ (ریویو ج ۲۱ نمبر ۵ ص ۱۵۴) مرزا قادیانی کی ماں کا نام چراغ علی بی تھا۔ (مرزا نعیم احمد ایم اے قادیانی کی کتاب سیرۃ السدی حصہ اول ص ۷) مرزا غلام احمد نے مولوی فضل الہی صاحب، مولوی فضل احمد صاحب، مولوی گل علی شاہ صاحب، سے قرآن مجید، چند فارسی کتابیں، صرف کی بعض کتابیں، نحو اور منطق سیکھا اور بعض طبابت کی کتابیں اپنے والد حکیم غلام مرتضیٰ صاحب سے پڑھیں (کتاب البریہ ص ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، خزائن ج ۱۳ ص ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲) مرزا قادیانی نے مامور من اللہ، مسیح موعود، شیل مسیح، مہدی موعود، رجل فارسی، حارث کرشن، کو تار، محدث، مجدد، امام زمان، ابن مریم سے بہتر، نبی اللہ اور رسول اللہ ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ مرزا قادیانی ۶۶ برس کی عمر پا کر ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو فوت ہوا تھا۔ اس کے جھوٹا ہونے پر میں مرزائی لٹریچر سے ذیل میں عجیب و غریب دلائل درج کرتا ہوں :

مراق اور مرزا قادیانی

(۱)..... ”فرمایا کہ دیکھو میری یماری کی نسبت بھی آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی کی تھی۔ جو اس طرح وقوع میں آئی۔ آپ نے فرمایا کہ مسیح آسمان پر سے جب اترے گا۔ تو وہ دوزر دچادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی۔ تو اسی طرح مجھ کو دو ہماریاں

ہیں۔ ایک اوپر کے دھڑکی اور ایک نیچے کے دھڑکی یعنی مراق اور کثرت بول۔“ (اخبار بدر قادیان ج ۲ نمبر ۲۳ موری ۷ جون ۱۹۰۶ ص ۵ کالم نمبر ۲ اور رسالہ تنہیذ الاذقان ج ۱ نمبر ۲ بابت ماہ جون ۱۹۰۶ء ص ۵ ملفوظات ج ۸ ص ۴۴۵)

(۲)..... ”میرا تو یہ حال ہے کہ باوجود اس کے کہ دو ہمار یوں میں ہمیشہ سے جتلا رہتا ہوں۔ پھر بھی آج کل کی مصروفیت کا یہ حال ہے کہ رات کو مکان کے دروازے بند کر کے بڑی بڑی رات تک بیٹھا اس کام کو کرتا رہتا ہوں۔ حالانکہ زیادہ جاگنے سے مراق کی ہمار ی ترقی کرتی ہے اور دوران سر کا دورہ زیادہ ہو جاتا ہے۔ مگر میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا اور اس کام کو کئے جاتا ہوں۔“ (منظور اہل مرزائی کی کتاب منظور اہل ص ۳۴۸ اخبار القلم قادیان ج ۵ نمبر ۴۰ موری ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۱ء ص ۶ ملفوظات ج ۲ ص ۷۶)

(۳)..... ”حضرت اقدس نے فرمایا مجھے مراق کی ہمار ی ہے۔“

(رسالہ ریویو آف ریلیجز ج ۲۴ نمبر ۴ بابت ماہ اپریل ۱۹۲۵ء ص ۴۵)

(۴)..... ”حضرت صاحب نے اپنی بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ مجھ کو مراق ہے۔“

(رسالہ ریویو ج ۲۵ نمبر ۸ بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص ۲)

(۵)..... ”واضح ہو کہ حضرت صاحب کی تمام تکالیف مثلاً دوران سر، درد سر، کمی خواب، تشنج دل، بد ہضمی، اسہال، کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ کا صرف ایک ہی باعث تھا اور وہ عصبی کمزوری تھا۔“

(رسالہ ریویو ج ۲۶ نمبر ۵ بابت ماہ مئی ۱۹۲۷ء ص ۸)

(۶)..... ”اور مراق مانگو لیا کی ایک شاخ ہے۔“

(کتاب اصل بیاض نور الدین حصہ اول ص ۲۱۱)

(۷)..... ”بد ہضمی اور اسہال بھی اس مرض میں پائے جاتے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس مرض میں تخیل بڑھ جاتا ہے اور مرگی اور مسٹر یا والوں کی طرح مریض کو اپنے جذبات اور خیالات پر قابو نہیں رہتا۔“

(رسالہ ریویو بابت ماہ اگست ۱۹۲۸ء ص ۶)

(۸)..... ”نبی میں اجتماع توجہ بالا را وہ ہوتا ہے۔ جذبات پر قابو ہوتا ہے۔“

(رسالہ ریویو بابت ماہ مئی ۱۹۲۷ء ص ۳۰)

ہسٹیریا (باؤ گولہ) کا دورہ

مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتا ہے :

”میان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا قادیانی) کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹیریا کا دورہ بشیر اول (ہمارا ایک بڑا بھائی ہوتا تھا۔ جو ۱۸۸۸ء میں فوت ہو گیا تھا) کی وفات کے چند دن بعد ہوا تھا۔ رات کو سوتے ہوئے آپ کو اتھو آئی۔ اور پھر اس کے بعد طبیعت خراب ہو گئی۔ مگر یہ دورہ خفیف تھا۔ پھر اس کے کچھ عرصہ بعد آپ ایک دفعہ نماز کے لئے باہر گئے اور جاتے ہوئے فرمانے لگے کہ آج کچھ طبیعت خراب ہے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ تھوڑی دیر کے بعد شیخ حامد علی نے دروازہ کھٹکھٹایا کہ جلدی پانی کی ایک گاگر گرم کر دو۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں سمجھ گئی کہ حضرت صاحب کی طبیعت خراب ہو گئی ہو گی۔ چنانچہ میں نے کسی ملازم عورت کو کہا کہ اس سے پوچھو میاں کی طبیعت کا کیا حال ہے؟ شیخ حامد علی نے کہا کہ کچھ خراب ہو گئی ہے۔ میں پردہ کر کر اگر مسجد میں چلی گئی تو آپ لیٹے ہوئے تھے۔ جب میں پاس گئی تو فرمایا کہ میری طبیعت بہت خراب ہو گئی تھی لیکن اب افاقہ ہے۔ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کوئی کالی چیز میرے سامنے سے اٹھی ہے اور آسمان تک چلی گئی ہے۔ پھر میں چیخ مار کر زمین پر گر گیا۔ اور غشی کی سی حالت ہو گئی۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں اس کے بعد سے آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہو گئے۔“

(سیرۃ الہدی ج ۱ ص ۱۶ نمبر ۱۹)

(۲)..... ”ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے کئی دفعہ حضرت مسیح موعود سے سنا ہے۔ کہ مجھے ہسٹیریا ہے۔ بعض اوقات آپ مراقب بھی فرمایا کرتے تھے۔“

(کتاب سیرت الہدی حصہ دوم ص ۵۵ نمبر ۳۶۹)

(۳)..... ”میان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ اداکل میں ایک دفعہ

حضرت موعود کو سخت دورہ پڑا۔ کسی نے مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد کو بھی اطلاع دے دی اور وہ دونوں آگئے۔ پھر ان کے سامنے بھی حضرت صاحب کو دورہ پڑا والدہ صاحبہ فرماتی ہیں۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ مرزا سلطان احمد تو آپ کی چارپائی کے پاس خاموشی کے ساتھ بیٹھے رہے۔ مگر مرزا فضل احمد کے چہرہ پر ایک رنگ آتا تھا اور ایک جاتا تھا اور وہ کبھی اوھر بھاگتا تھا، کبھی اوھر کبھی اپنی پگڑی اتار کر حضرت صاحب کی ٹانگوں کو باندھتا تھا اور کبھی پاؤں دبائے لگ جاتا تھا اور گھبراہٹ میں اس کے ہاتھ کاپٹتے تھے۔“ (کتب سیرت الہدی جلد اول ص ۲۲ نمبر ۳۶)

(۴)..... ”ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس کو میٹیریا‘ بالخلو‘ مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعوے کی تردید کے لئے پھر کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ ایسی چوٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو بیخود بن سے اکھیر دیتی ہے۔“

(رسالہ ریویو آف ریلیجنس ج ۲۵ نمبر ۸ ص ۷۶)

سو سو دفعہ رات کو یادن کو پیشاب کا آنا

مرزا قادیانی نے لکھا ہے :

”میں ایک دائم المریض آدمی ہوں اور وہ دوزرد چادریں جس کے بارے میں حدیثوں میں ذکر ہے کہ ان دو چادروں میں مسح نازل ہوگا۔ وہ دوزرد چادریں میرے شامل حال ہیں۔ جن کی تعبیر علم تعبیر الزویا کے رو سے دو ہماریاں ہیں۔ سو ایک چادر میرے اوپر کے حصہ میں ہے کہ ہمیشہ سرد اور دوزرد ان سر اور کمر کی خواب اور تشنگی کی ہماری دورہ کے ساتھ آتی ہے۔ اور دوسری چادر جو میرے نیچے کے حصے بدن میں ہے۔ وہ ہماری ذیابطس ہے کہ ایک مدت سے دامن گیر ہے اور ہمارا وقت سو سو دفعہ رات کو یادن کو پیشاب آتا ہے اور اس قدر کثرت پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف

وغیرہ ہوتے ہیں۔ وہ سب میرے شامل حال رہتے ہیں۔

(کتاب فیہ الاربعین نمبر ۳۳ ص ۴۴ خزائن ص ۷۰ ج ۱۷)

اسہال (دست)

(الف)..... مرزا قادیانی نے کہا:

”باجو دیہ کہ مجھے اسہال کی بھاری ہے اور ہر روز کئی کئی دست آتے ہیں۔ مگر جس وقت پاخانہ کی بھی حاجت ہوتی ہے۔ تو مجھے افسوس ہی ہوتا ہے کہ ابھی کیوں حاجت ہوئی۔“ (کتاب منظوم فی ص ۳۲۸، ۳۲۹ پر حوالہ اخبار القلم ج ۵ نمبر ۲۰، ملفوظات ج ۲ ص ۷۶ ج ۳)

(ب)..... ”یہ تو امر واقع ہے کہ حضرت صاحب کو بد ہضمی، اسہال اور دوران سر کی عموماً شکایت رہتی تھی۔“ (رسالہ ریویو آف ریلیجز ج ۲۵ نمبر ۸ ص ۶)

دوران سر

”ہاں دو مرض میرے لاحق حال ہیں ایک بدن کے اوپر کے حصہ میں اور دوسری بدن کے نیچے کے حصہ میں۔ اوپر کے حصہ میں دوران سر ہے اور نیچے کے حصہ میں کثرت پیشاب ہے۔“ (حقیقت الوجہ ص ۷۰ خزائن ص ۳۲۰ ج ۲۲)

”صرف دوران سر کبھی کبھی ہوتا ہے۔ تادو زور رنگ چادروں کی پیشگوئی میں ظلل نہ آوے۔ دوسری مرض ذیابطس تخمیناً بیس سال سے ہے جو مجھے لاحق ہے جیسا کہ اس نشان کا پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے اور ابھی تک بیس دفعہ کے قریب ہر روز پیشاب آتا ہے اور امتحان سے بول میں شکر پائی گئی۔“ (حقیقت الوجہ ص ۳۶۳، ۳۶۴ خزائن ج ۲۲ ص ۷۷ ج ۳)

حافظہ اچھا نہیں

”حافظ اچھا نہیں یاد نہیں رہا۔“ (کتاب صمیم دعوت ص ۷۱ خزائن ج ۱۹ ص ۳۳۹ حاشیہ)

نور رسالہ ریویو آف ریلیجز ج ۲ نمبر ۴ مئی ۱۹۰۳ء ص ۱۵۳ حاشیہ)

”میرا حافظہ بہت خراب ہے۔ اگر کئی دفعہ کسی کی ملاقات ہو تب بھی بھول

جاتا ہوں۔ یاد دہانی عمدہ طریقہ ہے۔ حافظہ کی یہ ابتری ہے کہ بیان نہیں کر سکتا۔“

(مکتوبات احمدیہ ج ۵ نمبر ۳ ص ۲۱)

مرزا قادیانی کی بیوی کو مراق

”میری بیوی کو مراق کی دھاری ہے کبھی کبھی وہ میرے ساتھ ہوتی ہے

کیونکہ طبیبی اصول کے مطابق اس کے لئے چہل قدمی مفید ہے۔“

(اخبار الحکم قادیان ج ۵ نمبر ۲۹ مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۰۱ء ص ۳۴ کالم ۳)

مرزا قادیانی کے بیٹے کو مراق

”حضرت خلیفہ المسیح ثانی (مرزا محمود) نے فرمایا کہ مجھ کو بھی کبھی کبھی مراق کا

دورہ ہوتا ہے۔“ (رسالہ ریویو آف ریلجز ج ۲۵ نمبر ۸ اگست ۱۹۲۶ء ص ۱۱)

میاں محمود احمد قادیانی کا استاد

میاں محمود احمد خلیفہ قادیان نے فرمایا :

”گو مثال تو ایک پاگل کی ہے پھر ایسے پاگل کی جواب فوت ہو چکا ہے اور گودہ

ایک ایسے پاگل کی مثال ہے جو میرا استاد بھی ہے مگر بہر حال اس سے عشق کی حالت

نہایت واضح ہو جاتی ہے ایک میرے استاد تھے جو سکول میں پڑھایا کرتے تھے۔ بعد میں

وہ نبوت کے مدعی بن گئے ہیں۔ ان کا نام مولوی یار محمد تھا۔“

(اخبار الفضل ج ۲۲ ش ۷۹ قادیان مورخہ یکم جنوری ۱۹۳۵ء ص ۶۹ کالم ۳)

نتیجہ

(۱)..... مرزا قادیانی ایک دائم المریض آدمی تھا۔ (۲)..... اس کو مرض

مراق تھا۔ (۳)..... ہمسیر یا کا دورہ پڑا تھا۔ (۴)..... اس کو درد سر تھا۔ (۵)..... دوران

سر تھا۔ (۶)..... کی خواب۔ (۷)..... تنج دل۔ (۸)..... اس سال۔ (۹)..... کثرت پیشاب۔ (۱۰)..... ہاضمہ خراب تھا۔ (۱۱)..... حافظہ خراب تھا۔ (۱۲)..... مرض ضعف دماغ۔

اگر کوئی مرزائی کہے کہ قرآن شریف میں آیا ہے کہ خدا کے نبیوں اور رسولوں کو ان کے مخالفوں نے مجنون، ساحر، شاعر کہا تھا۔ تو جواب یہ ہے کہ :

”قرآن شریف یا کسی صحیح حدیث نبوی یا موقوف روایت میں یہ نہیں آیا کہ خدا کے کسی نبی اور رسول نے خود اقرار کیا ہو کہ مجھے مراق کی بیماری ہے یا داؤ گولہ مرض کا دورہ پڑا تھا۔ یہ بات یاد رکھو کہ قرآن مجید میں ہے کہ خدا کے نبیوں اور رسولوں پر دشمنوں نے طعن کیا، لیکن کسی نبی اور رسول نے خود اقرار نہیں کیا۔ مرزا غلام احمد رئیس قادیان نے بلوغ مدعی نبوت در رسالت ہونے کے خود تسلیم کیا ہے کہ مجھے مراق کی بیماری ہے اور حافظہ اچھا نہیں ہے اگر کوئی مرزائی کہے کہ مرض مراق اور ہسٹیریا نبوت اور رسالت کے کیوں منافی ہیں۔ تو جواب یہ ہے کہ خدا کے رسول اور نبی کا دماغ اعلیٰ ہوتا ہے حافظہ عمدہ ہوتا ہے خدا کے نبی اور رسول کو مرض جنون مانٹو لیا، مرگی سودا، مراق اور داؤ گولہ (ہسٹیریا) نہیں ہو سکتا ہے نہ ہوتا ہے کیونکہ ان مرضوں میں مریض کو اپنے جذبات اور خیالات پر قابو نہیں رہتا ہے مریض کا حافظہ اچھا نہیں رہتا ہے۔ اگر کوئی مرزائی کہے کہ ہسٹیریا (داؤ گولہ) تو عورتوں کو ہوا کرتا ہے تو جواب یہ ہے کہ حکیم ڈاکٹر غلام جیلانی مرحوم کی کتاب (مخزن حکمت ج دوم ص ۹۶۹) پر (زیر مرض ہسٹیریا) لکھا ہے۔ یہ مرض عموماً عورتوں کو ہوا کرتا ہے۔ اگرچہ شاذ و نادر مرد بھی اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

اختلافات مرزا

بسم الله الرحمن الرحيم

(۱) قول مرزا: اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ سوال

حضرت مسیح سے عالم برزخ میں ان کی وفات کے بعد کیا گیا تھا نہ کہ قیامت میں کیا جائے گا۔
(انزال لوہام حصہ دوم ص ۴۸، ۴۷، ۴۶، خزائن ص ۳۵۰ ج ۳)

تروید: اس تمام آیت کے اول آخر کی آیتوں کے ساتھ یہ معنی ہیں کہ خدا قیامت کے دن حضرت عیسیٰ کو کھمے گا کہ کیا تو نے ہی لوگوں کو کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اپنا معبود ٹھہراتا۔
(نمبر الحاق ص ۳۰ خزائن ص ۲۱ ج ۵۱)

(۲) قول مرزا: اور ظاہر ہے کہ قال کا صیغہ ماضی کا ہے اور اس کے

اول تو موجود ہے۔ جو خاص ماضی کے واسطے آتا ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ قصہ وقت نزول آیت زمانہ ماضی کا ایک قصہ تھا۔ نہ زمانہ استقبال کا۔
(انزال لوہام ص ۶۰۲ خزائن ج ۳ ص ۳۲۵)

تروید: جس شخص نے کافیہ یا ہدایت النخوڑھی ہوگی۔ وہ خوب جانتا ہے کہ ماضی مضارع کے معنوں پر بھی آجاتی ہے۔ بلکہ ایسے مقامات میں جبکہ آنے والا واقعہ متکلم کی نگاہ میں یقین الوقوع ہو مضارع کو ماضی کے صیغہ پر لاتے ہیں۔ اس امر کا یقین الوقوع ہونا ظاہر ہو اور قرآن شریف میں اس کی بہت نظریں ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”ونفخ فی الصور فاذا هم من الاجداث الی ربهم ينسلون“ اور جیسا کہ فرمایا ہے ”واذ قال الله يا عيسى بن مريم انت قلت للناس اتخذوني وامی الهین من دون الله“ (ضمیمہ ابن احمدیہ حصہ ۵ ص ۶ خزائن ج ۵۹ ص ۲۱)

(۳) قول مرزا: دوسرے یہ کہ آیت میں صریح طور پر بیان فرمایا گیا

ہے کہ حضرت عیسیٰ عیسیٰوں کے بجونے کی بابت لاعلمی ظاہر کریں گے۔ اور کہیں گے کہ مجھے تو اس وقت تک ان کے حالات کی نسبت علم تھا جبکہ میں ان میں تھا اور پھر جب مجھے وفات دی گئی تب سے میں ان کے حالات سے محض بے خبر ہوں مجھے خبر نہیں کہ میرے پیچھے کیا ہوا۔ (نصرۃ الحق ص ۴۰ خزائن ص ۵۱ ج ۵۲/۲۱)

تردید: اور میرے پرستشفا ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ زہر ناک ہوا جو عیسائی قوم سے دنیا میں پھیل گئی ہے حضرت عیسیٰ کو اس کی خبر دی گئی۔ تب ان کی روح روحانی نزول کے لئے حرکت میں آئی اور اس نے جوش میں آکر اور اپنی امت کو مفسدہ پرداز پاکر زمین پر اپنا قائم مقام اور شبیہ چاہا۔ جو اس کا ہم طبع ہو کر گویا وہی ہو۔

(آئینہ کالات اسلام ص ۲۵۴ خزائن ص ۵۴ ج ۵۲)

(۴) قول مرزا: بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن

سے مجھے کچھ واقفیت نہیں جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ جیسا کہ براہین احمدیہ میں کچھ نمونہ ان کا لکھا گیا ہے۔ (نزول المسح ص ۵۷ خزائن ص ۴۳ ج ۱۸)

تردید: اور یہ بالکل غیر معقول اور یہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جن کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا کیونکہ اس میں تکلیف بالایطاق ہے اور ایسے الہام سے فائدہ کیا ہوا جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہے۔

(چشمہ معرفت ص ۲۰۹ خزائن ص ۸۸ ج ۲۳)

(۵) قول مرزا: اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان پرندوں کا پرواز کرنا

قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا بلکہ ان کا ہلنا اور جنبش کرنا بھی پایہ ثبوت نہیں پہنچتا۔ (انزالہ الوہام ص ۳۰۷ حاشیہ خزائن ص ۵۶ ج ۳)

ترید: اور حضرت مسیح کی چڑیاں بلو جو یہ کہ معجزہ کے طور پر ان کا پرواز قرآن کریم سے ثابت ہے مگر پھر بھی مٹی کی مٹی ہی تھی اور کہیں خدا تعالیٰ نے یہ نہ فرمایا کہ وہ زندہ بھی ہو گئیں۔
(آئینہ کمالات اسلام ص ۶۸، خزائن ص ۶۸ ج ۵)

(۶) قول مرزا: خدا تعالیٰ اپنی ہر ایک صفت میں واحدہ لاشریک ہے

اپنی صفات الوہیت میں کسی کو شریک نہیں کرتا، قرآن کریم کی آیات بینات میں اس قدر اس مضمون کی تائید پائی جاتی ہے جو کسی پر مخفی نہیں..... اور صاف فرماتا ہے کہ کوئی شخص موت اور حیات اور ضرر اور نفع کا مالک نہیں ہو سکتا ہے۔

(ازالہ لوہم ص ۳۱۳، ۳۱۴ حاشیہ، خزائن ص ۲۵۹، ۲۶۰ ج ۳)

ترید: ”انما امرک اذا اردت شیئا ان تقول له کن فیکون“ تو

(مرزا) جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔

(حقیقت الوحی ص ۱۰۵، خزائن ص ۱۰۸ ج ۲۲، ۲۳، ۲۴، خزائن ص ۹۵، ۱۲۳ ج ۲۱)

”واعطیت صفة الافناء والاحیاء من الرب الفعال“ اور مجھ (مرزا)

قادیانی) کو فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے اور یہ صفت خدا تعالیٰ کی

طرف سے مجھ کو ملی ہے۔
(خطبہ الہامیہ ص ۲۳، خزائن ص ۵۵، ۵۶ ج ۱۶)

(۷) قول مرزا: ہاں بعض احادیث میں عیسیٰ ابن مریم کے نزول کا لفظ

پایا جاتا ہے لیکن کسی حدیث میں یہ نہیں پاؤ گے کہ اس کا نزول آسمان سے ہو گا۔

(حاشیہ البشریٰ ترجمہ ص ۷۷، خزائن ص ۱۹۷ ج ۷)

ترید: فرمایا کہ دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت ﷺ نے

پیشگوئی کی تھی جو اس طرح وقوع میں آئی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان پر سے جب

اترے گا۔ تو دوزر و چادریں اس نے پھنی ہوئی ہوں گی اور اس طرح مجھ کو دوساریاں

ہیں ایک اوپر کے دھڑکی اور ایک نیچے کے دھڑکی یعنی مراق اور کثرت بول۔“ (انبارِ بدیع
قادیان۔ ۷ جون ۱۹۰۶ء ص ۵، ملفوظات ج ۸ ص ۴۴۵) صحیح مسلم کی حدیث میں ہے کہ مسیح جب
آسمان سے اتریں گے۔ (ازالہ ۸۱، خزائن ص ۱۴۲ ج ۳)

(۸) قول مرزا: یہ ظاہر کہ حضرت مسیح لکن مریم اس امت کے شہد

میں ہی آگئے ہیں۔ (ازالہ لوہام حصہ دوم ص ۶۲۳، خزائن ص ۴۳۶ ج ۳)

تروید: اور جو شخص امتی کی حقیقت پر نظر غور ڈالے گا۔ وہ میدار ہمت سمجھ
لے گا کہ حضرت عیسیٰ کو امتی قرار دینا ایک کفر ہے۔ کیونکہ امتی اس کو کہتے ہیں کہ جو
بغیر اتباع آنحضرت ﷺ اور بغیر اتباع قرآن شریف محض ناقص اور گمراہ اور بے دین
ہو اور پھر آنحضرت ﷺ کی پیروی اور قرآن شریف کی پیروی سے اس کو ایمان اور
کمال نصیب ہو۔ (ضمیمہ برائین احمدیہ حصہ ۵ ص ۱۹۲، خزائن ص ۶۳۶ ج ۲۱)

(۹) قول مرزا: وہ (خدا) وعدہ کر چکا ہے کہ بعد آنحضرت ﷺ کے

کوئی رسول نہیں بھیجا جائے گا۔ (ازالہ لوہام حصہ ۲ ص ۵۸۶، خزائن ص ۴۱۶ ج ۳)

تروید: سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔

(دافع البلاء ص ۱۱، خزائن ص ۲۳۱ ج ۱۸)

(۱۰) قول مرزا: مشاہدہ سے ثابت ہوا ہے کہ بعض نے حال کے زمانہ

میں تین سو برس سے زیادہ عمر پائی ہے جو بطور خارق عادت ہے۔

(سرمد چشم آریہ ص ۳۸، خزائن ص ۹۸ ج ۲)

اور لبید کے فضائل میں سے ایک یہ بھی تھا جو اس نے نہ صرف آنحضرت

ﷺ کا زمانہ پایا بلکہ زمانہ ترقیات اسلام کا خوب دیکھا اور ۴۱ھ میں ایک سوسنوں

(۱۵۷ھ) کی عمر پا کر فوت ہوا۔ (ضمیمہ برائین احمدیہ حصہ ۵ ص ۹، خزائن ص ۶۳ ج ۲)

تردید: اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ جو شخص زمین کی مخلوقات سے ہو۔

وہ شخص سو برس کے بعد زندہ نہیں رہے گا اور ارض کی قید سے مطلب یہ ہے کہ تا آسمان کی مخلوقات اس سے باہر نکالی جائے۔ لیکن ظاہر ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم آسمان کی مخلوقات میں سے نہیں ہیں بلکہ وہ زمین کی مخلوقات اور ماعلی الارض میں ہیں داخل ہیں..... حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو زمین پر پیدا ہوا اور خاک میں سے نکلا وہ کسی طرح سو برس سے زیادہ نہیں رہ سکتا۔ (ازالہ اہم حصہ ۲ ص ۶۲۵ خزائن ص ۷۳۳ ج ۳)

(۱۱) قول مرزا: ماسوا اس کے وہ لوگ شہزادہ نبی کا نام یوز آسف بیان

کرتے ہیں۔ یہ لفظ صریح معلوم ہوتا ہے کہ یسوع آسف کا ججڑا ہوا ہے آسف عبرانی زبان میں اس شخص کو کہتے ہیں کہ جو قوم کو تلاش کرنے والا ہو۔ چونکہ حضرت عیسیٰ اپنی اس قوم کو تلاش کرتے کرتے جو بعض فرقہ یودیوں میں سے گم تھے کشمیر میں پہنچے تھے۔ اس لئے انہوں نے اپنا نام یسوع آسف رکھا تھا۔

(براہین حمیدہ حصہ ۵ ص ۲۲۸ خزائن ص ۲۰۳ ج ۲۱)

تردید: یہ لفظ یسوع آسف ہے یعنی یسوع غمگین آسف اندودہ اور غم کو کہتے

ہیں چونکہ حضرت مسیح نہایت غمگین ہو کر اپنے وطن سے نکلے تھے اس لئے اپنے نام کے ساتھ آسف ملا لیا۔ (ست جن حاشیہ متعلقہ ص ۱۶۳ خزائن ص ۳۰۶ ج ۱۰)

نوٹ: لغت کی کتابوں مثلاً لسان العرب، قاموس، تاج العروس، منتہی

الارب مفردات امام راغب مجمع البحار میں لفظ آسف کے معنی یہ نہیں لکھے ہیں کہ قوم کو تلاش کرنے والا بلکہ اس کے معنی افسوس اندودہ غم و غصہ کے لکھے ہیں۔

(۱۲) قول مرزا: یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف میں بلکہ توریت کے

بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی۔ بلکہ حضرت مسیح نے بھی انجیل میں خبر دی ہے اور ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشگوئی ٹل جائے۔
(کشی نوح ص ۵ خزائن ص ۱۹ ج ۵)

تردید: ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ کی تین پیشگوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کر سکے۔
(اعجاز احمدی ص ۱۴ خزائن ص ۱۲۱ ج ۱۹)

(۱۳) قول مرزا: اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ مسیح کا شیل بھی نبی چاہئے کیونکہ مسیح نبی تھا۔ تو اس کا اول جواب تو یہی ہے کہ آنے والے مسیح کیلئے ہمارے سید و مولیٰ نے نبوت شرط نہیں ٹھہرائی۔“
(توضیح مرام ص ۹ خزائن ص ۳۵۹ ج ۳)

تردید: میں مسیح موعود ہوں۔ اور وہی ہوں جس کا نام سردار انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے اور اس کو سلام کہا ہے۔
(نزل المسیح ص ۴۸ خزائن ص ۴۷ ج ۱۸)

(۱۴) قول مرزا: پھر حضرت ابن مریم دجال کی تلاش میں لگیں گے اور لد کے دروازہ پر جو بیت المقدس کے دیہات میں سے ایک گاؤں ہے اس کو جا پکڑیں گے اور قتل کر ڈالیں گے۔
(ازالہ اوہام ص ۲۲۱/۲۲۰ خزائن ص ۲۰۹ ج ۳)

تردید: پھر آخر (دجال) باب لد پر قتل کیا جائے گا لد ان لوگوں کو کہتے ہیں جو بے جا جھگڑنے والے ہوں۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جب دجال کے بے جا جھگڑے کمال تک پہنچ جائیں گے تب مسیح موعود ظہور کرے گا اور اس کے تمام جھگڑو نکاحاتہ کر دے گا۔
(ازالہ اوہام ص ۳۰ خزائن ص ۳۹۲ ج ۳)

(۱۵) قول مرزا: آخری زمانہ میں دجال معبود کا آنا سر غلط ہے۔

(۱) (۲) (۳)

تروید: دجال مغبوطی پادریوں اور عیسائی مفکرموں کا گردہ ہے جس نے زمین کو اپنے ساحرانہ کاموں سے تہہ وبالا کر دیا ہے۔

(ازالہ لوہام ص ۷۲۲ خزائن ص ۸۸ ج ۳)

(۱۶) قول مرزا: "له خسف القمر المنيّر وان لی خسف

القمرن المشرقان انکرو“ اس کے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا۔ اب کیا تو انکار کرے گا۔

(اعجاز احمدی ص ۷۷، خزائن ص ۸۳ ج ۱۹)

نوٹ: قرآن مجید اور کسی صحیح حدیث میں یہ نہیں آیا ہے کہ حضور ﷺ

کے لئے چاند کے گرہن کا نشان ظاہر ہوا تھا۔ بلکہ سورۃ القمر کی آیت: "اقتربت الساعة وانشق القمر" (کور (مع حدی ج دوم ص ۲۲۲، ۲۲۱، مع مسلم، سنن ترمذی، مسند احمدی) صحیح روایتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا تھا۔

تردید: قرآن شریف میں مذکور ہے کہ آنحضرت ﷺ کی انگلی کے اشارہ سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا تھا اور کفار نے اس معجزہ کو دیکھا۔

(چشمہ معرفت ص ۴۱، خزائن ص ۱۱ ج ۲۳)

(۱۷) قول مرزا: اور یہ کہنا کہ وہ کتبیں محرف مبطل ہیں۔ ان کا بیان

قابل اعتبار نہیں، ایسی بات وہی کہے گا جو خود قرآن شریف سے بے خبر ہے۔

(پیشہ معرفت م ۵۷ ماشیہ خزائن م ۸۳ ج ۲۳)

تردید: سچ تو یہ بات ہے کہ وہ کتابیں آنحضرت ﷺ کے زمانہ تک رومی کی

طرح ہو چکی تھیں اور بہت جھوٹ ان میں ملائے گئے تھے۔ جیسا کہ کئی جگہ قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے کہ وہ کتابیں محرف و مبدل ہیں اور اپنی اصلیت پر قائم نہیں رہیں۔ چنانچہ اس واقعہ پر اس زمانہ میں بڑے بڑے محقق انگریزوں نے بھی شہادت دی ہے پس جبکہ بائبل محرف و مبدل ہو چکی تھی..... الخ

(پیشہ معرفت ص ۲۵۵، خزائن ص ۲۶۶ ج ۲۳)

(۱۸) قول مرزا: بڑے ہی تعجب اور افسوس کا مقام ہے کہ جب یہ

لوگ مانتے ہیں کہ یہ امت خیر الامم ہے تو کیا ایسی ہی امت خیر الامم ہوا کرتی ہے جس میں کسی کو مخاطبات اور مکالمات الہیہ کا شرف حاصل نہ ہو حضرت موسیٰ کی اتباع سے ان کی امت میں ہزاروں نبی ہوئے لیکن اس امت میں ایک بھی ان کا شیل نہ ہوا تو پھر یہ امت کیونکر خیر الامم ہوئی۔

(الحکم مورخہ ۳ نومبر ۱۹۰۲ء ص ۵)

تروید: اور بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے۔ مگر ان کی نبوت موسیٰ کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا۔ بلکہ وہ نبوتیں براہ راست خدا کی ایک موہبت تھیں۔ حضرت موسیٰ کی پیروی کا اس میں ایک ذرہ کچھ دخل نہ تھا۔ (حقیقت الوحی ص ۷۹، خزائن ص ۲۲ ج ۲۲)

(۱۹) قول مرزا: پس ان دونوں خرابیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے خدا

تعالیٰ نے مکالمہ مخاطبہ کاملہ تامہ مطہرہ مقدسہ کا شرف ایسے بعض افراد کو عطا کیا جو فنا فی الرسول کی حالت تک اتم درجہ تک پہنچ گئے اور کوئی حجاب درمیان نہ رہا اور امتی ہونے کا مفہوم اور پیروی کے معنی اتم اور اکمل درجہ پر پائے گئے..... پس اس طرح پر بعض افراد نے باوجود امتی ہونے کے نبی ہونے کا خطاب پایا کیونکہ ایسی صورت کی نبوت، نبوت محمدیہ سے الگ نہیں۔

(الوحیت ص ۱۱، خزائن ص ۱۲ ج ۲۰)

تروید: پس اسی وجہ سے نبی کا نام پانے کیلئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور

دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔ (حقیقت الوحی ص ۹۱ غلام غزالی ص ۶۰ ج ۲)

(۲۰) قول مرزا: اگر مہدی کا آنا مسیح لکن مریم کے زمانہ کے لئے ایک

لازم غیر منفک ہوتا۔ اور مسیح کے سلسلہ ظہور میں داخل ہوتا تو دو بزرگوار شیخ اور امام حدیث کے یعنی حضرت محمد اسماعیل صاحب صحیح بخاری اور حضرت امام مسلم صاحب صحیح مسلم اپنی صحیحوں سے اس واقعہ کو خارج نہ رکھتے لیکن جس حالت میں انہوں نے اس زمانہ کا تمام نقشہ کھینچ کر آگے رکھ دیا۔ اور حصر کے طور پر دعویٰ کر کے بتلادیا کہ فلاں فلاں امر کا اس وقت ظہور ہو گا لیکن امام محمد مہدی کا نام تک بھی تو نہیں لیا۔ پس اس سے سمجھا جاتا ہے کہ انہوں نے اپنی صحیح اور کامل تحقیقات کی رو سے ان حدیثوں کو صحیح نہیں سمجھا۔ جو مسیح کے آنے کے ساتھ مہدی کا آنا لازم غیر منفک ٹھہرا رہی ہیں۔

(ازالہ لوہام حصہ دوم ص ۵۱۸ خزائن ص ۸۷ ج ۳)

تردید: اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہئے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجے بڑھی ہوئی ہیں۔ مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کی نسبت آواز آئے گی کہ ہذا خلیفۃ اللہ المہدی۔ اب سوچو یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے۔ جو ایسی کتاب میں درج ہے۔ جو اصح الکتاب بعد کتاب اللہ ہے۔ (شہادت القرآن ص ۳۰ خزائن ص ۷۳ ج ۶)

(۲۱) قول مرزا: اور مسلمانوں کو واضح رہے کہ خدا تعالیٰ نے یسوع کی

قرآن شریف میں کچھ خبر نہیں دی کہ وہ کون تھا۔ (ضمیر انہام آختم ص ۷ حاشیہ خزائن ص ۲۹۳ ج ۱۱)

تردید: یہ قرآن شریف کا مسیح اور اس کی والدہ پر اِجسان ہے کہ کروڑہا

انسانوں کی یسوع کی ولادت کے بارے میں زبان بند کر دی اور ان کو تعلیم دی کہ تم یہی کہو کہ بے باپ پیدا ہوا۔
(ریویو ج ۱ نمبر ۴ ص ۱۵۹)

(۲۲) قول مرزا: عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں

مگر حق بات یہ ہے کہ آپ (یعنی یسوع) سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔
(ضمیمہ انجام آقظم ص ۶ حاشیہ، خزائن ص ۱۱ ج ۱۱)

تروید: اور سچ صرف اسی قدر ہے کہ یسوع نے بھی بعض معجزات دکھلائے

جیسا کہ نبی دکھلاتے تھے۔
(ریویو ج ۱ نمبر ۶ ص ۳۴۲)

(۲۳) قول مرزا: انبیاء سے جو عجائبات اس قسم کے ظاہر ہوئے ہیں

کہ کسی نے سانپ بنا کر دکھلادیا اور کسی نے مردے کو زندہ کر کے دکھلادیا۔ یہ اس قسم کی دست بازیوں سے منزہ ہیں جو شعبدہ باز لوگ کیا کرتے ہیں۔

(براہین احمدیہ ص ۴۳۳، خزائن ص ۵۱۹، ۵۱۸ ج ۱)

تروید: یہ سچ ہے کہ قرآن کریم کی سولہ آیتوں سے کھلے کھلے طور پر یہی

ظاہر ہوتا ہے کہ جو شخص فوت ہو جائے پھر ہرگز دنیا میں نہیں آتا اور ایسا ہی حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے۔
(ازالہ اوہام ص ۹۴۲ حاشیہ، خزائن ص ۶۱۹، ۶۲۰ ج ۳)

(۲۴) قول مرزا: آنحضرت ﷺ نے خود فرمایا ہے کہ جو مہدی

آنے والا ہے اس کے باپ کا نام میرے باپ کا نام اور اس کی ماں کا نام میری ماں کا نام ہو گا اور میرے خلق پر ہو گا۔ اس سے آنحضرت ﷺ کا یہی مطلب تھا کہ وہ میرا مظہر ہو گا۔
(الحکم ج ۵ نمبر ۷۱۲، ۱۹۰۱ء ص ۷، ملفوظات ص ۳۱۵ ج ۲)

تروید: پھر مہدی کی حدیثوں کا یہ حال ہے کہ کوئی بھی جرح سے خالی نہیں

اور کسی کو صحیح حدیث نہیں کہہ سکتے۔ (حقیقت الوحی ص ۲۰۸ حاشیہ، خزائن ص ۲۱۷ ج ۲۲)

(۲۵) قول مرزا: اور واقعی یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ امت کے اجماع

کو پیشگوئیوں کے امور سے کچھ تعلق نہیں۔ (ازالہ اوہام ص ۴۰۳، خزائن ص ۲۰۸ ج ۳)

تروید: ہاں تیرہویں صدی کے اختتام پر مسیح موعود کا آنا ایک اجماعی

عقیدہ معلوم ہوتا ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۱۸۵، خزائن ص ۱۸۹ ج ۳)

(۲۶) قول مرزا: اگر خدا تعالیٰ کو ابتلاء خلق اللہ کا منظور نہ ہوتا اور ہر

طرح سے کھلے کھلے طور پر پیشگوئی کا بیان کرنا، ارادہ الہی ہوتا، تو پھر اس طرح پر بیان کرنا چاہئے تھا کہ اے موسیٰ میں تیرے بعد بائیسویں صدی میں ملک عرب میں نبی اسماعیل میں سے ایک نبی پیدا کروں گا۔ جس کا نام محمد ﷺ ہو گا۔

(ازالہ اوہام ص ۲۰۸، خزائن ص ۲۲۱ ج ۳)

”وہ نبی جو ہمارے نبی سے ﷺ چھ سو سال پہلے گزرا ہے وہ حضرت عیسیٰ

علیہ السلام ہیں اور کوئی نہیں۔“ (راز حقیقت ص ۱۵ حاشیہ، خزائن ص ۱۶ ج ۱۲)

نوٹ: بقول مرزا قادیانی کے آنحضرت ﷺ، حضرت موسیٰ علیہ السلام

کے بعد بائیسویں صدی میں ہوئے ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آنحضرت ﷺ سے چھ سو برس پہلے ہوئے ہیں۔ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد سو لہویں صدی میں ہوئے ہیں۔

تروید: مسیح ابن مریم موسیٰ کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہوا تھا۔

(کشتی نوح ص ۱۳، خزائن ص ۱۹ ج ۱۹)

(۲۷) قول مرزا: یعنی کسی نبی کا ہم نے ایسا جسم نہیں بنایا جو کھانے کا

محتاج نہ ہو۔ اور وہ سب مر گئے کوئی ان میں سے باقی نہیں۔

(ازالہ اوہام ص ۳۲۵ خزائن ص ۳۶۵ ج ۳)

تردید: یہ وہی موسیٰ مرد خدا ہے جس کی نسبت قرآن میں اشارہ ہے کہ وہ زندہ ہے اور ہم پر فرض ہو گیا کہ ہم اس بات پر ایمان لائیں کہ وہ زندہ آسمان میں موجود ہے اور مردوں میں سے نہیں۔
(نور الحق ص ۵۰ خزائن ص ۶۹ ج ۸)

(۲۸) قول مرزا: اور ساتھ اس کے یہ بھی خیال ہے کہ کچھ حصہ اپنی عمر کا افغانستان میں بھی رہے ہوں گے۔ اور کچھ بعید نہیں کہ وہاں شادی بھی کی ہو۔ افغانوں میں ایک قوم عیسیٰ خیل کہلاتی ہے۔ کیا تعجب ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ کی ہی اولاد ہوں۔
(مسجد ہندوستان میں ص ۶۸ خزائن ص ۷۰ ج ۱۵)

تردید: اور ظاہر ہے کہ دنیاوی رشتوں کے لحاظ سے حضرت عیسیٰ کی کوئی آل نہیں تھی۔ (تزیین القلوب ص ۹۹ خزائن ۱۵ ج ۳۶۳) اور کوئی اس کی بیوی نہ تھی۔
(ریپویج نمبر ۳ ص ۱۲۳)

”وہو دن عیسیٰ بے پدر بے فرزند آں دلیلے بریں واقعہ بود
بدلالت قطعیه و اشارت بود سوئے قطع این سلسلہ“
(مواہب الرحمن ص ۷۶ خزائن ص ۲۹۵ ج ۱۹)

(۲۹) قول مرزا: اور پھر قرآن کہتا ہے کہ مسیح کو جو کچھ بزرگی ملی وہ بوجہ تہجداری حضرت محمد ﷺ کی ملی کیونکہ مسیح علیہ السلام کو آنحضرت ﷺ کے وجود کی خبر دی گئی اور مسیح آنجناب پر ایمان لایا۔ (الحکم مورخہ ۳۰ جون ۱۹۰۱ء ص ۳۲ کالم ۵ ج ۲ نمبر ۲۳)

تردید: حضرت مسیح کی حقیقت نبوت یہ ہے کہ وہ براہ راست بغیر اتباع آنحضرت ﷺ کے ان کو حاصل ہے۔
(اخبار قادیان مورخہ ۱۸ رمضان ۱۳۲۰ھ ص ۶۸)

(۳۰) قول مرزا: خدا تعالیٰ کا قانون قدرت ہر گز بدل نہیں سکتا۔

(کرامات الصادقین ص ۸ خزائن ص ۵۰ ج ۷)

تروید: وہ (خدا) اپنے خاص بندوں کیلئے اپنا قانون بھی بدل لیتا ہے۔ مگر وہ بدلنا بھی اس کے قانون میں ہی داخل ہے۔ (چشمہ معرفت ص ۹۳ خزائن ص ۱۰۴ ج ۲۳)

(۳۱) قول مرزا: حضرت مسیح نے ابتلاء کی رات میں جس قدر

تضرعات کئے۔ وہ انجیل سے ظاہر ہیں تمام رات حضرت مسیح جاگتے رہے اور جیسے کسی کی جان ٹوٹتی ہے غم و اندوہ سے ایسی حالت ان پر طاری تھی۔ وہ ساری رات رورو کے دعا کرتے رہے کہ وہ بلا کا پیالہ کہ جو ان کے لئے مقدر تھا ٹل جائے باوجود یہ کہ اس قدر گریہ و زاری کے پھر بھی دعا منظور نہ ہوئی۔ کیونکہ ابتلاء کے وقت کی دعا منظور نہیں ہوا کرتی۔ (تبلیغ رسالت ج ۱ ص ۱۳۲ مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۷۵ احاشیہ)

تروید: اور منجملہ ان شہادتوں کے جو حضرت مسیح کے صلیب سے محفوظ رہنے کے بارے میں ہمیں انجیل سے ملتی ہیں وہ شہادت ہے جو انجیل متی باب ۲۶ میں یعنی آیت ۳۶ تا ۴۶ تک مرقوم ہے۔ جس میں بیان کیا گیا ہے کہ حضرت مسیح گرقدر کئے جانے کا الہام پا کر تمام رات جناب الہی میں رورو کر اور سجدے کرتے ہوئے دعا کرتے رہے اور ضرور تھا کہ ایسی تضریع کی دعا جس کے لئے مسیح کو بہت لمبا وقت دیا گیا تھا قبول کی جاتی کیونکہ مقبول کا سوال جو بیقراری کے وقت کا سوال ہو ہر گز رد نہیں ہوتا..... لہذا خدا تعالیٰ کی رحمت کا تقاضا یہی تھا کہ اس دعا کو قبول کرتا۔ یقیناً سمجھو کہ وہ دعا جو گتسمینی نام مقام میں کی گئی تھی۔ ضرور قبول ہو گئی تھی۔

(مسح ہندوستان میں ص ۲۹، ۲۸ خزائن ص ۳۱ ج ۳۰ ج ۱۵)

(۳۲) قول مرزا: چین کے زمانہ میں میری تعلیم اس طرح پر ہوئی

کہ جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خوان معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں۔ اور اس بزرگ کا نام فضل الہی تھا۔
(کتاب البریہ ص ۱۴۹، خزائن ص ۸۰ ج ۱۳)

تردید: سو میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا یہی حال ہے کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہو۔
(ایام الصلح ص ۱۴، خزائن ص ۹۴ ج ۱۳)

(۳۳) قول مرزا: کیا تو نہیں جانتا کہ اس محسن رب نے ہمارے نبی کا نام خاتم الانبیاء رکھا ہے اور کسی کو مستثنیٰ نہیں کیا اور آنحضرت ﷺ نے طالبوں کیلئے میان واضح سے اس کی تفسیر یہ کی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور اگر ہم آنحضرت کے بعد کسی نبی کا ظہور جائز رکھیں تو لازم آتا ہے کہ راہ نبوت کے دروازہ کا افتتاح بھی بند ہونے کے بعد جائز خیال کریں اور یہ باطل ہے جیسا کہ مسلمانوں پر پوشیدہ نہیں آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی کیونکر آوے حالانکہ آپ کی وفات کے بعد وحی نبوت منقطع ہو گئی ہے اور آپ کے ساتھ نبیوں کو ختم کر دیا ہے۔

(حاشیہ البشری ترجمہ ص ۶۶، ۶۷، خزائن ص ۲۰۰ ج ۷)

تردید: اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے۔
(تجلیات الہیہ ص ۲۵، خزائن ص ۱۲ ج ۲۰)

(۳۴) قول مرزا: مسیح ایک شخص کی طرح دنیا میں چند روزہ زندگی بسر کر کے چلا گیا اور یہودیوں نے اس کی ذلت کیلئے بہت سا غلو کیا۔

(ازالہ کوہام ص ۳۸، خزائن ص ۳۰۰ ج ۳)

تردید: اور احادیث میں معتبر روایتوں سے ثابت ہے کہ ہمارے نبی ﷺ

نے فرمایا مسیح کی عمر ایک سو پچیس برس کی ہوئی ہے۔

(سج ہمدستان میں ص ۵۳ خزائن ص ۱۵ ج ۵۵)

”مسیح کو خدا نے ایسی برکت دی ہے کہ جہاں جائے وہ مبارک ہو گا سوالن سکوں سے نجات ہوتا ہے کہ اس نے خدا سے بڑی برکت پائی اور وہ فوت نہ ہوا جب تک اس کو ایک شاہانہ عزت نہ دی گئی۔“
(سج ہمدستان میں ص ۵۲ خزائن ص ۱۵ ج ۵۵)

(۳۵) قول مرزا: مرزا قادیانی کے مرید سید مولوی محمد سعید

صاحب طرابلسی کے الفاظ مرزا قادیانی کی کتاب (اتمام الحجہ ص ۲۱۲۰ خزائن ص ۸ ج ۲۹۹) کے حاشیہ پر یوں ہیں: ”اور حضرت عیسیٰ کی قبر بلکہ قدس میں ہے اور اب تک موجود ہے اور اس پر ایک گر جلدنا ہوا ہے اور وہ گر جاتمام گرجوں سے بڑا ہے اس کے اندر حضرت عیسیٰ کی قبر ہے اور اسی گرجا میں حضرت مریم صدیقہ کی قبر ہے۔“

تردید: خدا کا کلام قرآن شریف گواہی دیتا ہے کہ وہ مر گیا اور اس کی قبر سری نگر کشمیر میں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”وَأَوَيْنَهُمَا إِلَىٰ رُبُوعٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ“ یعنی ہم نے عیسیٰ اور اس کی ماں کو یہودیوں کے ہاتھ سے چا کر ایک ایسے پہاڑ میں پہنچا دیا جو آرام اور خوشحالی کی جگہ تھی اور مصلیٰ پانی کے چشمے اس میں جاری تھے سو وہی کشمیر ہے۔ اسی وجہ سے حضرت مریم کی قبر زمین شام میں کسی کو معلوم نہیں۔
(حقیقت الوحی ص ۱۰۱ حاشیہ خزائن ص ۲۲ ج ۱۰۳)

(۳۶) قول مرزا: یہودیوں اور عیسائیوں اور مسلمانوں پر باعث ان

کے کسی پوشیدہ گناہ کے یہ ابتلا آیا کہ جن راہوں سے وہ اپنے موعود نبیوں کا انتظار کرتے رہے ان راہوں سے وہ نبی نہیں آئے بلکہ چور کی طرح کسی اور راہ سے آگئے۔

(نزل المسح ص ۳۵ حاشیہ خزائن ص ۱۸ ج ۴۱۳)

تردید: اسلام میں کسی نبی کی تحقیر کفر ہے اور سب پر ایمان لانا فرض ہے
 جس مسلمانوں کو بڑی مشکلات پیش آتی ہیں کہ وہ دونوں طرف ان کے پیارے ہوتے
 ہیں میرا حال یا اللہ کے مقابل پر صبر کرنا بہتر ہے۔ کیونکہ کسی نبی کی اشارہ سے بھی
 تحقیر کرنا سخت معصیت ہے اور موجب نزول غضب الہی۔

(چشمہ معرفت حصہ دوم ص ۱۸۱ خزائن ص ۳۹۰ ج ۲۳)

سلسلہ بہائیہ
و
فرقہ مرزائیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذیل میں ایک نقشہ کے ذریعہ اس امر کو ثابت کیا جاتا ہے کہ مرزائی مذہب،
بہائی مذہب کی نقل ہے۔ غور سے پڑھئے :

۱..... بہائی: بابی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے قائل ہیں۔

(الفضل ۸ فروری ۱۹۲۳ء ص ۷)

مرزائی: حضرت مسیح ناصری آسمان کی طرف نہیں اٹھائے گئے بلکہ وہ
فوت ہو چکے ہیں۔

(تبلیغ ہدایت ص ۳۸ ط ۴)

۲..... بہائی: نازل ہونے والا اسرائیلی نہیں ہو گا بلکہ امت محمدیہ
میں سے ہو گا۔

(رسالہ تنقید صحیح ص ۱۲ ارنسٹ سمیوہائی مرزائی)

مرزائی: جس مسیح کا وعدہ دیا گیا ہے وہ اسی امت میں سے ہو گا۔

(تبلیغ ہدایت ص ۵۹ ط ۴)

۳..... بہائی: حضرت سید علی محمد باب کتب ”بیان“ کے چوتھے باب
تیسرے واحد میں لکھتے ہیں کہ میں مثل یحییٰ کے ہوں۔ اور من یرکبہ اللہ جل
ذکرہ مثل حضرت عیسیٰ کے ہیں۔

(حضرت بہاء اللہ کی تعلیمات ص ۷)

مرزائی: مجھے (مرزا قادیانی) مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ نہیں اور نہ
میں تاج کا قائل ہوں بلکہ مجھے تو فقط مثل مسیح ہونے کا دعویٰ ہے۔

(مسل ص ۲ حصہ ۲ ص ۵۲۸)

۴..... بہائی: حضرت بہاء اللہ نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ

۱۲۶۹ھ میں کیا اور آپ ۱۳۰۹ھ تک زندہ رہے۔ (الحکم ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۳ء ص ۴)

مرزائی: ماہ جمادی الثانی ۱۳۰۸ھ میں حضرت مرزا صاحب نے حکم الہی ظاہر کیا۔ کہ قرآن وحدیث میں جس مسیح کے آخری زمانہ میں آنے کا وعدہ دیا گیا ہے وہ میں ہوں۔ (مصل ص ۲ س ۱۳۸)

۵..... **بہائی:** حضرت یحیاء اللہ کا یہ دعویٰ تھا کہ مجھ پر خدا کی وحی نازل

ہوتی ہے (کتاب القرائید ص ۷ اردو الحکم ۱۰، انومبر ۱۹۰۳ء ص ۹ الدعویہ محبوب ص ۲۸ الحکم ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۳ء ص ۴)

مرزائی: مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ تھا کہ مجھ پر خدا کی وحی نازل ہوتی

ہے۔ (اربعین نمبر ۳ ص ۶ خزائن ص ۳۳۵ ج ۱، تحفہ گوژدیہ ص ۲۳، خزائن ص ۱۱۶ ج ۱)

۶..... **بہائی:** حضرت یحیاء اللہ بعد از دعویٰ وحی چالیس سال تک زندہ

رہے آپ اپنے دعویٰ پر اخیر دم تک قائم رہے۔

(الحکم ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۳ء ص ۴ الحکم ۱۰، انومبر ۱۹۰۳ء ص ۹ کتاب القرائید ص ۷ اردو)

مرزائی: اس (مرزا کے) دعویٰ اور وحی والہام پر ۲۵ سال سے زیادہ گزر

چکے ہیں۔ جو آنحضرت ﷺ کے ایام بعثت سے بھی زیادہ ہیں کیونکہ وہ ۲۳ برس کے

تھے اور یہ ۳۰ سال کے قریب۔ (حقیقت الوحی ص ۲۰۶ خزائن ص ۱۱۳ ج ۲۲)

۷..... **بہائی:** ”اگر نفسے کلامے را خود فرماید و بخدا وند

بندہ بافتر باوجلست عظمت نسیت د بدحق جل جلالہ بہمیں قدرت

اور اخذ فرمائند و ہلاک کند وملت ندید‘ اور اوکلامش رازائیل نمائد

چنان کہ درسورۃ مبارکہ حاقہ فرمودہ است ولو تقول علینا بعض

الاقاویل لاخذنا منہ بالیمن ثم لقطعنا منہ الوتین۰ الایہ و مقصود

حق جل جلالہ ازیں آیہ مبارکہ این است کہ اگر کلامے را بما یندو بہمیں قدرت اورا اخذ فرمانیم و عرف حیوۃ اور اقطع نمائم واحدے از شما مانع نتواند شد و نفسے حاجز این سخط نتواند کشت و این آیہ صریح است براینکہ ہرگز خداوند تبارک و تعالی مہلت نخواہند داد نفسے را کہ کلامے را بکذب باو نسبت دہد و کتابے را کہ خود تصنیف نمودہ باشد نام اور اوحی آسمانی نہدو آیات آلہیہ خواند“

(کتاب الفرائد ص ۱۸ اردو قاری ص ۲۴۲)

مرزائی: مفتری علی اللہ کبھی مظفر و منصور نہیں ہو سکتے خدا تعالیٰ اس کو بہت جلد بخ و بیاد سے اکھاڑ کر صفحہ دنیا سے اس کا نام و نشان مٹا دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”ولو تقول علیتنا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین“ (سورۃ الحاقہ) اور اگر تو ہماری طرف کوئی ایسی بات منسوب کرے۔ جو ہم نے نہیں بتائی تو ہم تجھ کو اس جرم میں ماخوذ کر کے تیری رگ جان کاٹ دیں گے۔

(عمل ص ۲ حصہ ۱۹۹)

۸..... یہائی: یہاء اللہ نے قتل کو حرام لکھا ہے۔ (حضرت یہاء اللہ کی تعلیمات ص ۲۲) حضرت یہاء اللہ کے مرید جہاد کے قائل نہیں ہیں اور نہ ہی وہ کسی غازی مددی پر ایمان رکھتے ہیں۔

(الحکم ۳۱ مئی ۱۹۰۵ء ص ۵ الفضل ۱۱۰ اکتوبر ۱۹۳۱ء تجلیات اردو ص ۷۶)

مرزائی:

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کیلئے حرام ہے اب جنگ اور قتل

اب آ گیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کے تمام جنگوں کا اب انتقام ہے

(شمیمہ تنقید گو لڑویہ ص ۳۹ خزائن ۷: ۷ ج ۱)

۹..... بہائی: صحیح بخاری کی حدیث میں وارد ہے کہ مسیح علیہ السلام جلا
کو موقوف کر دیں گے: ”ویضع الحرب اوزارها..... الخ“ اور جہاد شرع
محمدی میں جائز ہے۔ پس ایک جائز چیز کو اٹھا دینا سوائے حاکم یا اختیار کے کسی کا کام نہیں
ہے۔ (عمدہ المتعین ص ۸۸)

مرزائی: امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول
ﷺ نے فرمایا..... اور مسیح جنگ کو اٹھا دے گا۔ (عمل مع حصہ ۳ ص ۱۳۹: ۱۵۰)

۱۰..... بہائی: ”لوکان الایمان معلقاً“ والی حدیث صاف طور پر
یہاء اللہ کے متعلق ہے کیونکہ وہ صاف طور پر فارسی تھے۔ (اخبار الفضل ۲۵: ۲۹ اپریل ۱۹۲۲ء
ص ۷۷) یہاء اللہ تران کے قریب ”نور“ نامی گاؤں میں پیدا ہوئے تھے اور ایران کے
کیانی بادشاہوں کی یادگار ایک خاندان ”نور“ میں آباد تھا۔ (حضرت یہاء اللہ کی تعلیمات ص ۱۷)

مرزائی: جب الہام الہی نے حضرت مرزا صاحب کو واضح کر دیا کہ تم
فارسی الاصل ہو..... واقعی حضرت مسیح موعود حدیث: ”لوکان الایمان معلقاً
بالثریا لنالہ رجلا من فارس“ کے عین مصداق ہیں۔ (عمل مع حصہ ۲ ص ۲۶)

۱۱..... بہائی: حضرت یہاء اللہ کے مریدوں میں سے کئی اپنے عقائد کی
دجہ سے بے رحمی سے شہید کئے گئے ہیں۔ (الحکم ۳۱ مئی ۱۹۰۵ء ص ۵)

مرزائی: ہندوستان سے باہر احمدیوں کو جان کی قربانی کے مواقع بھی پیش

آئے حضرت مرزا صاحب کے حلقہ بگوشوں نے کس صبر بلکہ خوشی سے اس امتحان کو قبول کیا صاحبزادہ عبداللطیف صاحب اور ان کے شاگرد مولوی عبدالرحمان خان کو امیر کے حکم سے قتل کیا گیا۔ (تلیغ ہدایت ص ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳)

۱۲..... یہائی: حضرت یہاء اللہ نے ۱۸۹۲ء میں ۷۵ سال کی عمر میں انتقال کیا۔ ایران، خراسان، ہندوستان، برما، عراق، ترکی، شام، مصر میں یہائی موجود تھے۔ علاوہ ان ملکوں کے یورپ اور امریکہ کے تمام ملکوں میں یہائی موجود تھے اور آج چین و جاپان جنوبی افریقہ و آسٹریلیا بھی پہنچے ہوئے نہیں ہیں۔

(حضرت یہاء اللہ کی تعلیمات ص ۶۱)

مرزائی: اب دنیا کے ہر ایک حصہ میں احمدی موجود ہیں۔ مثلاً افریقہ میں امریکہ میں انگلستان میں مصر میں ماریشس میں چین میں آسٹریلیا میں افغانستان میں غرض ہر ایک جگہ پر احمدی موجود ہیں۔ (الفضل ۸ فروری ۱۹۲۳ء ص ۸ کالم ۳)

۱۳..... یہائی: حضرت یہاء اللہ فرماتے ہیں کہ خدا نے گواہی دی ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ جو اس کے پاس سے آیا ہے۔ اس کا پوشیدہ بھید اور رمز مخزون لوگوں کے لئے کتاب اعظم اور اہل عالم کے لئے آسمان کرم ہے۔ مخلوق کے لئے وہی اس کی بڑی نشانی اور دنیا کی چیزوں میں اعلیٰ درجہ کی صفوں کا مطلع ہے۔ اس سے وہ چیز ظاہر ہوئی جو ازل میں مخفی اور دیکھنے والوں کی نظر سے پوشیدہ تھی۔ وہی شخص ہے جس کے ظہور کی خدا تعالیٰ نے اپنی اگلی پچھلی سب کتابوں میں بشارت دی ہے۔ (ترجمہ الواح مبارکہ تجلیات ص ۱۲ اردو)

مرزائی: جناب مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابیں اور ان کے مریدوں کی تحریریں پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا دعویٰ تھا کہ آپ وہ شخص ہیں جس کے

ظہور کی خدا تعالیٰ نے اپنی اگلی پچھلی سب کتبوں میں بشارت دی ہے۔ مثلاً کہا گیا ہے کہ آپ مسیح موعود، مہدی، راجل فارس، حارث بدھ، کرشن اوتار، رام، زردشت کے وعدے کے میا ہیں۔ (انوار خلافت ص ۱۸۰ تا ۱۶۶ خلاصہ الفضل مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۲۴ء ص ۵)

۱۴..... بہائی: حضرت بہاء اللہ نے فرمایا ہے کہ ان کے مخالفوں میں سے بعض کہتے ہیں کہ یہ شخص خدائی کا دعویٰ کرتا ہے۔ (ترجمہ تجلیات ص ۳)

مرزائی: حضرت مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں کہ آپ کے مخالف مولویوں نے شور مچایا ہے کہ اس شخص نے خدائی کا دعویٰ کیا۔ (چشمہ سحبی ص ۳۳ حاشیہ خزائن ۶۷ ج ۲ ص ۲۰)

۱۵..... بہائی: علماء احمدیہ میں سے قاضی ظہور الدین صاحب اکمل نے (تشہید الاذہان بابت ماہ دسمبر ۱۹۲۱ء ص ۷۱۰ تا ۷۱۱) ریویو بابت ماہ اکتوبر ۱۹۲۴ء ص ۲۵۵ تا ۲۵۶ ریویو بابت ماہ نومبر ۱۹۲۴ء ص ۳۲۵ تا ۳۲۶) اور مولوی فضل الدین صاحب وکیل نے (ریویو بابت ماہ جنوری ۱۹۲۵ء ص ۱۷) پر لکھا ہے کہ: ”بہاء اللہ مدعی الوہیت تھا۔ حالانکہ حضرت بہاء اللہ بار بار خدا کو خالق قرار دیتے ہیں..... اور خود حضرت بہاء اللہ نے اس زمانہ میں تمام مخلوقات کے بادی بننے کا دعویٰ کیا تھا۔“ (ریویو آف ریلجی بابت ماہ اپریل ۱۹۰۸ء ص ۱۲۳ تا ۱۳۰ ج ۷ ش ۳)

مرزائی: قاضی اکمل صاحب اور مولوی فضل دین صاحب وکیل نے لکھا ہے کہ مرزا صاحب کے مخالف لوگوں نے کہا کہ جناب مرزا قادیانی مدعی الوہیت تھے۔ (تشہید الاذہان بابت ماہ اگست ۱۹۱۳ء ص ۳۸۶ نم الکیل ص ۸۷) حالانکہ حضرت مرزا قادیانی بیسیوں جگہ صرف اللہ تعالیٰ وحدہ لا شریک کو ہی خالق ارض و سماویان فرما چکے ہیں۔ (نعم الکیل ص ۹۳)

۱۶..... بہائی: ”و دیگر تلویح ہمیں يك آیتہ کافی راست

قوله تعالى فى سورة البقرة والذين يؤمنون بما انزل اليك وما انزل من قبلك وبالاخرة هم يوقنون يعنى آجنتاں كسانے كه ايمان آورده اند بآنچه فرو فرستاده شده بسوئے تو از او امرنواهى از حكام الهى آنچه و بآنچه نازل و فرستاده شده قبل از توو آنچه نازل مے شو بغير تو يعنى در آخر زمان موقن شونند و در حق چنين اشخاص مے فرمائے .

اولئك على هدى من ربهم واولئك هم المفلحون و بالاخرة راجون بحساب ابجد بيروى آمدے مے شود هزارو دويست وسى و پنج و مطابق مے آيد باسنه تولد حضرت اعلى روح من فى الملك له الغداء و تولد آنحضرت بحسب ظاهر در ملك فارس در سال ۱۲۵۳ هـ در عزه محرم الحرام بوده “
(كتاب بحر العرفان ص ۱۳۱)

مرزائی: ظاہر ہے کہ: ”ما انزل اليك من قبلك“ کے بعد اس (خدا) نے وبالآخرۃ کے فقرہ کو لا کر بتا دیا کہ جس طرح قبل والی وحی کے ساتھ ایمان لانا ضروری ہے۔ اسی طرح آخری وحی کے ساتھ ایمان اور ایقان لانا ضروری ہے۔ اب غور کر کے دیکھ لیں کہ آیت: ”والذين يؤمنون بما انزل اليك“ میں زمانہ حال اور ماضی اور مستقبل کی وحی کا ذکر ہے کہ نہیں اليك میں آنحضرت کی وحی جو زمانہ حال کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اور قبلك سے پہلے انبیاء کی وحی جو زمانہ ماضی کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اور بالاخرۃ سے مسیح موعود کی وحی جو زمانہ مستقبل کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اور یہ وہم کہ بالاخرۃ مراد قیامت ہے ملحوظ سیاق کلام کے درست نہیں۔

(رسالہ مباحثہ لاہور ص ۲۹ ضمیمہ پریس لاہور ناشر دارالکتب احمدیہ لاہور)

۷ بہائی: وہ عورت جس کا ذکر بارہویں باب کی پہلی آیت میں

ہے اس کو ایسا ظاہر کیا گیا ہے کہ گویا اس کا لباس شمشے ہے اور قمر اس کے پاؤں تلے ہے اور اس کے سر پر بارہ ستاروں کا تاج ہے۔ باقی اس کی تاویل یہ کرتے ہیں کہ اس سے مراد مذہب اسلام ہے اور شمس و قمر سے مراد دو عظیم الشان سلطنتیں ہیں۔ یعنی ایران و روم کیونکہ سورج فارس کا نشان ہے اور چاند ترکی یعنی سلطان روم کا نشان ہے اور بارہ ستاروں سے مراد ۱۲ امام لئے گئے ہیں..... پھر چھٹی آیت کے ۱۲۶۰ دنوں کو لے کر شمشے سالوں میں تبدیل کیا گیا اور اس طرح وقت ۸۴۴ء کے مطابق کیا گیا ہے..... جب کہ حضرت باب ظاہر ہوئے تھے۔ (ریویو ج ۷ نمبر ۳ ص ۹۱، ۹۰ مارچ ۱۹۰۸ء)

مرزائی: مکاشفات یوحنا ۱۲:۱ میں ہے ایک عورت سورج اوڑھے ہوئے چاند اس کے پاؤں تلے اور سر پر بارہ ستاروں کا تاج اور وہ ۱۲۶۰ دن تک چھوڑی گئی۔ یہ اسلام کی حالت ہے۔ سورج نبی کریم بارہ ستارے بارہ مجدد اور چاند مسیح موعود (مرزا قادیانی) اور ۱۲۶۰ ہجری پیدائش مسیح موعود کا سال (ریویو ریلینجز ماہ مئی ۱۹۲۲ء ص ۱۵۳) ۱۸..... بہائی: کتاب بحر العرفان..... میں قرآن شریف کی مندرجہ

ذیل آیات سے علی محمد (حضرت باب) کی آمد کا اشارہ نکالا گیا ہے: ”یسئل ایان یوم القيامة فاذا ابرق البصر و خسف القمر و جمع الشمس والقمر.....“ حضرت باب (علی محمد) کا نام کھلے طور پر ان آیات مبارکہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ خسف قمر سے مراد اسلامی شریعت کا منسوخ ہونا ہے اور جمع شمس و قمر حضرت باب سید علی محمد کے نام کے قائم مقام ہے اس طرح پر کہ شمس سے مراد محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ اور قمر سے مراد علی ہیں اور ان دونوں کے جمع ہونے سے مراد ایسا آدمی ہے۔ جس کا نام محمد اور علی کے الفاظ سے مرکب ہوگا۔ (ریویو آف ریلینجز ج ۷ نمبر ۱۲ مارچ ۱۹۰۸ء ص ۸۶، ۸۵)

مرزائی: حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے ثبوت دعویٰ کے لئے ماہ

رمضان میں کسوف و خسوف ہوگا۔ جس کی تائید میں اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں یوں فرماتا ہے: ”فاذا برق البصر وخسف القمر وجمع الشمس والقمر يقول الانسان يومئذ اين المفر.....“ ”سوا یا ہی ہوا۔“

(عمل ص ۲۷ ص ۳۳)

۱۹..... بہائی: ہم قرآن مجید کی آیت درج کرتے ہیں۔ جس میں صاف

وعدہ ہے کہ اور بھی مظاہر الہی دنیا میں آئیں گے۔ سورہ اعراف میں فرمایا ہے: ”یا بنی آدم اما یایتنکم رسل منکم یقصون علیکم آیاتی فمن اتقی واصلح فلا خوف علیہم ولا هم یحزنون“ اس آیت مبارکہ میں نہایت صراحت سے مستقبل کی خبر دی ہے کیونکہ لفظ یایتنکم کو نون تاکید سے مؤکد کیا ہے اور یایتنکم فرمایا ہے جس کے صاف معنی ہیں کہ ضرور بالضرور آئیں گے تم میں رسول تم میں سے اور میری آیات تم پر پڑھیں گے۔ پس جو پرہیزگاری اور نیکوکاری کرے گا۔ اس کو کوئی خوف نہیں ہے۔ (کتاب الفرد ص ۳۱۴)

مرزائی: ”یا بنی آدم اما یایتنکم رسل منکم یقصون

علیکم آیاتی فمن اتقی واصلح فلا خوف علیہم ولا هم یحزنون“ اے فرزند ان آدم جب کبھی تم میں رسول آئیں میری آیات تم کو پڑھ کر سنائیں۔ پس جو شخص تقویٰ اور اصلاح سے کام لے گا۔ اس پر کوئی خوف اور حزن نہ ہوگا..... ایک وعدہ ہے قانون مستمرہ پر ذکر کر رہی ہے۔ پس رسولوں کی آمد تا قیامت غیر منقطع ہے۔ (کتاب النبوۃ فی القرآن ص ۵۲ باب دوم)

۲۰..... بہائی: مرزا محمود صاحب (ایرانی) بہائی نے اس امر کو تسلیم کیا

ہے کہ نبوت دو قسم کی ہوتی ہے۔ شرعی اور غیر شرعی (الفضل ۲۹ جولائی ۱۹۲۳ء ص ۷۷ کالم ۱)

مرزائی: یہ تو صحیح ہے کہ نبوت دو قسم کی ہوتی ہے۔ شریعت والی اور بغیر شریعت کے۔
(الفضل ۳ جولائی ۱۹۲۳ء ص ۸ کالم ۳)

۲۱..... بہائی: ”وہ کذا یہود منتظر اندکہ بنص صریح خداوند تبارک و تعالیٰ اور اصحاب چہارم کتاب ملاکی ایلیائے پیغمبر یعنی الیاس کہ باعتقاد یہود و نصاریٰ و مسلمین بآسمان صعود نمود قبل از ظہور مسیح از آسمان نازل شود“
(کتاب الفرائد ص ۳۲۰)

مرزائی: ایلیانی کا آسمان سے اترنا اور خلق اللہ کی ہدایت کے لئے دنیا میں آنا بائبل میں اس طرح پر لکھا ہے کہ ایلیانی جو آسمان پر اٹھایا گیا۔ پھر دوبارہ وہی نبی دنیا میں آئے گا۔ ان ظاہری الفاظ پر یہودیوں نے سخت پنجہ مارا ہوا ہے۔
(ازالہ لوہام ص ۱۷، ۱۸ خزائن ص ۱۳۶ ج ۳)

۲۲..... بہائی: ہر چند حضرت بہاء اللہ عز اسمہ الاعلیٰ کا پبلک اودعا ۱۸۲۳ء مطابق ۱۲۸۰ھ میں حضرت باب روحی لہ الفداء کے ظہور سے انیس سال بعد تھا لیکن اس اظہار اور اودعا کی ابتداء دارالسلام بغداد میں ہوئی تھی نہ کہ سر زمین بیت المقدس میں لیکن طلعت موعود کا مشی و خرام اس زمین معبود میں جو حضرت دانیال کی ان آیات کا مصداق کامل تھا۔ وہ ۱۸۷۳ء مطابق ۱۲۹۰ھ میں ظہور حضرت باب کے ۳۰ سال بعد واقع ہوا اور یہ بالکل ٹھیک ہے کیونکہ حضرت دانیال کی یہ تاریخ اور ان کا یہ وعدہ دور و درزول موعود کے وسیلہ سے ارض مقدسہ کی صفائی کے لئے تھا۔

(احقاق الحق حصہ اول ص ۳۶)

مرزائی: دانیال نبی کی کتاب میں مسیح موعود کے ظہور کا زمانہ وہی لکھا ہے

جس میں خدا نے مجھے (مرزا) مبعوث فرمایا لکھا ہے۔ اور جس وقت سے دائمی قربانی موقوف کی جائے گی اور مکروہ چیز جو خراب کرتی ہے۔ قائم کی جائے گی ۱۲۹۰ دن ہوں گے۔ مبارک وہ جو انتظار کرتا ہے اور ۱۳۳۵ روز تک آتا ہے۔ اس پیشگوئی میں مسیح موعود کی خبر ہے..... ۱۲۹۰ء میں یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے شرف مکالمہ و مخاطبہ پا چکا تھا۔ پھر آخری زمانہ اس مسیح موعود کا دانیال ۱۳۳۵ برس لکھتا ہے۔

(حقیقت الوحی ص ۲۰۰ ۱۹۹۲ء خلاصہ 'خزانہ' ص ۷۰ ۲۰۸ ج ۲۲)

۲۳..... بہائی: حضرت بہاء اللہ نے صاحب شریعت ہونے کا دعویٰ

(مفسدین کی گرفتاری ص ۲۴)

کیا تھا۔

مرزائی: حضرت مرزا قادیانی نے (اربعین نمبر ص ۷۸ پر) صاحب شریعت

ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ (الہدوی القرآن ص ۷۴ حاشیہ، الفضل ۲۷ اپریل ۳ مئی ۱۹۱۶ء ص ۵، الفضل ۱۹

جولائی ۱۹۱۳ء ص ۳، تنجید الازہان ج ۱۰ نمبر ۲۵ ص ۲۳)

۲۴..... بہائی: حضرت بہاء اللہ نے آنحضرت ﷺ کو خاتم الانبیاء

لکھا ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:

”قلم اعلیٰ نظر باستدعائے آنجناب علیہ السلام مراتب و مقامات

عصمت کبریٰ لا ذکر نمود و مقصود آنکہ کل بیقین مبین بدانند کہ

خاتم الانبیاء روح ماسویہ فداہ در مقام خود شبیہ و مثل و شریک

نداشتہ اولیاء صلوٰۃ اللہ علیہم بکلمہ او خلق شدہ اند ایشان بعد

از واعلم و افضل عباد بودہ اند و در منتهی رتبہ عبودیت قائم تقدیس

ذات الہی از شبہ و مثل و تنزیہ کینونش از شریک و شبیہ

بآنحضرت ثابت و ظاہر امنیت مقام توحید حقیقی و تفرید معنوی و

حزب قبل ازیں مقام کماحقہ محروم و ممنوع حضرت نقطہ روح
ماسویہ فداہ مے فرماید اگر حضرت خاتم بکلمہ ولایت نطق نمے
فرمود ولایت خلق نمے شد“

(مسند کبریٰ ص ۳۶ کتب ہند آگرہ مورخہ ۹۷۱ھ اکتوبر ۱۹۲۳ء ص ۳)

مرزائی: حضرت مرزا قادیانی نے آنحضرت ﷺ کو خاتم الانبیاء تسلیم کیا
ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

”جو اخلاق فاضلہ حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کا قرآن شریف میں ذکر ہے۔ وہ
حضرت موسیٰ سے ہزار ہا درجہ بڑھ کر ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ حضرت
خاتم الانبیاء ﷺ تمام ان اخلاق فاضلہ کا جامع ہے جو نبیوں میں متفرق طور پر پائے
جاتے تھے۔ اور نیز آنحضرت ﷺ کے حق میں فرمایا ہے: ”انک لعلیٰ خلق
عظیم“ تو خلق عظیم پر ہے اور عظیم کے لفظ کے ساتھ جس چیز کی تعریف کی
جائے وہ عرب کے محاورہ میں اس چیز کی انتہائے کمال کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔“

(برائین احمدیہ ص ۵۰۸ خزائن ص ۶۰۶ ج ۱، عمل ص ۲ حصہ ۲ ص ۵۳۱)

۲۵..... بہائی: سب کے عقیدوں میں یہ بات جمی ہوئی ہے کہ ہمارے
پیغمبر خاتم ہیں سب پیغمبروں کے ان کے بعد کوئی ظہور نئی شریعت لے کر ظاہر نہیں
ہوگا۔ حالانکہ حضرت سرور کائنات کے خاتم النبیین ہونے میں اور حدیث: ”لانیبی
بعدی“ کی سچائی میں ذرہ بھر شک نہیں۔

(المعیار الصحیح ص ۱۳۱/۱۳۲)

مرزائی: میں نے حمایت البشریٰ کو اول سے آخر تک پڑھا۔ اس میں کہیں
بھی ان جھوٹے مولویوں کے دعویٰ کا ثبوت نہ پایا۔ بلکہ حضرت مسیح موعود وہاں

فرماتے ہیں کہ علماء نے جو میری نسبت یہ مشہور کر رکھا ہے کہ میں آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین نہیں مانتا یہ حدیث: ”لا نبی بعدی“ کو نہیں مانتا۔ یہ سب ان علماء سوکا ہی افتراء ہے۔
(ختم نبوت کی حقیقت ص ۸۳ مصنفہ عمر الدین قادری)



انجیل بر نباس
اور
حیات مسیح

بسم الله الرحمن الرحيم

اقوال مرزا قادیانی: (۱)..... انجیل برنباس میں صریح نام

آنحضرت ﷺ جو محمد ہے درج ہے..... جس طرح نوکروں کے آنے اور بیٹے کے آنے سے مراد وہ نبی تھے جو قافو قاف آتے گئے۔ اسی طرح اس تمثیل میں مالک باغ کے آنے سے بھی مراد ایک بڑا نبی ہے جو نوکروں اور بیٹوں سے بڑھ کر ہے۔ جس پر تیسرا درجہ قرب کا ختم ہوتا ہے وہ کون ہے۔ وہی نبی ہے جس کا اسی انجیل متی میں فارقلیط کے لفظ سے وعدہ دیا گیا ہے اور جس کا صاف اور صریح نام محمد رسول اللہ انجیل برنباس میں موجود ہے۔ (سرمد چشم آریہ ص ۲۳۹، ۲۴۰ خزائن ص ۲۸، ۲۹ ج ۲)

(۲)..... برنباس کی انجیل میں جس کو میں نے چشم خود دیکھا ہے حضرت عیسیٰ کے صلیب پر فوت ہونے سے انکار کیا گیا ہے۔

(کشف افشاء ص ۲۹ حاشیہ، خزائن ص ۱۱ ج ۱۴)

(۳)..... برنباس کی انجیل میں جو غالباً لندن کے کتب خانہ میں بھی ہوگی یہ

بھی لکھا ہے کہ مسیح مصلوب نہیں ہوا اور نہ صلیب پر جان دی۔

(سیح ہندوستان میں ص ۲۱، ۲۰ خزائن ص ۱۵ ج ۱۵)

(۴)..... انجیل برنباس میں حضرت مسیح علیہ السلام کے سولی ملنے سے انکار

(تزیان القلوب ص ۵۰، خزائن ص ۱۵ ج ۱۵)

کیا گیا ہے۔

(۵)..... اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ (یعنی عیسائی) دلی اطمینان سے نہ کسی

کتاب کو جعلی کہہ سکتے ہیں نہ اصلی ٹھہرا سکتے ہیں۔ اپنی اپنی رائیں ہیں اور سخت تعصب کی وجہ سے وہ انجیلیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں ان کو یہ لوگ جعلی قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ برنباس کی انجیل جس میں نبی آخر الزمان ﷺ کی نسبت پیشگوئی ہے وہ اسی

وجہ سے جعلی قرار دی گئی ہے کہ اس میں کھلے کھلے طور پر آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی موجود ہے۔ چنانچہ سیل صاحب نے اپنی تفسیر میں اس قصہ کو بھی لکھا ہے کہ ایک عیسائی راہب اسی انجیل کو دیکھ کر مسلمان ہو گیا تھا۔ غرض یہ بات خوب یاد رکھنی چاہئے کہ یہ لوگ (یعنی عیسائی) جس کتاب کی نسبت کہتے ہیں کہ یہ جعلی ہے یا جھوٹا ہے ایسی باتیں صرف دو خیال سے ہوتی ہیں۔ نمبر ۱..... ایک یہ کہ وہ قصہ یادہ کتاب اناجیل کے مروجہ کے مخالف ہوتی ہے۔ نمبر ۲..... دوسری یہ کہ وہ قصہ یادہ کتاب قرآن شریف سے کسی قدر مطابقت ہوتی ہے۔ (چشمہ سبکی ص ۳، خزائن ص ۳۱ ج ۲۰)

اقول: جناب مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں ”انجیل برنباس“ کا ذکر خیر تو کیا ہے مگر جناب نے کھل کر یہ نہیں بتایا کہ اس انجیل میں کیا لکھا ہے۔ صرف اس فقرے پر ہی کفایت کی ہے کہ: ”انجیل برنباس میں حضرت مسیح علیہ السلام کے سولی سے انکار کیا ہے۔“ (زین القلوب ص ۵۰، خزائن ص ۲۴۰ ج ۱۵)

اب میں ذیل میں انجیل برنباس کے اردو ترجمے (مطبوعہ ۱۹۱۶ء حمید پریس سٹیم پریس لاہور) سے کچھ اقتباسات درج کرتا ہوں:

فصل ۲۱۵:

- (۱)..... اور جبکہ سپاہی یسودا کے ساتھ اس جگہ کے نزدیک پہنچے جس میں یسوع تھا۔ یسوع نے ایک بھاری جماعت کا نزدیک آنا سنا۔ (۲)..... تب اس لئے وہ ڈر کر گھر میں چلا گیا۔ (۳)..... اور گیارہوں شاگرد سو رہے تھے۔ (۴)..... پس جب کہ اللہ نے اپنے بندہ کو خطرہ میں دیکھا۔ اپنے سفیروں جبرائیل، میخائیل، فائیل اور یل کو حکم دیا کہ یسوع کو دنیا سے لے لیویں۔ (۵)..... تب پاک فرشتے آئے اور یسوع کو دکن کی طرف دیکھائی دینے والی کھڑکی سے لے لیا۔ (۶)..... پس وہ اس کو اٹھالے گئے اور

تیسرے آسمان میں ان فرشتوں کی صحبت میں رکھ دیا۔ جو کہ ابد تک اللہ کی تسبیح کرتے رہیں گے۔“
(انجیل مٹیاں فصل ۲۱۵ ص ۲۹۷)

فصل ۲۱۶:

(۱)..... اور یہود اذور کے ساتھ اس کمرہ میں داخل ہوا جس میں سے یسوع اٹھایا گیا تھا۔ (۲)..... اور شاگرد سب کے سب سو رہے تھے۔ (۳)..... تب عجیب اللہ نے ایک عجیب کام کیا۔ (۴)..... پس یہود ابولی اور چرے میں بدل کر یسوع کے مشابہ ہو گیا۔ یہاں تک کہ ہم لوگوں نے اعتقاد کیا کہ وہی یسوع ہے۔ (۵)..... لیکن اس نے ہم کو جگانے کے بعد تلاش کرنا شروع کیا تھا۔ تاکہ دیکھے معلم کہاں ہے۔ (۶)..... اس لئے ہم نے تعجب کیا اور جواب میں کہا اے سید تو ہی تو ہمارا معلم ہے۔ (۷)..... پس تو اب ہم کو بھول گیا۔ (۸)..... مگر اس (یسودا) نے مسکراتے ہوئے کہا۔ کیا تم احق ہو کہ یسودا اخر وطی کو نہیں پہچانتے۔ (۹)..... اور اسی اثناء میں کہ وہ یہ بات کہہ رہا تھا۔ سپاہی داخل ہوئے اور انہوں نے اپنے ہاتھ یسودا پر ڈال دیئے۔ اس لئے کہ وہ (یسودا) ہر ایک وجہ سے یسوع کے مشابہ تھا۔ (۱۰)..... لیکن ہم لوگوں نے جب یسودا کی بات سنی اور سپاہیوں کا گردہ دیکھا تب ہم دیوانوں کی طرح بھاگ نکلے۔ (۱۱)..... اور یوحنا جو کہ کتان کے لحاف میں لیٹا ہوا تھا جاگ اٹھا اور بھاگا۔ (۱۲)..... اور جب ایک سپاہی نے اسے کتان کے لحاف کے ساتھ پکڑ لیا تو وہ کتان کا لحاف چھوڑ کر بھاگ نکلا۔ اس لئے کہ اللہ نے یسوع کی دعا سن لی اور گیارہ شاگردوں کو آفت سے بچا دیا۔ (س ۲۹۷)

فصل ۲۱۷:

(۱۷)..... جب کاہنوں کے سرداروں نے معہ کاہنوں اور فرسیوں کے دیکھا کہ یسودا تازیانوں کی ضرب سے نہیں مرا اور جبکہ وہ اس سے ڈرتے تھے کہ

ہیلاطوس یہود کو رہا کر دے گا۔ انہوں نے حاکم کو روپیوں کا ایک انعام دیا۔ اور حاکم نے وہ انعام لے کر یہود کو کاتبوں اور فریسیوں کے حوالہ کر دیا۔ گویا کہ وہ مجرم ہے جو موت کا مستحق ہے۔ (۷۸)..... انہوں نے یہود کے ساتھ ہی دو چوروں پر صلیب دیئے جانے کا حکم لگایا۔ (۷۹)..... تب وہ لوگ یہود کو جمعہ پہاڑ پر لے گئے۔ جہاں کہ مجرموں کو پھانسی دینے کی انہیں عادت تھی اور وہاں اس کو ننگا کر کے صلیب پر لٹکایا۔ اس کی تحقیر میں مبالغہ کرنے کے لئے۔ (۸۰)..... اور یہود نے کچھ نہیں کیا سوا اس چیخ کے کہ اے اللہ تو نے مجھ کو کیوں چھوڑ دیا۔ اس لئے کہ مجرم تو جگیا اور میں ظلم سے مر رہا ہوں۔ (۸۱)..... میں سچ کہتا ہوں کہ یہود کی آواز اور اس کا چہرہ اور اس کی صورت یسوع سے مشابہ ہونے میں اس حد تک پہنچ گئی تھی کہ یسوع کے سب شاگردوں اور اس پر ایمان والوں نے اس کو یسوع ہی سمجھا۔ (ص ۳۰۲)

فصل ۲۱۹:

(۵)..... اور وہ فرشتے جو کہ مریم پر محافظ تھے۔ تیسرے آسمان کی طرف چڑھ گئے۔ جہاں کہ یسوع فرشتوں کی ہمراہی میں تھا اور اس سے سب باتیں بیان کیں۔ (۶)..... لہذا یسوع نے اللہ سے منت کی کہ وہ اس کو اجازت دے کہ یہ اپنی ماں اور اپنے شاگردوں کو دیکھ آئے۔ (۷)..... تب اس وقت رحمن نے اپنے چاروں نزدیکی فرشتوں کو جو کہ جبرائیل اور میخائیل اور رافائیل اور اوریل ہیں حکم دیا کہ یہ یسوع کو اس کی ماں کے گھر اٹھا کر لے جائیں۔ (۸)..... اور یہ کہ متواتر تین دن کی مدت تک وہاں اس کی نگہبانی کریں۔ (۹)..... اور سوائے لوگوں کے جو یسوع کی تعلیم پر ایمان لائے ہیں اور کسی کو اسے نہ دیکھنے دیں۔ (۱۰)..... پس یسوع روشنی سے گھبرا ہوا اس کمرہ میں آیا۔ جس کے اندر کنواری مریم معہ اپنی دو بہنوں اور مرثا اور مریم مجدلیہ اور لحازر اور اس لکھنے والے (یعنی برنباں) اور یوحنا اور یعقوب اور بطرس کے مقیم تھی۔ (۱۱)..... تب یہ

سب خوف سے بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ گویا کہ وہ مردے ہیں۔ (۱۲)..... پس یسوع نے اپنی ماں کو اور دونوں کو یہ کہتے ہوئے زمین سے اٹھایا۔ (۱۳)..... تم نہ ڈرو اس لئے کہ میں ہی یسوع ہوں اور نہ ردّ کیونکہ میں زندہ ہوں نہ کہ مردہ۔ (۱۴)..... تب ان میں سے ہر ایک دیر تک یسوع کے آجانے کی وجہ سے دیوانہ سا رہا۔ (۱۵)..... اس لئے کہ انہوں نے پورا پورا اعتقاد کر لیا تھا کہ یسوع مر گیا ہے۔ (۱۶)..... پس اس وقت کنواری مریم نے روتے ہوئے کہا: اے میرے بیٹے! تو مجھ کو بتا کہ اللہ نے تیری موت کو تیرے قرابت مندوں اور دوستوں پر بدنامی کا دھبہ رکھ کر اور تیری تعلیم کو داغدار کر کے کیوں گوارا کیا؟ بحالیکہ کہ خدا نے تجھ کو مردوں کے زندہ کر دینے پر قوت دی تھی۔ (۱۷)..... پس تحقیق ہر ایک جو کہ تجھ سے محبت رکھتا تھا۔ وہ مثل مردہ کے تھا۔ (ص ۳۰۴)

فصل ۲۲۰

(۱)..... یسوع نے اپنی ماں سے گلے مل کر جواب دیا: اے میری ماں! تو مجھے سچا مان کیونکہ میں تجھ سے سچائی کے ساتھ کہتا ہوں کہ میں ہر گز نہیں مرا ہوں (۲)..... اس لئے کہ اللہ نے مجھ کو دنیا کے خاتمہ کے قریب تک محفوظ رکھا ہے۔ (۳)..... اور جبکہ یہ کہا چاروں فرشتوں سے خواہش کی کہ وہ ظاہر ہوں اور شہادت دیں کہ بات کیونکر تھی؟۔ (۴)..... تب جو نہی فرشتے چار چپکتے ہوئے سورجوں کی مانند ظاہر ہوئے یہاں تک کہ ہر ایک دوبارہ گھبراہٹ سے بے ہوش گر پڑا گویا کہ وہ مردہ ہے۔ (۵)..... پس اس وقت یسوع نے فرشتوں کو چار چادریں کتان کی دیں تاکہ وہ ان سے اپنے تئیں ڈھانپ لیں کہ اس کی ماں اور اس کے رفیق انہیں دیکھ نہ سکیں اور صرف ان کو باتیں کرتے سننے پر قادر ہوں۔ (۶)..... اور اس کے بعد کہ ان لوگوں میں سے ہر ایک اٹھایا انہیں یہ کہتے ہوئے تسلی دی کہ یہ فرشتے اللہ کے اپنی ہیں۔

(۷)..... جبرائیل جو کہ اللہ کے بھیدوں کا اعلان کرتا ہے اور میخائیل جو کہ اللہ کے دشمنوں سے لڑتا ہے۔ (۹)..... اور رافائیل مرنے والوں کی روحیں نکالتا ہے۔ (۱۰)..... اور اوریل جو کہ روزِ اخیر (قیامت) میں لوگوں کو اللہ کی عدالت کی طرف بلائے گا۔ (۱۱)..... پھر چاروں فرشتوں نے کنواری سے بیان کیا کہ کیونکر اللہ نے یسوع کی جانب فرشتے بھیجے اور یسوع کی (صورت) کو بدل دیا تاکہ وہ اس عذاب کو بھگتے جس کے لئے اس نے دوسرے کو بھیجا تھا۔ (۱۲)..... اس وقت اس لکھنے والے (یعنی برنباس حواری) نے کہا: اے معلم کیا مجھے جائز ہے کہ تجھ سے اس وقت بھی اسی طرح سوال کروں جیسے کہ اس وقت جائز تھا جبکہ تو ہمارے ساتھ مقیم تھا۔ (۱۳)..... یسوع نے جواب دیا: برنباس تو جو چاہے دریافت کر میں تجھ کو جواب دوں گا۔ (۱۴)..... پس اس وقت اس لکھنے والے (یعنی برنباس حواری) نے کہا: اے معلم اگر اللہ رحیم ہے تو اس نے ہم کو یہ خیال کرنے والا بنا کر اس قدر تکلیف کیوں دی؟ کہ تو مردہ تھا؟۔ (۱۵)..... تحقیق تیری ماں تجھ کو اس قدر روئی کہ (ص ۳۰۵) مرنے کے قریب پہنچ گئی۔ (۱۶)..... اور اللہ نے یہ روار کھا کہ تجھ پر حجم پہاڑ پر چوروں کے مابین قتل ہونے کا دھبہ لگے۔ حالانکہ تو اللہ کا قدوس ہے۔ (۱۷)..... یسوع نے جواب میں کہا کہ اے برنباس تو مجھ کو سچا مان کہ اللہ ہر خطا پر خواہ کتنی ہی ہلکی کیوں نہ ہو بڑی سزا دیا کرتا ہے کیونکہ اللہ گناہ سے غضبناک ہوتا ہے۔ (۱۸)..... پس اس لئے کہ جب کہ میری ماں اور میرے ان وفادار شاگردوں نے جو کہ میرے ساتھ تھے مجھ سے دنیاوی محبت کی نیک کردار خدا نے اس محبت پر موجودہ رنج کے ساتھ سزا دینے کا ارادہ کیا تاکہ اس پر دوزخ کی آگ کے ساتھ سزا دی نہ کی جائے۔ پس جبکہ آدمیوں نے مجھ کو اللہ اور اللہ کا بیٹا کہا تھا مگر یہ کہ میں خود دنیا میں بے گناہ تھا۔ اس اللہ نے ارادہ کیا کہ اس دنیا میں آدمی یسوع کی موت سے مجھ سے ٹھٹھا کریں۔ یہ خیال کر کے کہ وہ میں ہی ہوں جو کہ

صلیب پر مرا ہوں۔ تاکہ قیامت کے دن میں شیطان مجھ سے ٹھٹھانہ کریں۔
(۲۰)..... اور یہ بدنامی اس وقت تک باقی رہے گی جب کہ محمد رسول اللہ آئے گا جو کہ
آتے ہی اس فریب کو ان لوگوں پر کھول دے گا جو کہ اللہ کی شریعت پر ایمان لائیں
گے۔ (ص ۳۰۶)

فصل ۲۲۱:

(۲۴)..... پھر یسوع کو چاروں فرشتے ان لوگوں کی آنکھوں کے سامنے
آسمان کی طرف اٹھالے گئے۔ (ص ۳۰۸)

نوٹ: جو کہ کتاب انجیل برنباس سے اوپر لکھا گیا ہے اس کا خلاصہ مطلب
یہ ہے کہ:

(۱)..... یہود اسکر یو طی حضرت مسیح علیہ السلام کا مشکل بنایا گیا اور صلیب پر

مارا گیا۔

(۲)..... حضرت عیسیٰ مسیح لکن مریم کو اللہ نے آسمان پر اٹھالیا۔

(۳)..... حضرت مسیح نے صریح الفاظ میں کہا کہ محمد رسول اللہ آئے گا اور

لوگوں کو مسیح کے بارے میں غلطیوں سے نکالے گا۔

چنانچہ جناب محمد علی صاحب ایم اے لاہوری اپنی کتاب (احمد مجتبیٰ ص ۸۴) پر

لکھتے ہیں:

”اسی انجیل برنباس میں مسیح کے زندہ آسمان پر جانے کا قصہ بھی موجود

ہے۔“

مرزائیت
میں
یہودیت و نصرانیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ شمس الاسلام بھیرہ کے قادیان نمبر کے لئے ایک دلچسپ اور نیا مضمون لکھتا ہوں جب سے یہ رسالہ بھیرہ سے جاری ہوا ہے ایسا عجیب و غریب مضمون اس رسالہ میں مجھ سے پیشتر کسی نے نہیں لکھا۔ یہ اللہ کا مجھ پر خاص فضل و کرم ہے کہ خداوند تعالیٰ نے مجھے مرزائیوں کی تردید کے لئے خاص طاقت عطا فرمائی ہے۔ خاص دماغ و ذہن و حافظہ عطا کیا ہے۔ ہذا من فضل ربی ۔

ایس	سعادت	بزود	بازو	نیست
تانہ	بخشد	خدائے	بخشنده	

اس مضمون میں یہ ثابت کیا جاتا ہے کہ مرزائیت کے اکثر مسئلے یہودیت اور عیسویت سے ملتے جلتے ہیں :

(۱) یہودیت : یہودی لوگ خدا تعالیٰ کو جسمانی اور مجسم قرار دے کر

عالم جسمانی کی طرح اس کا ایک جز سمجھتے ہیں اور ان کی نظر ناقص میں یہ سلایا ہوا ہے کہ بہت سی باتیں جو مخلوق پر جائز ہیں وہ خدا پر بھی جائز ہیں۔ اور اس کو من کل الوجوہ منزہ خیال نہیں کرتے اور ان کی توریت میں جو محرف اور مبدل ہے خدا تعالیٰ کی نسبت کئی طور کی بے ادبیاں پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ پیدائش کے ۳۲ باب میں لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ یعقوب علیہ السلام سے تمام رات تک کشتی لڑا گیا۔ اور اس پر غالب نہ ہوا۔

(براہین احمدیہ ص ۳۸۸ تا ۳۹۳ خزائن ص ۱۶۲ ج ۱)

خداوند خدا کی نیند : (۱)..... کیونکہ میں نے تھکی ہوئی جان کو آسودہ

کیا۔ اور ہر غمگین روح کو سیر کیا۔ اس پر میں جاگا اور نگاہ کی اور میری نیند مجھے میٹھی

ہوئی۔

(ریماہ ۲۱/۲۵/۲۶)

(۲).....میدار ہو کیوں سو رہتا ہے اے خداوند جاگ ہم کو ہمیشہ کے لئے

ترک مت کر۔ (نور ۲۳/۲۳ سالہ ریویو پبلشنگ فروری ۱۹۲۳ء ص ۲۳)

مرزا سیت: ۳ فروری ۱۹۰۳ء: ”اصلی واصوم اسہر وانام

واجعل لك انوار القدوم واعطيك ما يدوم وان الله مع الذين

اتقوا“ میں نماز پڑھوں گا اور روزہ رکھوں گا، جاگتا ہوں اور سوتا ہوں اور تیرے لئے

اپنے آنے کے نور عطاء کروں گا اور وہ چیز تجھے دوں گا جو تیرے ساتھ ہمیشہ رہے گی۔

خدا ان کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔ ﴿

(الکلم ج ۷ نمبر ۵ ص ۱۶ کالم البشر فی ج دوم ص ۷۹، تذکرہ ص ۳۶۰)

نوٹ: الفاظ: ”واجعل لك انوار القدوم واعطيك ما يدوم“

صاف ظاہر کرتے ہیں کہ بقول مرزا قادیانی کے: یہاں خدا متکلم ہے اور مرزا قادیانی

مخاطب ہے۔ پس الفاظ: ”اسہر وانام“ خدا کے متعلق ہیں نہ کہ مرزا قادیانی کے

متعلق۔

قرآنی تعلیم: خدا تعالیٰ کے چھنے اور نیند سے اوٹھنے کی کھلی کھلی تردید

قرآن مجید میں ہے۔ (ریویو ج ۲۲ نمبر ۲۲ ص ۲۲)

(۲) یہودیت: اور بہترے تو کہنے لگے کہ یسوع میں بد روح ہے اور

دیوانہ ہے۔ (انجیل باب ۱۰ اور ص ۲۰ اخبار فاروق قادیان مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۳۲ء ص ۱۰)

مرزا سیت: اور ایک مرتبہ یسوع کے چاروں حقیقی بھائیوں نے اس

وقت کی گورنمنٹ میں درخواست بھی دی تھی کہ یہ شخص دیوانہ ہو گیا ہے۔ اس کا کوئی

ہندو مت کیا جاوے۔ یعنی عدالت کے جیل خانہ میں داخل کیا جاوے۔ تاکہ وہاں کے دستور کے موافق اس کا علاج ہو۔ تو یہ درخواست بھی صریح اس بات پر دلیل ہے کہ یسوع در حقیقت بوجہ بیماری مرگی کے دیونہ ہو گیا تھا۔

(کتبست جن حاشیہ ص ۱۷۱ خزائن ص ۲۹۵ ج ۱۰)

نوٹ: انجیل متی و مرقس و لوقا دیوحتا میں یہ کہیں نہیں لکھا ہے کہ (معاذ اللہ) یسوع در حقیقت بوجہ بیماری مرگی کے دیونہ ہو گیا تھا۔

(۳) یہودیت: حسب بیان یسوع مسیح سے کوئی معجزہ ظہور میں نہیں

(رسالہ ریویو ج ۲۹ نمبر ۱ ص ۲۹)

آیا۔

مرزا ائیت: عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔ (حمید انجم آتم ص ۶ حاشیہ خزائن ص ۲۹۰ ج ۱۱)

(۴) یہودیت: اور بموجب بیان یسویوں کے اس سے کوئی معجزہ

نہیں ہوا۔ محض فریب اور مکر تھا۔ (چشمہ سبکی ص ۹ خزائن ص ۳۳۲ ج ۲۰)

مرزا ائیت: اور آپ کے ہاتھ میں سوا کر اور فریب کے اور کچھ نہیں

(حمید انجم آتم ص ۷ حاشیہ خزائن ص ۲۹۱ ج ۱۱)

تھا۔

(۵) یہودیت: یسویوں نے اسے خوار یعنی شرابی کہا۔

(ریویو ج ۱ نمبر ۸ ص ۳۰۸)

مرزا ائیت: یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے

اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ

(کشتی نوح ص ۲۵ حاشیہ خزائن ص ۱۷۱ ج ۱۹)

سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔

یہی جو نشہ نہیں پیتے تھے تو معلوم ہوا کہ اس وقت بھی منع تھی۔ مسیح نے
مرشد کی تقلید کیوں نہ کی۔
(بد ر قادیان مورخہ ۷ نومبر ۱۹۰۲ء ص ۱۰)

نوٹ: انجیل متی و مرقس و لوقا و یوحنا میں یہ کہیں نہیں لکھا ہے کہ یسوع
مسیح شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی ہمارے کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔ انجیل
متی کے باب ۲۶ کے درس ۲۹ میں انگریزی میں لفظ VINE ہے جس کے معنی انگور
کے ہیں۔ اس جگہ لفظ WINE نہیں ہے۔

(۶) یہودیت: یہودی اپنی تاریخ کی رو سے بالاتفاق یہی مانتے ہیں کہ
موسیٰ سے چودہویں صدی کے سر پر عیسیٰ ظاہر ہوا۔ دیکھو یہودیوں کی تاریخ۔
(کشتی نوح ص ۱۳ حاشیہ خزائن ص ۱۴ ج ۱۹)
یہودیوں کی تاریخ سے بالاتفاق ثابت ہے کہ یسوع یعنی حضرت عیسیٰ موسیٰ
کے بعد چودہویں صدی میں ظاہر ہوا تھا اور وہی قول صحیح ہے۔
(نہیمہ برابین احمد یہ حصہ پنجم ص ۱۸ خزائن ص ۵۹ ج ۲۱)

مرزا سیت: تیسری مشابہت حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے میری یہ ہے
کہ وہ ظاہر نہیں ہوئے جب تک کہ حضرت موسیٰ کی وفات پر چودہویں صدی کا ظہور
نہیں ہوا۔ ایسا ہی میں بھی آنحضرت ﷺ کی ہجرت سے چودہویں صدی کے سر پر
مبعوث ہوا ہوں۔
(تحد کو لڑویہ ص ۱۱۵ حاشیہ خزائن ص ۵۹ ج ۱۷)

نوٹ: قرآن مجید اور احادیث صحیحہ نبویہ سے یہ بات ثابت نہیں ہے کہ
حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات سے چودہویں صدی
میں ظاہر ہوئے تھے۔ عیسائی کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت مسیح سے
۱۵۷۱ سال پیشتر پیدا ہوئے تھے اور ۱۴۵۱ سال قبل مسیح میں فوت ہوئے تھے اور اللہ

تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

(۷) یہودیت: یہود کی تاریخی روایت ہے کہ حضرت مسیح نے ایک

استاد سے سبقا سبقاً روایت پڑھی تھی۔ (ضمیمہ تلمیحات ربانیہ ص ۱۲)

مرزا سیت: اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا استاد ایک یہودی تھا جس سے

انہوں نے ساری بائبل پڑھی اور لکھنا بھی سیکھا۔ (اربعین نمبر ۲ ص ۱۰، خزائن ص ۵۱ ج ۱۷)

یہ ثابت شدہ امر ہے کہ حضرت مسیح نے ایک یہودی استاد سے سبقا سبقاً

توریت پڑھی تھی اور طالوود کو بھی پڑھا تھا۔ (نزدل المسیح ص ۶۰، خزائن ص ۳۳۸ ج ۱۸)

نوٹ: سورۃ آل عمران پارہ ۳ کے رکوع ۱۳ میں ہے: ”ويعلمه

الكتاب والحكمة والتورۃ والانجيل“ اور اللہ سکھائے گا عیسیٰ کو لکھنا اور

حکمت اور توریت اور انجیل قرآن مجید اور صحیح حدیث نبوی میں یہ کہیں نہیں لکھا ہے

کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے ایک یہودی استاد سے توریت پڑھی تھی۔

(۸) یہودیت: یہود اور نصاریٰ کی زبردست قومیں اس بات پر متفق

ہیں کہ خود مسیح بن مریم ہی کو صلیب پر لٹکایا گیا۔ (عمل مصطفیٰ ص ۷۹ ص ۴)

دیکھو یہودی اور عیسائی دونوں اس بات کے قائل ہیں کہ مسیح صلیب دیا گیا۔

(بدر مورخہ ۲۲ جون ۱۹۱۸ء ص ۷)

مرزا سیت: حضرت مسیح علیہ السلام ہی پکڑے گئے اور وہی صلیب

ہوئے۔ مگر صلیب کی پوری شرائط ان پر نافذ نہیں ہوئیں۔ (عمل مصطفیٰ ص ۷۹ ص ۴)

مسیح پر جو یہ مصیبت آئی کہ وہ صلیب پر چڑھایا گیا اور کیلیں اس کے اعضا میں

ٹھوکی گئیں جن سے وہ غشی کی حالت میں ہو گیا۔ یہ مصیبت درحقیقت موت سے کچھ

کم نہیں تھی۔

(ازالہ لوہام ص ۳۹۲، خزائن ص ۳۰۲ ج ۳)

(۹) یہودیت: یہودی فاضل جواب تک موجود ہیں اور بمبئی اور

کلکتہ میں بھی پائے جاتے ہیں۔ عیسائیوں کے اس قول پر کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر چلے گئے ہیں بڑا ٹھٹھا اور ہنسی کرتے ہیں۔ (ضمیر براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۷۰، خزائن ص ۳۳۸ حاشیہ ج ۲۱)

مگر اب تو یہودیوں اور تمام عقلمندوں کے نزدیک مسیح کا آسمان پر محض ایک فسانہ اور گپ ہے۔ (چشمہ سبکی ص ۸، خزائن ص ۳۴۸ ج ۲۰)

مرزا ایت: حضرت مسیح علیہ السلام مصلوب نہیں ہوئے اور نہ آسمان پر

گئے۔ (مسح ہمدستان میں ص ۱۲، خزائن ص ۱۴ ج ۱۵)

نوٹ: یہودی لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع جسمانی کے منکر

ہیں مرزائی بھی منکر ہیں۔ یہودی فاضلوں کی طرح مرزائی مولوی فاضل بھی اپنے مخالفوں کے اس قول پر کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر چلے گئے بڑا ٹھٹھا اور ہنسی کرتے ہیں۔

مرزا ایت: کیا یہ الفاظ جو استثنا باب ۲۳ آیت میں ہیں کہ اس کی لاش

رات بھر درخت پر نہ لٹکی رہے کیونکہ وہ جو پھانسی دیا جاتا ہے خدا کا ملعون ہے۔ صاف بتاتا ہے کہ پھانسی دیا ہی وہ جاتا ہے جو مجرم ہو۔ غیر مجرم پھانسی دیا ہی نہیں جاتا۔ اس لئے مصلوب ضرور ملعون عند اللہ ہے۔

(اخبار قاروق قادیان مورخہ ۱۳۶۰/۲۰ جولائی ۱۹۱۶ء ص ۲۱)

یہودیت: توریت میں یہ لکھا تھا کہ جو شخص صلیب پر کھینچا جائے وہ لعنتی

ہے۔ یعنی اس کا خدا تعالیٰ کی طرف رفع نہیں ہوتا۔

(کتاب البریہ ص ۱۹۷ حاشیہ، خزائن ص ۲۳۱ ج ۱۳)

ان مندرجہ بالا دس دلائل کے لکھنے کے بعد اب ذیل میں اس امر کو ثابت کیا

جاتا ہے کہ مرزائی مذہب کے بعض مسائل عیسائی مذہب کے ساتھ ملتے جلتے ہیں۔

(۱) عیسویت : ان دونوں کتابوں یعنی ملا کی نبی اور متی کی کتاب سے

ظاہر ہے کہ اول ملا کی نبی نے بالہام و وحی الہی خبر دی کہ حضرت عیسیٰ کے آنے سے پہلے اول ایلیا یعنی حضرت الیاس آئیں گے اور حضرت عیسیٰ نے بہ وحی الہی لوگوں پر ظاہر کیا کہ یوحنا یعنی یحییٰ زکریا کا بیٹا وہی ایلیاء ہے۔ چاہو تو قبول کرو۔

(عمل صفحہ اول ص ۱۰۹)

مرزائیت : کیا اس (خدا) کو طاقت نہیں کہ ایک آدمی کی روحانی حالت کو

ایک دوسرے آدمی کے مشابہ کر کے وہی نام اس کا بھی رکھ دیوے؟ کیا اس نے اسی روحانی حالت کی وجہ سے حضرت یحییٰ کا نام ایلیا نہیں رکھ دیا تھا؟۔

(ازالہ لوہام ص ۲۱۱ خزائن ص ۳۱۳ ج ۳)

نوٹ : قرآن کریم کی کسی آیت میں اور کسی صحیح حدیث نبوی میں یہ نہیں

آیا ہے کہ حضرت یحییٰ حضرت الیاس نبی کے مثل تھے اور حضرت یحییٰ نے خود بھی کبھی یہ نہیں فرمایا کہ میں مثل الیاس ہوں۔

(۲) عیسویت : اب یسوع مسیح کی پیدائش اس طرح ہوئی کہ جب اس

کی ماں مریم کی مقننی یوسف کے ساتھ ہو گئی تو ان کے اکٹھے ہونے سے پہلے وہ روح القدس کی قدرت سے حاملہ پائی گئی۔

(نیا عہد نامہ انجیل متی باب اول درس ۱۸)

مرزائیت : حضرت مسیح لکن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ ۲۲ برس

کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے۔

(ازالہ لوہام صفحہ اول ص ۳۰۳ حاشیہ خزائن ص ۲۵۵ ج ۳)

نوٹ: قرآن مجید کی کسی آیت اور کسی صحیح حدیث نبوی میں یوسف نجار کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

(۳) عیسویت: یہود اور نصاریٰ کی تاریخ متواتر سے جس پر یونانی اور رومی کتب تاریخ بھی شہادت دیتی ہیں یہ بات قطعی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۳۳ برس کی عمر میں مصلوب ہوئے اور یہی چاروں انجیلوں کی نصوص صریحہ سے سمجھا جاتا ہے۔ (کتاب البریہ ص ۲۴۲، ۲۴۳ حاشیہ خزائن ص ۷۷، ۷۸، ۷۹ ج ۱۳)

مرزا اسیت: ہر ایک کو معلوم ہے کہ واقعہ صلیب اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پیش آیا تھا جب کہ آپ کی عمر صرف ۳۳ برس اور چھ مہینے کی تھی۔ (تحد کو لڑیہ ص ۲۱۰، خزائن ص ۱۱ ج ۱۷)

(۴) عیسویت: نیولائف آف جنرل جاول ص ۴۱۰ پر ہے۔ پس اگر فرض بھی کر لیا جائے کہ قریب چھ گھنٹہ صلیب پر رہنے کے بعد یسوع جب اتارا گیا تو وہ مرا ہوا تھا تب بھی نہایت ہی اغلب بات یہ ہے کہ وہ صرف ایک موت کی سی بے ہوشی تھی اور جب شفا دینے والی مرہمیں اور نہایت ہی خوشبودار دوائیاں مل کر اسے غار کی ٹھنڈی جگہ میں رکھا گیا تو اس کی بے ہوشی دور ہوئی۔

(تحد کو لڑیہ ص ۲۱۲، خزائن ص ۱۱ ج ۱۷)

مرزا اسیت: حضرت عیسیٰ صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ مگر غشی کی حالت ان پر طاری ہو گئی تھی۔ بعد میں دو تین روز تک ہوش میں آگئے اور مرہم عیسیٰ کے استعمال سے (جو آج تک صد ہا طبی کتابوں میں موجود ہے جو حضرت عیسیٰ کے لئے بنائی گئی تھی) ان کے زخم بھی اچھے ہو گئے۔ (حقیقت الہی ص ۳۶، ۳۷، خزائن ص ۳۹ ج ۲۲)

(۵) عیسویت: خداوند یسوع مسیح ہر گز شارع نہ تھا۔ جن معنوں میں

کہ حضرت موسیٰ صاحب شریعت تھا۔ جس نے ایک کامل مفصل شریعت ایسے امور کے متعلق دی کہ مثلاً کھانے کے لئے ہلدی کیا ہے اور حرام کیا ہے وغیرہ کوئی شخص انجیل کو بغیر غور کے سرسری نگاہ سے بھی دیکھے تو اس پر ضرور ظاہر ہو جائے گا کہ یسوع مسیح صاحب شریعت نہ تھا۔ (جے اے لیفرائے بشپ لاہور کے الفاظ مندرجہ تتمہ حاشیہ ٹائٹل بیچ متعلقہ خطبہ الہامیہ)

(خزائن ص ۱۶ ج ۱۲)

مرزا نیت: حضرت مسیح ناصری الگ شریعت کے مالک نہ تھے۔ بلکہ قبیع شریعت توریت ہو کر آئے تھے اور اسی کے قبیع اور مفسر تھے۔ (المبدی فی القرآن ص ۶۵ حاشیہ)

(۶) عیسویت: عیسائیوں میں سے بعض فرقے خود اس بات کے قائل ہیں کہ مسیح کی آمد ثانی الیاس نبی کی طرح ہر دوزی طور پر ہے۔

(تحد کوئڈیہ ص ۲۱۰ خزائن ص ۱۷ ج ۱۱ ضمیمہ برائین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۷۲ خزائن ص ۳۲۲ ج ۲)

مرزا نیت: نزول کے اجمالی معنوں میں یہ گروہ اہل سنت کا سچا ہے کیونکہ مسیح کا ہر دوزی طور پر نزول ہونا ضروری تھا۔ ہاں نزول کی کیفیت بیان کرنے میں ان لوگوں نے غلطی کھائی ہے۔ نزول صفت ہر دوزی تھا نہ کہ حقیقی۔

(ضرورت الامام ص ۲۵ خزائن ص ۹۶ ج ۱۳)

(۷) عیسویت: عیسائی تواریخ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ

مدت تک عیسائیوں کا یہی عقیدہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام در حقیقت فوت ہو گئے ہیں اور ان کا رفع روحانی ہوا ہے۔ (کتاب البریہ ص ۲۲۹ حاشیہ خزائن ص ۶۲ ج ۱۳)

مرزا نیت: مسیح کا ہر گز رفع جسمانی نہیں ہوا۔ نہ اس رفع کا کچھ ثبوت

ہے اور نہ اس کی کچھ ضرورت تھی۔ ہاں ایک سوئس برس کے بعد رفع روحانی ہوا ہے۔

(کتاب البریہ ص ۲۴۲ تا ۲۴۳ حاشیہ 'تخریج' ص ۶۷ تا ۷۲ ج ۱۳)

عیسویت: جو کوئی یسوع کے قدم بھم چلے گا۔ وہ ضرور ناکام ہوگا۔ جیسا کہ یسوع ناکام ہوا۔ تمام دنیا کی تاریخ میں نامرادی کی کوئی مثال یسوع کی نامرادی سے بڑھ کر نہیں ہے۔ یسوع کو کسی امر میں بھی کامیابی حاصل نہ ہوئی۔

(ایک عیسائی کا قول مندرجہ اخبار بد ر مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۰۶ء ص ۱۰)

مرزا سیت: غرض جس قدر جھوٹی کرامتیں اور جھوٹے معجزات حضرات عیسیٰ کی طرف منسوب کئے گئے ہیں کسی اور نبی میں اس کی نظیر نہیں پائی جاتی اور عجیب تر یہ کہ باوجود ان تمام فرضی معجزات کے ناکامی اور نامرادی جو مذہب کے پھیلائے میں کسی کو ہو سکتی ہے۔ وہ سب سے اول نمبر پر ہیں۔ کسی اور نبی میں اس قدر نامرادی کی نظیر تلاش کرنا لا حاصل ہے۔

(مراجعت احمدیہ حصہ پنجم ص ۴۵ 'تخریج' ص ۵۸ ج ۲۱)

ضروری اعلان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان سے شائع ہونے والا ﴿ماہنامہ لولاک﴾ جو قادیانیت کے خلاف گرانقدر جدید معلومات پر مکمل دستاویزی ثبوت ہر ماہ مہیا کرتا ہے۔ صفحات 64، کمپوٹر کتابت، عمدہ کاغذ و طباعت اور رنگین ٹائٹل، ان تمام تر خوبیوں کے باوجود زر سالانہ فقط ایک صد روپیہ منی آرڈر بھیج کر گھر بیٹھے مطالعہ فرمائیے۔

رابطہ کے لئے
ناظم دفتر ماہنامہ لولاک ملتان

دفتر مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضور ی باغ روڈ ملتان

احسابِ قادیانیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اکابرین کے ردِ قادیانیت پر رسائل کے مجموعہ جات کو شائع کرنے کا کام شروع کیا ہے۔ چنانچہ 'احسابِ قادیانیت جلد اول' مولانا لال حسین اختر "احسابِ قادیانیت جلد دوم مولانا محمد اور لیس کاندھلوی" احسابِ قادیانیت جلد سوم مولانا حبیب اللہ امرتسری کے مجموعہ رسائل پر مشتمل ہیں۔

احسابِ قادیانیت جلد چہارم

مندرجہ ذیل اکابرین کے رسائل کے مجموعہ پر مشتمل ہوگی۔

مولانا محمد انور شاہ کشمیری: "دعوتِ حفظِ ایمان حصہ اول و دوم"

مولانا محمد اشرف علی تھانوی: "الخطاب الملیح فی تحقیق

المہدی والمسیح رسالہ قائدِ قادیان"

مولانا شبیر احمد عثمانی: "الشہاب لرجم الخاطف المرتاب صدائے ایمان"

مولانا تندر عالم میرٹھی: ختمِ نبوت، حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام، امام مہدی،

دجال، تور ایمان، الجواب الفصیح لمنکرحیاتِ المسیح

ان تمام اکابرین امت کے فتنہ قادیانیت کے خلاف رشحاتِ قلم کا مطالعہ

آپ کے ایمان کو جلائے گا۔

رابطہ کے لئے:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضورِ باغ روڈ ملتان

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان ہفت روزہ ختم نبوت کراچی گذشتہ بیس سالوں سے تسلسل کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔ اندرون و بیرون ملک تمام دینی رسائل میں ایک امتیازی شان کا حامل جریدہ ہے۔ جو محقق العصر پیر طریقت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم کی زیر سرپرستی اور مولانا مفتی محمد جمیل خان مدظلہ کی زیر نگرانی شائع ہوتا ہے۔

زر سالانہ صرف =/250 روپے

رابطہ کے لئے:

منیجر ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر 3

سالانہ ردِ قادیانیت کورس

عالمی مجلس تحفظ کے زیرِ اہتمام ہر سال 10 شعبان سے 28 شعبان تک مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر ضلع جھنگ میں ”ردِ قادیانیت و عیسائیت کورس“ ہوتا ہے۔ جس میں ملک بھر کے نامور علماء کرام و مناظرین لیکچرز دیتے ہیں۔ علماء، خطباء اور تمام طبقہ حیات سے تعلق رکھنے والے اس میں داخلہ لے سکتے ہیں۔ تعلیم کم از کم درجہ رابعہ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔..... رہائش، خوراک، کتب و دیگر ضروریات کا اہتمام مجلس کرتی ہے۔

رابطہ کے لئے

(مولانا) عزیز الرحمن جالندھری

ناظم اعلیٰ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضورِ باغِ روڈ ملتان

قادیانی شہادت کی جہالت

مسئلہ ختم نبوت زرخ و نزول سیدنا جیسی علیہ السلام اور کذاب مرزا پر امت محمدیہ کے علماء و اہل قلم نے گرانقدر کتب تحریر فرمائیں۔ حالی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ائمہ دین کے حکم کی تعمیل میں ان رشتات قلم اور پھر سے ہوئے موتیوں کی آب و مالالہ چڑھ کر دی گئی ہے۔ اس نئی ترتیب میں جدید و قدیم قادیانی اعتراضات کے جامع مدلل مسکت و ذرا ان ضمن جوہات جمع کر دیئے گئے ہیں۔

خصوصیات

الف..... عقیدہ ختم نبوت پر قرآن و سنت اور اہل امت کے دلائل ہیں۔
ب..... میلہ کذاب سے قادیانی کذاب تک تمام بے دین و بد دین افراد و عاقلوں کے جملہ اعتراضات کے جوہات میں مناظرین اسلام نے جو کچھ ارشاد فرمایا سب کو جمع کر دیا گیا ہے۔
ج..... مناظر اسلام چاہے اعلیٰ الازہر حضرت مولانا لال حسین اختر قاضی قادیان استاذ المناظرین مولانا محمد حیات کی عمر بھر کی ریاضت و فقہ قادیانیت سے حقائق ان کی طبعی محنت کو انہی کی ٹوٹ بھول کی مدد سے مرتب کیا گیا ہے۔
د..... پیر مرلی شاہ کوٹروی، مولانا سید محمد علی مونگیری، مولانا سید محمد اور شاہ کشمیری، مولانا محمد جراح، مولانا محمد سلیم دہلوی، مولانا شاہ احمد ترمیزی، مولانا احمد امجدی، مولانا عبد اللہ معتمد نے قادیانی شہادت کے جوہات میں جو کچھ فرمایا وہ سب اس کتاب میں سمویا گیا ہے۔

ہ..... مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر سے دوران تعلیم مولانا پیر احمد فاضل پوری اور مولانا عبد اللہ دسایا نے جو کچھ تحریری طور پر محفوظ کیا اس کی طرح مناظر اسلام قاضی قادیان مولانا محمد حیات سے حکیم العصر مولانا محمد يوسف اور حیاوی، مولانا عبد الرحیم اشعر، مولانا خداحق، مولانا عبد اللہ، مولانا منظور احمد، مولانا محمد اسماعیل اور دیگر حضرات نے جو کچھ پڑھا، سنیو، یا خطوط جو بھی میسر آیا موقعہ موقعہ اس کتاب میں شامل کیا گیا ہے۔

الحمد لله! اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے یہ ایک ایسی دستاویز تیار ہو گئی ہے جسے قادیانی شہادت کے جوہات کا انسانی ٹیکوینڈیا قرار دیا جاسکتا ہے۔ پہلا حصہ جو ختم نبوت کے مباحث پر مشتمل ہے شائع ہو گیا ہے۔ قیمت 80 روپے ریوڑاک 80 روپے دی گئی ہے۔

نوٹ: پہلے اس کام ختم نبوت پاکستان کمیونٹی ہوا تھا مگر اب قادیانی شہادت نام کے جوہات دکھایا گیا ہے۔

مجلس کا پتہ: ناظم دفتر مہر کوٹہ

حالی مجلس تحفظ ختم نبوت حضور کی باغ روڈ ملتان فون 514122